سیر پرند

ملک قطب الدین صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ نے تصنیف کیا

سنہ ۱۸۹۷ء

(یہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے)

پنجاب پریس سیالکوٹ میں غلام قادر فصیح مالک و مہتمم کے اہتمام سے چھپی

(بار اول) تعداد جلد (۱۰۰۰) .... قیمت فی جلد

فہرستِ مضامین صفحہ جات معہ ابواب

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۵	چتورا	چتوڑا	۷۷	۱۲	قوم	گاون
〃	۱۶	بطخ	بطخ	۷۷	۱۶	مار	باز
۱۴	۱۳	مورس	ہوڑین	۸۰	۴	پپیلی	ببلی
〃	۱۲	لورک	بوزک	۲۱۰	۲	تیترے	پیرنی۔ پیرو
۱۶	۱۶	کنوال	گھنوان	〃	〃	〃	کی مادہ
۲۹	۵	چکی	چکّی	۳۹۶	۱۱	تصویر غلط ہے	۔ دیکھو تصویر
۶۴	۹	پیر	پر	〃	〃	〃 〃 〃	نیچے جو کھینچی
۷۶	۱	ماری جائیں	ماری جاتی	〃	〃	〃 〃	گئی ہے

صحیح تصویر پلوک
صفحہ ۳۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ محمد وآلہ

ایسے خالق کی حمد و ثنا جسکی مخلوق کے عجائبات بیحد و بے پایاں ہوں
احاطۂ امکان سے باہر ہے۔ اسکی رب العالمینی ہر ایک چیز سے جو احاطۂ
مخلوق میں آچکی ہے آپ اپنی ستایش کرا رہی ہے۔

انسانی جماعت کی ہدایت و رہبری جس انسان کامل نے فرمائی اسکی
بے اندازہ و لاانتہا شفقت و مہربانی اس درجہ تک بڑھ گئی ہے کہ اس کی
شکرگذاری کا پورا ہونا قدرت نطق انسانی سے باہر ہے جسکا نام نامی
اور اسم گرامی ہی محمدؐ ہو اس کی تعریف و توصیف کے لئے اور
الفاظ تلاش کرنے تحصیل حاصل ہے۔

باب اول

تمہید

چونکہ مجھے ابتدائی عمر سے شکار کا بہت شوق تھا جس ملک میں مجھکو سرکاری یا کسی دیسی ریاست کی ملازمت کے سبب جانیکا اتفاق ہوتا میں وہاں علی الخصوص حیوانات پرند چرند کے حالات کی تفتیش و تلاش رکھتا اور جو کچھ دریافت ہوتا نوٹ کرتا جاتا سنہ ۱۸۵۷ء میں چندے ہندوستان اور زیادہ تر بمقام لکھنؤ صیغہ فوج میں رہنے کا اتفاق ہوا پھر ریاست جموں وکشمیر میں ملازم ہوگیا اور ریاست کی طرف سے تین مرتبہ براہ کشمیر لداخ گیا جہاں اکثر صاحبان یوروپین شکار کے شوق میں جایا کرتے ہیں اسکے بعد گورنمنٹ کی ملازمت میں کلکتہ بمبئی۔ کشمیر۔ لداخ۔ کابل۔ یارقند اور کاشغر جانے کا اتفاق ہوا۔ ان ملکوں کے راستوں میں اور خصوصاً قیام گاہوں کے مضافات میں انواع و اقسام کے پرندے چرندے اور درندے دیکھنے میں آئے جس سے میری واقفیت اور تجربہ کو بڑی ترقی ہوئی لیکن چونکہ زیادہ تر عمر کا حصہ پنجاب میں بسر ہوا ہے اس لئے خاصکر اس ملک کے تمام پرندوں کے نام اور حالات مجھے تحقیق ہوئے ہیں اور ان کے متعلق جو امور میرے

تجربے میں آئے ہیں عام فائدے کے واسطے لکھے جاتے ہیں تاکہ میری یہ
مدۃ العمر کی محنت رائگاں نہ جائے اور میری معلومات میرے سینہ ہی میں
پوشیدہ نہ رہے بلکہ شائع ہو کر پبلک کو فائدہ پہنچائے اور جہاں تک مجھ کو
معلوم ہے پنجاب کے پرندوں کے مفصل حالات کی کوئی کتاب زبان اردو
میں اب تک شائع نہیں ہوئی یہی پہلی کتاب اس قسم کی ہوگی اس
کتاب میں ان تمام پرندوں کے حالات درج ہوں گے جو ہمیشہ پنجاب میں
رہا کرتے ہیں یا چند روز آکر یہاں مہمان رہ جاتے ہیں ان کی پیدائش
کی کیا صورت ہے وہ رہتے سہتے کیونکر ہیں۔ کھاتے پیتے کیا ہیں ہر ایک قوم
یا جماعت کی عادتیں اور خصلتیں کیا ہیں۔ پرواز کا کیا ڈھنگ ہے پر و بال کا
کیا رنگ ہے صورت شکل کیسی ہوتی ہے۔ غرض حتی الوسع کوئی بات فروگذاشت
نہیں کی گئی حتیٰ کہ ان کی صحیح صحیح تصویریں بھی جا بجا موقعہ پر دی گئی ہیں کہ
پڑھنے والوں کو انکی پوری پوری شناخت ہو جائے۔

سکونت کے لحاظ سے پرندوں کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ پرندے جو ہمیشہ
اسی ملک میں رہا کرتے ہیں انہیں ہم دیسی پرندے کہینگے دوسرے وہ جو
سردی کے موسم میں یہاں آجاتے ہیں اور گرمی میں چلے جاتے ہیں یا گرمی
کے موسم میں آجاتے ہیں اور سردی میں چلے جاتے ہیں انہیں پردیسی یا مسافر
پرندے لکھیں گے۔

اوّل دیسی پرندے یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتے سہتے ہیں ہر ایک موسم
کی شدت و سختی گوارا کرتے ہیں۔ لیکن اپنا وطن چھوڑ کر باہر جانا پسند

نہیں کرتے ان کی قسموں کا بیان آگے آئیگا۔

دوسرے پردیسی یا مسافر پرندے ان میں سے ایک تو وہ ہیں
جو جاڑے کے شروع ہوتے ہی پنجاب میں آموجود ہوتے ہیں۔ جہاں جاڑا
ختم ہوا یہہ یہاں سے رخصت ہوئے پھر اُن میں کا ایک پرندہ بھی یہاں نظر
نہیں آتا سبب یہہ ہی کہ یہہ عموماً ہمالہ کے برفانی پہاڑوں کے رہنے والے ہوتے
ہیں جاڑے کے موسم میں جب وہاں بڑے زور شور سے برف باری ہونے
لگتی ہے تو ان بیچاروں کے رہنے کا وہاں ٹھکانا نہیں رہتا۔ اور نہ اُن دنوں
میں وہاں انہیں کچھ کھانے کو میسر آئے ناچار وہاں سے بھاگ نکلتے ہیں
پنجاب کا ملک چونکہ قریب ہے۔ اور یہاں اُن دنوں میں نہ تو موسم اُن کی غیر موافق
طبع ہوتا ہے اور نہ خوراک کی قلت۔ دریا جھیلوں سے اور میدان فصل کے اناجوں
سے بھرے پڑے ہوتے ہیں گویا ہمارا ملک پنجاب ان آنیوالے مہمانوں کے
لیئے ان کے دل پسند کھانوں کا دسترخوان پہلے ہی سے بچھا رکھتا ہے یہ آکر
جھیلوں اور دریاؤں کے کناروں پر جہاں ایک طرف دریا اور دوسری طرف
اناجوں کے کھیت ہوتے ہیں اُتر پڑتے ہیں چھ مہینے تک بڑے آرام سے
رہتے سہتے ہیں۔ یہ مسافر ترکستان اور سنٹرل ایشیا کی اُن جھیلوں تک سے
آتے ہیں جو چین اور روس کے ملکوں میں واقعہ ہیں ان کا مفصل حال
آگے آئیگا۔

پردیسی پرندوں میں سے دوسری قسم کے وہ ہیں جو گرمی کے موسم میں
آتے ہیں یہ ان گرم ملکوں کے رہنے والے ہیں جو ہندوستان کے جنوبی

حصے میں واقع ہیں اور بحر ہند کے کنارے تک چلے گئے ہیں پس ان پردیسی
پرندوں کی ان کے آنے کے موسم کے لحاظ سے دو قسمیں ہو گئیں ایک فصل
ربیع کے پرندے دوسرے فصل خریف کے پرندے - فصل ربیع کے پرندے
ماہ اسوج یا ستمبر میں آنے شروع ہو جاتے ہیں اور چیت یا مارچ تک یہاں رہتے
ہیں ان میں سے بعض جو ہندوستان کی طرف بڑھ جاتے ہیں وہ بھی انہیں
دنوں میں اُدھر سے واپس آکر ہمارے مہمانوں کے ساتھ اپنے وطن کی طرف
روانہ ہو جاتے ہیں + فصل خریف کے پرندے ماہ چیت سے آنے شروع ہوتے
ہیں اور اسوج میں واپس چلے جاتے ہیں تمام گرمی پنجاب میں بسر کرتے ہیں
کیونکہ یہ اپنے وطن کی سخت گرمی کی برداشت نہیں کر سکتے جب ماہ اسوج میں
وہاں خنکی ہو جاتی ہے تو یہ پنجاب سے چل دیتے ہیں کہ مہمان زیادہ عرصہ تک رہنے
سے میزبان پر دوبر ہو جاتا ہے اور سرد ملک کے مہمانوں کیواسطے جگہ خالی
کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے - نیز ان کی خوراک بھی نہیں رہتی +

اوپر جو پرندوں کی قسمیں بیان کی گئی ہیں یہ سکونت کے اعتبار سے تھیں
ان کی صورت شکل اور افعال و کردار کے لحاظ سے بھی بہت سی قسمیں ہیں کچھ
خشکی کے پرندے علیحدہ ہیں - آبی علیحدہ اور شکاری جدا ہیں اور صرف اناج اور
ساگ پات پر گذارہ کرنے والے جدا - ان میں سے ہر ایک قوم کے ہر ایک پرندے
کا مفصل و مشرح حال آگے لکھا جائیگا بالفعل کل پرندوں کی ایک مجمل فہرست
ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے جس سے پنجاب کے ان پرندوں کی تعداد اور نام
معلوم ہو جاوینگے - جنکے حالات اس کتاب میں درج ہیں +

باب دوم

انڈکس یعنی فہرست

گوشت خور شکاری پرندے جو شکار کے واسطے سدھائے جاتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ گلاب چشم اور سیاہ چشم۔

گلاب چشم

۱۔ باز۔ یہ مادہ ہی اس کا نر جرّہ ہے	مسافر	Báz
۲۔ جرّہ۔ یہ باز کا نر ہی مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Jurrah
۳۔ باشہ۔ یہ بشین کی مادہ ہے ...	ایضاً	Báshah
۴۔ بشین۔ یہ باشہ کا نر ہی مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Bashin
۵۔ شکرا۔ یہ چپک کی مادہ ہے	دیسی	Shikrá
۶۔ چپک۔ یہ شکرے کا نر ہی مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Chipk
۷۔ بیسرہ۔ دہوتی کی مادہ ہے۔	ایضاً	Baorah
۸۔ دہوتی۔ بیسرے کا نر ہی مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Dhúti

یہ گلاب چشم شکاری پرندے سالہا سال تک رہ سکتے ہیں مگر سیاہ چشم شکاری پرندے اس قابل نہیں کہ برسوں رہ سکیں اس لئے گلاب چشم پرندے سیاہ چشم پرندوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

سیاہ چشم

۱۔ چرغ۔ یہ چرغیلہ کی مادہ ہے	مسافر	Churg
۲۔ چرغیلہ چرغ کا نر ہے مگر مادہ سے چھوٹا ہوتا ہے ..	ایضاً	Churgēlá
۳۔ لگڑ۔ یہ جھگڑ کی مادہ ہے	دیسی	Luguir
۴۔ جھگڑ۔ یہ مادہ سے چھوٹا ہوتا ہے	دیسی	Jhuguir
۵۔ تُرمتی۔ مادہ ہے مگر نر سے بڑی ہوتی ہے	ایضاً	Turmtii
۶۔ ترمتا۔ ترمتی کا نر ہے	ایضاً	Turmtá
۷۔ ریگی ترمتی۔ مادہ ہے	مسافر	Regi Tirmtii
۸۔ تُرمتا۔ ریگی ترمتی کا نر مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Tirmtá
۹۔ شاہین بحری۔ مادہ ہے	ایضاً	Shahiin Behri
۱۰۔ بحری بچہ۔ بحری کا نر۔ مگر اُس سے چھوٹا ..	ایضاً	Behri Buchá
۱۱۔ شاہین یا کوہی مادہ ہے گلاب چشم کی صفت رکھتی ہے اسکو کوہی بھی کہتے ہیں	ایضاً	Shahiin
۱۲۔ شاہینچہ یا کوہیلہ شاہین کا نر ہے مگر اس سے چھوٹا ہوتا ہے	ایضاً	Shahiinchah
۱۳۔ ڈھیڈی۔ یہ بحری بچہ کے برابر ہوتی ہے۔ شکاری لوگ اسکو کم رکھتے ہیں	ایضاً	Dherli

یہ سیاہ چشم پرند ہر سال نئے رکھے جاتے ہیں۔ چھ سات مہینے رکھکر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اسلئے قیمت بھی کم پاتے ہیں۔ لیکن شاہین کوہی سالہا سال تک رہ سکتی ہے

گوشت خور نا قابلِ شکار

یہ شکاری پرندوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں لوگ ان کو شکار کیواسطے نہیں پالتے ؛

قوم لاٹ لٹور

۱۔ مہر لاٹ۔ یہ لٹور کی ساری قسموں سے بڑی ہوتے ہیں	Mahr Lát
۲۔ لاٹ سفید	Lát Sfaid
۳۔ لاٹ سیاہ یعنے کاٹر کیچی	Lat Siyáh
۴۔ لٹورا ہزار داستان یا پیٹل	Latorá
۵۔ لٹور ڈبی۔ یہ عموماً دیسی ہیں ہمیشہ پنجاب میں رہتے ہیں	Lator Dubbi
۶ چھکل	Chhickal

گوشت خور بطور خود شکار کرنے والے

یہ گوشت خور پرندے بطور خود تو شکار مارتے ہیں لیکن اگر ان کو پالا جائے۔ تو شکار کا کام نہیں دیتے سوائے کُل کی

۱ چیل۔ دیسی جو مشہور ہے	دیسی	Chil
۲۔ کُل مرغ۔ یعنی سفید چیل	دیسی	Kul Múrg
۳۔ گدیا گرس۔ اسکی بہت قسمیں ہیں۔	دیسی	Gid

۴ - ٹُوپرہ	دیسی	Toprah
۵ - باز رنگی	مسافر	Báz Rungi
۶ - چُکّی	دیسی	Chiicki
۷ - سُورے باز	دیسی	Sure Báz
۸ - کُرل عقاب دریائی	دیسی	Kiirl
۹ - عُقاب	مسافر	Uqáb
۱۰ - شہن یعنی لاٹی	مسافر	Shehn
۱۱ - لُوہندی لاٹی	دیسی	Lunhdi Lati
۱۲ - موش خور	مسافر	Moosh Khor
۱۳ - لاہ کلاں	مسافر	Láh Kalán
۱۴ - لاہ خورد	دیسی	Láh Khird
۱۵ - لاہ کاغتی	دیسی	Láh Kágti

شب خور پرندے

یہ پرندے دن کو ہرگز نہیں کھاتے رات ہی کو نکلتے ہیں اور اُسی وقت کھاتے پیتے ہیں۔ اِن کی دو قومیں ہیں (۱) قوم بُوم یعنی اُلو (۲) قوم شپّر یعنی چمگادڑ +

قوم بوم یعنی اُلّو

۱ - بُوم - یعنی اُلّو کلاں	دیسی	Boom

۲۔ حمارا	مسافر	Abunnárá
۳۔ روشنک کلاں	دیسی	Roshuk
۴۔ روشنک خورد	مسافر	Roshuk Khurd
۵۔ بل بتوری	دیسی	Bil Butauri
۶۔ چھپاکی	مسافر	Chhupaki

قوم شپر یعنے چمگادڑ

۱۔ چمگادڑ	دیسی	Chumgádur
۲۔ چام چڑک	دیسی	Chám Chirk

قوم زاغ یعنے کوّا

۱۔ زاغ دیسی		Zág Dēsi
۲۔ زاغ سیاہ		Zág Siyáh
۳۔ کوئل سیاہ		Koyal Siyáh
۴۔ کانگی کلاں		Kángi Kulán
۵۔ کانگی خورد		Kángi Khurd

قوم طوطا یا طوطی

پنجاب میں صرف تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ طوطی خورد	Toṭi Khurd
۲۔ طوطا کاٹھا	Totá Káthá
۳۔ رائے طوطا	Ráy Totá

قوم سبزک

۱۔ سبزک	Subzuk
۲۔ سوا سبزک	Súá Subzuk

قوم بٹیر

۱۔ بٹیرا	Butērá
۲۔ بٹیرا چنگی	Butērá Chingi
۳۔ بل بٹیرا	Bil Butērá

قوم تیتر

۱۔ مشکی تیتر	Mushki Tiṭur
۲۔ تیتر سفید	Tiṭur Sfaid
۳۔ لیٹرا	Lairá
۴۔ چکور	Chukor
۵۔ رام چکور کبک دری	Ram Chukor
چھنکلہ	Chhunkláh
۷۔ بھٹیٹر کلاں سنگ خورہ	Bhuṭiṭur Kalán

۸- بھٹیٹر سفید	Bhuṭiṭur Sfaid
قوم مرغ	
۱- مُرغ خانگی	Murg Khángi
۲- مُرغ جنگلی	Murg Jungli
۳- مَنال مُرغ زریں	Munál Murg
۴- جیجو رانا مرار	Jiju Ráná
۵- کولسہ مُرغ	Kolsáh
۶- مور یعنے طاؤس	Mor
قوم تُگدری	
۱- تُوگدار کلاں	Tugdár Kulán
۲- تُگدری بڑی	Tugduri Buṛi
۳- تُگدری چھوٹی	Tugduri Chhoṭi
۴- تُگدری تابستان	Tugduri Tábistán
۵- کروانک کلاں	Kurwánuk Kulán
۶- کروانک خورد	Kurwánuk Khurd
۷- گلئی	Gulai
۸- نُقرپان	Nukr Pán
قوم کلنگ	
۱- کونج خاکی رنگ	Kunj Khāki

۲- رہونج سفید رنگ	Rahúnj Sfaid
۳- قور قُرا	Qurqurá
۴- سارِس	Sáris
۵- بِلانگ	Biláng

قوم چتوراوطول

۱- چتوڑا	Chutaurá
۲- ڈِھینگنان	Dhingnán
۳- طول سیاہ	Túl Siyáh
۴- طول سفید	Túl Sfaid
۵- لَمڈِھینگ	Lum Dhing

قوم مَہنگ

۱- مَہنگ سہنڈر	Munhg Sehndur
۲- مَہنگ گونگا	Muhng Gungá
۳- مہنگ چینا	Muhng Chiná
۴- مہنگ نکڑ	Muhng Nuchur
۵- سُرخاب یعنی چکوا چکوی	Surkháb
۶- بَطخ دیسی سفید کلاں	Butukh

قوم مرغابی

۱- دھرکہوچ مرغابی	Dhur Khoch Murgábi

۲- نیل سر مرغابی	Nịlsur Murgábị
۳- ہنجل مرغابی	Hunjul Murgábi
۴- بواڑ مرغابی	Boáṛ Murgábi
۵- ڈُبّی مرغابی	Dubbi Murgábi
۶- کُرڑی	Kurrị
۷- ٹوبا مرغابی	Tobá Murgábi
۸- گرم پیاں مرغابی	Gurm Payan
۹- سُرّیا مرغابی	Suruyá Murgábi
۱۰- بُورنا سیاہ مرغابی	Burná Murgábi
۱۱- بطخ خورد خانگی	Butukh Khurd

قوم گھگر

۱- گھگر کلاں	Ghugur Kulán
۲- گھگر سلیر	Ghugur Silyur
۳- گھگر خورد	Ghugur Khurd
۴- گھگر خورد دیسی	Ghugur Khurd Dēsi
۵- کچکل	Kuchkul
۶- کچکل ٹوبا	Kuchkul Tobá
۷- جل ککڑ	Jul Kuckur

قوم پائین پائین

۱- پائین خاکی - یہ اصل پائین ہے	Pain Kháki
۲- پائین سفید - جسکو ہوڑیں کہتے ہیں	Pain Sfaid

قوم بگلا

یہ پنجاب میں نو قسم کے ہوتے ہیں اور آبی جانوروں میں سے ہیں +

۱- بگلا خاکی	Buglá Kháki
۲- بگلا کلچیا سفید	Buglá Kilchia
۳- بگلا بوتی مار خاکی - اس کو انگار بھی کہتے ہیں	Buglá Búti már
۴- بولاہی سفید کلاں	Buláhi Kulán
۵- بولاہی خورد سفید	Buláhi Khurd
۶- بگلا باو	Buglá Báo
۷- بگلا اوانک	Buglá Awánk
۸- بگلا سرخڑا	Buglá Surkhrá
۹- بگلا ہنس	Buglá Huns

قوم بوزا

۱- بوزا سیاہ سرخ لورک	Bozá Siyáh
۲- بوزا کنیر سیاہ	Bozá Kunērá

Bozá Dhédá	٣- بوزا ڈہڈا سفید
Bozá Doélá	٢- بوزا ڈویلا سفید
	قوم ٹہٹوا
Cháh Khákí	١- چاہ خاکی چوچلی
Chah Khéwá	٢- چاہ کھیوا سیاہ
Mehnda Tahtaúá	٣- مہینڈا ٹہٹوا کلاں
Tahtaúá jao Khor	٤- ٹہٹوا جو خور
Tahtaúá Guz Páon	٥- ٹہٹوا گز پانوں
Tahtaúá Ghutni	٦- ٹہٹوا گھتنی
Tahtaúá Koel	٧- ٹہٹوا کوئل
Tahtaúá Khurd	٨- ٹہٹوا خورد قسم
Duryai Tahtaúá	٩- دریائی ٹہٹوا یعنے کلوا
	قوم کلکا
Kilká Kalán	١- کلکا کلاں مائل بسرخی
Kilka Khurd	٢- کلکا خورد رنگ مائل بسرخی
Kilká Sfaid	٣- کلکا سفید
	قوم کینی
Keni Kurnái	١- کینی کرنائی
Keni Sfaid	٢- کینی سفید

۳۔ کینی خورد	Keni Khurd

قوم ٹیٹری

۱۔ ٹیٹری	Tatiri
۲۔ ٹیٹری بوڈر	Tatiri Bodur
۳۔ ٹیٹری جلت پلک	Tatiri galt Pulk

قوم کبوتر

۱۔ کبوتر سیاہ مشہور	Kabitur Siyah
۲۔ کبوتر خاکی مائل بسفیدی	Kubitur Khaki
۳۔ کبوتر خانگی	Kabitur Khange

قوم فاختہ

۱۔ فاختہ گھوگی مشہور	Fakhtah
۲۔ ٹوٹرو	Totroo
۳۔ فاختہ گیڑری	Fakhtah Gerri
۴۔ فاختہ کوکلاں	Fakhtah Koklan
۵۔ قمری	Qumri
۶۔ فاختہ چتروُل	Chutraul
۷۔ فاختہ گھنوال	Fakhtah Ghanuan
۸۔ ہریَل	Huryal

قوم کنجشک

Kunjushk Khángi	۱۔ کنجشک خانگی داغ سر
Kunjushk Watni	۲۔ کنجشک وطنی مشہور
Kunjushk Sawi	۳۔ کنجشک ساوی یا رمچک
Kunjushk Surunga	۴۔ کنجشک سُرنگا
Kunjushk Jisti	۵۔ کنجشک جستی
Kunjushk Chirk	۶۔ کنجشک چڑک
Kunjushk Táká	۷۔ کنجشک تاکا
Kunjushk Mahásti	۸۔ کنجشک مہاستی
Kunjushk Ruddi	۹۔ کنجشک رڈّی
Shakur Chiṛi	۱۰۔ شکر چڑی
Chundol Juli	۱۱۔ چنڈول جلی یعنے چنڈور
Agun	۱۲۔ اگن
Kustura	۱۳۔ کستورا
Sēhṛi Kulán	۱۴۔ سہڑی کلاں یعنے کیریا چین چالا
Sēhṛi Khurd	۱۵۔ سہڑی خورد
Sēhṛi	۱۶۔ سہڑی
Sullá	۱۷۔ سلا یا موند مڑوڑ

قوم مَینا

Mānán Dhádú	۱- مَینا ڈھاڈو
Māynún Lálṛi	۲- مَینا لالٹری
Māynán Pupai	۳- مَینا پپئی
Māynán Kori	۴- مَینا کوری

قوم پِدڑی یا پِدّی

Thúṛuck	۱- تھوڑک
Dhujuṛ Pidda	۲- ڈھجڑ پدّا
Ak Pidda	۳- اک پدّا
Ráwal Piddi	۴- راول پدّی
Káli Piduli	۵- کالی پدّی
Muchhur Piddá	۶- مچھر پدّا

قوم چمونا

Chumuna Khákí	۱- چمونا خاکی
Chumuná Surkh	۲- چمونا سُرخ
Chumuna Khurd	۳- چمونا نہایت خورد
Shēkh Chumuná	۴- شیخ چمونا

Siyáh Chumuna	۵۔ سیاہ چمونا یا سون چڑی

قوم ممولا

Mumolá Siyáh	مسافر	۱۔ ممولا سیاہ
Mumolá zurd	مسافر	۲۔ ممولا زرد
Mumola Pluk		۳۔ ممولا پلوک خاکی

قوم ٹوکا

Toká Kulán	۱۔ ٹوکا کلاں
Toká Khurd	۲۔ ٹوکا خورد
Toka Kháki	۳۔ ٹوکا خاکی خورد

قوم تلیر

Tilyur Kálá	۱۔ تِلیر کالا
Tilyur Dubba	۲۔ تِلیر ڈبّا

قوم ترکڑا

Turkurá Kulán	۱۔ ترکڑا کلاں
Turkurá Khurd	۲۔ ترکڑا خورد

قوم بجرا یا بیا

۱- بجرا یا بیا	Bijriá
۲- بجرا کٹھر	Bijrá Kathr

قوم ابابیل

۱- ابابیل کھانگی	Abábil Khángi
۲- ابابیل جنگلی	Ababil jungli
۳- ابابیل کوچی - یہ بھی جنگل ہی میں رہتی ہے۔	Ababil Kochi

قوم بُلبل

۱- بُلبل مشہور یعنی گُلدم	Bulbul
۲- بلبل خُسرو	Bulbul Khúrsú

متفرق پرندے

ان میں سے ہر ایک پرندہ اپنی اپنی قسم کا ایک ہی ہے۔

۱- حقا	Hucká
۲- مُہنگلا	Menhgula
۳- ڈکون خور	Dukaun Khor
۴- پونین	Púnin

۵۔ بنبیا	Bunbiyá
۶۔ ہُدہُد	Hudhud
۷۔ نہر نگل یعنے نہر نگل +	Nehr Negal

باب سوم

شکاریوں کی بعض اصطلاحیں

۱۔ شکاری پرندہ	جو اور جانوروں کو خود شکار کر کے کھاتا ہے۔
۲۔ چوز یا چُوزہ	جوان پرندہ جو ایک سال سے زیادہ عمر کا نہ ہو۔
۳۔ ترّی ناک	بڈّھا پرندہ جو ایک سال سے زیادہ عمر کا ہو۔

شکاری پرندہ اگر ترّی ناک ہو تو نہیں رکھتے صرف چوز کو رکھتے ہیں خواہ باز ہو خواہ کوئی پرندہ ہو۔ چُوزا اور ترّی ناک کی شناخت یہ ہے کہ اُس کے رنگ کو غور سے دیکھے۔ رنگ ہی سے ان کی عمر کی کمی یا زیادتی معلوم ہو جاتی ہے خصوصاً سینے کے پروں۔ چونچ۔ ٹانگ۔ آنکھ اور پنجے کی رنگ سے مشتاق لوگ فوراً ہر ایک پرندے کی عمر معلوم کر لیتے ہیں +

۴۔ **آشیانی** ۔ مشہور شانی ہے۔ مگر اصل میں آشیانی ہے۔ یہ اُس شکاری پرندے کو کہتے ہیں جو آشیانی سے ایسا بچہ سا پکڑا جائے کہ اُس نے

گھونسلے سے نکلکر ابھی تک پرواز نہ کی ہو۔

۵۔ **دامی** اُس کو کہتے ہیں جو جنگل میں سے پٹی یا دام یا بیرک کے ذریعے سے پکڑا جائے خواہ وہ چوز ہو۔ خواہ تری ناک۔ ان دو قسموں میں سے آشیانے بہت اچھا ہوتا ہے۔ باز آشیانی ابتدا سے لیکر آج تک پنجاب میں کسی کے ہاتھ نہیں آیا جس کے لوگ بہت خواہشمند ہیں۔ اسی طرح آشیانی باشہ بھی نایاب ہے۔ پنجاب میں شکاری پرندوں میں سے صرف شکرا آشیانی ملجاتا ہے اور کوئی نہیں ملتا۔ کبھی کبھی کوہی شاہین بھی کابل کیطرف آشیانی مل جایا کرتا ہے مگر پنجاب میں نہیں ملتا۔ بعضے دامی کو بھی پرواز کر لیتے ہیں مگر آشیانی عمدہ پرواز بنتے ہیں۔

۶۔ **بوزم** وہ ہے جو چوز پکڑ کر سال بھر رکھا جائے اور ایک کریچ کھائے۔ یہ اصطلاح عموماً باز کے لئے بولی جاتی ہے۔

۷۔ **خانی** ۔ جو ایک سال سے زیادہ عرصے تک گھر میں رکھا جائے۔ یہ اصطلاح بھی باز کے لئے ہی بولی جاتی ہے۔

۸۔ **دستری** جو باز جُرّہ اور باشہ وغیرہ ہاتھ پر سے ہی شکار کے پیچھے چھوڑا جاتا ہے۔ اسکی نسبت اس اصطلاح کا استعمال کیا کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ دستری چلایا گیا۔

نوٹ:۔ پرواز ۔ وہ شکاری پرندہ جو شکار کے وقت اپنے مالک کے سر پر اُڑے اور دور نہ چلا جائے۔

۹۔ **مٹھی** ۔ شکرے یا باشے کو بعض وقت مٹھی میں اس طرح پکڑتے ہیں جس طرح بٹیرے کو پکڑا کرتے ہیں اور پھر شکار کی طرف پھینکتے ہیں۔ اکثر استاد ہر ایک شکاری پرندے کو دستی چلاتے ہیں۔ مگر شکرے کو مٹھی چلاتے ہیں۔

۱۰۔ **بتولا** ۔ جو شکاری پرندہ خواہ دستی یا مٹھی شکار پر ہاتھ کے زور سے پھینکا جاتا ہے۔ اس کو بتولا دینا کہتے ہیں۔ ہاتھ کے زور سے شکاری جانور کو شکار پر پھینکنا یا بتولا دینا بڑی احتیاط کا کام ہے۔ بعض تجربہ کار استاد اچھا بتولا دیتے ہیں جس سے شکاری پرندہ اپنے شکار پر جلدی پہنچ جاتا ہے اور بعض ناتجربہ کار بے سمجھ شکاری جب بتولا دیتے ہیں تو جانور کو زمین پر دے مارتے ہیں جس سے وہ مر جاتا ہے اس لئے بتولا بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے دینا چاہئے ہاتھ سے بتولا دیا ہوا شکاری پرندہ آسانی سے اپنے شکار کے پاس جا پہونچتا ہے اور اس کو بڑی مدد مل جاتی ہے خصوصاً گلاب چشم تو پہلے ہی حملے میں شکار کو جا مارتا ہے اگر پہلے حملے سے شکار بچ جائے تو پھر یہ اس کا پیچھا نہیں کرتا۔

۱۱۔ **چکھی** ۔ اس خوراک کو کہتے ہیں جو فجر کو سر ملانے یا پر مہرا کے بعد شکاری لوگ پرندے کو کھلاتے ہیں یہ پوری خوراک نہیں ہوتی۔ ناشتہ یا نہاری یا چھوٹی حاضری سمجھنا چاہئے۔

۱۲۔ **طمعہ** وہ خوراک جو شام کے وقت شکاری پرندے کو کھلائی جاتی ہے۔ یہ پوری خوراک ہوتی ہے۔

۱۳۔ **پر مہرا** ۔ شام کو طمعہ دینے کے بعد شکاری پرندے کو تھوڑے سے

پر کھلا دیا کرتے ہیں کیونکہ جب شکاری پرندے اپنے شکار کا گوشت کھاتے ہیں
تو کبھی اُس کے ساتھ کچھ پر کھا جاتے ہیں اور دوسرے روز اُن پروں کی گولیاں
اُن کے منہ کے رستے نکلا کرتی ہیں چنانچہ یہ گولیاں اکثر اُن کے گھونسلوں
میں پڑی ہوئی دیکھی گئی ہیں پس ان پروں کی گولیوں کے منہ سے نکالنے
کو سر ہلانا کہتے ہیں اور جب تک شکاری پرندہ فجر کو سر نہیں ہلا لیتا۔ اُس کو
چکھی نہیں دیا کرتے

۱۴۔ **گالا**۔ شکاری پرندے کو شکار پر چھوڑنے سے پیشتر جو جلاب دیا کرتے
ہیں اُسے گالا کہتے ہیں اور پر مُہرے کو بھی گالا کہہ دیتے ہیں اور اسی کو ڈیوکا
کرنا بھی کہتے ہیں

۱۵۔ **چمک یا دمہ**۔ چونکہ پرندوں کے دشمن اکثر پرندے ہی ہوتے ہیں
جو اُنہیں مار کر کھا جاتے ہیں جیسے کہ گوشت خور اور شکاری پرندے اور پرندوں
کو کھا جاتے ہیں اسلئے عام پرندے شکاری پرندے کے خوف سے اپنے تئیں
بہت چھپاتے ہیں اور جب کوئی شکاری پرندہ ان میں سے کسی کو دکھائی دیتا
ہے تو وہ اپنے ہم جنسوں کو خبردار کرنے کے لئے ایک خاص بولی بولتا ہے
جس کو سنتے ہی سارے پرندے خبردار ہو جاتے ہیں اور اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں
اور یہاں تک وہ سمجھ جاتے ہیں کہ فلاں شکاری پرندہ آیا ہے۔ اگر وہ گلاب چشم
پرندے کے آنے کی خبر ہوتی ہے تو اُس کو سُنکر سارے پرندے خواہ
زمین پر بیٹھے ہوں خواہ درختوں پر سیدھے آسمان کی طرف اڑ جاتے ہیں
اور سیاہ چشم پرندے کا دمہ ہوتا ہے تو پرندے اوپر کو نہیں اُڑتے

درختوں میں چھپ جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ گلاب چشم
زمین اور درخت دونو جگہ پر شکار مار سکتا ہے ور سیاہ چشم درختوں میں گھس کر
نہیں مار سکتا۔ پرندوں کی اس خبردار کرنے والی آواز کو چمک اور دمہ کہتے ہیں
اور اس آواز سے تجربہ کار شکاری بھی پرندوں کی طرح سمجھ لیتے ہیں کہ فلاں
سیاہ چشم یا گلاب چشم پرندے کا دمہ ہولے ہے۔ بعض جانور اس خبر کے
دینے میں خصوصیت رکھتے ہیں مثلاً قوم لاٹ لٹور سے کالی لاٹ
مفصل خبر دیتی ہے اور یوں عام طور پر تو ستہری۔ مینا۔ ڈہانڈو۔ چمونا اور
کوا بھی دمہ کرتے ہیں۔

۱۶۔ **باؤلی** ۔ شکاری پرندے کو شروع شروع میں شکار کرنا سکھانے
کے لئے جو کسی پکڑے ہوئے پرندے پر چھوڑتے ہیں۔ اس کو باؤلی کہتے
ہیں مثلاً باز سے اگر کونج پکڑوانی ہوتی ہے تو پہلے ایک کونج کو پادام سے
پکڑ کر باز کو دیتے ہیں۔ باشے اور شکرے کو تیتر وغیرہ کی باؤلی دیتے ہیں
اور سیاہ چشم پرندوں کو اور پرندوں کی باؤلی دیتے ہیں جو اُن سے پکڑوانے
منظور ہوتے ہیں۔

۱۷۔ **دَلُبا** ۔ پانچ چھ زاغ کے سراٹوں یعنے شاہ پروں کو اکٹھا لمبی سی
میں باندھ کر رکھتے ہیں اور اُس پر سیاہ چشم شکاری پرندے کو سکھاتے
ہیں اسی پر چکھی دیتے ہیں اور اُس لستہ پر زاغ کو دلبا کہتے ہیں۔

۱۸۔ **ودمارا** ۔ اُس شکاری پرندے کو کہتے ہیں جسے بڑے بڑے پرندکا
شکاری پرندوں کو شکار کرنا سکھایا جاتا ہے

۱۹- **مارخور**- وہ پرندہ ہے - جو شکار کرکے بھی کھاتا ہو اور مُردار کا گوشت بھی کھالیتا ہو۔

۲۰- **گوشت خور**- اِس کتاب میں گوشت خور اُس پرندے کو لکھا ہے جو نارخور ہو- مچھلی کھانے والے اور ڈالا ہوا گوشت کھانے والے پرندے اِس میں شامل نہیں- اور وُہ پرندے بھی اِس میں داخل نہیں ہیں جن کی خوراک تو کچھ اَور ہو- مگر کبھی کبھی ڈالا ہوا گوشت بھی کھالیا کرتے ہوں۔

۲۱- **ڈار**- ہندوستان میں تو چوپایہ جانوروں کے ریوڑ کو کہتے ہیں مثلاً ہرنوں کی ڈار لیکن پنجاب میں پرندوں کے جھلڑ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۲- **آبی**- عموماً مگھ مرغابی کو کہتے ہیں۔

۲۳- **خشکی پرندہ**- وہ پرندے جو آبی نہیں۔

۲۴- **نوک**- منقار یا چونچ کو کہتے ہیں +

سامان شکار

شکاریوں کے استعمال کے آلات

۱- **دام یا جال**- جو سوت کا بنتا ہے- اس سے ہر قسم کی بٹیریں مرغابیاں اور بھٹیتر پکڑے جاتے ہیں- مچھلیاں بھی اسی سے پکڑتے ہیں- جو سن کا ہوتا ہے اُس سے مہنگ مرغابیاں پکڑی جاتی ہیں- یہ جال دوپلّہ کا ہوتا

ہے۔ رات کو پانی میں لگا دیتے ہیں اور جال کے خانے پرندے کی قدو قامت
کے موافق ہوتے ہیں اگر بڑے جانور کو پکڑنے کا جال ہے تو اُس کے خانے
بڑے ہوں گے۔ اور اگر چھوٹے جانور کا جال ہے تو خانے چھوٹے چھوٹے
ہوں گے اور جو جال کے خانے بڑے ہوں گے اور جانور چھوٹے تو
اُس میں سے جانور نکل جائیں گے۔

۲۔ **جالی**۔ جال کی طرح یہ بھی سُوت ہی کی بُنی جاتی ہے۔ فرق صرف
اتنا ہے کہ جالی کے خانے جال کی نسبت بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے
ہیں اس سے چھوٹے چھوٹے پرندے پکڑے جاتے ہیں مثلاً ہر قسم
کے کوّے۔ چڑیاں۔ تلیر۔ گھوگی یعنے فاختہ۔ طوطے۔ تیتر۔ اور اَور وہ چھوٹے
چھوٹے پرندے جو جھلّڑ کے جھلّڑ زمین پر بیٹھ کر دانہ چُگتے ہیں۔

۳۔ **پوشیدہ**۔ یہ بھی جالی ہی کی طرح کا ہوتا ہے بلکہ بعینہ جالی
سمجھنا چاہئے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پوشیدہ جالی سے دُگنا ہوتا ہے۔
کیونکہ یہ دو پلّے کر کے لگایا جاتا ہے۔ جیسے کہ مہنگ مرغابی کے واسطے دوپلّہ
جال لگاتے ہیں۔ اور جو جو پرندے جالی سے پکڑے جاتے ہیں وہی پوشیدہ
سے بھی پکڑے جاتے ہیں۔ مگر دوپلّہ ہونے کے سبب پوشیدہ میں جالی
کی نسبت پرندے بہت زیادہ پھنس جاتے ہیں۔

۴۔ **پٹی**۔ یہ اوّل قسم کے جال کی مانند ہوتی ہے سوت ہی کی بنتی بھی ہے
اس سے کبوتر۔ بٹیریں اور وہ پرندے پکڑے جاتے ہیں جو جھلّڑ کے جھلّڑ
درختوں اور جھاڑوں پر بیٹھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر قسم کے شکاری پرندو

کے پکڑنے کے لئے بھی کام آتی ہے۔ مثلاً باز۔ جُرّہ وغیرہ فصل ربیع کے آغاز
میں لوگ پہاڑوں کی دروں میں پٹی لگا رکھتے ہیں۔ باز وطن سے آتے
ہیں اور اُس میں پھنس جاتے ہیں۔ پٹی کو مکڑی کے جالے کی طرح درختوں
پر لگا دیتے ہیں۔ دن رات پٹی اسی طرح تنی رہتی ہے اور ان کے پکڑنے
کا خاص موقعہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک پٹی مرغابی پکڑنے کی بھی ہوا کرتی ہے جو پانی
کے باہر لگائی جاتی ہے اس کو **وہنجی** کہتے ہیں + ایک پٹی بلارے کے
ساتھ بٹیریں پکڑنے کے لئے بھی وہنجی کی طرح لگائی جاتی ہے۔

۵۔ دوگزہ۔ یہ بھی ایک قسم کا چھوٹا سا جال ہے صرف دو گز لمبا ہوتا ہے
سوت کا بنتا ہے اور خصوصاً شکاری پرندوں کے پکڑنے کے کام آتا ہے
دو لکڑیوں پر رکھکر لگاتے ہیں۔

۶۔ وال پنجری۔ گھوڑے کی دُم کے بالوں کے پھندے بنائے
جاتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے کرم خور جانور مثلاً سہڑی وغیرہ اس سے
پکڑے جاتے ہیں۔

۷۔ باور۔ یہ سن کا بنتا ہے بناوٹ اسکی بھی جال کی سی ہوتی ہے
اس سے خاصکر خرگوش پکڑا کرتے ہیں ایک باور مونج اور تاڑی کا بھی بنتا
ہے اس سے ہرن و سئور پکڑتے ہیں۔

۸۔ پادام۔ یہ جال کی قسم نہیں ہے۔ یہ لم ڈھینک کے پنکھوں کی
بنتی ہے۔ اس سے ہر قسم کی کونجیں۔ چتوڑتے بوزنے۔ تگدری خرگوش

پکڑے جاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ ہر قسم کے شکاری پرندے اور گوشت خور بھی پکڑے جاتے ہیں۔ پادام کے شکار کا سب سے عمدہ طریق ہیل کے ساتھ ہوتا ہے۔

۹۔ **بیرک**۔ اس سے صرف چرغ بحری اور شاہین پکڑا کرتے ہیں اس کی یہ صورت ہے کہ لگڑ چکّی اور جھگڑ کو پکڑ کر اُن کی ٹانگوں میں گیند باندھتے ہیں اور گیند پر گھوڑے کی دُم کے بالوں کے سے پھندے ہوتے ہیں پھر ان پرندوں کو ہوا میں چھوڑ دیتے ہیں۔ ان پر چرغ وغیرہ گرتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں +

۱۰۔ **کُڑکّی**۔ یہ بھینس کے سینگ کی بنتی ہے اِس سے کوّے اور چیلیں وغیرہ گوشت خور جانور پکڑے جاتے ہیں

۱۱۔ **نرچو**۔ ایک لمبے بانس کے سرے پر لاسے میں بھرا ہوا کمپا لگا ہوتا ہے جس سے پرندوں کو درختوں پر سے پکڑتے ہیں کمپا بانس کا چھلا ہوا تنکا ہوتا ہے اور لاسا بڑ اور اگ وغیرہ درختوں کے دودھ میں تیل ملا کر بناتے ہیں یہ سیریش کی طرح چپکنے لگتا ہے۔ اسے بانس کے نلوے میں بھر لیتے ہیں اور کمپے پر ذرا سا ملکر کمپا پرندوں کے بازو میں بانس کے چھڑ کے ذریعہ سے مارتے ہیں وہ سارے پروں کو چپکا اور جوڑ دیتا ہے۔ پھر پرندہ اُڑ نہیں سکتا۔ یا تو کمپے کے ساتھ چپکا رہ جاتا ہے یا درخت پر سے نیچے گر پڑتا ہے +

۱۲۔ **چنڈور پکڑنے کا نرچو** اس میں بانس کی چھڑ کے سرے

پر کپے کی بجائے گھوڑے کی دُم کے بالوں کا پھندا لگا ہوتا ہے - ایک ہاتھ میں تو یہہ بانس لیتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں لال سری ترُمتی - اور چنڈول کے قریب جاکر ترمتی کو پھڑپھڑاتے ہیں جس سے چنڈول ڈر کر دبک جاتا ہے جھٹ بالوں کا پھندا اُس کے گلے میں ڈال کر پکڑ لیتے ہیں -

۱۳ - **موہلو** - ہر ایک پرندہ جو پادام یا دوگزے میں لاوا یعنے مُلّا کے طور پر باندھا جاتا ہے اور اُس کو دیکھکر شکاری پرندے پکڑنے کیواسطے اُترتے ہیں - اور پھنس جاتے ہیں - بعض سیاہ چشم پرندوں کے پکڑنے کیواسطے جنگلی چوہے کا موہلو اچھا ہوتا ہے -

۱۴ - **لاوا** - یہ بھی اُس پرندے کو کہتے ہیں جسکو دیکھکر جنگلی پرندے زمین پر اُتر آتے ہیں - اور جال میں پھنس جاتے ہیں مثلاً بوزا یا مہنگ مرغابی کا پوست سالم اُتار کر اُس میں گھاس پھونس بھر دیتے ہیں اور شکار کے وقت میدان میں رکھ دیتے ہیں اُسے دیکھتے ہی جنگلی پرندے گرتے ہیں - اسی طرح بوزا سرخاب اور کلنگ وغیرہ کا لاوا رکھتے ہیں - یہ زندہ لاوا ہے اس سے بھی وہی مطلب حاصل ہوتا ہے لاوے کو ہندوستان میں مُلّا کہتے ہیں -

۱۵ - **بولارے کا لاوا** - یہ بولنے والے بٹیر کا لاوا ہوتا ہے اس سے بٹیریں پکڑا کرتے ہیں اور زندہ تیتر سے تیتر اور چکور سے چکورا اور سیاہ تیتر کے لاوے سے سیاہ تیتر جنگلی جال میں پکڑتے ہیں ❖

۱۶- **غلیل و کمان** - غلیل بانس کی ہوتی ہے بانس کی کھپچی کو خم دیکر اُس کے دونو سروں پر تانت چڑھا دیتے ہیں۔ تانت پر بیچ میں مٹی کا غلہ رکھکر پرندوں کو نشانہ مارتے ہیں۔ کبوتر۔ فاختہ۔ تلیر اور ہریل وغیرہ مار لیتے ہیں۔ کمان اُس میں لکڑی کا گز چلاکر فاختہ وغیرہ مارتے ہیں نیز کانے کا تیر جس پر فولادی پیکان نشتر سا تیز لگا ہوتا ہے رکھکر پرند وچرند کو مارتے ہیں اس سے خرگوش تو مَیں نے بھی مارا تھا۔ اور کبھی کبھی ہرن تک مار لیتے ہیں اور پرندوں میں۔ تیتر بٹیر۔ کبوتر۔ ہریل اور قاز و کلنگ تک گرا لیتے ہیں۔ لیکن ۲۰ گز سے زیادہ فاصلے پر تیر کام نہیں دیتا۔ آجکل فولاد کی کمان بھی بنتی ہے۔

۱۷- **بندوق** - اس سے شکار کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ شکاری بیل کی آڑ میں آہستہ آہستہ شکار کے قریب پہنچ جائے اور پھر بیل کی پیٹ پر سے یا پیٹ کے نیچے سے جہاں سے موقعہ دیکھے نشانہ باندھکر شکار کو مار لے۔ اس سے کونج۔ بوزا۔ سرخاب۔ بھٹیتر۔ ہرن۔ مہنگ۔ مرغابی۔ چنبوڑا۔ یا وہ پرندے جو بہت سے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں۔ مارے جاتے ہیں۔ مگر بیل کی ضرورت اسی وقت ہوتی ہے جب پرندے چھرّے کی مار تک شکاری کے پہنچنے سے پہلے ہی اڑ جاتے ہیں اور جو درختوں وغیرہ کی آڑ ہو تو بیل کی کچھ ضرورت نہیں۔

۱۸- **بھگوا** - یہ ایک کپڑا شیر کلاتھ کی وضع کا ہوتا ہے اس کو لکڑیوں پر منڈھ دیتے ہیں۔ اُس میں دونو آنکھوں کی جگہ دو سوراخ کر لیتے ہیں اور شکار کے وقت اس کو مُنہ کے آگے رکھتے ہیں۔ اس سے ہر قسم کے تیتر

مرغ - چکور - اور چھنکلے وغیرہ پرندے بالکل نہیں ڈرتے بلکہ تیتر یا چتیا یا بلا سمجھ کر قریب آجاتے ہیں اور مار کھا جاتے ہیں -

۱۹ - چوگڈی - چار بیت یا چھلی ہوئی بانس کی تیلیاں لیکر اُن کو خمیدہ کرکے اُن کے چاروں طرف سی سرے زمین میں گاڑ دیتے ہیں - اور تیلیوں پر لاسہ جو کہ جو میں استعمال کرتے ہیں - مل دیتے ہیں - اور ان کو خمیدہ تیلیوں کے اندر زمین میں ایک کیل گاڑ کر اس میں ڈور سے کوئی کیڑا باندھ دیتے ہیں - کرم خور پرندہ کیڑے کو دیکھتے ہی گرتا ہے اُس کے پروں کو لاسہ لگ جاتا ہے اور پھر وہ اڑ نہیں سکتا +

باب چہارم

پرندوں کی پیدائش - بناوٹ - سکونت

خوراک اور اُنکی جماعتوں کے مفید حالات

اس امر کے اظہار کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ پرندے بھی خدا کی مخلوق ہیں کیونکہ ایسا کونسا بشر ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ جس طرح انسان اور حیوان خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں - اسی طرح پرندے بھی خدا ہی کے بنائے

ہوئے ہیں۔ ہاں انکی جماعتوں یا قوموں کی تفریق اور اُور خاص خاص حالات سے کم ہی لوگ واقف ہیں۔ اسلئے ان کے وہ حالات بیان کیئے جاتے ہیں جن سے اُن کا باہمی فرق معلوم ہو جائے اور یہ صاف پہچانے جائیں

جس طرح چوپائے جانوروں کی جُدا جُدا جماعتیں یا قومیں ہیں۔ مثلاً شیر بھیڑیا۔ بیل۔ بکری۔ اسی طرح پرندوں کی بھی علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ اور جس طرح اُن میں ایک حیوان دوسرے کو پھاڑ کر کھا جاتا ہے۔ اِسی طرح اِن میں بھی ایک پرندہ دوسرے پرندہ کو نوچ کھسوٹ کر چٹ کر جاتا ہے اگرچہ بادی النظر میں سب پرندے ایک ہی سے نظر آتے ہیں مگر جب غور سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر انکی شکلوں میں فرق ہے۔ اُسی قدر اُن کی خوراک میں بھی اختلاف ہے۔ آدمیوں اور چوپایوں کی طرح یہہ بھی ہر قسم کا اناج۔ ہر قسم کا میوہ۔ گوشت۔ مچھلی۔ سبز ترکاریاں۔ اور گھاس پات کھاتے ہیں اور انہیں کی طرح اِن کی بھی جس قوم کو جو چیز مرغوب ہے۔ وہی اسکی غذا کہلاتی ہے۔ کوئی جماعت صرف اناج ہی پر گذارہ کرتی ہے کوئی میوے اور پھل ہی کھاتی ہے۔ کسی کو گوشت ہی پسند ہے۔ کسی کو مچھلیاں ہی بھاتی ہیں۔ لیکن یہ بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ہر روز اس ٹڈی دَل کو رِل کہاں سے جاتی ہے۔ جس سے یہ بے انتہا پرندے سیر ہو جاتے ہیں۔ صبح کو گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سب کے سب پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ ظاہر ان کی کوئی وجہ معاش مقرر نہیں۔ خوراک کا یہ کہیں گودام بھی نہیں بھر رکھتے۔ کوئی پرندہ کل یا پرسوں کی روزی

کا آج کچھ فکر بھی نہیں کرتا۔ یہ اُس رازق ہی کی قدرت ہے۔ کہ ہر ایک کو اُس کی من بھاتی خوراک بے محنت و مشقت پہنچاتا ہے۔

سرسری نظر سے دیکھتے ہیں تو سارے پرندوں کی بناوٹ کچھ ایک ہی سی معلوم ہوتی ہے۔ چونچ۔ بازو اور پنجے سب ہی کے ہیں۔ لیکن جب غور سے نظر کرتے ہیں تو قوم قوم کی چونچوں پنجوں وغیرہ میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔ کسی کی چونچ چھوٹی ہے کسی کی بڑی۔ کسی کی موٹی ہے کسی کی پتلی۔ کسی کی سیدھی ہے کسی کی ٹیڑھی۔ یہی پنجوں اور اعضاؤں کا حال ہے۔ اور عقل بھی یہی کہتی ہے۔ کہ جیسے ان کی خوراک مختلف ہے۔ ویسے ہی ان کے کھانے کے لئے اعضا بھی مختلف ہونے چاہئیں۔

چنانچہ یہہ اختلاف زیادہ تر ان چار اعضا۔ چونچ۔ گردن۔ ٹانگوں۔ اور پنجوں ہی میں پایا جاتا ہے جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ انہیں چار اعضا کے مختلف ہو جانے کے باعث سے پرندوں کی قومیں یا جماعتیں جدا جدا ہو گئی ہیں۔ اور ان کی شکلوں میں فرق آگیا ہے۔ بلکہ خوراک۔ پیدائش رنگ و روپ اور رہنے سہنے کے طریقے میں بھی اختلاف ہو گیا ہے پس جب پرندوں کے مختلف الغذا ہونے سے اِن کے اعضا کی بناوٹ بھی مختلف ہو گئی۔ اِس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہاں اِن کی خوراک کی قسموں کا مجمل طور پر ذکر کر دیا جائے۔ پھر چاروں اعضا کا ذکر ہوگا +

مجموعی خوراک

پرندے	خوراک
گدھ وغیرہ	صرف گوشت۔ خواہ شکار کا ہو خواہ مُردار کا۔
پائین۔ گھگر وغیرہ	صرف مچھلی
شکاری پرندے مثلاً باز وغیرہ	صرف پرندوں کا گوشت
کرل وغیرہ	صرف گوشت خواہ چرند و پرند کا ہو۔ خواہ مچھلی کا
ہر قسم کا بگلا اور چنپوڑا۔	مچھلی۔ مینڈک۔ پانی کے کیڑے وغیرہ
ہنس اور بعض اور آبی پرندے	سیپی۔ سنکھ وغیرہ پانی کے کیڑے
ابابیل ترکٹرا وغیرہ	صرف ہوا کے اور خشک اڑنے والے کیڑے
خشکی اور تری کے عام پرندے	صرف اناج کسی قسم کا ہو۔
کٹھ کھوڑا یا کھٹ بڑھئی وغیرہ	صرف درختوں کے کیڑے
ہُدہُد وغیرہ سنہری تاج کے پرندے	صرف خشک زمین کے کیڑے
کنجشک حبتی اور فاختہ وغیرہ	گھاس اور ہر قسم کا دانہ
ممھ۔ مرغابی۔ اور کونج وغیرہ	منکا گھاس کی جڑھ جو پانی میں ہوتی ہے۔
تگدری وغیرہ۔	ہری گھاس۔ کھیتی اور بیر
بعض چڑیاں گھچیناں اور کوے	کھیتی کے اناج اور کچے خوشے۔
زرہگل۔ کوکلا۔ ٹریاگل وغیرہ	درختوں کے کچے اور پکے پھل

خوراک	پرندے
پھلوں کی ہر قسم کی گٹھلیوں کی گری میوے	ہر قسم کے طوطے۔ خشکی کے پرندے

ان میں بعضے پرندے تو دو دو تین تین چیزیں کھاتے ہیں اور بعضے صرف ایک ہی شئے پہ گذارہ کرتے ہیں۔ اور بعضے بلا نوش سب کچھ کھا جاتے ہیں۔ کوئی چیز نہیں چھوڑتے ؛

ذکر اُن چہار اعضا
چونچ۔ گردن۔ ٹانگ اور پنجے کا

تصاویر گوشت خور پرندونکی

ہر شکاری پرندے کی چونچ
لُوہندی لاٹی
لارڈ لٹھورا
گدھ
گدھ
تصویرات خشکی کے پرندوں کی
کنجشک دانے خور و کرم خور
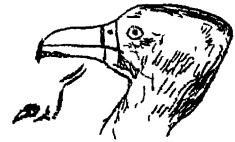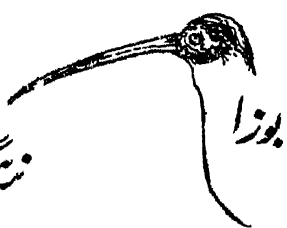
کوئل
ٹوکا
بھٹیتر
تیتر
ہُدہُد
کونج
چپاکی
طوطا
بوزا
نرہنگل

تصویرات آبی پرندونکی
گھس بطخ
لم ڈھینگ
مرغابی
گھسنھڈ
گھ گونگا
ڈھینگناں
ٹھٹوا
مرغابی
بطخ
پائین یا حواصل
ہر سونح
مرغابی
چاہ
مہینڈا ٹٹوا
چیوڑا
ڈویلا
سیپی ہن
ہنس

ذکر چونچ و گردن

جن پرندوں کی چونچیں چھوٹی اور خمدار اور ٹیڑھی ہوتی ہیں۔ اُن سب کی غذا گوشت ہے۔ خواہ چرند کا ہو خواہ پرند کا۔ شکار کا ہو یا مردار کا۔ ان کی چونچیں بڑی مضبوط سخت اور دھاردار ہوتی ہیں۔ اور پر نوچنے چمڑا اکھاڑنے اور گوشت کاٹنے کے لئے نہائیت مناسب۔ ان کے پنجے بھی خوب مضبوطی سے پکڑ لینے کے ڈھب کے ہوتے ہیں ہاں ان خمدار چونچ والوں میں ایک طوطا ہے جو گوشت نہیں کھاتا مگر اسکو بھی بڑی سخت سخت گٹھلیاں کاٹ کر ان کے اندر کی گری نکالنی پڑتی ہے۔ اگر گوشت خور پرندوں کی سی سخت خمدار چونچ اِس کو نہ دی جاتی۔ تو یہہ اپنی من بھاتی غذا کیونکر نکال کر کھاتا۔

جن پرندوں کی غذا بڑی بڑی مچھلیاں ہیں۔ اگرچہ وہ سانپ۔ مینڈک۔ چوہے اور گرگٹ بھی کھا جاتے ہیں۔ لیکن اُن کے دل پسند خوراک مچھلی ہی ہے۔ ان کو چونچیں لمبی۔ بھاری۔ اور دھاردار ملی ہیں۔ جیسے لم ڈھینگ اور چتوڑے کی چونچیں ہیں۔ ہاں ان میں ایک کُرل مچھلی خور ایسا پرندہ ہے۔ جس کی چونچ چھوٹی ہے اس کی وجہ یہہ ہے کہ یہ صرف چونچ ہی سے مچھلیاں نہیں پکڑتا۔ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں تو چونچ سے مار لیتا ہے اور بڑی ہوتی ہیں تو پنجے

ہیں پکڑ تا ہے اور سارے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں کھانے والے پرندوں کی
چونچیں چھوٹی ہی ہوتی ہیں لیکن برچھی کی طرح تیز اور سیدھی - انکی ٹانگیں
اور گردنیں لمبی لمبی ہوتی ہیں تاکہ گہرے پانی میں چل پھر کر مچھلیاں تلاش
کریں اور لمبی گردنیں پانی میں ڈال کر انہیں پکڑ لیں - یہ بڑی مچھلیاں نہیں
مار سکتے - جو جانور پانی میں تیر کر مچھلیاں پکڑتے ہیں اُن کی ٹانگیں لمبی
نہیں ہوتیں مگر گردنیں لمبی ہوتی ہیں - کیونکہ انہیں چلنے پھرنے کی تو ضرورت
نہیں ہوتی - ہاں لمبی گردن گہرے پانی میں ڈال کر مچھلیاں پکڑنے کی ضرورت
پڑتی ہے - اِن کے پنجوں پر جھلّی منڈھی ہوئی ہوتی ہے جس سے تیرنے میں
بڑی مدد ملتی ہے - پنجہ گویا چپّو کا کام دیتا ہے - اِن کی چونچیں مختلف شکل کی
ہوتی ہیں - ہر قسم کے گھگر اور ہر قسم کے پائین کی چونچیں - مثلاً پین کی چونچ
تو عجیب قسم کی ہے اور گھگر کی کیسی چھوٹی سی ہے - اس سے ظاہر ہے کہ
یہ بڑی مچھلی کو نہیں مار سکتا پین کی چونچ کے نیچے ایک تھیلی سی لٹکتی ہوتی
ہے - جس کو دیکھ کر آدمی حیران ہوتا ہے یہ بھی بڑی بڑی مچھلیاں نہیں پکڑ
سکتا - صرف چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہی پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے - اس لئے اس کا
پیٹ نہیں بھرتا - اور ہر وقت کھانے ہی کے دھندے میں لگا رہتا ہے
یہی سبب ہے کہ اس کو حواصل یعنے بڑا پیٹو بھی کہتے ہیں - اس کی چونچ کے نیچے
جو تھیلی لگی ہوئی ہوتی ہے وہ اس کو مچھلی پکڑنے کے جال کا کام دیتی
ہے - اُس میں دس ۱۰ دس ۱۰ بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ مچھلیاں جمع کر کے ایک ہی دفعہ
نگل جاتا ہے - اسکی چونچ چپٹی اور لم ڈھینگ کی طرح بڑی تو ہوتی ہے

مگراس کی بناوٹ کچھ اس وضع کی ہوتی ہے کہ چھوٹی مچھلیوں کو بھی نہیں مار سکتا۔ جیسا لم ڈھینگ بہت اپنی تھیلی کے جال کو پانی میں پھیلا دیتا ہے۔ یہ ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے۔ پانی کے ریلے سے چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اس کے جال میں گھس آتی ہیں۔ اور اس میں سے نکل نہیں سکتیں پھر یہ انہیں چٹ کر جاتا ہے۔ بڑی مچھلیاں پکڑ کر کھا لینے کے ڈھب کی چونچ صرف لم ڈھینگ اور چتوڑے کی ہوتی ہے۔ لم ڈھینگ تو غضب کرتا ہے۔ قدآدم مچھلی مار لیتا ہے۔ میں نے ضلع جھنگ موضع گھسیانہ میں جہاں دریائے جہلم و چناب ملتے ہیں بچشم خود اس کو ایک قدآدم مچھلی مارتے دیکھا ہے۔ اسوقت یہ اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے ڈگیں مارتا اور برچھی کی طرح چونچ کو اٹھائے اور لمبے لمبے بازو پھیلائے مچھلی پر اس طرح حملے کر رہا تھا۔ گویا کہ شیر کا مقابلہ کر رہا ہے۔ ان کے سوا اور پرندے بھی مچھلیاں کھاتے ہیں مگران کی خوراک صرف مچھلی ہی نہیں ہے۔ اور چیزیں بھی کھایا کرتے ہیں۔ عموماً جن پرندوں کی گردنیں اور ٹانگیں لمبی لمبی ہوتی ہیں وہ اپنی خوراک پانی ہی میں سے نکالتے ہیں۔ خواہ مچھلی ہو خواہ کرم۔ خواہ نباتات یا منکا یا سیپی یا گھونگا۔ ہاں ان میں سے ایک کونج مستثنا ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ جنکی گردنیں لمبی ہوں۔ ان کی ٹانگیں بھی لمبی ہوں۔ البتہ جنکی ٹانگیں لمبی ہونگی ان کی گردنیں بھی ضرور لمبی ہونگی۔ اور جنکی ٹانگیں بہت چھوٹی اور گردنیں بہت لمبی ہونگی وہ عموماً پانی میں تیرنے والے پرندے ہونگے اور ان کے پنجوں پر جھلی منڈھی ہوئی ہوگی +
جن پرندوں کو زمین کھود کر اور نیچے سے کیڑے وغیرہ نکال کر کھانے کی

کی عادت ہے۔ ان کی چونچ لمبی خمدار اور باریک ہوتی ہے ۔جو زمین کھودنے میں آہنی کدال کا کام دیتی ہے۔ ان کی گردنیں اور ٹانگیں بہت لمبی نہیں ہوتیں۔ دیکھو ہُدہُد اور دھنڈا اور ہر قسم کے بوزے ایسے ہی پرندے دبکی ہیں

جن کی خوراک وہ دانہ اور کرم وغیرہ ہوتی ہے جو زمین پر پڑا ہوا ہوتا ہے ان کی چونچ چھوٹی ہوتی ہے۔ جیسے کبوتر۔ فاختہ۔ چڑیا۔ سورمکّا اور تیتر وغیرہ۔

جن پرندوں کی خوراک ہوائی کیڑے ہیں ان کی چونچ بہت ہی چھوٹی ہوتی ہے۔ اور اُن کا دہانہ بہت کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کشادہ دہن پرندے کہلاتے ہیں۔ اگر مونہہ اتنا کھلا ہوا نہ ہوتا۔ تو یہ بچارے اڑتے اڑتے کس طرح ہوائی کیڑوں کو جھپٹ لیتے۔ ابابیل۔ جھنگلا اور چھپاکی وغیرہ کشادہ دہن جانور ہیں۔

تصاویر پنجوں اور ٹانگوں کی

زمین پر چلنے والی اور درخت پر کم آنیوالی تیتر و مرغ وغیرہ	محض زمین پر آنے والی قسم بٹیرا وغیرہ

درخت اور زمین پر بیٹھنے والی ہر قسم
زاغ و فاختہ و کنجشک
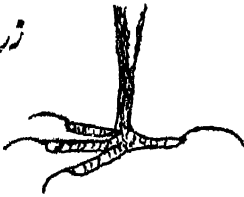
محض درخت پر بیٹھنے والی پرند کٹھ بھوڑا
و کوئل و بیا وغیرہ

زمین پر بیٹھنے والے پرند
اگن و چنڈور

زمین پر چلنے والی - چھوٹے چھوٹے
پرند۔

زرد ممولا
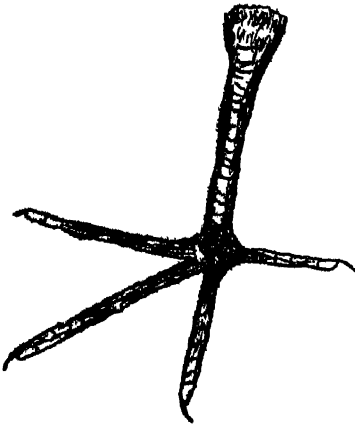
پانی میں تیرنے والی

بگھہ و مرغابی چھوٹے بڑے پرند

پانی والی کیچڑ میں چلنے پھرنے والی پرند
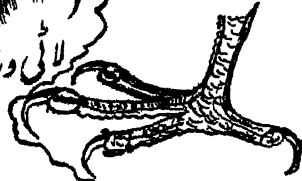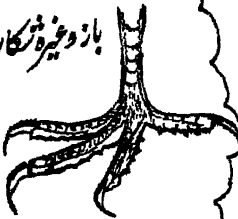
باز وغیرہ شکاری پرندے
کرُل وعقاب وغیرہ
لمبی لمبی ٹانگ والے پرند جو محض زمین پر چلتے ہیں اور
جنکی صرف ۳- انگلیں ہوتی ہیں
محض زمین پر چلنے والے
چھوٹی ٹانگ والی پرند
جو زمین پر چلنے والی ہیں
اور جنکی ۳ انگلیں ہوتی ہیں
تیتر
زمین پر چلنے والی پرند کلاں
۳- انگلی
تگدار
کونج
زمین پر چلنے والے بڑے بڑے پرند
۴- انگلی
لم ڈھینگ
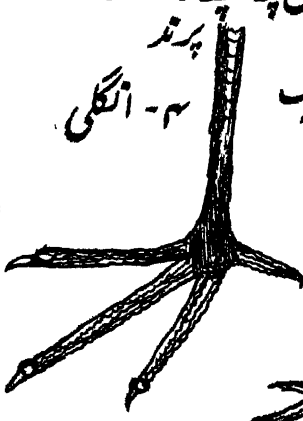
ذکر پنجوں کی قسموں کا معہ ٹانگ

پنجے بھی چونچ کی طرح مختلف صورتوں کے ہوتے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ پنجۂ پرندگان شکاری و مارخور۔ ان میں چار بڑی بڑی انگلیاں ہوتی ہیں۔ ان کی گردنیں اور ٹانگیں لمبی نہیں ہوتیں

۲۔ پرندگان درخت نشین۔ ان میں بھی چار چار ہی انگلیاں ہوتی ہیں۔ مگر دو آگے کو اور دو پیچھے کو۔ اُن کی بھی گردنیں ٹانگیں لمبی نہیں ہوتیں

۳۔ پنجۂ پرندگان تیراک۔ ان میں سے بعض میں تین انگلیاں ہوتی ہیں۔ اور بعضوں میں چار۔ مگر جھلی سب پر منڈھی ہوتی ہے۔ ان میں اکثروں کی گردنیں لمبی اور ٹانگیں چھوٹی ہیں۔ سوائے ہنس کے۔

۴۔ زمین پر بیٹھنے اور دوڑنے والے پرندوں کے پنجے۔ ان میں صرف تین انگلیاں ہوتی ہیں۔ گردن ٹانگ کسی کی لمبی کسی کی چھوٹی۔

۵۔ زمین اور درخت دونوں پر بیٹھنے والے پرندوں کے پنجے ان میں تین انگلیاں بڑی آگے کی طرف اور ایک انگلی پیچھے کی طرف ہوتی ہے گردنیں و ٹانگیں بشرح بالا۔

قسم اول - سارے شکاری اور مار خور پرندوں کے پنجوں میں تین تین انگلیاں تو آگے کو ہوتی ہیں اور ایک ایک پیچھے کو۔ شکاری پرندے کی پچھلی انگلی اگر ٹوٹ جائے یا کمزور ہو جائے۔ تو باقی سب انگلیاں بلکہ سارا پنجہ ہی بے کار ہو جاتا ہے۔ پھر اُس سے شکار نہیں پکڑ سکتا اگلی انگلیوں میں سے اگر ایک بے کار ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں پنجے کا سارا مدار شکاری پرندے کی پچھلی انگلی ہی پر ہے۔ جس کو انگوٹھا کہنا چاہیئے۔ جب انگوٹھا نکما ہو جائے تو پھر پنجے سے کوئی چیز پکڑی نہیں جا سکتی۔ اگر باز کی پچھلی انگلی کمزور یا نکمّی ہو جاتی ہے تو پھر وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور اسے کوئی شکاری کم قیمت پر بھی نہیں خریدتا۔

قسم دوم - جو پرندے صرف درختوں پر ہی رہتے ہیں۔ زمین پر نہیں بیٹھا کرتے۔ ان کی پنجے اور سب پرندوں سے جدا شکل کی ہوتے ہیں اُس میں دو انگلیاں آگے کو ہوتی ہیں اور دو پیچھے کو۔ اگر ان میں سے ایک انگلی ضائع بھی ہو جائے۔ تو پرندے کو درخت پر بیٹھنا مشکل نہیں کیونکہ پھر بھی پنجے میں ایک طرف دو انگلیاں اور دوسری طرف ایک انگلی باقی رہ جاتی ہے جس سے گرفت بخوبی ہو سکتی ہے۔ چار اُنگلی والے پنجے درختوں کی شاخیں پکڑنے کے حق میں اور درخت نشین پرندوں کے پنجوں کی نسبت بہت مضبوط و کار آمد ہوتے ہیں +
آندھی کے سخت طوفان میں بھی ایسے پنجے والے پرندے درخت

سے نہیں گرتے۔ اور پرندے نہیں اکثر درختوں سے گر گر کر مرجاتے ہیں +
محض درختوں پر رہنے والے مثلاً۔ کوئل و حقا۔ بنبیا۔ ٹوکا۔ وغیرہ اور
ہر قسم کے شکاری پرندوں کے پنجے بھی خوب مضبوط ہوتے ہیں کیونکہ
ان میں بھی چار انگلیاں ہوتی ہیں۔

قسم سوم۔ پانی میں تیرنے والے پرندوں کے پنجوں میں تین تین
یا چار چار انگلیاں ہوتی ہیں۔ یہ پرندے درختوں پر بہت کم بیٹھتے ہیں
پنجوں سے تیرنے میں مدد لیتے ہیں اس لئے پنجوں پر جھلی منڈھی ہوئی
ہوتی ہے۔ زمین پر چلنے میں دقت ہوتی ہے۔ اکثر پانی کے کنارے
کنارے خشکی میں چلا پھرا کرتے ہیں۔ یہ سب اپنی خوراک پانی میں
سے نکالتے ہیں۔ ان جالی دار یا منڈھے ہوئے پنجے والوں کی
ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر ہاں ایک ہنس ہے جس کی ٹانگیں
بہت لمبی لمبی ہوتی ہیں اور انگلیاں منڈھی ہوئی بھی ہوتی ہیں۔ اسکا
سبب یہی کہ ہنس مچھلیاں نہیں کھاتا۔ تھوڑے پانی میں رہتا ہے
بعض وقت گہرے پانی میں جاکر آرام لیتا ہے اسلئے اس کو ٹانگیں
لمبی اور جالی دار ملی ہیں۔ اس قسم پنجوں کے پرندے۔ بگھہ۔ ہر قسم کی
مرغابیاں اور گھگرا اور بین وغیرہ ہیں۔ تیرنے والوں کے سوائے
جو آبی پرندے ہیں ان میں بعضوں کی گردن و ٹانگیں لمبی ہوتی
ہیں بعضوں کی چھوٹی ہیں۔

قسم چہارم۔ جو زمین پر ہی چلتے پھرتے ہیں۔ درختوں پر کبھی

نہیں بیٹھتے۔ اِن کے پنجوں میں صرف تین تین انگلیاں ہوتی ہیں ایسے پنجے والے جانور اگر درخت پر بیٹھنا چاہیں بھی تو نہیں بیٹھ سکتے۔ کیونکہ انگوٹھا نہ ہونے کے سبب درخت کی ٹہنی کو پکڑ نہیں سکتے۔ اس قسم کے بعضے پرندوں میں چوتھی انگلی بھی برائے نام ہوتی ہے اور بعضوں کی یہ انگلی کٹار کی مانند نہایت سخت اور بہت چھوٹی سی ہوا کرتی ہے۔ جیسے کونج کی۔ اگر کوئی شخص کونج کو جال میں پکڑ کر اپنی بغل میں اُٹھالئے۔ تو وہ اپنی کٹار ایسی مارتی ہے کہ آدمی کا پیٹ چاک کر دیتی ہے اور جہاں لگ جاتی ہے چھُری کی طرح چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ اسلئے جب کوئی شکاری کونج کو پکڑتا ہے تو ذبح کرکے اُٹھاتا ہے یا دونوں ٹانگیں باندھ کر قابو میں کر لیتا ہے۔ بعض تین انگلی والے جانوروں کی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں اور بعض کی چھوٹی۔ دیکھو کونج ٹیٹری۔ تگدری ہر قسم کا بھٹیٹر تیتر۔ تگدار اور بٹیر وغیرہ۔

قسم پنجم۔ جو دن بھر زمین پر چلتے پھرتے اور چرتے چگتے رہتے ہیں مگر رات کو درختوں پر بسیرا کرتے ہیں ان کے پنجے چار چار انگلیوں کے ہوتے ہیں ان میں بعض کا پنجہ بہت سخت گیر ہوتا ہے اور بعض کا نرم بعض کی ٹانگیں اور انگلیاں کسی قدر لمبی ہوتی ہیں اور بعض کی چھوٹی لمبی انگلیوں والے بہ نسبت چھوٹی انگلیاں والوں کے زیادہ درختوں پر رہتے ہیں۔ ایسے پنجوں کے پرندے ہر قسم کے ہوتے ہیں خشکی کے بھی اور پانی کے بھی۔ ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً ہر قسم کے

کبوتر۔ فاختہ۔ کوّا۔ بعض چڑیاں۔ ہر قسم کا بگلا۔ بوزا وغیرہ اور سب قسم مار خور پرند ؎

اس بیان کی زیادہ وضاحت اور اسکے بخوبی سمجھہ میں آجانے کے لئے ہم ایک نقشہ شامل کرتے ہیں جس میں اُن جملہ اقسام کے پرندوں کی چونچوں اور پنجوں کی شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ اور تفصیل ہر ایک پرندے کے بیان میں علیحدہ کی جائے گی۔ اور وضاحت کے لئے تصویر بھی دیجائیگی ؎

سکونت

ہر پرندے کی وطنی سکونت کا علیحدہ ذکر کیا جائیگا۔ یہاں صرف ان کے پنجاب میں آکر رہنے کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ بعض پرندے تمام دن تو پانی میں خوراک تلاش کرتے رہتے ہیں۔ انڈے بھی درختوں ہی پر گھونسلا بناکر دیتے ہیں۔ مثلاً ہر قسم کا بگلا۔ بوزا دیسی۔ ڈھڈا اور ڈویلا و کوّا ؎

۲۔ بعض تمام دن خشک میدانوں اور کھیتوں میں چرتے چگتے رہتے ہیں رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں۔ مثلاً کبوتر۔ فاختہ اور بعض چڑیاں۔ اور تلیر کالا و ڈبّا

۳۔ بعض خوراک بھی دن کو درختوں ہی پر کھاتے ہیں۔ اور رات کو رہتے بھی درختوں ہی پر ہیں۔ مثلاً کٹھ پھوڑا۔ بنبیا ہ

اور کوئل - و حقا وغیرہ۔

۴- بعض دن بھر خوراک تو کھیتوں اور سبز زراعت میں کھاتے ہیں اور رات دریائی جزیرے میں جاکر بسیرا لیتے ہیں۔ مثلاً کونج۔ مگھ چیناں اور سُرخاب۔ وغیرہ۔

۵- بعضے دن کو تو جھیلوں۔ نالوں اور جوہڑوں میں کھاتے پیتے ہیں۔ رات کو دریا میں جا رہتے ہیں۔ جیسے مگھ مرغابی * وغیرہ

۶- بعضے تمام دن بھی دریا ہی میں رہتے ہیں اور رات کو بھی دریا ہی میں۔ مثلاً ہر قسم کا ٹٹوا خورد اور کینی۔ ہر قسم کروانک۔

۷- بعض پرندے دن رات خشک میدانوں ہی میں رہتے اور چرتے چگتے ہیں۔ اور باری باری سے رات کو پہرا دیتے ہیں یہ کبھی درختوں پر نہیں بیٹھتے۔ نہ رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں۔ مثلاً۔ تگدری تگدار۔ کنجشک۔ سور نکا۔ وبٹیر ہر قسم۔ وچرٹک وچنتی۔ گلی اور نقر بان وغیرہ۔

خوراک کی نسبت بعض ضروری باتیں

۱- بعض پرندے صرف رات کو خوراک کھاتے ہیں۔ دن بھر کچھ نہیں کھاتے۔ خواہ بھوک کے مارے مر ہی کیوں نہ جائیں نہ دن کو اپنے گھونسلوں سے نکلتے ہیں یہ ان کی قدرتی اور پیدائشی عادت ہے سبب یہ ہے کہ سب شب خور سست پرواز ہیں اور ان کو مار خور

پرندے مار لیتے ہیں۔ نیز دن کو انہیں کم دکھائی دیتا ہے۔ یہ عموماً ہر
قسم کے اُلو اور چمگادڑیں ہوتی ہیں۔

۲۔ بعض دن کو کھاتے ہیں رات کو کھانے پینے کے عادی نہیں
ہوتے۔ مثلاً تیتر۔ مرغ اور گنجشک وغیرہ۔

۳۔ بعض رات بھر کھاتے رہتے ہیں۔ مثلاً۔ بگھ۔ مرغابی اور
اوانک اور کروانک وغیرہ۔ مگر چاندنی رات میں۔

۴۔ بعض اُڑتے اُڑتے ہوا ہی میں خوراک کھا لیتے ہیں۔ زمین پر
بیٹھ کر کبھی نہیں کھاتے۔ نہ کوئی چیز زمین پر سے اُٹھا کر کھائیں گے
مر جائینگے مگر سوائے حالت پرواز کے اور طرح کچھ نہیں کھائیں گے
جیسے ابابیل۔ وٹھٹوا کوئل چھوٹی قسم کا یعنے چھوٹا ٹھٹوا کوئل اور کیینی
ہر قسم ٭

۵۔ بعض درختوں کی چھال میں سے کیڑے نکال نکال کر کھاتے
ہیں۔ اسکے سوا اور کوئی شئے کسی طرح نہیں کھاتے۔ زمین پر پڑے
ہوئے کیڑے بھی کھانے پسند نہیں کرتے خواہ وہ درختوں کی
چھال ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ عادت کٹھ پھوڑے میں ہے ٭

۶۔ بعض ماہی خور ہیں یہ مچھلیوں کے سوا اور کچھ نہیں کھاتے
خواہ بھوک کے مارے مر ہی کیوں نہ جائیں ٭ مثلاً ہر قسم کے
بین۔ ہر قسم کی گھگر۔ اور ہر قسم کا کلکا۔ ان تینوں میں یہ فرق
ہے کہ بین اور گھگر تو پانی کے اندر تیرتے تیرتے ہی زندہ مچھلیاں

پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں خشکی یا کیچڑ میں پڑی ہوئی مچھلی بھی نہیں کھاتے اور کلکا خورد پانی میں تیر نہیں سکتا۔ ہاں غوطہ خوب لگاتا ہے پانی کے کنارے کنارے پھرتا رہتا ہے۔ جہاں مچھلی نظر پڑی اور یہ جھپٹا پھر اُسے نہیں چھوڑتا۔ پانی کے اندر تک سے غوطہ مار کر نکال لاتا ہے اسی طرح سفید کلکا پانی کے اوپر اُڑتا رہتا ہے جہاں مچھلی اُبھری اور یہ جھپٹا مار کر لے گیا۔

۷۔ بعض پرندے صرف کیچڑ ہی میں سے خوراک نکال نکال کر کھاتے ہیں۔ اور کسی طرح نہیں کھاتے۔ ان کی انگلیاں لمبی ہوتی ہیں۔ تاکہ ٹانگیں کیچڑ میں دھس نہ جائیں۔ اور بعض کی چونچ بھی لمبی ہوتی ہے۔ مثلاً کوئل ہٹوا کلاں اور چاہ ایسے پرندوں کی نہ تو ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں نہ گردنیں صرف انگلیاں ہی لمبی ہوا کرتی ہیں ✦

پرندوں میں باہمی الفت و موافقت

ہر ایک پرندہ اپنے ہم جنس و ہم قوم پرندوں سے محبت و اُنس رکھتا ہے ہم جنسوں ہی کے ساتھ مل جل کر رہتا سہتا اور کھاتا پیتا ہے انہیں کے ساتھ سفر کرتا ہے انہیں میں اپنی ساری زندگی بسر کر دیتا ہے۔ ناجنسوں اور غیر قوموں کے پرندوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا شیخ شیرازی نے بہت ٹھیک کہا ہے۔ ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

لیکن بولی جیسی کہ خداوند تعالےٰ نے عطا فرمائی ہے۔ ہر ایک قوم کا پرندہ سب قوم کے پرندوں کی سمجھ لیتا ہے۔ بولی کے سمجھنے میں ہم جنس و غیر جنس برابر ہیں۔ اگر کسی جھیل میں بگھا اور مرغابی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور اسی جھیل کے کنارے پر خشکی میں ایک طرف چینا بگھہ اور سرخاب اور دوسری طرف کونج و کنجشک بیٹھی چرچگ رہی ہوں۔ اسوقت اگر ایک تیسری چوتھی قوم کا پرندہ مثلاً کالی لاٹ یا لٹورا یا سہڑی یا کوا کسی شکاری پرندے یا انسان کے دمہ یا چمک کی بولی بولے تو اس جھیل پر کے سارے پرندے مذکورہ جو مختلف قوم کے ہیں اسکی بولی فوراً سمجھ جائیں گے اور خطرے سے آگاہ ہوکر ہوشیار اور چوکنے ہوجائیں گے۔ اس کا بہت دفعہ تجربہ ہوچکا ہے ہاں شکاری پرندوں اور مارخوروں کا آپس میں اتفاق و اتحاد نہیں ہوتا خواہ نر مادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ شکاری پرندوں کے نر مادہ میں صرف اتنے دنوں محبت و اخلاص رہتا ہے جتنے دنوں تک انڈے سے کر بچے نکالیں اور وہ پرورش پاکر اڑنے لگیں۔ اسکے بعد چند روز میں بچوں کو شکار کرنا سکھا کر انہیں نکال دیتے ہیں۔ اور پھر آپ جدا جدا ہوجاتے ہیں۔ نر سے مادہ اور مادہ سے نر کچھ واسطہ نہیں رکھتا۔ مگر ترمتی لال سری اور لگڑ۔

مہمان جانوروں کے پنجاب میں آنے اور جانے کا موسم

مہمان جانوروں میں سب سے پہلے چھوٹی مرغابی اور کرڑی مرغابی پنجاب میں آتی ہے۔ یہ کبھی تو ساون ہی میں آجاتی ہے ورنہ بھادوں میں تو ضرور آپہنچتی ہے۔ بھادوں ہی میں قرقرا آتا ہے۔ لیکن اس مہمان کو پنجاب کی ضیافت پسند نہیں۔ اس لئے یہاں نہیں ٹھیرتا۔ سیدھا ہندوستان کو چلا جاتا ہے۔ اسوج کے مہینے میں کونجیں آجاتی ہیں کبھی کبھی یہ بھادوں ہی میں آن اترتی ہیں۔ اسوج ہی میں مرغابیاں بھی آنی شروع ہوجاتی ہیں۔ کاتک میں ساری مرغابیاں اور مگھ آجاتے ہیں۔ اور شکاری پرندے بھی اسوج ہی میں آجاتے ہیں۔ سب سے پیچھے بڑا بھٹیٹر اور کالا تلیر آتا ہے۔ اسی طرح واپسی کے وقت سب سے پہلے مگھ چلا جاتا ہے اُسکے پیچھے مرغابی جاتی ہے۔ بڑا بھٹیٹر اور سورنکا بھی مگھ ہی کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ کنجشک چڑک بھی جلدی ہی چلے جاتے ہے۔ ان کے بعد کھیتوں میں سے جو اور چنے کھا کر کونجیں اور کنجشک جستی جاتی ہیں۔ پھر سب سے پیچھے قرقرا جاتا ہے۔ جب یہ ہندوستان سے واپس آتا ہے تو بہت موٹا ہوکر آتا ہے۔ کھانے کے لائق ہوتا ہے اور پرندے بھی واپسی کے

وقت خوب فربہ اور کھانے کے قابل ہوتے ہیں اس لئے اکثر اسی وقت شکار کئے جاتے ہیں۔ اسوج میں جب آتے ہیں بہت دبلے ہوا کرتے ہیں۔ اُسوقت کھانے کے لائق نہیں ہوتے۔ بیساکھ کے بعد ان پرندوں میں سے پنجاب میں کوئی نہیں رہتا۔ اگر اتفاقاً کسی عارضی یا اور سبب سے کوئی مگھہ یا مرغابی یہاں رہ بھی جاتی ہے تو اس کے پروں میں اڑنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اور پھر وہ یہاں سے نہیں جا سکتی۔ اس کا سبب یہ ہے

(تصویر روغنی کرتے ہوئے جانوروں کی)

۳ ۲ ۱

۴

نوٹ
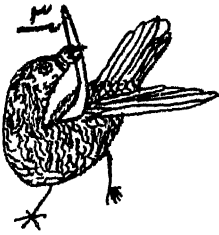
پرند اول نمبر ۱ کا اپنے روغن دان سے اپنی چونچ کے ساتھ روغن نکال رہا ہے جب اپنی چونچ سے روغن نکال لیا تو پھر اپنی دُم کے ایک ایک پر کو لگانا شروع کرتا ہے۔ نمبر ۲ نے اسیطرح دُم کے سب پروں کو روغن لگالیا تو پھر اپنی سراٹی کے شاہ پروں کو ایک ایک کر کے روغن لگایا۔ اور نمبر ۳ جب تمام اپنے لمبے لمبے پروں کو روغن لگا چکا۔ تو پھر تمام بدن کے چھوٹے چھوٹے پروں کے اوپر روغن ملتا ہے۔ اور نمبر ۴ جب دو تین پروں کو لگالیتا ہے۔ تو پھر روغن نکالتا ہے بعض وقت پانچ چھ پروں کو لگالیتا ہے تو پھر نیا روغن نکالتا ہے ؛

کہ وہ روغن جو پروں کو نرم اور تر رکھنے کے لئے جمع رہتا ہے گرمی سے
پگھل کر بہ جاتا اور جل جاتا ہے اور شہپر بے روغن ہو جانے کے سبب قابل
پرواز نہیں رہتے۔ پھر تو لوگ انہیں ہاتھ سے بھی پکڑ لیتے ہیں۔

ہر ایک پرندے کو خواہ وہ پانی کا ہو یا خشکی کا خداوند تعالیٰ نے ایک
قسم کا روغن عنایت فرمایا ہے۔ جو دُم کے اُوپر۔ چمڑے کے باہر جمع
رہتا ہے۔ یہ ایک قسم کی چربی ہوتی ہے۔ جس میں سے لیکر پرندے
ہر روز اپنے پروں پر مل لیتے ہیں۔ اس سے اُن کے پروں کی تازگی
صفائی چمک قائم رہتی ہے اور پانی کا کچھ اثر پروں میں نہیں ہوتا۔
یہہ روغن آبی پرندوں اور شکاری پرندوں کا بہت عمدہ ہوتا ہے اور
اُن کو ضرورت بھی زیادہ ہے۔ خصوصاً آبی پرند کو کیونکہ اُن کے پر ہر وقت
پانی میں بھیگتے رہتے ہیں۔ جب کوئی پرندہ اپنے پروں پر روغن لگا
رہا ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ روغنی کر رہا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ اس عضو
ہی سے پروں کا قیام ہے۔ اگر ایک مہینے تک یہ روغن پروں کو نہ
لگایا جائے۔ تو پھر بوسیدہ ہو کر گر پڑیں ؎

شکاری پرند تو روزمرّہ روغنی کرتے ہیں اور دوسرے روز تو ہر جانور
روغنی کرتا ہے۔ حتی کہ مرغ خانگی بھی روغنی کیا کرتا ہے۔

انڈے دینے کا حال

جس طرح انسان اور چارپایہ حیوانوں کے بچے دینے کا دستور جدا

جدا ہے اسی طرح پرندوں کے انڈے دینے کا دستور بھی علیحدہ علیحدہ
ہے لیکن ان میں ایک بات عجیب ہے جو اُن میں نہیں ہوتی۔ وہ یہ ہے
کہ سارے انسان اور چوپایہ حیوانوں کی مادہ نر کے ساتھ ملے یا جفتی کھائے
بغیر ہرگز بچہ نہیں دیتی لیکن پرندے کی مادہ بعض دفعہ نر سے جفتی کھائے
بغیر ہی انڈے دیدیتی ہے۔ ان کو خاکی یا ہوائی انڈے کہتے ہیں۔ انڈا
تو بالکل ویسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بچہ نہیں نکلتا۔

جس طرح بعض حیوان بچے دیتے ہیں۔ اور بعض انڈے۔ اسی
طرح بعض پرندے بھی انڈے دیتے ہیں اور بعض بچے۔ اس امر کی پہچان
کہ کون کون بچّے دیتے ہیں اور کون کون انڈے۔ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے بڑی آسان بتا دی ہے۔ وہ یہ ہے کہ خواہ چرند ہو خواہ پرند خواہ
درند۔ خواہ کسی قسم کا کیڑا مکوڑا۔ خواہ انسان۔ خواہ حیوان۔ جس کے کان
باہر کو نکلے ہوئے ہوں گے۔ جیسے انسان۔ گھوڑے کتے۔ چوہے۔
چمگادڑ۔ بڑ باگل وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور بچہ دینا ہوگا۔ اور جس کے
کان باہر کو نکلے نہ ہوں گے۔ کان کی جگہ صرف ایک سوراخ ہوگا۔ جیسے
چھپکلی۔ یا کورکرلی۔ سانپ۔ کبوتر۔ طوطا۔ مینا وغیرہ کے۔ وہ سب
انڈے دیتے ہونگے۔ پس اس صورت میں بعض پرندے انڈے دیتے
ہیں۔ اور بعض بچے۔ اب انڈے دینے والوں کی بھی بہت سی قسمیں
ہیں۔

۱۔ بعض پرندے انڈے تو دیتے ہیں لیکن انڈوں کو سے کر خود بچے

نہیں نکالتے۔ نہ اپنے بچوں کو آپ پرورش کرتے ہیں۔ کسی دوسری پرندی کے گھونسلے میں انڈے دے آتے ہیں۔ وہ بچارے انہیں اپنے انڈے سمجھ کر سیتے ہیں۔ بچے نکالتے ہیں اور پھر انہیں پالتے ہیں۔ ان میں سے ایک کوئل قسم زاغ ہے جو کوّے کے گھونسلے میں سے اُس کے انڈے پھینک کے اپنے انڈے دے آتی ہے۔ دوئم ببنیاہ ہے۔ جو سہری کے گھونسلے میں انڈے دیتا ہے۔

۲۔ بعض انڈے دیتے ہیں لیکن صبر سے اچھی طرح انہیں سیتے نہیں۔ اس سبب سے اکثر گندے ہو جاتے ہیں جیسے ہنس راج بطخ۔ اور پیرو اسکی انڈے اکثر مرغیوں کے نیچے بٹھاتے ہیں۔

۳۔ بعض خود ہی انڈے سیتے ہیں اور بچے نکال کر خود ہی اُن کو پرورش کرتے ہیں۔ ان کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

ا	سال بھر میں صرف ایک ہی دفعہ انڈے دینے والے
ب	سال بھر میں صرف دو ہی دفعہ انڈے دیتے والے۔
ج	سال بھر میں برابر انڈے دینے والے۔ یہ صرف دو مہینے یا تین مہینے نہیں دیتے باقی تمام سال دیتے رہتے ہیں۔
د	ہر جھول میں صرف دو ہی انڈے دینے والے۔
ہ	ہر جھول میں صرف چار انڈے دینے والے۔
و	ہر جھول میں پانچ سے لیکر دس تک انڈے دینے والے
ز	بعضے اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں +

ان سب کی مفصل تفصیل ہر ایک پرندے کے ذکر میں اپنے اپنے موقعہ پر بیان کی جائیگی ؛

مسافر پرندوں کا سفر

خواہ فصل ربیع کے آنے والے ہوں۔ خواہ فصل خریف کے۔ بعض پرندے صرف رات ہی کو سفر کرتے ہیں اور گروہ کے گروہ اُڑتے ہیں نہ کبھی دن کو سفر کریں اور نہ تنہا اڑیں۔ دن کو جہاں اپنی خوراک اور پانی پاتے ہیں۔ اُتر پڑتے ہیں اور اگر کہیں خوراک عمدہ اور کثرت سے ہوتی ہے تو کئی کئی دن وہیں مقام کر دیتے ہیں۔ بلکہ سالہائے گذشتہ میں جہاں جہاں خوراک کے عمدہ موقعے دیکھے تھے وہیں جا کر ٹھیرتے ہیں اور مقام کرتے ہیں۔ یہ راستہ کبھی نہیں بھولتے۔ خواہ ان کا سفر کلکتے اور بمبئی تک کیوں نہ ہو۔ جس رستے جاتے ہیں۔ واپسی کے وقت اسی رستے آتے ہیں ؛

بعض صرف دن ہی کو سفر کرتے ہیں رات کو مقام کر دیتے ہیں کہ رات خدا نے آرام کے لئے بنائی ہے۔ پانی کے پرندے پانی میں ٹھیرتے ہیں اور خشکی کے خشکی میں۔ خشکی والے ایک بڑا صاف کھلا میدان دیکھ اُترتے ہیں اور ان کا قاعدہ یہ ہے کہ رات کو دو پرندے ہر ایک قافلہ میں چوکیدار بنکر پہرا دیتے ہیں اور جب بدلتے ہیں تو ایک بلند آواز لگاتے ہیں۔ تاکہ چارج لینے والا اگر نیند کی غفلت میں ہو۔ تو

اچھی طرح ہوشیار ہوجائے اگر کوئی شب خور پرند یا درند یا انسان کو دیکھ پاتے یا پاؤں کی آہٹ سنتے ہیں تو چوکیدار ایسی چیخ مارتے ہیں کہ سب قوم کے پرندے جو اس قافلے میں ہوتے ہیں فوراً ہوشیار ہوجاتے ہیں۔ اگر واقعی کچھ خطرہ ہوتا ہے تو سب اڑجاتے ہیں ورنہ اونچی گردنیں کرکے چاروں طرف دیکھ بھال لیتے ہیں۔ اور پھر بے فکر ہوکر بیٹھ جاتے ہیں مثلاً گگھ۔ وسرخاب۔ وکونج۔ بھجٹیر وغیرہ اور تفصیل ان کے بیان میں آئیگی۔ کونج کو اگر مقام کرنے کے وقت پانی قریب نہیں ملتا۔ تو مجبور وہ بھی خشکی کے پرندوں کی طرح شور میدان میں اتر پڑتی ہے۔

یہ سارے سفری پرندے جہاں ایک مرتبہ آرام کی جگہ اور عمدہ خوراک دلخواہ موسم دیکھ لیتے ہیں وہیں سید ہے ہر سال پہنچتے ہیں راہ باٹ سے خوب واقفکار اگو قافلہ کے آگے آگے چلتا ہے جس وقت مقام کرتے ہیں یا کوچ کیواسطے اٹھتے ہیں تو بلند آوازیں لگاتے جاتے ہیں کہ سب ہوشیار ہوکر ساتھ ہوجائیں کوئی غافل ہوکر ساتھ سے نہ رہ جائے راستہ میں بھی ایک دو آوازیں لگاتے جاتے ہیں کہ سیدہے ہمارے پیچھے چلے آؤ۔ اِدھر اُدھر نہ بھٹک جانا۔

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ یہ مسافر پرندے اپنے وطنوں سے دُبلے اور کمزور آتے ہیں لیکن جب یہاں سے واپس جاتے ہیں تو خوب موٹے اور چکنائے ہوئے ہوتے ہیں یہی سبب ہے کہ شروع موسم سرما میں اول تو پنجاب میں شکار ملتا ہی کم ہے جو پرندے آتے ہیں وہ آگے

کو ہندوستان کی طرف چلے جاتے ہیں دوسرے جو ملتا ہے وہ لاغر اور کچا کھانے کے قابل نہیں ہوتا۔ مگر جاڑے کے آخری موسم میں یہاں شکار کثرت سے بھی ہوتا ہے اور فربہ وعمدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ کلکتے اور بمبئی تک سی پرندے خوب چر چگ کر اور سوٹے ہو کر اپنے وطن جانے کے لئے اس موسم میں یہاں آتے ہیں۔

بعض پرندے ہمیشہ جوڑہ جوڑہ ہو کر رہتے ہیں۔ ان کا قاعدہ ہے کہ جب بچہ اڑنے اور خود کھانے کے قابل ہو جاتا ہے تو یہ اُسے اپنے پاس سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔

بعض پرندے پانچ پانچ سات سات اکٹھے ملکر رہتے ہیں۔ اور چرتے چگتے ہیں اور بعض چالیس چالیس اور پچاس پچاس کے گروہ بنکر رہتے ہیں اور بعض سو سو اور دو دو سو کے اور بعض ہزار ہزار اور دو دو ہزار کے۔ ان کا مفصل حال ہر ایک قوم کے بیان میں لکھا جائیگا۔

معدہ وغیرہ

یہ عام بات ہے کہ چوپایوں کے پیٹ میں اوجھری ہوتی ہے جس میں جاکر غذا ٹھیرتی اور جزو بدن ہونے کے واسطے تیار ہوتی ہے اور پرندوں کے پیٹ میں پوٹا ہوتا ہے جو معدے کا کام دیتا ہے لیکن یاد رہے کہ بعض پرندوں کے پیٹ میں بھی پوٹے کی بجائے

اوجھری ہی ہوتی ہے۔اس کی عام شناخت یہ ہی کہ جس پرندے کی خوراک محض گوشت یا محض گھاس ہوتی ہے۔ اُسکا پوٹا ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ اوجھری ہوتی ہے۔ مثلاً ہرقسم کے شکاری پرندے اور پین اور چیوڑا لم ڈھینگ اور تگدری۔ لیکن جو پرندہ گوشت بھی کھاتا ہے اور گھاس بھی۔ اور کبھی دانہ بھی کھالیتا ہے۔ اُسکے پوٹا ہی ہوتا ہے مثلاً ہرقسم کا کوّا۔ اور ہرقسم کا خانگی مرغ۔ کونج کی پوٹ سب پرندوں سے کھانے کے واسطے عمدہ ہوتی ہے۔ بعضے پرندوں میں پتہ نہیں ہوتا۔ جیسے کبوتر۔ فاختہ۔ وغیرہ بعض پرندوں کی پیدائش خچر کی مانند ہوتی ہے۔ مثلاً بسیرہ۔ اور خمرا وغیرہ۔ اگرچہ ان دونو کی پیدائش خچر کی سی ہے۔ لیکن خچر کیطرح ان کی قطع نسل نہیں ہوجاتی۔ اس قسم کی پیدائش کو پیوند کہتے ہیں کیونکہ پیوندگی نسل آگے نہیں بڑھتی۔ جیسے کہ پیوندی درخت اور خچر کی مگر ان کے برخلاف پرندوں کی پیدائش اگرچہ خچر کی طرح ہوتی ہے لیکن ان کی نسل بڑھتی رہتی ہے۔ اس کی تفصیل ہرایک کے ذکر میں اپنے اپنے موقعہ پر لکھی جائیگی ؛

پر اور بازو

انسان وحیوان وپرندوں کی خلقت جداگانہ ہے لیکن ان میں باہمی تعلقات بہت کچھہ ہیں۔ خصوصاً انسان اور حیوان کی باہمی مناسبت اور تعلقات بہت کچھہ ہیں اور بہت سی باتوں میں یہ دونو ملتے جلتے ہیں:

اوران کی سکونت بھی زمین کے ساتھ پیوستہ ہے مگر پرندوں کو اللہ جل شانہٗ نے کچھ نرالی قسم کا بنایا ہے ان کی تفرجگاہ کرہ ہوائی ہے جس طرح انسان حیوانات زمین پر چلتے پھرتے اور سیر کرتے ہیں اسی طرح پرندے ہوا میں اڑتے اور سیر کرتے پھرتے ہیں انسان وحیوان کو چالاک پاؤں عنایت فرمائے ہیں جن سے وہ چلتے پھرتے ہیں۔ پرندوں کو ان کی بجائے پر مرحمت کئے ہیں جن سے یہ اڑتے پھرتے ہیں جسطرح ہر ایک حیوان کو اس کے جسم کے وزن اور جسامت کے لحاظ سے پاؤں عطا فرمائے ہیں اسی طرح پرندوں کو ان کے وزن اور قد وقامت کے مطابق پر بخشے ہیں۔ یہ پر دو قسم کے ہوتے ہیں +

۱۔ تیز پرواز پرندوں کے

۲۔ سست پرواز پرندوں کے

۱۔ ہر قسم کے شکاری اور مار خور پرندے تیز پرواز ہوتے ہیں اور ان کے شہپر اَور پرندوں کی نسبت لمبے لمبے ہوا کرتے ہیں یہ تیز پروازی انکو اس لئے دی گئی ہے کہ یہ پرندوں کا شکار کرکے کھائیں۔ ان کے علاوہ آبی پرندوں میں سے مگھ مرغابی اور کینی بہت تیز پرواز ہیں اور خشکی کے پرندوں میں سے دو نو قسم کے بھٹیتر جنگلی کبوتر۔ فاختہ۔ ابابیل وغیرہ + بھلا شکاری پرندوں کو تو تیز پروازی کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ اور پرندوں کو پکڑ کر کھاتے ہیں مگر یہ آبی اور خشکی کے پرندے کیوں تیز پرواز ہیں؟ ان کے تیز پرواز ہونے کی وجہ

وجہ ہے کہ ان میں سے بعض تو گروہ کے گروہ بنکر بسر اوقات کرتے ہیں
اور ان کے بڑے بڑے جھلڑ دور دراز سفر طے کرتے ہیں کیونکہ یہ کثیر التعداد
ہونے کے سبب ایک جگہ رہ کر چند روز بھی اپنا پیٹ نہیں بھر سکتے
اس قدر خوراک ایک مقام پر کہاں سے میسر آئے ؟ خوراک کی تلاش
میں ہزارہا کوس کا سفر کرتے ہیں۔ جہاں جتنے دن کی خوراک ملی اُتنے
دن وہاں رہے پھر آگے چل دیئے۔ اگر یہ شکاری پرندوں کی طرح تیز
پرواز نہ ہوتے تو یہ ہزاروں کوس کا سفر کیونکر طے کرتے اور راستوں
میں شکاری پرندوں اور مارخور پرندوں کے پنجوں سے کیونکر بچتے؟
جیسے کثرت سے یہ پیدا ہوتے ہیں اور ویسے ہی کثرت سے مارے بھی جاتے
اور شائد دُنیا سے ان کی نسل ہی اُٹھ جاتی۔

بعضوں کو اس لئے تیز پروازی عطا ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کی خوراک ہوا میں رکھی ہے۔ یہ اُڑتے اُڑتے ہی ہوائی کیڑے
یا تری وخشکی کے کرم کھاتے پھرتے ہیں جو تیز پروازی کے بغیر ہاتھ
آنے مشکل تھے۔ اور اس حساب سے تو یہ بھی شکاری ہی پرندے ہیں
وہ پرندوں کا شکار کرتے ہیں یہ کیڑوں کا۔ مندرجہ بالا تیز پرواز پرندوں
کے باقی کُل پرندے سُست پرواز ہوتے ہیں اور ہر پرندے کے پروں
کی حالت مختلف ہوتی ہے۔

۲۔ سُست پرواز پرندوں میں گدھ۔ چیل۔ بگلا ہر قسم کا۔ اور ہر
قسم کا چنڈورا۔ و مرغ۔ اور جو پرندے تیز پرواز پرندوں کی اقسام مذکور

میں سے نہیں ہیں۔ اس میں شامل ہیں یعنے سُست پرواز ہیں
بظاہر سارے پرندوں کی شکل ایک ہی وضع کی معلوم ہوتی ہے پھر
کیا وجہ ہے کہ کوئی تیز پرواز ہوتا ہے اور کوئی سست پرواز؟ بات یہ
ہے کہ ہر پرندے کے پر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عام اور ایک خاص
عام پر تو وہ ہیں کہ جو تمام بدن پر لباس کی طرح چھوٹے چھوٹے چھائے
ہوئے ہوتے ہیں اور خاص پر وہ ہیں جو سرا ٹے یعنی بازو کے پر ہوتے
ہیں جن سے پرندے پرواز کرتے ہیں ان پروں میں شہپر خاص الخاص
ہوتے ہیں۔ پانچ چھ ایک طرف بازو کے سرے پر اور پانچ چھ دوسری
طرف بازو کے سرے پر سرا ٹے کے پروں کے بعد لگے ہوتے ہیں
ان شہپروں کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کرسکتا۔ اگر چار چار شہپر
ہر ایک بازو سے نکال ڈالے جائیں تو پھر پرندہ اُڑ نہیں سکتا۔ اللہ تعالےٰ
نے ان کی کریچ یعنے پر جھڑنے کے وقت بھی یہ رعایت کردی ہے۔ کہ
ایک یا دو پر ہر ایک بازو سے جھڑا کرتے ہیں جب ان کی جگہ نئے پر نکل
آتے ہیں تو ایک دو اور جھڑ جاتے ہیں۔ سارے شہپر ایک مرتبہ
ہی نہیں جھڑتے۔ دُم کی بھی اسی طرح کریچ ہوتی ہے سارے پرندوں
میں چمگادڑ ایسا پرندہ ہے کہ اس کے پر نہیں ہوتے بازوؤں پر جھلی
منڈھی ہوئی ہوتی ہے اس سبب سے یہ کریچ نہیں جھاڑتا اور سُست
پرواز ہے۔

پس تیز پروازی اور سست پروازی کی وجہ یہ ہے کہ جن پرندوں

کے جسم کے وزن کے لحاظ سے بڑے ہوتے ہیں وہ تیز پرواز ہوا کرتے ہیں ظاہر ہے کہ جس وزن کے جسم کو ہوا پر قائم رکھنے کے لئے ۶ انچ لمبے پر کافی تھے۔ اُس جسم کو ۸ یا ۹ انچ لمبے پر مل گئے۔ تو اس میں تو خواہ مخواہ تیز پروازی ہو جائیگی۔ اسکے برخلاف جن پرندوں کے سراٹے جسم کے وزن کے انداز سے کے موافق ہوتے ہیں وہ اُڑ تو سکتے ہیں۔ مگر تیز پروازی نہیں کر سکتے اور ایک ان میں سے بھی گئے گذرے ہیں ان کا جسم تو بہت بھاری ہے اور چھوٹے چھوٹے پر جو اُس وزن کو ہوا پر اُڑا نہیں سکتے۔ یہ پرندے اُڑ نہیں سکتے صرف جست کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا پڑتے ہیں ان کو جست کر کے اُڑنے والے پرندے کہنا چاہیئے ان تینوں قسموں کے پرندوں کی مثالیں ذیل کے نقشے میں دی جاتی ہیں۔

نقشہ میں جو پروں کی درازی لگائی گئی ہے وہ صرف الف سے۔ ب تک سراٹے دونو کو پیمایش کرنا چاہیئے۔ ایک شاہ پر سے دوسرے سراٹے کے شاہ پر تک۔
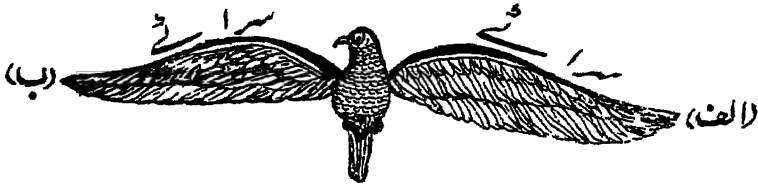
پروں کی درازی نمبر ایک سے نمبر ۲ تک شمار ہونا چاہیئے

تیز پرواز اور سُست پرواز پرندوں کی مثالیں

درازیٔ پر	وزن جسم	نام پرند	اقسام پرند
۲۰ - انچ	۱۳ - تولہ	فاختہ	تیز پرواز
۴۰ - انچ	۴۶ - تولہ	بگلا اوانک	سست پرواز
۳۲ - انچ	۱۶۰ - تولہ	مرغ خانگی	جست پرواز
۱۱۷ - انچہ سے لیکر ۱۴۴ - انچہ تک	۴۷ تولہ سے ۸۰۰ تولہ تک	لم ڈھینگ	

اس نقشے کے ملاحظہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تیز پرواز کے پر بہت لمبے اور جسم کا وزن کم ہے اور سُست پرواز کا وزن زیادہ ہی اور پر چھوٹے ہیں اگر بگلا اوانک کا وزن ۲۶ تولے ہوتا تو انہیں پروں سے وہ فاختہ کے برابر تیز پروازی کر سکتا۔ اسی طرح اگر مرغ کے جسم کا وزن بجائے ۱۶۰ تولہ کے ۱۹ تولے ہوتا تو یہ بھی فاختہ کے برابر تیز پرواز ہو جاتا۔ اسی طرح جو پرندے ہر وقت پرواز میں رہتے ہیں ان کے جسم کا وزن فاختہ کی نسبت بھی کم ہوتا ہے اور پر بڑے

بڑے ہوتے ہیں دیکھو نقشہ ذیل میں کینی کا وزن ۱۳ تولے یعنی فاختہ
کے برابر ہے۔ اور ۳۲ انچ لمبے ہیں یعنی فاختہ کے پروں کی نسبت
ڈیوڑھے سے بھی زیادہ لمبے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ کینی کی پرواز
فاختہ کی نسبت ڈیوڑھے سے کچھ زیادہ ہوگی۔ نقشہ ذیل کے ملاحظہ
سے ہر قسم کی پرواز کا بخوبی مقابلہ ہو سکتا ہے

پرندوں کی پرواز کے مقابلے کا نقشہ

نام پرند	وزن جسم	درازی پر	قسم پرواز
بٹیرا	۸ - تولہ	۱۵ - انچ	سُست پرواز
چیل	۴۸ - تولہ	۵۵ - انچ	بہت سُست پرواز
مرغابی	۱۰ - تولہ	۲۲ - انچ	تیز پرواز
شکرا	۱۲ - تولہ	۲۸ - انچ	زیادہ تیز پرواز
کینی	۱۳ - تولہ	۳۲ - انچ	بہت زیادہ تیز پرواز
گنجشک	۲ - تولہ	۹ - انچ	بہت ہی زیادہ تیز پرواز
کینی نرالا قسم	۱۲ - تولہ	۳۸ یا ۴۰ انچ	بہت تیز پرواز -

مندرجہ بالا حساب سے ایک من وزنی پرند کے لئے سو گز پر لمبے ہوں
تو وہ اڑنے کے لائق ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک من وزن
کے آدمی کے دونوں بازوؤں پر پچاس پچاس گز لمبے پر لگ جائیں۔ تو
وہ چیل کے برابر پرواز کر سکتا ہے۔

حالت پرواز

عموماً بڑے بڑے جسیم پرندے دوپہر کے وقت آسمان کی طرف اڑ
جاتے ہیں چکر کھاتے جاتے ہیں اور اونچے ہوتے جاتے ہیں جب
زمین پر سے اُٹھتے ہیں اور زمین کے قریب قریب ہوتے ہیں۔ تو
انہیں پروں کو جلدی جلدی اور زور زور سے ہلانا پڑتا ہے۔ اس میں
بڑی طاقت لگانی پڑتی ہے۔ اس کے بغیر اونچا چڑھا نہیں جاتا۔ جب
سو ڈیڑھ سو گز بلند ہو جاتے ہیں تو پھر پروں کو اسقدر ہلانے اور اتنا زور
مارنیکی ضرورت نہیں رہتی آہستہ آہستہ ہلاتے ہیں اور جب بہت
بلندی پر چڑھ جاتے ہیں تو پھر اتنا بھی پروں کو ہلانا نہیں پڑتا۔ وہاں
پروں کو ذرا بھی حرکت دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پر ہلائے بغیر
ہی بخوبی اڑتے رہتے ہیں۔ ہاں اِدھر اُدھر مڑنے کے لئے دُم ہوا
پر مارنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ ذرا دُم دائیں کو ماری اور جھٹ بائیں
کو مڑ گئے۔ بائیں کو دُم ہلائی اور دائیں کو آ گئے۔ جیسے مچھلی پانی میں
کیا کرتی ہے۔ یا جہاز کے موڑنے کے لئے اس کی دُم یعنے سُکّان

کو ہلاتے ہیں۔ یہ سکان تمام بڑی بڑی کشتیوں۔ دخانی جہازوں اور آگنبوٹوں کے پیچھے لگے ہوئے ہوتے ہیں یہ نہوں تو جہازوں کا مڑنا دشوار ہے۔ یہی سبب ہے کہ تمام تیز پرواز پرندوں کی دُمیں لمبی لمبی ہوتی ہیں کہ جلدی سے مڑنے میں مدد دیں۔ ان کے برخلاف سست پرواز پرندوں کی دُمیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

اب آؤ اس کا سبب بھی بتا دیں کہ پرندے جب تک زمین کے قریب قریب رہتے ہیں تو کیوں ان کو جلدی جلدی اور بڑی طاقت سے پر ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے اور جوں جوں وہ زمین سے دور ہوتے اور بلندی پر چڑھتے جاتے ہیں یہ ضرورت کم ہوتی جاتی ہے حتی کہ بہت بلندی پر پہنچکر پروں کو ہلانے کی اور زور لگانے کی بالکل ضرورت نہیں رہتی سبب یہ ہے کہ زمین کے قریب کی ہوا غلیظ بھاری اور کثیف ہوتی ہے جوں جوں اوپر چڑھتے جاتے ہیں ہوا رقیق ہلکی اور لطیف ہوتی جاتی ہے اس ہوا کی تغیر کا باعث معلوم کرنا چاہو تو علم طبعیات کی کتابوں میں دیکھ لو۔ اس مضمون کے چھیڑنے سے ہمارا اصل مطلب فوت ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت چکر باندھ کر آسمان پر اڑنے کی وجہ آپکو آگے تبلا دیں گے۔

چونکہ تیز پرواز پرندوں کو پروں سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اس لئے یہ روزمرہ اپنے پروں کو روغنی کرتے رہتے ہیں۔ یوں روغنی تو سارے پرندے کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ بے روغنی کئی پر کام نہیں

دیتے اور جلدی بوسیدہ ہو جاتے ہیں لیکن تیز پرواز اوروں کی نسبت زیادہ روغنی کرتے ہیں اور ان کا روغن بھی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔

پرواز کی رفتار

عموماً سب سے سُست پرواز پرندہ بھی تیز سے تیز درندہ حیوان کی دوڑ سے تیز جاتا ہے۔ حیوانوں میں گھوڑا۔ کتا۔ اور ہرن اور خرگوش سب سے زیادہ دوڑنے والے مشہور ہیں ان کی زور کی دوڑ سُست پرواز پرندوں کی معمولی اڑان کے برابر ہوتی ہے اگر یہ پرند زور کریگا تو اُن سے آگے نکل جائیگا۔ ریل گاڑی کی رفتار تو سب کو معلوم ہے اُسکے برابر پرندوں کی معمولی رفتار ہے بلکہ تیز پرواز پرندے اُس سے بھی آگے نکل جاتے ہیں لبعض اوقات عمدہ قسم کے کتّے کے ہاتھ خرگوش نہیں آتا۔ لیکن لگڑ اور چرغ کے ہاتھ سے خرگوش نہیں بچتا۔ اور شکاری پرندوں کا یہ حال ہے کہ جب یہ جنگل میں خود بخود شکار کے پیچھے جاتے ہیں تو ان کی پرواز کی رفتار بندوق کی گولی کی رفتار کے قریب ہوتی ہے۔ جب عقاب اور سورمی باز باہر جنگل میں بلندی آسمان سے اپنے شکار پر گرتا ہے تو اس وقت انسان تو کیا تیز سے تیز نظر پرندہ بھی اُسے آتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا جس طرح بندوق کی گولی آتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اُسی طرح باوجود اتنے بڑے جسم

گے یہ بھی نظر نہیں آتے اُسوقت معلوم ہوتے ہیں جب اپنے شکار کو دبوچ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر اس غضب کی تیز پروازی ان میں نہ ہوتی۔ تو شکار ان کے ہاتھ کب آتا؟

پرندوں کی نظر

پرندے عموماً انسان اور حیوان دونوں سے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کی آنکھیں اور بھی چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی نظر انسان اور حیوان دونو سے تیز ہوتی ہے۔ جس چیز کو ہر قسم کا پرندہ اپنی حد نگاہ پر سے دیکھ سکتا ہے۔ انسان اس کے نصف فاصلے پر سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ پرندے دوربین ہونیکے علاوہ باریک بین وپختہ نظر بھی ہوتے ہیں اگر ان کی نظر اس قدر پختہ نہ ہوتی تو یہ ایسی تیز پروازی بھی نہ کر سکتے۔ تم نے چلتی ریل گاڑی کی کھڑکی میں سے کبھی مُونہہ نکال کر سامنے کے رُخ جدھر ٹرین جارہی ہے دیکھا ہوگا۔ فوراً آنکھوں میں پانی آجاتا ہے اور نظر تیرہ ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ٹرین کی تیز رفتاری کے سبب ہوا کے تھپیڑے آنکھوں پر پڑتے ہیں ان کے صدموں سے آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے ان پرندوں کی رفتار تو ریل گاڑی سے بھی تیز ہے اگر ان کی نظر ایسی پختہ نہ ہوتی تو ان کی آنکھوں میں بھی پانی بھر آیا کرتا۔ اور نظر تیرہ ہوجایا کرتی۔ پھر یہ اپنے شکار کو دیکھ کر کس طرح پکڑا کرتے۔؟ اگر انسان کی رفتار بھی ایسی ہی تیز ہوتی تو اس کی نگاہ بھی ایسی ہی پختہ ہوتی۔ اور پھر اس کی آنکھوں سے

بھی پانی نہ نکلتا۔ خداوند تعالے نے ہر ایک مخلوق کو اس کی ضرورتوں کے مطابق قوائے اور اعضا عنایت فرمائے ہیں شکاری پرندوں کی آنکھیں اس قدر مضبوط اور نگاہ اتنی تیز ہوتی ہے کہ وہ اس تیز پروازی کی حالت میں زمین پر پڑی ہوئی خوراک کو برابر دیکھتے رہتے ہیں۔ اور سیدھے اُسی پر آ گرتے ہیں کرم خور پرندے آسمان پر سے چھوٹے چھوٹے کیڑوں اور ٹڈیوں کو دیکھ لیتے ہیں جنہیں انسان دُوربین سے بمشکل دیکھتا۔ اور شکاری پرندے ایک میل بلکہ کچھ زائد بلندی پر سے ایک کنجشک کو جو موہلو لگا یا جاتا ہے صاف دیکھ لیتا ہے۔ اُڑتے ہوئے پرندوں کو تو کوسوں کے فاصلے پر سے دیکھ لیتے ہیں اور تیر کی طرح وہیں سے کُنڈے تول کر گرتے ہیں اور طرفتہ العین میں اپنے شکار کو آ پکڑتے ہیں +

پرندوں کی بولی

چمک یا دمہ کی اصطلاح کے بیان میں پرندوں کی بولی کا بھی کچھ تذکرہ آ چکا ہے۔ تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ پرندے بھی اپنے ہم جنس پرندوں کے ساتھ بات چیت کیا کرتے ہیں اور بولی تو ہر ایک پرندہ غیر جنس پرندوں کی بھی سمجھ لیتا ہے۔ ہاں ایک حضرت انسان کی زبان بجز خاص الفاظ کے جو وہ ہر روز سنتے سنتے سمجھنے لگتے ہیں۔ نہیں سمجھتے۔ اسی طرح انسان بھی پرندوں کی بعض آوازوں کے سوا اور نہیں سمجھ سکتا۔ جب کہیں کئی قسم کے پرندے بیٹھے ہوتے ہیں اور اُن کا کوئی دشمن پرندہ

یا انسان یا حیوان آجاتا ہے تو جو پرندہ اس دشمن کو پہلے دیکھتا ہے۔ وہ
سارے پرندوں کو خبردار کرنے کے لئے فوراً ایک بولی بولتا ہے جس سے
ہر قوم کے وہاں بیٹھے ہوئے پرندے سمجھ جاتے ہیں کہ فلاں دشمن آیا
اور اپنے بچاؤ کی صورت کر لیتے ہیں یہ نہ خیال کرنا کہ وہ خبردار کرنے والا پرندہ
یوں ہی ایک مہمل آواز ڈر کے مارے نکال دیتا ہے جس کو سنکر
سارے پرندے ڈر جاتے ہیں نہیں نہیں وہ ضرور اپنی زبان کی بامعنے
الفاظ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں دشمن آپہنچا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پرندے
یہ کیونکر سمجھتے کہ گلاب چشم شکاری پرندہ ہے۔ یا سیاہ چشم اور وہ اس شکاری
کے حسب حال اپنے بچاؤ کی تدبیر نہ کرتے بلکہ یا تو ہر ایک موقعہ پر ایک ہی
تدبیر عمل میں لاتے یا آدھے پرندے کچھہ تدبیر کرتے اور آدھے پرندے
کچھہ۔ اس کے برخلاف سارے پرندے اگر خبر کرنے والے کی آواز سے
سمجھتے ہیں کہ ہمارا دشمن گلاب چشم شکاری پرندہ آرہا ہے تو وہ سب کے سب
خواہ زمین پر بیٹھے ہوں خواہ درختوں پر۔ سنتے ہی ہمیشہ آسمان کی طرف
اُڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کو خوب طرح سمجھتے ہیں کہ گلاب چشم آسمان
کی طرف اُڑکر حملہ کرنے میں عاجز ہے ہمارا وہاں بچاؤ ہو جائیگا۔ اور جب ان
کو خبردار کرنے والی آواز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ چشم پرندہ آیا ہے تو
وہ سب کے سب درختوں میں جاکر چھپ جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں
کہ سیاہ چشم درخت پر ہمارا کچھہ نہیں کرسکتا۔ اگر وہ خبر کرنے والے کی
بولی نہ سمجھیں اور یوں اٹکل پچو کبھی کچھہ کر بیٹھا کریں۔ اور کبھی کچھہ تو دشمن

کے ہاتھ سے سارے کے سارے ہی مارتے جائیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ جانور تو جانور ہم شکاری لوگ سنتے سنتے خبردار کرنے والی کی بولی ایسی سمجھنے لگتے ہیں جیسے ہم آپس میں ایک دوسرے کی سمجھا کرتے ہیں ہم اُس کی آواز سنتے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ گلاب چشم پرندہ آیا ہے یا سیاہ چشم۔ بیسوں دفعہ ہم اس کا امتحان کر چکے ہیں کبھی غلطی واقع نہیں ہوتی بعض پرندے تو یہاں تک کرتے ہیں کہ اس دشمن پرندے کا نام لیکر چیخ مارتے ہیں مثلاً کالی لاٹ اور لٹورا تو صاف بتلاتے ہیں کہ منجملہ گلاب چشم سے باز یا باشہ یا شکرا اور سیاہ چشموں سے بحری ہے یا چرغ ہے یا لگڑ ہے۔ اس تفصیل کو پرند تو ضرور سمجھیں گے بلکہ انسان بھی شکاری خوب سمجھ لیتے ہیں اس خبردار کرنے کے موقعہ کے سوا اور موقعوں کی بھی آوازیں بعض بعض شکاری بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ اطمینان کی معمولی بولی۔
۲۔ نہایت اطمینان اور محبت کی بولی۔
۳۔ خوف زدہ بولی۔
۴۔ نہایت خطرناک بولی جس کو چمک یا دمہ کہتے ہیں۔

پرندوں کے آرام کا وقت

یہ ایک عام قاعدہ یا قانون یا پرندوں کا عام رواج ہے کہ دن کو دوپہر کے وقت ضرور ہی آرام کرتے ہیں آبی پرند دوپہر سے پہلے ہر جگہ

کھاتے پھرتے ہیں مگر دوپہر کو ضرور ہی دریا میں جاکر چپ چاپ آرام سے
بیٹھیں گے۔ پھر تیسرے پہر کو فجر کی طرح خوراک کیواسطے چل دیتے ہیں
اسی طرح خشکی کے پرند دوپہر کو درختوں پر جاکر آرام کرتے ہیں اور زمین
پر دوڑنے والے پرند خشک میدانوں میں جاکر آرام کرتے ہیں اور مار
خور پرند جو بڑے بڑے جسیم ہیں دوپہر کے وقت آسمان پر چڑھکر چکر
لگاکر اڑتے اڑتے بہت بلند چڑھ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مارخور
پرندوں کی نظر سب سے تیز ہوتی ہے اور ان کو اپنی خوراک بغیر بلند پرواز
کے ہاتھ نہیں آتی۔ اگر مارخور پرندے نیچے ہوتے وقت خوراک دیکھیں
تو پھر بھی ان کو آسمان پر چڑھنا پڑتا ہے تاکہ بلند جاکر اوپر سے زور کے
ساتھ خوراک کو پکڑیں یا دوسرے سے چھین لیں۔ اسلئے ان کو اوپر بلند
پرواز ہونے کی ضرورت رہتی ہے۔ اور اسی طرح گدھ وغیرہ کو بھی مردار
کے دیکھنے کیواسطے آسمان پر چڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ کس قوم میں مردار
ہوا ہے۔ چنانچہ اب دیکھئے کہ دوپہر کو جو چکر لگاکر آسمان پر اڑتے اڑتے
بہت بلند چلے جاتے ہیں یا بلندی سے نیچے کو آتے ہیں تو وہ عموماً
قوم مارخور سے ہوں گے۔ اور کوئی نہ ہوگا۔ مثلاً گدھ ہر قسم۔ اور عقاب
و کرل و سونہی مار۔ اور لوہندی لاٹی وغیرہ ہر قسم چیل وغیرہ۔ اور نیز بعض
شکاری پرند قسم سیاہ چشم کے۔ تو ان قوموں کے مارخور پرند بجائی
زمین پر آرام کرنے کے آسمان پر آرام لیتے ہیں جس سے ان کو
دو نو فائدے حاصل ہوتے ہیں یعنے خوراک بھی اوپر سے دیکھ لیتی

ہیں اور سرد ہوا میں جا کر آرام کرتے ہیں۔ آپ اس موقعہ پر خیال کرینگے
کہ وہ تو حالت پرواز میں ہی ہیں پھر آرام کہاں سے ہوا۔ پہلے ہم ذکر کر چکے
ہیں کہ جب پرند نہائت بلندی پر چڑھ جاتے ہیں تو پھر ان کو پرواز کرنے
میں کوئی زور یا طاقت پر ہلانے پر خرچ کرنی نہیں پڑتی۔ وہاں ان کا
محض پروں کو پھیلا رکھنا ہی ان کو کفائیت کرتا ہے۔ پھر ہوا ان کو خود
اٹھائے رکھتی ہے۔ اس لئے وہاں وہ ایسے آرام میں ہوتے ہیں کہ گویا
زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں

اب ہم اس کے آگے باب پنجم میں ہر ایک پرندے کا جداگانہ ذکر
شروع کرتے ہیں اس باب میں پنجاب کے کل پرندوں کا مفصل ذکر
معہ ان کی تصویر کے آئیگا۔ پھر اسکے بعد ہم چند واقعات اور حالات
عمدہ متعلق پرندوں کے چھٹے باب میں بیان کریں گے۔

باب پنجم

اب ہر ایک پرند کا جداگانہ ذکر شروع ہوگا

اول شکاری پرندے۔ شکاری پرندے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں

وہ پرندے کہلاتے ہیں جو اور پرندوں کو شکار کر کے کھاتے ہیں اور شکار
کے واسطے پالے جاتے ہیں یہ گوشت کے سوا اور کچھ نہیں کھاتے۔
ان کی دو قومیں ہیں۔ (۱) گلاب چشم (۲) سیاہ چشم۔ اب ان دونوں
قسموں کے ہر ایک پرندے کا جداگانہ حال بیان کیا جاتا ہے ؛

(۱) گلاب چشم پرندے

باز

Baz

Chooze Baz — Buzam Baz

چوز باز — بوزم باز
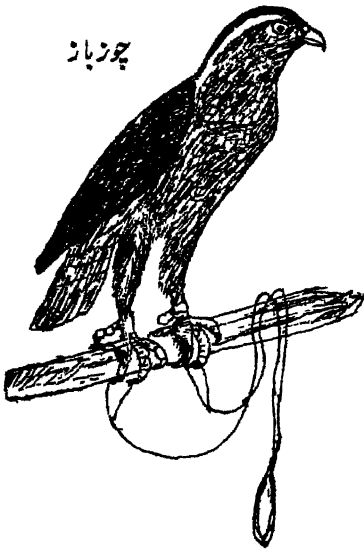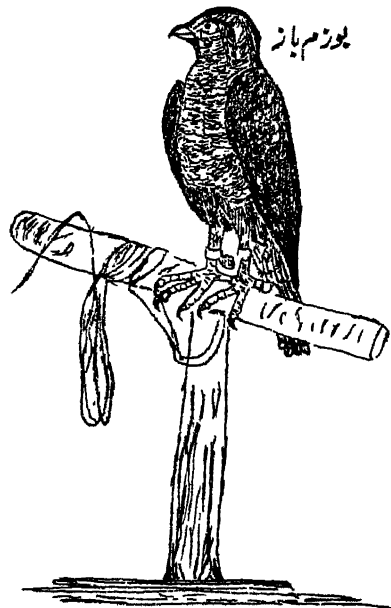
ترمی ناک
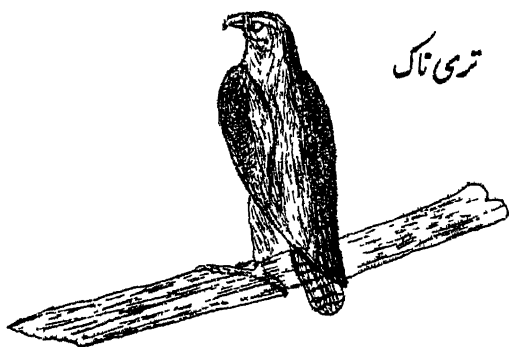
یہ اصل میں مادہ ہے جُرّا اسکا نر ہے لیکن عام محاورے میں باز کو نر ہی بولتے ہیں۔ کہا کرتے ہیں "کیا اچھا باز ہے کیا بڑا باز ہے" یہ نہیں کہتے کہ کیا اچھی باز ہے کیا بڑی باز ہے۔ چنانچہ امیر خسرو دہلویؒ نے اس مضمون کی پہیلی گھڑی ہے۔ **پہیلی**

بازی (بعضی) بات کہی نا جائے

نا ری ہو کے نر کہلائے ٭٭٭

اس پر کیا موقوف ہے عموماً شکاری پرندوں کی مادہ ہی زیادہ شکار کے کام کی ہوا کرتی ہے اس لئے مادہ ہی شکار کے واسطے پالی جاتی ہے۔ نر ناکارہ اور جسم میں بھی مادہ سے چھوٹا اور کمزور ہوتا ہے باز سارے شکاری پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے اور سب شکاری پرندوں سے بیش قیمت ہوتا ہے شکار کرنے میں بھی تمام پرندوں سے افضل ہے۔ کوئی اس سے لگا نہیں کھاتا۔ قد و قامت میں بھی سب سے

بڑا۔ شکل و شباہت میں سب سے خوبصورت اور بانکا۔ بادشاہ اور اُمرا اکثر پالتے ہیں کم سے کم چالیس روپے اور زیادہ سے زیادہ سو روپیہ تک اس کی قیمت ہوتی ہے۔ یہ پکڑ کر رکھا ہوا سالہا سال تک رہ سکتا ہے یعنے ایک دفعہ کا پکڑا ہوا یا خریدا ہوا باز دس۱۰ دس۱۰ بارہ۱۲ بارہ برس تک بخوبی کام دیتا ہے اور ہر سال زیادہ ہی وفادار ہوتا جاتا ہے۔ مالک سے محبت اور شکار کرنے میں ترقی کرتا جاتا ہے بے خوف و دلیر بنتا جاتا ہے ہلا ہوا باز ایسے بڑے بڑے پرندوں کا شکار کر لیتا ہے جنکو جنگل میں بحالت آزادگی شاید ہی شکار کرتا ہو مثلاً کونج۔ ہر قسم کی تگدری۔ ہر قسم کا بھٹیتر۔ مینا مور۔ ہر قسم کا اُلّو مار لیتا ہے۔ ان کے علاوہ بوزا۔ خرگوش۔ چکور۔ مرغ اور ہر قسم کے چھوٹے چھوٹے پرندے۔ جیسے بٹیر اور کبوتر فاختہ وغیرہ کو بھی پکڑ لیتا ہے جنگل میں بندر کے بچے۔ سمور اور سوسمار کو بھی کبھی کبھی مار کھاتا ہے باز جیسا کہ شکاری پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے ویسا ہی دل کا فیاض بھی مشہور ہے کیونکہ جنگل میں جب یہ بڑے بڑے جسیم پرندے مارتا ہے تو اُس میں سے اپنے پیٹ بھرنے کے موافق کھا لیتا ہے جس سے اَور بہت سے پرندے پرورش پاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ گدھ وغیرہ بدنیت پرندوں کی طرح جو پیٹ بھر جانے کے بعد بھی اپنی مکروہ سڑی ہوئی غذا کو آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیتے اور جب پیٹ کا کھایا ہوا ہضم ہو جاتا ہے تو پھر اُسی مردہ لاش پر آ بیٹھتے ہیں۔ یہ پس ماندہ شکار کی نگہبانی نہیں کرتا۔

یہ پادام۔ پھٹی اور دوگزے سے پکڑا جاتا ہے ماہ اسوج سے لیکر

ماہ گھہرتک جو اس کے پنجاب میں آنے کے دن ہیں لوگ ہمالیہ پہاڑ میں جاکر اس کے دروں میں پٹی کو مکڑی کے جالے کی طرح تن دیتے ہیں یا دامن کوہ میں پٹی کو درختوں کے درمیان تان دیتے ہیں۔ باز جو اُدھر سے زور میں اڑتا ہوا آتا ہے۔ اس جال میں پھنس جاتا ہے۔ شکاری فوراً پکڑ کر اسکی آنکھیں سی دیتے ہیں۔ اگلے زمانے میں اسکو ملانے اور شکار کرنا سکھانے میں چالیس روز لگ جایا کرتے تھے۔ اب دس بارہ روز میں ہی سکھا لیتے ہیں۔ اور آنکھیں کھول کر تمام سردی کے موسم شکار کراتے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں اسکو کریچ ڈال دیتے ہیں۔ سرد مکان میں کریچ بٹھاتے ہیں۔ ورنہ مرجاتا ہے۔ سرد مکان میں باندھے رکھنے ہی کو کریچ بٹھانا کہتے ہیں۔ گرمی کے چھ مہینے کریچ پڑا رہتا ہے۔ اس کریچ میں اسکے سارے پرانے پر آہستہ آہستہ جھڑ جاتے ہیں۔ اور اُن کی جگہ نئے پر نکل آتے ہیں۔ کریچ کے ایام ختم ہونے پر یعنی جاڑے کے شروع میں اسکے سارے پر نئے ہوجاتے ہیں جس سے اسکا رنگ تبدیل ہوجاتا ہے پھر اس کو **باز بورم** کہنے لگتے ہیں۔ اور جب دوسرے سال کریچ کھاکر نکلتا ہے۔ تو اُس وقت اِس کا نام **باز خانی** ہوجاتا ہے۔ اور پھر کریچ تو ہر سال جھاڑتا ہے مگر اس کا نام ہمیشہ یہی رہتا ہے جس طرح بندوق کے شکاری بیل کی آڑ میں شکار کے قریب جاکر فیر کرتے ہیں اسی طرح باز کے شکاری بھی بیل کی آڑ میں باز کو لیجاکر شکار کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر باز کو شکار پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح اس کا حملہ خطا نہیں جاتا۔ یہ صرف

ایک یا دو ہی جھپٹوں میں شکار کو پکڑ لیتا ہے۔ لمبی پرواز کرکے شکار کا تعاقب نہیں کرتا۔ جیساکہ سیاہ چشم کیا کرتا ہے۔ عموماً ہر قسم کے گلاب چشم کی یہی عادت ہے اگر دو یا تین حملوں سے شکار بچ گیا تو پھر اُس کا پیچھا نہیں کرتے۔

باز کا اصل وطن کوہ ہمالہ اور تبت کے شمال کے برفانی ملک ہیں جیسے کہ ترکستان سنٹرل ایشیا جہاں بڑی بڑی جھیلیں ہیں۔ اگرچہ یہ جانور ممالک ایشیا و یوروپ میں ہر جگہ ملتا ہے۔ لیکن پنجاب میں جو باز پکڑے جاتے ہیں۔ وہ ترکستان اور سنٹرل ایشیا ہی کی جھیلوں کی طرف سے آتے ہیں۔ **آشیانی** قسم کا باز کسی کو نہیں ملتا۔ پنجاب اور ہندوستان کے شکاری اسی خواہش میں مر گئے ہیں وجہ یہ ہے کہ یہاں یہ پیدا نہیں ہوتا اس لئے چوزہ ہی رکھا جاتا ہے۔ تری ناک اس کی صفتوں کو نہیں پہونچتا اُسکو شکار پر چھوڑنے کے وقت دستری بتولا دیکر چھوڑتے ہیں اور اس میں یہ بھی صفت ہے کہ اُس کو باؤلی دینے کی حاجت نہیں ہوتی۔ البتہ ڈونا کرنا ہوتا ہے تو ایک ہی دفعہ باؤلی دیتے ہیں۔ یہ صفت صرف باز ہی میں ہے اور سارے شکاری پرندوں کو ضرور باؤلی دیجاتی ہے۔

میں نے اس کتاب میں شکاری پرندوں کے حالات اور پرندوں کی طرح سرسری اور مختصر ہی لکھے ہیں۔ کیونکہ مجھے اس کتاب میں صرف شکاری پرندوں ہی کا حال لکھنا منظور نہیں بلکہ پنجاب کے ہر ایک قسم کے پرندوں کا حال لکھنا مقصود ہے اگر شکاری پرندوں کے زیادہ حالات معلوم کرنے کا کسی کو شوق ہو۔ تو کتاب **بازنامہ** موجود ہے جسمیں

ان کے مفصل حالات لکھے ہوئے ہیں۔ اسکا پتہ نزول کو نفع دیتا ہے
جبکہ آنکھوں سے نزول جاری ہو اسکا پتہ آنکھوں میں ڈالتے ہیں۔
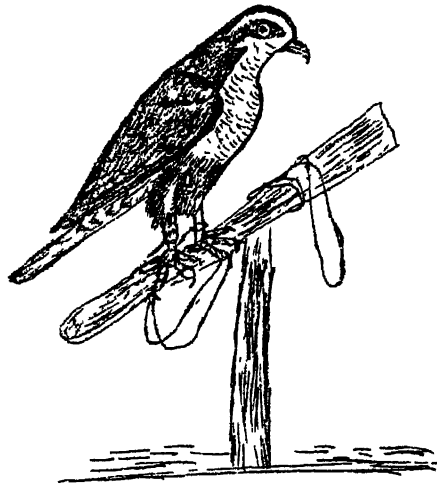
یہ باز کا نر ہے قد و قامت میں باز سے چھوٹا ہوتا ہے باز کی طرح بڑے
بڑے جانور نہیں مار سکتا۔ اُس کو باز سے دوم درجے پر اور باقی کُل گلاب
چشم اور سیاہ چشم پرندوں سے اول درجے پر سمجھنا چاہیئے ان جانوروں
کا شکار کرتا ہے۔ ہر قسم کا تیتر۔ ہر قسم کی مرغابی۔ سرخاب۔ بٹیر۔ مینا
دیسی زاغ۔ اگر اچھا جُرا ہو۔ تو خرگوش کو بھی مار لیتا ہے۔ اور حالات اسکی
وہی ہیں جو باز کے بیان میں لکھے جا چکے ہیں۔ ہاں یہ بات اِس میں
زیادہ ہے۔ کہ یہ شکار کو تین چار حملے کر کے بھی پکڑ لیتا ہے اور شکار کے

پیچھے درختوں میں گھس جاتا ہے اور پکڑ لاتا ہے تیز پروازی میں باز کے برابر ہے قیمت دس روپیہ سے پچیس روپیہ تک ہوتی ہے اس کو اُس پرندے کی باؤلی دیتے ہیں جس کا شکار اس سے کرانا منظور ہوتا ہے یہ اکثر چوزر کھا جاتا ہے۔ اور یہ مردار گوشت کبھی نہیں کھاتا +

جب میں مسٹر آر بی شا صاحب کے ساتھ سفارت پر یارقند و کاشغر گیا تھا۔ تو اس زمانے میں وہاں کا بادشاہ محمد یعقوب بیگ خوش بیگی تھا۔ اُس کے داماد سید کامل خاں تورہ کے پاس میں نے ایک عجیب طرح کا باز دیکھا۔ کہ ایسا پنجاب میں کبھی کسی کے پاس دیکھا یا سنا نہیں گیا۔ اُس کا رنگ بالکل سفید خاکی تھا۔ سر پر ایک چوٹی یعنے تاج جس کا یہ شاہ پرندگان شکاری مستحق ہے۔ اس کی یہ چوٹی بلبل یا سنباہ یا لوکا کی مانند تھی۔ جس سے نہایت خوبصورت اور بانکا معلوم ہوتا تھا۔
کہتے ہیں کہ باز کا پتہ آنکھوں میں ڈالنے سے نزول الماء کو فائدہ ہو جاتا ہے +

Babhah
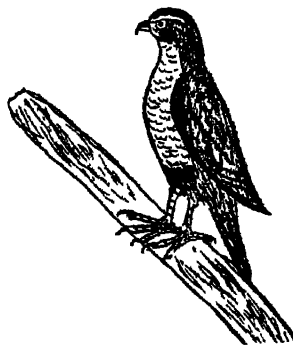
باشہ

دیکھو اس کی صورت شکل تو باز ہی کی سی ہے۔ لیکن قد میں باز اور جرّے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ فصل ربیع کے آنے والے پرندوں میں سے ہے اور یہ بھی مادہ ہے۔ اس کا نر بشین کہلاتا ہے۔ قد میں یہ کبوتر کے برابر ہوتا ہے صرف گوشت کھاتا ہے۔ پلا ہوا باشہ ان پرندوں کو مارا کرتا ہے۔ ہر قسم کی بٹیر چھوٹا تیتر۔ ہر قسم کی مینا۔ سہری کنجشک۔ فاختہ۔ ٹیٹری۔ گلگی۔ نقرپا۔ ہدہد۔ سبزک۔

یہ پنجاب میں انڈے نہیں دیتا۔ باز کے ساتھ ہی ہمالہ کے پرے سے آتا ہے۔ بڑا نازک جانور ہے۔ صرف صبح و شام کیوقت شکار مارتا ہے دوگزے اور ٹپّی سے پکڑا جاتا ہے۔ دو روپے سے پانچ روپے تک قیمت پاتا ہے۔ چوزہ رکھتے ہیں تری ناک نہیں رکھتے۔ دستری چلاتے ہیں۔ اور ناواقف مٹھّی بھی چلاتے ہیں۔ اُس کو کہیں کہیں باشق بھی کہتے ہیں۔

باشے اور شکرے میں صرف اتنا فرق ہے کہ باشے کی ٹانگیں اور انگلیاں لمبی ہوتی ہیں اور شکرے کی چھوٹی۔ اور یہی لمبائی چھوٹائی کا فرق دُم اور سر لیٹے میں ہوتا ہے۔

اس کا پتہ خفقان والے کو عرق گلاب کے ساتھ دینا مفید کہتے ہیں۔

بشین

تصویر دیکھو صفحہ ۸۷ پر

Bashin

بشین
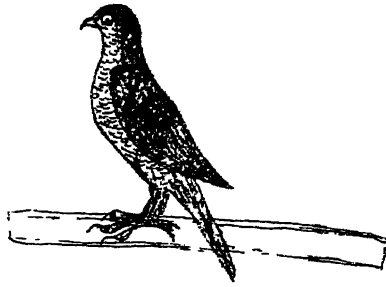
یہ باشے کا نر ہے۔ قد و قامت میں اس سے بہت چھوٹا اور جسم میں نازک اور دُبلا ہوتا ہے۔ یہ کنجشک۔ سہڑی اور بلبل مار لیتا ہے۔ مگر اس کو بہت کم لوگ رکھتے ہیں۔ اس کے باقی حالات مندرجۂ بالا پرندوں کے سے ہیں۔

اس کا دماغ ایک درم گلاب میں ملا کر خفقان والے کو دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا پتہ ظلمت چشم کے لئے بہت مفید ہے۔

Shikra

شکرا

تصویر کیلئے دیکھو صفحہ ۱۰۸

شکرا شکرا

یہ بھی بالکل باشے کی صورت کا ہوتا ہے وہی رنگ روپ وہی قد وقامت حتیٰ کہ شکاریوں کے سوا کوئی شناخت نہیں کر سکتا کہ یہ باشہ ہے یا شکرا کیونکہ کوئی یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ صرف شکاری ہی اس فرق کو جانتے ہیں اور پہچان لیتے ہیں غور کرنے سے ایک تو یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قد باشے سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ دوسرے کسی قدر اوضاع واطوار میں بھی فرق ہے یہ نازک فرق ہے اس کا سمجھنا مشکل ہے۔ اس کے نر کو چپک کہتے ہیں یہ شکرے سے بہت ہی چھوٹا اور بالکل نالائق ہوتا ہے۔

شکرا باشے کی نسبت سخت مزاج ہوتا ہے۔ بٹیر چھوٹے تیتر۔ ڈہاڈو۔ بگلے اور ٹیٹری کو مار لیتا ہے۔ دوپہر کے وقت خوب شکار کرتا ہے۔ اور گلنی و نقرپان۔ سرخرخے اور دیسی زاغ کو بھی پکڑ لیتا ہے۔ اور آپ دوگنے

اور پٹی سے پکڑا جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ انڈے بھی یہیں دیتا ہے۔ درختوں پر گھونسلا بناتا ہے اور اُس میں چار انڈے دیتا ہے اگر بچہ سا پکڑ کر پالا جائے تو وہ بڑے کی نسبت اچھا کام دیتا ہے۔ اور مالک کے پاس ہمیشہ رہتا ہے۔ مرے بغیر جُدا نہیں ہوتا۔ دو چار روپے کو بکتا ہے۔ بچہ پکڑا ہوا ہو تو اسے شانی یعنے آشیانی کہتے ہیں۔ اور بڑے پکڑے ہوئے کو دامی۔ شانی کی بہ نسبت دامی کے زیادہ قدر نہیں ہے۔ صرف چوز کو دامی پکڑتے ہیں۔ اسکو مُٹھی چلاتے ہیں۔ اور باؤلی دیتے ہیں +

Chipk

چپک

یہ شکل وصورت میں شکرے کے مطابق ہوتی ہے اسلئے اسکی تصویر کی کچھ ضرورت نہیں +

یہ شکرے کا نر ہے۔ مگر بہت چھوٹا اور نکما ہونے کے سبب اُس کو کوئی نہیں پالتا۔ چنانچہ اس کی نالایقی کی نسبت پنجابی میں ایک شعر مشہور ہے

شعر

چپک نالوں چُپ بھلی توشکرے نالوں سوٹا
جے ہاتھہ پر باشہ ہووے باز کا کیا روسا

اِس کو شکرین بھی کہتے ہیں۔ باقی حال بشرح صدر ✦

Basrah

بیسری یا بیسرہ

اگرچہ یہ نر ہے اور دُہوتی اسکی مادہ ہے۔ لیکن ہندوستان میں مادین کرکے اس کو بولتے ہیں۔ پنجاب میں نر خیال کرکے بیسرہ کہتے ہیں۔ یہہ شکاری پرندہ تو اعلی درجہ کا ہے۔ لیکن اسے کوئی نہیں پالتا۔ اگر رکھا جائے تو بڑی بلا کا پرندہ ہے بڑا دلیر نہایت چالاک۔ گنجشک بسٹہری خورد

چھوٹا۔ اور تیتر وغیرہ بڑے بڑے پرندوں کو مار لیتا ہے بشین اور شکرے
کے باہم جفتی کھانے سے یہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی شکل دونوں سے
ملتی ہے۔ اسکی بہادری و چالاکی کو دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ باشے اور شکرے
دونوں کی صفتیں اس میں موجود ہیں۔ یعنے کام کرنے میں تو شکرے کی
طرح مضبوط ہے اور نزاکت میں باشے کی مانند ہے اگر کسی اچھے
استاد شکاری کا سدھایا ہوا ہو تو تیتر اور بٹیر کے علاوہ چھوٹی مرغابی تک
مار لیتا ہے۔ انصاف سے دیکھو تو باشے اور شکرے سے ایک صفت اسمیں
زیادہ ہے۔ کہ اس کے آگے سے جانور بچکر نہیں جا سکتا۔ باشے اور شکرے
کے برخلاف یہ زمین پر گرے ہوئے جانور کو بھی مار لیتا ہے وہ نہیں مار
سکتے۔ چالاک بھی اُن سے سوا ہوتا ہے۔ اس کا مونہہ سر اور سر اٹے یعنے
بازو تو شکرے کی طرح ہوتے ہیں۔ اور پاؤں۔ پنجے اور دُم باشے کی سی۔

Dhuti

دُہوتی یا تھوتھی۔

بہیبیرہ کی مادہ ہے اس کے سارے حالات بالکل اس کے نر کے سے
ہیں یہ بہیری اور چھوٹے کو بھی اپنی چالاکی و تیزی سے مار لیتا ہے ؁

Báz Turri nák

باز تری ناک

تمام گلاب چشم پرندوں کی خوراک سوائے گوشت کے اور کچھہ نہیں ؁
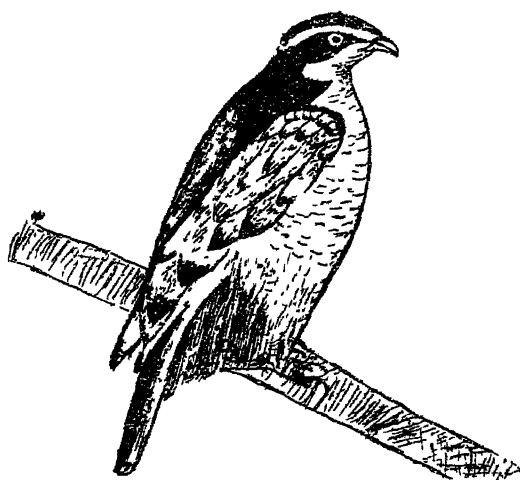
اب گلاب چشم پرندوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ یہ قوم گلاب چشم گویا بادشاہی قوم
ہے۔ کیونکہ باز جو بادشاہ پرندوں کا ہے وہ اسی قوم سے ہے پہلے آپ کو چوز
اور بوزم اور تری ناک باز کی تصویریں دکھائی گئی ہیں لیکن تری ناک پشت
کی طرف سے دکھایا گیا ہے اب سینے کی طرف سے دکھایا گیا ہے اس لئے کہ کل
پرندوں کے بادشاہ کی شکل آپکو خوب یاد رہے اور شناخت ہو سکے ؁

قوم سیاہ چشم پرندے

تمام سیاہ چشم کی خوراک سوائے گوشت کے اور کچھ نہیں +

Chirg

چرغ
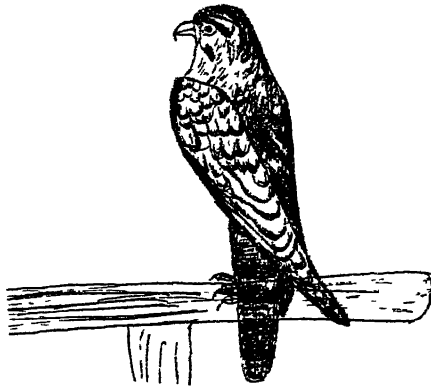
یہ چرغ غلیلے کی مادہ ہے کئی قسم کا ہوتا ہے اسکے رنگوں پر اس کے نام رکھے جاتے ہیں۔ قد و قامت میں چیل سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ رنگ میں گویا بالکل چیل لیکن بڑا چست و چالاک اور ہوشیار۔ رنگ سیاہی مائل پنجے بہت بھاری۔ یعنے ناخن تیز اور لمبے لمبے۔ دُم بھی لمبی۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ نہایت ہیبت ناک شکل۔

یہ جانور فصل ربیع میں یہاں آتا ہے اور خریف میں چلا جاتا ہے بائرک

پا دام- دوگز سے اور پٹی سے پکڑا جاتا ہے- برفانی پہاڑوں میں رہتا ہے-
چار انڈے وہیں دیتا ہے اکثر چوہے اور ساہڈو پر گذارہ کرتا ہے کبھی کبھی جنگل
میں اور پرندوں کو بھی مار لیتا ہے- پالا ہوا چرغ- خرگوش- تگدری- بگلے اور
چیل اور کوّے کو بھی شکار کر لیتا ہے- بعض استاد اُس کو وڈ مار اسکھاتے
ہیں- کونج- بولاہی- اور بوزا بھی پکڑواتے ہیں- مہاراجہ جموں کے روبرو
ایک میر شکاری نے اس سے سارس کو پکڑوایا تھا- اکثر اس کو چیل پر چھوڑتے
ہیں پہاڑ کی سوراخوں اور درختوں پر گھونسلا بناتا ہے پنجاب میں نر مادہ ملکر
نہیں رہتے- الگ الگ اُڑتے پھرتے ہیں شور میدانوں اور جنگلوں میں
سے پکڑا جاتا ہے- صرف چھ مہینے شکار کا کام دیتا ہے- پھر یا تو خود اپنا رستہ
لیتا ہے یا شکاری آپ ہی چھوڑ دیتے ہیں- ورنہ کمزور اور بیکار ہو جاتا ہے-
بعض لوگ خرگوش مارنے کیواسطے سال بھر برابر رکھتے ہیں- اس سے زیادہ
نہیں رکھا جا سکتا- اِسکی آنکھوں پر شکاری ٹوپیاں چڑھائے رکھتے ہیں-
ورنہ کسی کام کا نہیں رہتا- اِسکی کئی قسمیں ہیں- سیاہ- شونکار اور چینل وغیرہ- ان
میں شونکار قسم کا چرغ عمدہ اور بہادر ہوتا ہے اور کُل شکاری پرندوں سے مارا
ہوا شکار چھین لیتا ہے اس لئے اُسکو دھاڑوی کہتے ہیں- شونکار کی پہچان
یہ ہے کہ اس کے پاؤں پر بھی بال و پر ہوتے ہیں- اور یہ سر ہلائے بغیر
کچھ نہیں کھاتا- صبح کو کنجشک کا طعمہ دیا جاتا ہے- تو پنجے میں پکڑے بیٹھا رہتا
ہے کھاتا ہے تو سر ہلا کر ہی کھاتا ہے- ہاں اگر شونکار نہیں ہوتا تو فوراً کھا
جاتا ہے خواہ سر ہلایا ہو- یا نہ ہلایا ہو- سر ہلانیکی اصطلاح کا بیان کیا جا چکا ہے

سر ہلانیوالا پرندہ اگر بغیر سر ہلائے صبح کو کچھہ کھا جائے تو بیمار پڑ جاتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں چرغ کابل اور قندھار کے پہاڑوں میں چلا جاتا ہے یہ دو روپے سے بارہ روپے تک قیمت پاتا ہے۔ چوز کو رکھتے ہیں۔ اور دبے پر سکھاتے ہیں مشہور ہے کہ پہلے ہی پہل بہرام گور نے اس سے شکار کیا ہے؛

یہ شکل و صورت میں چرغ کی طرح ہوتا ہے اسلئے اسکی تصویر کی کچھہ ضرورت نہیں۔

یہ چرغ کا نر ہے۔ مگر اُس سے چھوٹا ہوتا ہے۔ باقی اِس کے سارے حالات چرغ ہی کے سے ہیں۔ لیکن محض یہ ناکارہ ہوتا ہے شکار نہیں مار سکتا اس لئے اُس کو کوئی نہیں پالتا۔ البتہ بہیرک کے کام آتا ہے۔

چرغ کو اصقر بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی روایت ہے کہ اس سے حارث بن معاویہ رض بن روز نے شکار کھیلا ہے؛

یہ چرغ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ جھگڑا اس کا
نر ہے۔ یہ اوروں کی طرح تنہائی پسند نہیں۔ جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ بڑے
بڑے درختوں پر آشیانہ بناتا ہے۔ چار انڈے دیتا ہے۔ نر مادہ مل کر
دونوں شکار مارتے ہیں۔ سدھایا ہوا لگڑ۔ ٹیٹری۔ تگدری۔ سبزک۔ بگلے
زاغ۔ سرخرا۔ بگلا۔ اور خرگوش مار لیتے ہیں۔ لیکن خرگوش کے شکار کے
لئے دو لگڑ چھوڑے جاتے ہیں۔

یہ دوگز سے۔ پادام اور بیرک سے پکڑا جاتا ہے دو تین روپے قیمت پاتا
ہے چرغ کی نسبت زیادہ وفادار ہوتا ہے۔ تمام سال شکار کر سکتا ہے۔ چوز
رکھا جاتا ہے۔ دبلے پر شکار کرنا سیکھتا ہے۔ اسکو ٹوپی پہنائے رکھتے ہیں۔

ghugur

اسکی شکل لگڑکی سی ہے۔ دیکھو صفحہ ۹۶ کی تصویر ؛

یہ لگڑ کا نر ہے بایزک کے کام آتا ہے اور کسی کام کا نہیں ؛

Lal Siri Turmti

ترمتی لال سری

یہ دیسی پرندوں میں سے ہے ہمیشہ پنجاب ہی میں رہتی ہے قد میں فاختہ
کے برابر ہوتی ہے اپنے نر ٹرمتے کے ساتھ ملکر رہتی ہے۔ تنہائی پسند نہیں
سدھائی ہوئی ٹرمتی چیل۔ سبزک۔ ڈہاڈو۔ بلالی۔ بغلی۔ تیتری کو مار لیتی
ہے بشرطیکہ ٹوپی دیکر رکھیں۔ ورنہ صرف چھوٹے چھوٹے پرندے مارتی
ہے۔ اس کو بھی۔ دوگرے اور پٹی سے پکڑتے ہیں۔ ایک یا دو روپے کو
بکتی ہے۔ صرف ایک ہی فصل تک کام دیتی ہے۔ پھر چھوڑ دی جاتی ہے
پنجاب میں چیت بیساکھ کے مہینے میں بڑے بڑے اونچے درختوں پر چار
انڈے دیتی ہے۔ چوزوں کو پالتے ہیں اور ڈبلے پر سدھاتے ہیں۔ اگر دو ٹرمتیاں
رکھی ہوئی ہوتی ہیں تو دونوں کو تیتر پر چھوڑتے ہیں۔ اور یہ جلیٹھ ہاڑ کے
مہینے میں چنڈول کا شکار بہت اچھا کرتی ہے ۔
اس کا پتہ بھی آنکھ کی تاریکی کیلئے مفید ہے۔

Turmta

ٹرمتا

اسکی صورت شکل ٹرمتی کے مطابق ہوتی ہے۔ تصویر ٹرمتی کے لئے
دیکھو صفحہ ۹۷

یہ ترمتی کا نر ہے۔ کچھہ کام نہیں دیتا۔ چینڈول تک نہیں مار سکتا۔ شکاری اس سے یوں کام چلاتے ہیں۔ کہ اپنے ہاتھہ پہ بٹھاکر چینڈول کو دکھاتے ہیں وہ اس کو دیکھہ کر ڈر کے مارے دبک جاتا ہے۔ پھر دام سے پکڑ لیتے ہیں شکاری جس دن ترمتی کو پکڑتا ہے۔ اسی دن اُس کو یہ شکار کھلاتا ہے یعنے نرچوں کے ذریعہ اُس کو دکھاکر چینڈول پکڑتے ہیں ؛

ریگی ترمتی یا تریل سیاہ چشم

Regi Turmti
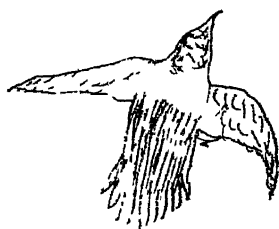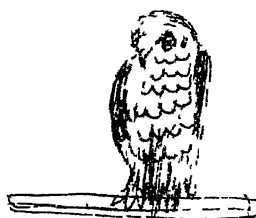
پنجاب میں نہیں ہوتی۔ مسافر پرندہ ہے فصل ربیع میں چرغوں کے ساتھ آتی ہے۔ اس کا بھی جوڑا جوڑا ملکر آتا ہے۔ مگر پنجاب میں آکر نر مادہ الگ الگ رہتے ہیں۔ اگر اس کا جوڑا رکھا جائے تو ہُدہُد کو خوب بلند پرواز کر کے مارتی

ہے۔ اور بھی چھوٹے چھوٹے پرندے مار لیتی ہے۔ اس کا باقی حال تُرمتی کا سا ہے۔ مگر یہ لال سری ترمتی سے چھوٹی ہوتی ہے۔ بلکہ سارے سیاہ چشم پرندوں سے چھوٹی ہے۔ چوزہ ہوتو رکھتے ہیں۔ اور دَلیے پر سدھاتے ہیں۔ یہ چرغ کے ساتھ ہی چلی بھی جاتی ہے۔ اِس کی دُم کا رنگ چرغ کی دُم کا سا ہوتا ہے۔ بلکہ اِس کی آنکھ کا رنگ بھی چرغ کی آنکھ سے بہُت ملتا ہے ؛

Turmlā Regā

ترمتا ریگا

یہ شکل صورت میں ریگی ترمتی کے مطابق ہوتا ہے دیکھو صفحہ ۹۹ ؛

یہ ترمتی ریتل کا نر ہے اسکو پکڑ کر ترمتی کے ساتھ رکھتے ہیں اور دونوں کو اکٹھا چھوڑ کر ہُدہُد کا شکار کرتے ہیں ؛

Shahin Behri

شاہین بحری

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰۱
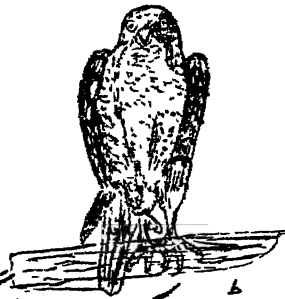
یہ قدو قامت میں چھوٹے باز کے برابر ہے۔ اور لگڑ سے کچھ بڑی۔ بیج کے
آنے والے مہمان پرندوں میں سے ہے سردی کے شروع میں مرغابیوں
کے ساتھ پنجاب میں آجاتی ہے۔ اور اپنے نر سے علیحدہ ہو کر رہتی ہے جھیل
یا دریا کے کنارے پر جہاں مرغابیاں ہوں وہاں بود و باش اختیار کرتی
ہے۔ کیونکہ اس کے من بھاتی خوراک مرغابی ہے۔

یہ بڑا بہادر اور تیز پرواز پرندہ مشہور ہے۔ اور واقعی سارے سیاہ چشم
شکاری پرندوں سے بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔ جنگل میں بھی یہ اکثر بڑے بڑے
پرندوں مثلاً کبوتر۔ بھٹتیتر۔ گلسی۔ ٹیٹری۔ زاغ اور بگلے و مرغابی وغیرہ کو خود مار
لیتا ہے۔ اور شکاری اس کو وڈمار بھی کرتے ہیں اور باز کی طرح بڑے بڑے
پرند بھی پکڑواتے ہیں خصوصاً کونج اور بڑے بوزے کو جب یہ مارتی ہے
تو اس وقت بلند پروازی کا بڑا تماشا دکھاتی ہے۔ بوزا۔ تمکدری۔ ہر قسم کے
بگلے۔ بولا ہی۔ بوتی مار اور ڈھینگناں کو بھی مار لیتی ہے اور باز کی طرح اور سب
پرندوں کو بھی مار سکتی ہے۔ جس کے شکار پر سدھایا جائے اسی کا خوب شکار
کرتی ہے۔ چنانچہ مہاراجہ جموں کے روبرو ایک میر شکار نے اس سے کونج
پکڑوائی تھی۔ یہ دس روپے سے لیکر پچیس بلکہ تیس روپے تک قیمت پاتی ہے

اس کا رنگ سیاہ چرغ کا سا ہوتا ہے۔ پشت سیاہ۔ سینہ خالدار۔ شکل سے بھی جیتی چالاکی ٹپکتی ہے۔ چرغ کے مقابلے میں جیسا گلاب چشموں میں باز ہے۔ ویسا ہی سیاہ چشموں میں بحری نامور ہے۔ ہاتھ پر بٹھاتے ہیں تو اس کا بڑا وزن معلوم ہوتا ہے۔ بیرک۔ پا دام اور دو گز سے پکڑی جاتی ہے۔ برفانی پہاڑوں میں چار انڈے دیتی ہے۔ شکاری اس کو سردی کے چھ مہینے تک رکھتے ہیں۔ پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کا وطن وہی ہے جو مرغابی کا ہے۔ جب تک مرغابیاں اپنے وطن میں رہتی ہیں یہ بھی وہیں رہتی ہے جب وہاں سے پنجاب کو آتی ہیں تو یہ بھی یہاں چلی آتی ہے۔ جتی کہ رات کو مرغابیاں آگے آگے سفر کرتی ہیں اور یہ ان کے پیچھے پیچھے۔ غرض مرغابیوں کا یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتی۔ سفر میں راتوں کو بھی ان کا شکار کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کی آنکھوں پر ٹوپی چڑھائے رکھتے ہیں۔ اور دلبے پر اس کو سکھاتے ہیں۔ اس کا پتہ بھی تاریکی آنکھ کو مفید ہوتا ہے۔

Behri Buchá

بحری بچہ

تصویر کیلئے دیکھو صفحہ ۱۰۳

یہ شکل و صورت میں بحری کے مطابق ہوتا ہے۔ تصویر کیلئے دیکھو
صفحہ ۱۰۱

یہ بحری کا نر ہے۔ مگر اور شکاری جانوروں کی طرح یہ بھی اپنی مادہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ قد و قامت میں تو لگڑ کے برابر ہے۔ لیکن شکار میں اسکی ہمسری نہیں کرسکتا۔ چھوٹے چھوٹے پرندے مارتا ہے۔ ٹیٹری کا شکار خوب کرتا ہے۔ بشرطیکہ چوز ہو۔ اگر تری ناک ہو تو کوئی نہیں رکھتا۔ اس کی آنکھوں پر ٹوپی ہر وقت چڑھائے رکھتے ہیں۔ صرف شکار کے وقت اتارتے ہیں۔ دلبے پر شکار کرنا سکھاتے ہیں۔ دو تین روپے کو بکتا ہے۔ باقی حالات بحری کے سے ہیں ؛

Shahin Kuhi

شاہیں کوہی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰۴

شاہین کوہی

شاہیں بحری اور شاہیں کوہی یہ دونوں بادشاہی جانور ہیں۔ پہلے ان کو بادشاہ پالا کرتے تھے۔ اسی لئے ان کو شاہی یا شاہیں بحری کا خطاب ملا ہے۔ ورنہ دونوں کے اصلی نام بحری اور کوہی ہیں۔ کیونکہ شاہیں بحری تو دریاؤں اور جھیلوں پر مرغابیوں کے پیچھے رہتی ہے۔ اور شاہیں کوہی اکثر خشکی اور پہاڑوں پر رہتی ہے۔

شاہیں کوہی بحری سے چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر اس میں ساری صفتیں بحری کی ہیں۔ اگر اس کا بچہ لیکر رکھا جائے تو پھر یہ لاثانی ہے باز کی طرح سال ہا سال بڑی وفاداری سے رہتی ہے۔ اسی لئے اُسکو گلاب چشم کے زمرے میں شمار کرتے ہیں۔ یہ بھی قد میں لگڑ کے برابر ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ سیاہی مایل ہوتا ہے۔ بعض کا سفیدی مائل خاکی ہوتا ہے۔ اُس کو خراسانی کہتے ہیں۔ ٹیٹرہی بگلے اور بلاہی کو مار لیتی ہے۔ اور جس پرندے کی اُس کو باوُلی دیجائے۔ اُسی کو مار سکتی ہے۔ مگر زیادہ تر اس کا شکار پرواز سکھانے سے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ بچہ پالا

جائے۔ پرواز اس کو کہتے ہیں کہ بچہ پکڑ کر اس کو سکھاتے ہیں پھر یہ شکار کے وقت مالک کے سر پر اڑتی جاتی ہے جہاں شکار دیکھتی ہے۔ مار لیتی ہے اس کا پالا ہوا بچہ یہ کام بھی دیتا ہے۔ کہ مرغابی کے شکار کو کسی جھیل کے کنارے جاتے ہیں تو وہاں اسکو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ جھیل کے کنارے جہاں بہت سی مرغابیاں بیٹھی ہوتی ہیں اُڑتی پھرتی ہے۔ اس کے ڈر کے مارے کوئی مرغابی اُڑنے کی جرات نہیں کرتی شکاری بندوق سے اُن کو مار لیتے ہیں۔ اور جب بندوق کی آواز سے مرغابیاں اُڑتی ہیں تو اوپر شاہین اُن پر حملہ کرتی ہے۔ وہ بیچاری ڈر کی ماری پھر پانی میں گر پڑتی ہیں شاہین بدستور اُن کے سر پر اُڑتی رہتی ہے اسوقت مرغابیوں کو آدمی کے خوف سے شاہین کا خوف زیادہ ہوتا ہے اس لئے شکاری بہت سی مرغابیاں مار لیتا ہے۔ اسی طرح جنگل میں تیتر کا شکار بھی اسکی مدد سے کرتے ہیں۔ اور بندوق کے علاوہ باز اور جُرّے سے بھی اس موقعہ پر شکار پکڑوایا ہیں۔ یہ کابل اور قندہار سے فصل ربیع میں دوسری قسم کی بحری کے ساتھ آتی ہے۔ پنجاب میں اسکو کوہی بھی کہتے ہیں۔ چار پانچ روپے کو بکتی ہے دو گز سے پٹی اور پادام سے پکڑی جاتی ہے۔ مگر اس کا بچہ پکڑ کے اس کو شکار کرنا سکھاتے ہیں۔ تو باز کی قیمت پاتی ہے اسکی آنکھوں پر ہمیشہ ٹوپی چڑھائے رکھتے ہیں۔ صرف شکار کے وقت اتارتے ہیں۔ یہ پنجاب میں انڈے نہیں دیتی۔ یہ بھی دامی اور شاقی ہوتی ہے۔ مگر شاقی لاثانی ہوتی ہے دلبے پر سکھائی جاتی ہے۔ مغربی لوگ دامی کو آشیانی کی طرح

پرواز کر لیتے ہیں۔

Kohila
کوہیلہ

یہ کوہی کا نر ہے اُس کو شاہنچہ بھی کہتے ہیں کُوہی سے چھوٹا ہوتا ہے
جنگل میں تو شکار مار کر گذارہ کرتا ہے۔ لیکن پلا ہوا کچھ نہیں مارتا۔ سمجھتا ہے
کہ اب میں تکلیف کیوں کروں۔ پالنے والا کھانے کو دیوے ہی گا۔
عموماً بیبرک کے کام آتا ہے اس کا باقی حال کُوہی کا سا ہے۔

Chhickul
چھِکّل

اُس کو کوئی نہیں رکھتا۔ جنگل میں گنجشک مار کر کھاتی ہے یہ باشے کی
صورت کی ہوتی ہے قدوقامت میں باشے کے برابر ہے چرغوں کے
ساتھ فصل ربیع میں یہاں آتی ہے۔ گرمی بھر پشاور کے پہاڑوں میں رہتی
ہے۔ اور وہیں انڈے بھی دیتی ہے۔ اُس کا قاعدہ ہے کہ آسمان پر
ایک جگہ قائم ہو کر اُڑتی رہتی ہے۔ جب زمین پر کرم وغیرہ اپنی کوئی من
بھاتی خوراک دیکھتی ہے۔ تو سیدھی اُس پر گرتی ہے اور پکڑ کر کھا
جاتی ہے۔ جیسے غوطہ مار سفید کلکا۔

Dhedi

ڈھیڈی یا کیوٹی

یہ قد میں بحیری بچے سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر صورت شکل اور
رنگ روپ میں بالکل ویسی۔ سردی کے موسم میں چرغوں کے ساتھ
یہاں آتی ہے۔ گرمی پشاور کے پہاڑوں میں کاٹتی ہے وہیں انڈے

بھی دیتی ہے یہ سیاہ چشم پرندوں میں سے ہے بڑی چالاک اور تیز پرواز۔ لوگ اس کو کم رکھتے ہیں۔ اگر کوئی شکار کے واسطے رکھتا بھی ہے تو چھوٹے چھوٹے پرندے مار لیتی ہے اور بہری کے کام بہت آتی ہے جنگل میں اسکی خوراک عموماً سانڈا اور چوہا ہے کبھی کبھی پرندوں کو بھی مار کھاتی ہے شام کیوقت چمگادڑ کو بھی مار لیتی ہے +

شکاری پرندوں کا بیان ختم ہوا

اس بیان کے آخر میں شکاری پرندوں کی بعض ضروری باتیں بھی بتا دینی مناسب ہیں۔

۱۔ عموماً شکاری پرندوں کی مادہ نر کی نسبت بڑی ہوتی ہے اور اور پرندوں کا نر مادہ سے بڑا ہوتا ہے جیسی کہ ان کی مادہ نر سے بڑی ہوتی ہے ویسی ہی طاقت اور پرواز اور شکار مارنے میں بھی اپنے نر سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے

۲۔ بعض کا نر مادہ سے خوبصورت ہوتا ہے اور بعض کی مادہ نر سے خوبصورت ہوتی ہے۔ جیساکہ تصویروں سے ظاہر ہے۔

۳۔ سارے شکاری پرندوں کی عادت ہے۔ کہ جب انڈے میں سے بچہ نکلتا ہے تو اُن کو جو گوشت کھلاتے ہیں پہلے اس کو آپ کھا کر اپنے پیٹ میں خوب گلا لیتے ہیں۔ پھر اُسے اُگل کر بچے کے مُنہ میں ڈال دیتے ہیں جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جاتا ہے تو پھر کچا گوشت اُس کے مُنہ میں ڈال دیتے ہیں جب ذرا اور بڑا ہو جاتا ہے تو پھر جو شکار مار کر لاتے ہیں وہ اُسکے

سامنے ڈال دیتے ہیں وہ خود ہی نوچ نوچ کر کھالیتا ہے اس کے بعد جب بچہ قابل پرواز ہوجاتا ہے تو اسکو ساتھ لیجاکر شکار مارتے ہیں۔ اور اسی طرح لیجا لیجاکر اُس کو شکار مارنا سکھاتے ہیں جب اچھی طرح شکار مارنے لگتا ہے تو دور لیجاکر اُس کو چھوڑ آتے ہیں اور پھر اُس کو نزدیک نہیں آنے دیتے اِس مضمون کی ایک رباعی بھی مشہور ہے -

رباعی

لگر جگر بھری بھی باز نہ آیا کوئی	جس گھر کا ماکوہی ہے وہاں باشہ کیونکر ہوئے
میں کوہی پیا میں کوہی جبر اجراات کوئی	باز دہ آیا جیسرہ کیت پدر باشہ ہوئے

باب ششم

چھوٹے چھوٹے گوشت خور پرندے

ان پرندوں کو پال کر اور ہلا کر خواہ کتنا ہی کیوں نہ سکھایا جائے۔ یہ اس حالت میں بالکل شکار نہیں کرتے۔ ہاں جنگل میں بطور خود مار لیتے ہیں +

مہرلاٹ دیسی پہاڑی قسم خشکی

Mahr Lát
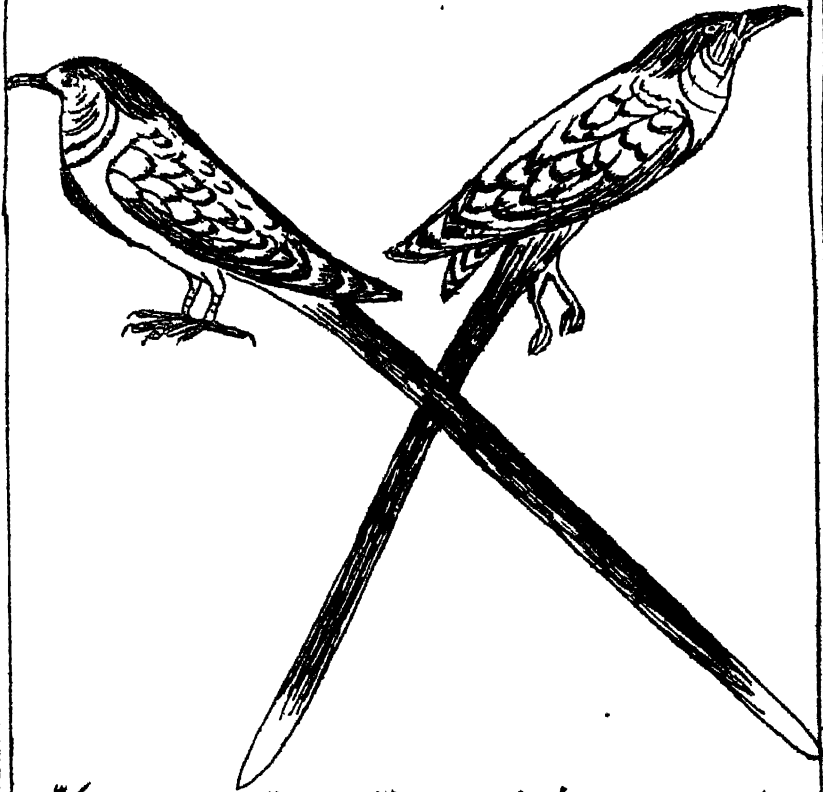
یہ دیسی پرندہ ہے ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ قد و قامت میں دیسی کوّے کے برابر ہوتا ہے رنگ سرخی مائل خاکستری۔ دُم کے پر بہت لمبے لمبے اور سُرخ مگر سروں پر سے جا کر سفید ہو جاتے ہیں چونچ اور شکاری پرندوں کی طرح خمدار نہیں ہوتی۔ یہ بڑا خوبصورت اور خوش آواز جانور ہے۔ ہمیشہ باغوں

اور بڑے بڑے درختوں کے گھن دار درختوں میں رہتا ہے اور وہیں کسی
درخت پر چار انڈے جیٹھ بیساکھ میں دیتا ہے اور جانوروں کے انڈے اور
چھوٹے چھوٹے بچے گھونسلوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتا پھرتا ہے یہی
اس کی خوراک ہے۔ دوگزے میں پکڑا جاتا ہے۔ ہر قسم کے لاٹ لٹور سے
کو باشہ و شکرا مار لیتا ہے۔ رنگ اور آواز میں تو یہ پرندہ لاٹ لٹور سے
مختلف ہے۔ مگر اور ساری حرکتیں عادتیں اور طریق معاش اُس سے
ملتا ہے۔ اِس لئے اِسکا نام بھی لاٹ مشہور ہوگیا ہے ؛

Safaid Lāti

سفید لاٹ دیسی قسم خشکی
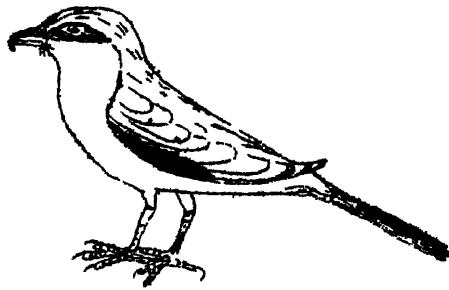
یہ مہر لاٹ سے قدو قامت میں چھوٹی ہوتی ہے۔ اِسکے سینہ
کا رنگ سفید ہوتا ہے پشت کا خاکی سیاہی مائل۔ یہ گوشت خور پرندہ ہے

مگر کرم وغیرہ بہت کھاتا ہے اور چھوٹی قسم کے پرندوں کے بچے بھی کھا جاتا ہے۔ بلکہ کنجشک۔ سہڑی۔ چھوٹا۔ اور بلبل وغیرہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کو بھی چٹ کر جاتا ہے۔ یہ بھی مہر لاٹ کی طرح بیسا کھ یا جیٹھ میں درختوں پر انڈے دیتا ہے۔ وال بنجبری سے پکڑا جاتا ہے۔ پالا ہوا کچھ شکار نہیں کر سکتا ہمیشہ پنجاب میں ہوتا ہے سب قسم کے لاٹ لٹور مکڑی کے جالے سے اپنا گھونسلا درختوں پہ بناتے ہیں اور جوڑے جوڑے الگ الگ رہتے ہیں۔ اُس کو شیر کنجشک اور شفروق بھی کہتے ہیں۔ شکاری لوگوں کے بچے اس کو رکھ کر کنجشک پر سکھلاتے ہیں۔ اور خود سیکھتے ہیں؛

Hazár Dástán

ہزار داستان لٹورا دیسی قسم خشکی

یہ سفید لاٹ سے قد میں چھوٹی سہڑی کی برابر ہوتی ہے۔ اِس کا رنگ خاکی سرخی مائل ہے۔ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ یہ بڑا خوش الحان پرندہ ہے ہزار بولیاں بولتا ہے۔ اسی لئے ہزار داستان خطاب پایا

ہے۔ اسکے باقی حالات سفید لاٹ کے سے ہیں۔ اس لٹورے کو اور ایک سہڑی
کو پکڑ کر اکٹھا ایک رسی میں وال پنجیری کے نیچے باندھ دیں تو بہت سی سہڑیاں
جمع ہو کر وال پنجیری میں پھنس جاتی ہیں۔ یہ پرندوں کا مخبر بھی ہے۔ دمہ اور
چمک کی بولی اسکی مشہور ہے۔

Deebbi Lator

ڈبی لٹور دیسی قسم خشکی

یہ مذکورہ بالا سب لٹوروں سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اسکی پیٹھ کا رنگ سیاہی
مائل خاکی ہوتا ہے۔ سینے کا سرخ سفیدی مائل۔ یہ بھی بہت قسم کی بولیاں
بولتا ہے اور کرم کھاتا ہے گوشت بھی ملجائے تو کھا لیتا ہے۔ بیساکھ میں
انڈے دیتا ہے۔ باقی حالات لٹورے کے سے ہیں۔ وال پنجیری میں پکڑا
جاتا ہے۔ یہ بھی دمہ اور چمک کرتا ہے +

Putel Lator

پٹیل لٹور دیسی قسم خشکی

اِس کا سارا حال ڈبی لٹور کا سا ہے۔ قد بھی اُسی کے برابر ہوتا ہے رنگ بھی اُسی سے ملتا جلتا خاکی مائل ہے۔ خوراک بھی وہی کرم اور زخمی پرندے ہیں۔

Kal Kalichi

کال کلیچی یا کالی لاٹ دیسی قسم خشکی
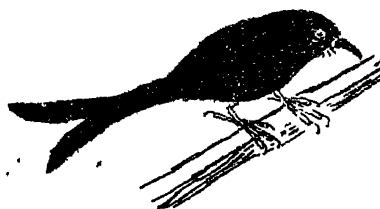
امرتسر کی طرف اُس کو چیپو کہتے ہیں یہ ایک بے نظیر پرندہ ہے اس کی بہت
سے نام ہیں کہیں کال کلیچی کہتے ہیں کہیں کالی لاٹ کہیں چیپو کہیں جھانپل
کہیں اپنی بہادری کے سبب اس نے سپاہی پرندے کا خطاب پایا ہی
اس کی چونچ بھی گوشت خور جانوروں کی طرح خمدار ہے اسکے من بھاتی خوراک
کرم ہے۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اسکا رنگ چونچ سے لیکر دُم تک سیاہ
ہوتا ہے۔ دم کے سرے پر دو پر کھُلی ہوئی قینچی کی طرح چھرے ہوئے ہوتے
ہیں یہ ایسا دلیر اور منچلا پرندہ ہے کہ اُس کو کوئی نہیں مار سکتا۔ ہاں بیخبری
میں بحبری مار لیتی ہے وال بیخبری میں پکڑا جاتا ہے مکڑی کے جالے سی
آشیانہ بناکر انڈے دیتا ہے۔ جس درخت پر کال کلیچی انڈے دیتی ہے۔
اُس درخت پر کوّے چیل وغیرہ کی مجال نہیں کہ آکر بیٹھ جائیں بلکہ شکاری پرندے
کو بھی اُس درخت کے گرد بھٹکنے نہیں دیتی۔ جہاں دُور سے آتے دیکھا اور یہ تیر
کی طرح اُس پر جھپٹی اور ٹھونگے مار مار کر دور تک اُس کو بھگا آئی۔ بلبل اور فاختہ
اس کی اس عادت سے خوب واقف ہیں اس کی حمایت میں آکر اُسی درخت
پر انڈے دیتے ہیں۔ کہ دشمنوں سے محفوظ رہیں اس کا بھی جوڑا جوڑا الگ الگ
رہتا ہی یہ خوش آواز پرندوں میں سے ہی صبح شام بولتی ہے گرمی کے دنوں
میں پچھلی رات سی بولنا شروع کر دیتی ہے رات کاٹنے کو کسی ہمسائی بہن
سے باتیں کیا کرتی ہے۔ خاصے سوال وجواب دونوں طرف سی ہوا کرتے
ہیں۔ یہ سارے پرندوں کا چوکیدار بھی ہے جہاں کوئی شکاری پرندہ آیا
اور اس نے دمہ کیا۔ اور ایسی صاف بولی میں خبر دیتی ہے کہ تمام آس

پاس کے پرندے اور شکاری آدمی فوراً سمجھہ جاتے ہیں کہ گلاب چشم پرندہ ہے
یا سیاہ چشم بلکہ یہاں تک معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا شکاری پرندہ آیا ہے
یعنے باز یا باشہ یا شکرا یا چرغ ہے اور عادت کے موافق اسکی خبرداری کی
خبر سنکر پرندے سیاہ چشم سے بچنے کے لئے درختوں میں جا چھپتے ہیں
اور گلاب چشم کے آنے کی خبر پاتے ہیں تو آسمان کی طرف اڑ جاتے ہیں۔
علے الصباح بولنے کے سبب اس کو مرغ سحر بھی کہتے ہیں۔ کتاب نصاب
ضروری میں اسکو چکاوک لکھا ہے۔

بڑے بڑے گوشت خور پرندے

بڑے قدوقامت کے گوشت خور پرندے جو جنگل میں آزادانہ رہ کر تو بڑے
بڑے پرندوں کا شکار کر لیا کرتے ہیں۔ لیکن پلے ہوئے نہیں مارا کرتے
ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ جو یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

Kul Murg

کَل مُرغ یا چیل دیسی قسم خشکی
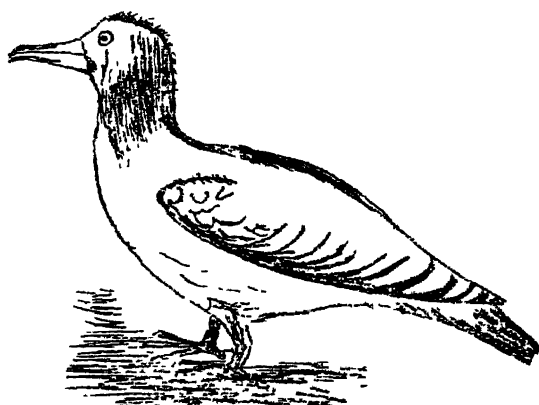
یہ قد میں چیل سے بڑی ہوتی ہی - رنگ سفید ہوتا ہے دور سے ایسی معلوم ہوتی ہے
جیسے خوبصورت سفید بطخ بیٹھی ہے - مگر پاس سے تو بدصورت ہے اور اسکی مادہ
چیل کیطرح دور سی سیاہ نظر آتی ہے یہ آبادیوں میں بہت رہتی ہی کیونکہ اسکی خوراک میلا
اور کرم اور مردار جانور ہی ہے آدمی سے کم ڈرتی ہی - راتکو نر اور مادہ دونو ملکر درخت پر بیٹھ جاتے
ہیں یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے اور جیٹھ ہاڑ کے مہینے میں یا درختوں پر انڈے دیتی ہی
یا پہاڑ کی سوراخوں میں - یہ جانور عموماً ہر گاؤں میں ہوتا ہے - اور صفائی کا
حق خوب ادا کرتا ہے - اور نہ یہ کسی پرندہ کو مار سکتی ہے - اس کا بھی
جوڑا جوڑا جدا جدا رہتا ہے - پنجاب میں اس کو گنجی اِل کہتے ہیں - یہ سستی

کے سوا کبھی بولتی نہیں۔ اسلئے اسکی آواز نہیں معلوم کہ کیسی ہے۔ اسکو بعض جگہ زغن سفید بھی کہتے ہیں ❖

Chil Desi

چیل دیسی قسم خشکی

اسکو پنجاب میں اِل کہتے ہیں شہروں کے علاوہ کوّوں کی طرح گاؤں وغیرہ چھوٹی چھوٹی بستیوں میں اکثر رہتی ہے۔ اور اونچی اونچی عمارتوں میں بیٹھی رہتی ہے۔ کوّوں کی طرح یہ بھی بلانوش ہے ہر ایک چیز کھا جاتی ہے مردار گوشت۔ چوہے۔ مچھلیاں۔ وغیرہ کچھ نہیں چھوڑتی۔ یہانتک کہ لوگوں کے ہاتھ سے روٹی چھین لے جاتی ہے۔ قصابوں کی دوکانوں پر سے چھیچھڑے گوشت اُٹھا لیجاتی ہے۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے۔ چیت بیساکھ میں درختوں پر گھونسلا بنا کر انڈے دیتی ہے اسکا بھی جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ اسکی آواز ایک خاص وضع کی ہے جو بُری معلوم نہیں ہوتی۔ یہ سوائے ایک

ہی قسم کی آواز کے اور کسی طرح کی بولی نہیں بولتی۔ اسکے نر اور مادہ میں کسی طرح کی تمیز نہیں ہوسکتی۔ صرف قد میں تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ یہ بھی حلقے باندھ باندھکر گروہ کے گروہ آسمان پر اُڑا کرتی ہیں۔ لیکن اتنی بلندی پر نہیں چڑھتیں جتنی بلندی پر گدھ چڑھ جاتی ہے۔ وہ تو نظر سے غائب ہوجایا کرتی ہے۔ تاہم یہ بھی بہت اونچی چڑھ جاتی ہیں۔ اور غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی ہیں۔ عموماً دوپہر کے وقت بلند پروازی کرتی ہیں ان کی نظر کی تیزی قابل تعریف ہے۔ اتنی بلندی پر سے جہاں ہماری نظر اچھی طرح کام نہیں کرسکتی۔ یہ زمین پر کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بخوبی دیکھ لیتی ہے اگر آدھ پاؤ کا گوشت کا ٹکڑا میدان میں ڈال دو تو پھر دیکھو کیسے کُندے تول تول کر وہیں سے گرتی ہیں۔

یہ زخمی پرندوں جیسے مینا۔ چڑیا۔ مرغی وغیرہ کو مار لیتی ہے سانپ کو بھی نہیں چھوڑتی۔ مگر شکاری پرندہ جب اس کے پنجے میں کچھ شکار دیکھتا ہے۔ تو زبردستی اس سے چھین لے جاتا ہے۔ یہ آپس میں بھی چھینا جھپٹی کیا کرتی ہیں۔ اُس کو زغن اور غال موش بھی کہتے ہیں۔ اس کا خون گلاب میں ملاکر ضیق النفس والے کو دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر کسی کو سانپ کاٹے تو جدھر زخم ہو اُسکے مخالف کی آنکھ میں چیل کا پتّہ ڈالتے ہیں۔ اس ہی سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے۔ اور آدمی بچ جاتا ہے ؎

گرگس یا گدھ دیسی پہاڑی قسم خشکی

Gidh Desi

اِس کا سر تو سُرخ ہوتا ہے۔ اور باقی سارا جسم کالا۔ سر سے ننگا ہوتا ہے
بال بالکل نہیں ہوتے۔ قد بہت بڑا۔ مگر بیڈول۔ اور بدشکل۔ خوراک صرف مردار
لاش کا گوشت ہے۔ جہاں کوئی بیل یا گدھے یا کسی اور جانور کی لاش پڑی
ہوئی ہوتی ہے۔ وہاں ان کے گروہ کے گروہ چاروں طرف سے اُمنڈ کر
آتے ہیں۔ اور چونچوں سے نوچ نوچ کر اور پنجوں سے پھاڑ پھاڑ کر تھوڑی سی دیر
میں اُس کو چٹ کر جاتے ہیں یہ اور شکاری جانوروں کی طرح اپنی کھانے کی
کوئی چیز پنجے میں لیکر نہیں اُڑا کرتے۔ یہ دوپہر کو جمع ہو کر اُڑتے ہیں اور نہایت
بلندی پر چڑھکر حلقہ باندھ لیتے ہیں۔ اور چاروں طرف منڈلاتے پھرتے ہیں
دوپہر ڈھلی نیچے اُتر آتے ہیں ان کی نظر بھی چیل کی طرح ویسی ہی تیز ہوتی
ہے۔ کہ اُڑتے اُڑتے اس بلندی پر سے لاش کو زمین پر پڑا دیکھ لیتے ہیں

ہی قسم کی آواز کے اور کسی طرح کی بولی نہیں بولتی - اسکے نر اور مادہ میں کسی طرح کی تمیز نہیں ہو سکتی - صرف قد میں تھوڑا فرق ہوتا ہے - یہ بھی حلقے باندھ باندھ کر گروہ کے گروہ آسمان پر اُڑا کرتی ہیں - لیکن اتنی بلندی پر نہیں چڑھتیں جتنی بلندی پر گدھ چڑھ جاتی ہے - وہ تو نظر سے غائب ہو جایا کرتی ہے - تاہم یہ بھی بہت اُونچی چڑھ جاتی ہیں - اور غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی ہیں عموماً دوپہر کے وقت بلند پروازی کرتی ہیں ان کی نظر کی تیزی قابل تعریف ہے - اتنی بلندی پر سے جہاں ہماری نظر اچھی طرح کام نہیں کر سکتی - یہ زمین پر کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بخوبی دیکھ لیتی ہے اگر آدھ پاؤ کا گوشت کا ٹکڑا میدان میں ڈال دو تو پھر دیکھو کیسے کُندے تول تول کر وہیں سے گرتی ہیں -

یہ زخمی پرندوں جیسے مینا - چڑیا - مرغی وغیرہ کو مار لیتی ہے سانپ کو بھی نہیں چھوڑتی - مگر شکاری پرندہ جب اس کے پنجے میں کچھ شکار دیکھتا ہے - تو زبردستی اس سے چھین لے جاتا ہے - یہ آپس میں بھی چھینا جھپٹی کیا کرتی ہیں - اُس کو زغن اور غال موش بھی کہتے ہیں - اس کا خون گلاب میں ملا کر ضیق النفس والے کو دیتے ہیں - کہتے ہیں کہ اگر کسی کو سانپ کاٹے تو جادھر زخم ہو اُسکے مخالف کی آنکھ میں چیل کا پتہ ڈالتے ہیں - اس ہی سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے - اور آدمی بچ جاتا ہے ✦

گرگس یا گدھ دیسی پہاڑی قسم خشکی

Gidh Desi

اِس کا سر تو سُرخ ہوتا ہے۔ اور باقی سارا جسم کالا۔ سر سے ننگا ہوتا ہے بال بالکل نہیں ہوتے۔ قد بہت بڑا۔ مگر بیڈول۔ اور بدشکل۔ خوراک صرف مردار لاش کا گوشت ہے۔ جہاں کوئی بیل یا گدھے یا کسی اور جانور کی لاش پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ وہاں ان کے گروہ کے گروہ چاروں طرف سے اُمنڈ کر آتے ہیں۔ اور چونچوں سے نوچ نوچ کر اور پنجوں سے پھاڑ پھاڑ کر تھوڑی سی دیر میں اُس کو چٹ کر جاتے ہیں۔ یہ اور شکاری جانوروں کی طرح اپنی کھانے کی کوئی چیز پنجے میں لیکر نہیں اُڑا کرتے۔ یہ دوپہر کو جمع ہو کر اُڑتے ہیں اور نہایت بلندی پر چڑھکر حلقہ باندھ لیتے ہیں۔ اور چاروں طرف منڈلاتے پھرتے ہیں دوپہر ڈھلی نیچے اُتر آتے ہیں ان کی نظر بھی چیل کی طرح ویسی ہی تیز ہوتی ہے۔ کہ اُڑتے اُڑتے اس بلندی پر سے لاش کو زمین پر پڑا دیکھ لیتے ہیں

اور اُسی پر اُتر پڑتے ہیں ہمیشہ پنجاب میں رہتے ہیں۔ یہاں عموماً ان کو گدھ
کہتے ہیں خواہ کوئی قسم ہو۔ ہر قسم کا گدھ قد و قامت میں باہم برابر ہوتا ہے اور
سارے بلند پرواز پرندوں سے بڑا چیت بیساکھ میں بڑے بلند درخت پر
تنکے اور پتلی پتلی شاخیں جمع کر کے گھونسلا بناتا ہے۔ اور اُس میں مادہ چار
انڈے دیتی ہے۔ گھونسلا بہت بڑا بناتا ہے۔ انڈے سیتا ہے تو سارے
گھونسلے میں سما جاتا ہے۔ گدھ اُڑتے ہوئے بہت خوبصورت اور تیز پرواز
معلوم ہوتے ہیں اُن کو کوئی شکاری پرندہ نہیں مار سکتا۔ انہیں پا دام سے
پکڑتے ہیں۔ مگر یہ کچھ کام نہیں دیتے۔ یہ کسی پرندے کو نہیں مار سکتے۔ نہ کسی
پرندے سے شکار یا گوشت چھین سکتے ہیں صرف جنگل میں پڑے ہوئے
مُردار اور لاش پر گذارہ کرتے ہیں۔ انکی آواز مشہور نہیں۔ اِسکا پتہ زیتون میں
ملا کر جذامی کو کھلاتے ہیں کہتے ہیں کہ گدھ کی عمر ہزار برس کی ہوتی ہے۔ مگر
عطر کی بو سے مر جاتا ہے۔ اس کا گوشت تشنج والے کو بھی مفید ہے مشہور
ہے کہ مردار کو چار سو میل کی بلندی پر سے دیکھ لیتا ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے
بعض مصنفوں نے اسکی تیزی نظر کے بیان میں بہت مبالغہ کیا۔ اس
کتاب کے آخر میں میں نے اِن کا ذکر لکھا ہے +

Kurgas Gidh

کرگس یا گد دیسی قسم خشکی

اس کا رنگ سیاہ اور ٹانگوں پر بال ہوتے ہیں دور سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شلوار پہنے ہوئے ہے۔ یہ قسم ساری قسم کی گدوں سے زبردست وزورآور ہوتی ہے اور سب قسم کی گدوں سے گوشت چھین لیتی ہے۔ اس قسم کی گد کی یہ بات مشہور ہے کہ اگر اسکے بچے کو مار ڈالیں تو یہ بھی مرجاتا ہے مگر یہ بات غلط ہی باقی حالات گد قسم اول کے سی ہیں کہتے ہیں کہ اس کا پتہ آنکھ میں ڈالنے سی تیرگی چشم دور ہوتی ہے اور اکثر پتہ اسکا سرد پانی میں ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کرتے ہیں تو نزول کو بند کرتا ہے بعضے جننے کے وقت اِس کا پر عورت کے پاؤں کے نیچے رکھتے ہیں۔

Kurgas Gidh

کرگس یا گد دیسی قسم دیگر خشکی

اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے مگر گردن اور سر پر ایک پر بال بھی نہیں ہوتا
بہت بدصورت معلوم ہوتا ہے۔ مگر اُڑتے وقت خوبصورت نظر آتا ہے۔
باقی حال اس کا بھی گد قسم اول کا سا ہے۔ ان تینوں قسموں کی گدوں
کو پنجابی میں گرج کہتے ہیں۔ اور غلیواز بھی ان کا نام ہے ÷

Baz Rungi

باز رنگی قسم خشکی
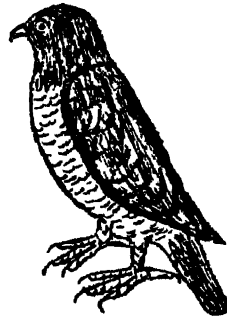
یہ بھی گوشت خور پرندہ ہے میدان میں رہتا ہے چوہے مار مار کر کھاتا ہے رنگ میں باز سے ملتا جلتا ہے یہ فصل ربیع کا مسافر ہے یہ پرندوں کا شکار نہیں کرسکتا چوہے۔ مینڈک اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے۔ باز رنگی پنجاب میں انڈے نہیں دیتی۔ پادام سے چوہے کا مولو لگا کر پکڑی جاتی ہے بلکہ شکرے سے مارا ہوا شکار چھین لیتی ہے۔ قد و قامت میں سفید چیل کے برابر ہوتی ہے۔ یہ کوتے بہت کھاتی ہے۔ اگر کسی شہر پر سے دن کو گذرتی ہے۔ تو اسکے پیچھے بہت کوتے لگ جاتے ہیں اور ایسی کائیں کائیں مچاتے ہیں کہ اسکے اوسان کھو دیتے ہیں۔ یہ گھگر کو بھی کھا جاتی ہے اس لئے اس کو گھگر کھائی بھی کہتے ہیں۔

Shehn

شہن قسم خشکی
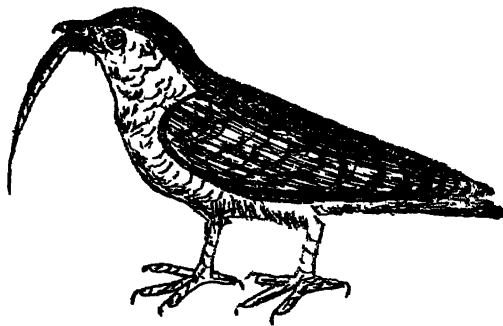
اسکی پیٹھ خاکی سینہ اور دُم کے نیچے کے پر سفید ہوتے ہیں چونکا رنگ
عموماً خاکی ہوتا ہے۔ اور تری ناک کا سفید۔ باز رنگی کی طرح آبادی سے دور رہتی
ہے۔ لاہ اور کلکا کی طرح ایک ہی جگہ اُڑتی رہتی ہے چھپکلی۔ چوہا۔ مینڈک اور
سانپ مار کھاتی ہے۔ قد میں لاٹی کے برابر ہوتی ہے۔ رنگ میں باز سے
ملتی جلتی ہے۔ اِس کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے چھوٹی سی چیز کو بڑی بلندی
پر سے دیکھ لیتی ہے۔ یہ بڑی بلند پرواز ہے آسمان پر چڑھ کر ہوا میں ایک
جگہ قائم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اِس کے سر لٹے کے پر بہت ملتے جلتے ہوتے
ہیں۔ وہیں سے سانپ کو دیکھ سیدھی اُس پر گرتی ہے اور سانپ کو
سالم نگل جاتی ہے۔ سانپ اسکی من بھاتی خوراک ہے جیسے بگلے کی

خوراک مچھلی ہے۔ یہ بھی فصل ربیع کا پرندہ ہے۔ فصل خریف میں یہاں نہیں ہوتی انڈے بھی یہاں نہیں دیتی۔ چوہے کا موہلو لگاکر یا دام اور بیرک سے پکڑتے ہیں جس وقت تصویر کھینچنے کیواسطے اُس کو مارا تھا تو آدھا سانپ اُس کی چونچ سے باہر لٹک رہا تھا۔ اور آدھا نگل چکی تھی۔ جب سانپ مُنہ میں سے نکالا تو اُس میں دم باقی تھا +

Londhi Lati

لوہنڈی یالاٹی دیسی پہاڑی قسم خشکی
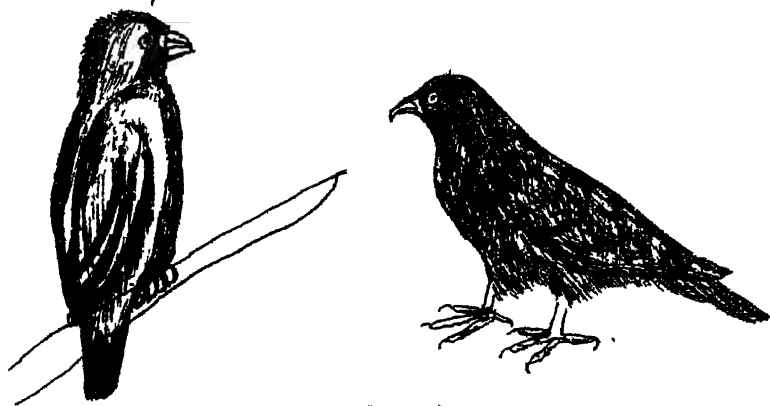
یہ بھی چیل سے بڑی ہوتی ہے۔ رنگ بھی چیل کا سا ہوتا ہے چیل وغیرہ سے گوشت چھین لیتی ہے۔ بلکہ سیاہ چشم وگلاب چشم شکاری پرندوں سے بھی مارا ہوا شکار چھین لیا کرتی ہے اس کا قدوقامت عقاب سے آدھا ہوتا ہے بال وپر اسکے پاؤں تک ہوتے ہیں۔ صرف خرگوش کو باہر میدان میں مار لیتی ہے اور کسی کا شکار نہیں کرتی۔ چوہے کے موہلو سے اور کبھی کبھی بیرک

سے پکڑی جاتی ہے۔ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے انڈے بھی یہیں درختوں پر چیت کے مہینے میں دیتی ہے۔ اسکا رنگ خاکی سیاہ ہوتا ہے یہ اڑتی ہوئی بہت بھدی اور بدنما معلوم ہوتی ہے

Sori Bay

Sori Bay

سُوری باز قسم خشکی

یہ جانور بڑا طاقتور ہوتا ہے جنگل میں بطور خود کونج۔ مہنگ اور خرگوش وغیرہ کو مار لیتا ہے مگر پلا ہوا نہیں مار سکتا۔ اس کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی کا شکار کرنا چاہتا ہے تو پہلے اُس کے اوپر سیدھا آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے اور بہت بلندی پر پہنچکر ایسا زور سے اپنے شکار پر گرتا ہے کہ شکار کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور اسکے پنجے سے بچنے کی فرصت نہیں ملتی۔ ناچار قابو میں ہوجاتا ہے کسی شکار کا تعاقب کر کے نہیں پکڑ سکتا۔ اسی سبب سے پالا ہوا شکار

کے کام نہیں ہے۔ قد میں سیاہ اور سفید چیل سے بڑا ہوتا ہے۔ ہاں لوہندی
کے برابر ہوتا ہے۔ رنگ چرغ کا سا ہوتا ہے۔ مگر کچھ سفیدی مائل سیاہ وگلاب
چشم شکاری پرندوں سے شکار چھین لیتا ہے۔ فارسی میں اسکو دو برادران
کہتے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ کہ یہ ہمیشہ دو ملکر شکار مارتے ہیں۔ ایک تو بلندی پر چڑھ جاتا
ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا شکار کے پیچھے دوڑتا ہے اگر اُس نے
پکڑ لیا تو خیر ورنہ اوپر والا یکایک آفت ناگہانی کی طرح آ دباتا ہے جس کا شکار کو
وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ اس کو مج بھی کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے
اور ماہ چیت میں بڑے بڑے درختوں پر چار انڈے دیتا ہے۔ یا دام میں چوہے
کے سوہلو سے پکڑا جاتا ہے۔

Uqab

عقاب قسم خشکی

یہ فصل ربیع کا مہمان ہے۔ بڑا مشہور شکاری جانور ہے۔ قد میں گدھ کے برابر ہوتا
ہے۔ اور باقی سب شکاری پرندوں سے بڑا۔ مگر ایسا سست پرواز کہ چوہے خرگوش
سوسما اور لومڑی کے سوا کسی شکار کو خود نہیں مار سکتا۔ ہاں ور قسم کے شکاری
پرندوں سے شکار چھین لیتا ہے۔ سوائے کرل کے یہ زمین پر بیٹھا ہوا کچھ
نہیں مار سکتا۔ اور نہ چھین سکتا ہے۔ ہاں جب بلندی پر سے دیکھتا ہے۔ کہ
کسی شکاری پرندے یا سوری باز یا لوہدی لاگی وغیرہ نے کچھ شکار مارا ہے
تو اوپر سے دفعتاً ایسا گرتا ہے کہ اس پرندے کے ہوش جاتے رہتے ہیں اور
شکار چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ پھر وہ اس کا مال ہے۔ یہ مزے سے مفت کا مال
اڑا جاتا ہے۔ مردار کا گوشت بھی ملجائے تو نہیں چھوڑتا۔ چھوٹے چھوٹے شکار کئے
ہوئے پرندے چھینتا ہے۔ تو انہیں سالم ہی نگل جاتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ یہ خود
شکار مارتا ہے بالکل غلط ہے۔ اس شہرت کا باعث یہ ہے کہ اس کی شکل اور رنگ
سوری باز اور کرل سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اُن کو لوگ شکار مارتے دیکھ کر
یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ عقاب ہی شکار کر رہا ہے اسکا رنگ خاکی سیاہی مائل
ہوتا ہے۔ پادام اور بیرک میں پکڑا جاتا ہے مگر بیرک کو تو لیکر اُڑ جاتا ہے پنجاب
میں چرغوں کے ساتھ آتا ہے اور انہیں کے ساتھ چلا جاتا ہے

کہتے ہیں کہ عقاب کو عطر کی بُو سے بڑی نفرت ہے۔ جہاں ذرا عطر کی بُو پاتا ہے
فوراً وہاں سے بھاگ جاتا ہے یہ بھی مشہور ہے کہ اسکے پر جلانے سے سانپ بھاگ
جاتا ہے۔ اس کے پر تیروں میں بھی لگائے جاتے ہیں۔ اس کی نسبت یہ بھی
غلط مشہور ہے۔ کہ جب اس کا بچہ انڈے میں سے نکلتا ہے تو سورج سے آنکھیں ملائے

رکھتا ہے۔ اور جو بچہ سورج سے آنکھیں نہیں ملاتا اُس کو یہ گھونسلے ہیں سے پھینک دیتا ہے یہ غلط ہی بلکہ اپنے بچے کو تو یہ ہرگز نہیں پھینکتا بلکہ جب بچوں پر ہوتا ہے تو اُن کے کھلانے کیواسطے کُتّے کے بچّے یا بھیڑ بکری وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بچّے یا جو بیمار پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کو اُٹھا لیجاتا ہے کہیں کہیں لقوہ بھی اسکا نام رکھ چھوڑا ہے۔ اس کا پتہ آنکھ میں ڈالنے سے تاریکی دور کرتا ہے ۔

Kurl Dési

کُرل دیسی قسم خشکی

جیسا باز شکاری پرندوں کا بادشاہ ہے ویسا ہی یہ شکار کا بادشاہ ہے

قد میں تو عقاب سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن دلیری اور بہادری میں سارے شکاری پرندوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس کا پنجہ اور ناخن بھی سب سے تیز اور بڑے ہوتے ہیں۔ بچہ تو بالکل چیل کی صورت کا ہوتا ہے۔ مگر جوان کا رنگ کالا اور دُم کے پر پیچھے سے سفید ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہی۔ چار انڈے بھی یہیں بڑے بڑے درختوں پر دیتا ہے۔ دریا کے قریب ہی رہتا ہے کیونکہ اسکی خوراک زیادہ تر مچھلی ہے بہت بڑی بڑی مچھلیاں مار لیتا ہے چار پانچ سیر کی مچھلی تو بے تکلف اٹھا کر گھونسلے میں لیجاتا ہے۔ مچھلی کے علاوہ ہر قسم کا مہنگ۔ مرغابی۔ بگلا۔ تیتر۔ آبی پرندے اور خرگوش کا شکار بھی کر لیتا ہے۔ کُتے اور بھیڑ بکری کے بچے بھی اٹھا لے جاتا ہے۔ تُرکستان میں لوگ اس کا آشیانی بچہ پکڑ کر لومڑی اور ہرن کے شکار کیواسطے پالتے ہیں۔ اور ہرن پر سدھاتے ہیں۔ یہ ترکستان میں بھی کثرت سے ہوتا ہے وہاں عموماً جنگل کے پہاڑوں میں رہتا ہے اور ہرن اور لومڑیوں کو مار مار کر کھاتا ہی میں نے ختن کے قریب ایک پہاڑ میں اسکا گھونسلا دیکھا ہے۔ جو اس نے ہرن کے سینگ جمع کر کے بنایا تھا۔ میرے ساتھ سفارت کے لوگوں نے بھی دیکھا ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کہ اس ویرانے میں یہ ہرن کے سینگوں کا گھونسلا کس کا ہے۔ اس گھونسلے میں کُرل کے پر بھی پڑے تھے۔ لیکن پھر بھی یقین نہ ہوتا تھا۔ کہ یہ اسی کا بنایا ہوا گھونسلا ہوگا۔ پھر ترکستانی لوگوں سے معلوم ہوا کہ یہ آشیانہ قراقوش کا ہے۔ وہاں اس کو قراقوش اور بُرگت کہتے ہیں۔ اس جنگل میں لومڑی اور ہرن کے سوا اور کوئی پرند و چرند نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جنگل بالکل خشک

میدان ہے جو یارقند کے راستے میں ویرانہ خشک کوہستان قراقرم کے شمال جنوب میں واقعہ ہی وہاں کوئی درخت اور کسی قسم کی گھاس نہیں ہوتی۔ اس بات سے یارقند جانیوالے سب مسافر واقف ہیں پھر یارقند سے مراجعت کے وقت مسٹر آر۔ بی۔ شا صاحب سفیر سرکاری نے دو قراقوش پچیس پچیس روپے کے خرید سے اور پنجاب میں لائے ہیں نے بھی اُسکے ساتھ ہی ایک قراقوش خریدا۔ اور پنجاب میں لایا۔ یہاں اُس کو کرُل کہتے ہیں۔ غرض محمد امین یارقندی کو ان تینوں کرُلوں کے لانے کے واسطے نوکر رکھا۔ وہ انہیں لاہور تک صحیح وسلامت لے آیا۔ پھر میرا قراقوش تو لاہور بازار انارکلی کی سرائے میں بیمار ہو کر مر گیا۔ مگر سفیر صاحب کے قراقوش سلامت رہے۔ جو صاحب موصوف نے شاہزادہ والا تبار پرنس آف ویلز کی خدمت میں ایک ترکی لومڑی کے ساتھ جو سفیر صاحب یارقند سے لائے تھے میرے ہاتھوں سے پیش کر دیئے میں نے لاہور میں کرنیل ہنڈرسن صاحب بہادر جو شاہزادہ صاحب کے مصاحب تھے انکی ذریعہ سے دونوں قراقوش معہ لومڑی کے پیش کیئے اسوقت سفیر صاحب کلکتہ میں تھے شاہزادہ صاحب تینوں جانور مذکور ولایت کو لے گئے تھے۔

یارقند میں اسکو لوگ پالتے ہیں۔ اور گھوڑوں پر سوار ہو کر ہاتھوں میں لیئے رہتے ہیں۔ لیکن اسکا وزن بہت ہوتا ہے اس لیئے گھوڑے کی زین میں ایک کھڑی لکڑی لگی ہوتی ہے اس لکڑی پر اپنا ہاتھ رکھکر اُسپر اسکو بٹھائے رہتے ہیں میدان میں شکار کے وقت اس کی آنکھوں پر سے ٹوپی اُتار دی جاتی ہے اور پاؤں کی ڈوری کھول کر اُس کو ہرن پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ تھوڑی ہی دیر میں

Kurl Dēsi

جاکر اُسکو مار لیتا ہے۔ میں نے اس کا شکار وہاں دیکھا تھا جب ہی مجھے اس کا شوق
ہوا تھا۔ ایک میں نے خود خریدا تھا اور میرے کہنے سے مسٹر شا صاحب نے بھی دو
خریدے تھے پنجاب میں بھی مَیں نے ایک پکڑ کر پالا تھا۔ مگر دلبے پر سکھایا تھا
لیکن بیمار ہو کر وہ بھی مرگیا۔ اُسکو پادام اور سیرک سے پکڑتے ہیں اس میں ایک
یہ بھی تعریف ہے کہ جب یہ کوئی شکار باہر مارتا ہے تو اور پرندوں کے برخلاف کھلے
میدان میں بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اَور پرندے خواہ کسی قسم کے ہوں اپنا مارا ہوا
شکار چھپ کر کھاتے ہیں یہ اس کی بڑی دلیری ہے اور یہ شاہی پکڑ کر رکھا
جاتا ہے تو اچھا ہوتا ہے دامی پکڑا ہوا اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ خطرناک ہوتا ہے۔
کیونکہ دامی پکڑا ہوا جب شکار مار لیتا ہے۔ تو کسی آدمی کو پاس نہیں آنے دیتا۔
اگر کوئی چلا بھی جائے تو شکار کو چھوڑ کر اُس کے سر ہو جاتا ہے۔ اور غصے میں
آکر اُسکو اس زور سے پنجوں میں پکڑتا ہے۔ کہ دو دو انچ ناخن جسم میں گھس
جاتے ہیں۔ اگر آدمی کی گردن یا سر پکڑتا ہے تو اس کا جانبر ہونا دشوار ہو جاتا ہے
اور اکثر تو مر جاتا ہے۔ اُس وقت اُس کو ایسا غصہ ہوتا ہے کہ شکار پر بیٹھے ہوئے
کے پاس اگر اس کا مالک بھی جانا چاہے جس سے بہت ہلا ہوا ہوتا ہے تو وہ بھی
دفعتًا اُس کے سر پر جا کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دور ہی سے بڑی احتیاط کے
ساتھ بیٹھ کر آہستہ آہستہ اُس کے قریب جاتا ہے۔ اور چپکے سے کچھ گوشت
اپنے پاس سے نکالکر اُس کے پاؤں کے پاس ڈال دیتا ہے۔ جب کُرل
اُس طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ فوراً ٹوپی چڑھا دیتا ہے۔ اور اس کی دونوں
ٹانگیں پکڑ کر شکار اُس کے نیچے سے نکال لیتا ہے مگر کُرل اُسوقت ساںپ

کی سی پھنکارے مارتا ہوتا ہے کہ اگر کوئی ناواقف پاس بھی پہنچ جائے۔ تو وہ ان پھنکاروں ہی سے سہم کر بیہوش ہو جائے۔ یا بھاگ نکلے۔ اگر کرل شانی رکھا ہوا ہو تو اگرچہ شکار پر بیٹھا ہوا وہ بھی غضبناک ہوتا ہے لیکن آدمی کو نہیں مارتا۔ اور شانی میں یہی فرق ہے اسواسطے عموماً شانی ہی رکھتے ہیں ڈامی کوئی نہیں رکھتا۔ باز کی طرح یہ بھی سالہا سال تک رہ سکتا ہے اور کیچ بھی کھاتا ہے اور ٹوپی بھی چڑھی رہتی ہے۔ اس کو عقاب دریائی بھی کہتے ہیں مشہور ہے کہ جن دنوں میں سہیل ستارا چڑھتا ہے ان دنوں میں دریاؤں کی طغیانی بھی موقوف ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے اس کی شناخت یہ رکھی ہے کہ انہیں دنوں میں کرل بولتا ہے جہاں یہ بولا اور لوگوں نے کہا کہ سہیل ستارا چڑھا۔ اور گھاس کا ہی قسم کا بھی انہیں دنوں میں پھولا کرتا ہے۔ اس مضمون کا کسی نے یہ شعر بنایا ہے۔

شعر

کاہ پھولے تو کرل کرلانی ۔۔۔ ندیاں کے نیر ٹر گئے ٹھانی ٭

Moosh Khor

موش خور قسم خشکی
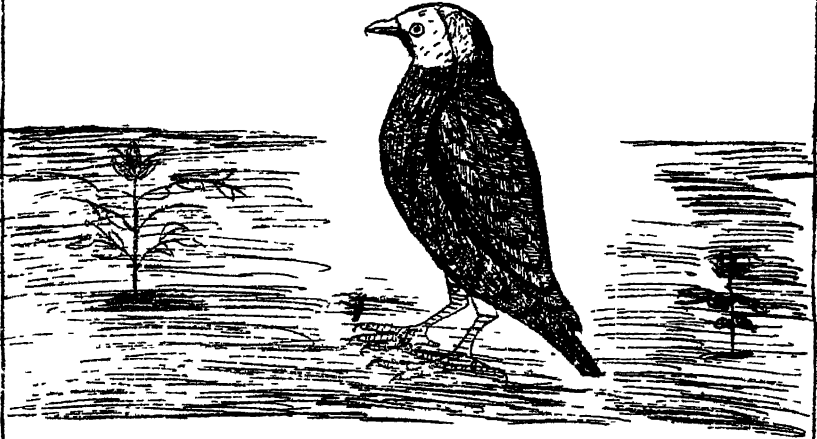
یہ فصل ربیع کا مہمان پرندہ ہے چرغ کے ساتھہ آتا ہے اور اُسی کے ساتھ ہی جاتا ہے۔ اسکا رنگ بھی چرغ ہی کا سا ہوتا ہے۔ مگر قد میں اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اور سوری باز کے قریب قریب۔ مگر اس قدر دلیر نہیں ہوتا۔ بلکہ سوری باز اُس کا شکار چھین لیتا ہے یہ جنگل میں بعض پرندوں کا بھی شکار کر لیتا ہے۔ مثلاً تگدری۔ کبوتر۔ کوا۔ فاختہ وغیرہ۔ اور خرگوش کو بھی نہیں چھوڑتا۔ اسکی اصلی خوراک جنگلی چوہے ہیں۔ مینڈک۔ ٹڈی۔ اور چھپکلی بھی کھا جاتا ہے یا دام میں چوہے کے موہلو سے پکڑا جاتا ہے۔ یہ پنجاب میں انڈے نہیں دیتا۔ اپنے وطن ہی میں انڈے دیتا ہے۔ اور وہاں بچے نکالتا ہے مشہور ہے کہ یہ اپنے ہمسایہ پرندوں کو کسی طرح کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور اُن کا

کچھہ نقصان نہیں کرتا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ مذکورہ بالا موش خور کو خاکی بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے موش خور کو ٹوپرا موش خور جس کا بیان آگے کیا جاتا ہے۔ یہہ خاکی رنگ کا ہی اور ٹوپرا سرخ پشت ہوتا ہی یہی فرق ان دونوں میں ہی

Topra

ٹوپرا موش خور
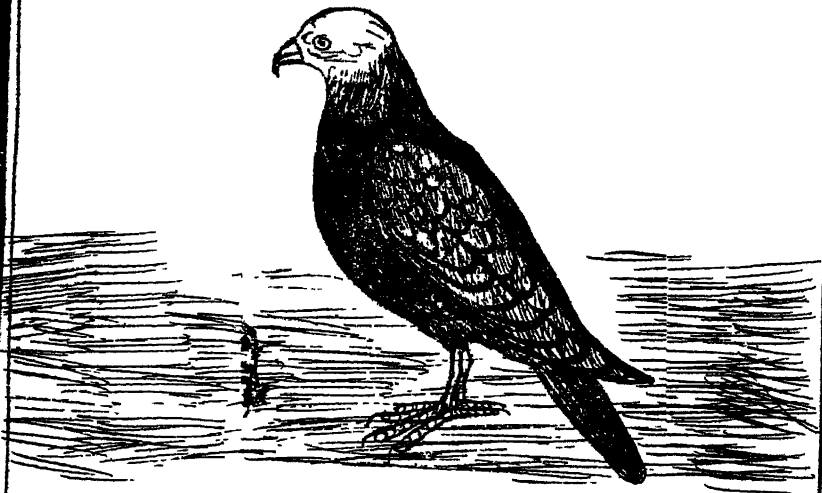
یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے انڈے بھی یہیں کے پہاڑوں میں دیتا ہے اس کا رنگ سرخ اور بالکل سفید سر ہوتا ہی قد چیل کے برابر۔ سفید سر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سفید ٹوپی اوڑھے ہوئے ہے۔ اس کی خوراک مچھلی۔ چوہا اور کرم وغیرہ ہے۔ اسکو بھی چوہے کے سوملوسری یا دام میں پکڑتے ہیں۔ مگر کچھہ کام نہیں دیتا۔ اسکے باقی حالات اول الذکر موش خور کے سے ہیں

Chucki

چُکی دیسی

یہ دیسی پرندہ ہے ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اور یہیں جیٹھ کے مہینے
میں انڈے دیتا ہے۔ دوسری اسکی شکل صورت قد و قامت حتی کہ پرواز بھی جرّی
کی سی ہے۔ اسکی اصل خوراک تو چوہا مینڈک اور کرم ہے لیکن پرندوں میں
سے بٹیر کو بھی مار لیتی ہے۔ اس کی بارک بنا کر لوگ اس کے ساتھ چرغ
اور بحری کو پکڑتے ہیں۔ یہ سانپ بھی دیکھ پاتی ہے۔ تو نہیں چھوڑتی۔
پانی میں ہو خواہ خشکی میں۔ پنجاب میں سردی کے دنوں میں چرغ سوری باز و بحری و
عقاب کے خوف سے چھپا پھرتا ہے مگر گرمی کے دنوں میں بڑی دلیری سے مارتا پھرتا ہے

Lah

لاہ مسافر قسم خشکی
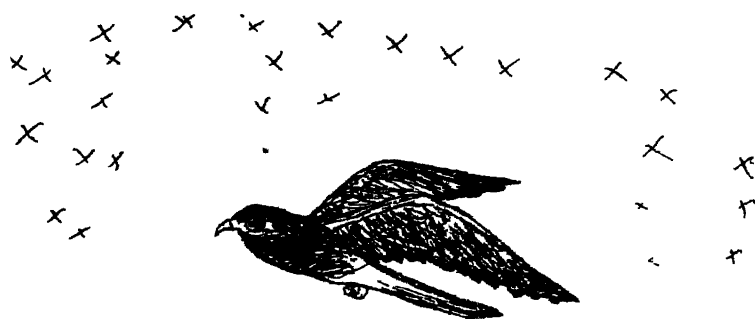
یہ قد میں چکی کے برابر ہوتا ہے رنگ خاکی فصل ربیع اور خریف دونوں
موسموں میں یہاں ہوتا ہے صرف برسات کے دو مہینے ساون اور بھادوں میں
یہاں نظر نہیں آتا - انڈے بھی پنجاب میں نہیں دیتا - پہاڑوں میں دیتا ہے
کھیت پر پرواز کرتا پھرتا ہے اور ایک جگہ کلکا کی طرح کھڑا بھی رہتا ہے جب بٹیر
بگلے اور چوہے کو نیچے بیٹھا دیکھتا ہے تو بڑی تیزی سے اس پر گرتا ہے - اور
مار لیتا ہے اڑتے ہوئے کا پیچھا کر کے نہیں مارتا - درختوں پر بھی اڑا کرتا ہے
رات کو تو اکثر درختوں ہی پر بسیرا لیتا ہے - تمام دن اس کو اڑنے ہی کا کام

ہے صرف دوپہر کو تھوڑی دیر کے واسطے ٹک کر بیٹھتا ہے اس کی عادت ہی کہ اگر پہلے حملے میں شکار اس کے ہاتھ سے بچ کر نکل جائے تو پھر دوسرا حملہ اُس پر نہیں کرتا۔ یہ بٹیر کے ساتھ ہی آتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی چلا جاتا ہے اسکو باز دام سے پکڑتے ہیں۔ مگر کچھ کام نہیں دیتا یہ دور سے بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے گویا چیل بیٹھی ہے۔ گیہوں کے کھیت پر بٹیروں کی تلاش میں اکثر منڈلایا کرتا ہے ؛

Lah Sfaid

لاہ سفید

یہ بھی خاکی لاہ کے ساتھ پنجاب میں آتا ہی اور جو حالات اول الذکر لاہ کے ہیں وہی اسکے بھی ہیں فرق صرف اتنا ہی کہ یہ اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہی

دوسرے یہ بہت بلند نہیں چڑھتا۔ زمین کے برابر برابر بڑی تیزی سے کھیتوں
پر اُڑتا چلا جاتا ہے آسمان پر کھڑا نہیں ہوتا۔ مگر تیز پرواز بہت ہے۔ کیسا ہی تیز پرواز
پرندہ کیوں نہ ہو اس سے بچکر نہیں جا سکتا۔ فاختہ۔ مینا۔ تیتر اور گنجشک وغیرہ تیز پرواز
پرندوں کو فوراً مار لیتا ہے۔ ہاں بیٹھے ہوئے جانور کو کبھی نہیں مار سکتا جس طرح
خاکی لاہ بیٹھے ہوئے کو مارتا ہے اور خاکی لاہ کے برخلاف یہ اُڑتا ہوا بالکل سفید
دکھائی دیتا ہے۔ قد و قامت بھی اول لاہ کے قریب ہے +

Lah Kagti

لاہ کاغتی قسم خشکی

یہ لال سری ترتی کے برابر ہوتا ہے رنگ بھی اُسی کا سا۔ سفیدی مائل
یہ کھیتوں پر اُڑتے اُڑتے ایک جگہ ٹھیر جاتا ہے اور دیر تک اُسجگہ ٹھرا یا کرتا
ہے اور کھیتوں میں سے ٹڈیاں مار مار کر کھاتا ہے پرندوں کو نہیں مار سکتا

یہ سب سے چھوٹا ہوتا ہی اوپر کے دونوں لاہ کے حالات میں جسطرح لکھا گیا ہی اُسی طرح یہ بھی جنگل میں اڑتا پھرتا ہے۔اور بالکل سفید معلوم ہوا کرتا ہے۔اسی واسطے اسکا نام کاغذی لاہ ہوگیا ہے اسکی خوراک کیڑے مکوڑے اور جنگلی چوہے ہیں*

Shub Khor Prind

شب خور پرندے

Ulloo

اُلّو دیسی قسم خشکی

یہ پانچ قسم کا ہوتا ہے۔جو کہ نمبروار بیان کی جاتی ہیں۔

Ulloo Klan

(۱) اُلّو کلاں

یہ رات کو نکلتا ہی اور رات ہی کو کھاتا پیتا ہے دن کو کبھی نہیں نکلتا کیونکہ خدا تعالی نے اسکی آنکھیں اس قسم کی بنائی ہیں کہ یہ دن کو سورج کی روشنی میں اچھّی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں چاندنی رات میں بڑا خوش ہوتا ہے تمام رات اُڑتا پھرتا ہے اور شکار مار مار کر کھاتا ہے جب فجر ہوتی ہے تو گھن سے جنگل میں کسی بڑے درخت پر دن بھر چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے جہاں بڑے درخت نہیں ہوتے وہاں زمین پر ہی بیٹھا رہتا ہی یہ بڑا زور آور بہادر جانور ہی اِس کو کوئی شکاری پرند نہیں مار سکتا۔ بلکہ اِس سے ہر ایک پرندہ ڈرتا ہے۔ اِس کی خوراک صرف گو ہے لیکن جیسے بہادر پرندوں باز وغیرہ کا دستور ہے کہ مردار کا گوشت نہیں

کھاتے اپنا مارا ہوا شکار ہی پسند کرتے ہیں ویسا ہی اس کا بھی دستور ہے جو پرندہ ملجائے مار کھاتا ہے خرگوش کو بھی نہیں چھوڑتا جب اِسے کوئی شکار نظر نہیں آتا تو یہ ترکیب کرتا ہے کہ ہل چلے ہوئے کھیت میں سے ایک ڈھیلا اُٹھا لیجاتا ہے اور بڑے بڑے گھندار درختوں پر جا کر اُوپر سے وہ ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے اس کے گرنے سے جو پرندے ان درختوں پر بیٹھے ہوتے ہیں اُڑ جاتے ہیں یہ اُن میں سے ایک دو کو مار لیتا ہے سردی کے موسم میں درختوں یا دیواروں کی سوراخوں میں چار انڈے دیکر بچے نکال لیتا ہے گھونسلا نہیں بناتا اور یہ بھی اس کا قاعدہ ہے کہ اگر اتفاقاً کسی جانور کو ایسے وقت شکار کرتا ہے کہ روز روشن ہو جاتا ہے اور سورج نکل آنیکا وقت قریب ہوتا ہے تو اُس شکار کو اُسوقت نہیں کھاتا۔ روزہ رکھنے والوں کی طرح سمجھ جاتا ہے کہ اب فجر ہو گئی ہے کھانے پینے کا وقت نہیں رہا۔ سارا دن اُس شکار کو لئے بیٹھا رہتا ہے۔ جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو یہ دائم الصوم پرندہ اپنا روزہ کھولتا ہے اور اپنے اُس شکار کو کھاتا ہے اسکے پاؤں پاچی یا دو گزنے سی پکڑا کرتے ہیں۔ اس کا رنگ خاکی آنکھیں بڑی بڑی سرخ۔ سر پر دو پر ایسے کھڑے ہوتے ہیں جیسے بلی کے دونوں کان۔ ان جانوروں کے علاقے مقرر ہوتے ہیں۔ ہر ایک جوڑا اپنے اپنے علاقہ کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے۔ اور وہاں کا سارا شکار اپنا ہی حق جانتا ہے۔ کسی اور اُلو کو وہاں نہیں آنے دیتا۔ اسکی آواز سختی اور بلندی میں مشہور ہے۔ شام کو یا رات کے سناٹے میں اسکی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ ایک شور میدان میں بیٹھا تہا۔ سورمی باز اس کو مارا جان کر

آسمان پر اس کے اوپر آن پڑا۔ مگر جب تیز پنجوں اور خونخوار چونچ کا مزا چکھا۔ تو چھوڑ کر بھاگ گیا اور یہ اُسی استقلال سے وہیں بیٹھا رہا۔ دن کی روشنی سے لاچار تھا۔ اگر رات ہوتی تو اس کے ہاتھوں سے سوری باز کا بچ کر جانا دشوار تھا۔

اِس قسم کے اُلو کا قد سفید چیل سے بھی بڑا ہوتا ہے اس کو یہ بھی کہتے ہیں کہ جب یہ مر جاتا ہے تو اس کی ایک آنکھ کھلی رہتی ہے۔ اور ایک بند ہو جاتی ہے مشہور ہے۔ کہ اگر کوئی اسکی کھلی آنکھ اپنے پاس رکھے تو اسے نیند نہیں آتی۔ اور اگر بند آنکھ کسی سوتے آدمی کے اوپر رکھ دیں تو وہ سویا ہی رہتا ہے اُسکی آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ اور اگر اس کے علاقہ میں کوئی عنقریب مرنے والا آدمی ہوتا ہے۔ تو یہ اس کا نام لے لیکر چیختا ہے جس سے وہ جلدی مر جاتا ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ اس کا گوشت کھانے سے آدمی اُلو ہو جاتا ہے یعنے اس کی عقل درست نہیں رہتی بعض لوگ اس کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں۔ لیکن مجھے ان باتوں کا یقین نہیں۔

اس کا پتہ قولنج اور لقوہ والے کو دیتے ہیں۔ اور چوب بلوط کی خاکستری ملا کر دینے سے سنگ مثانہ کو نکالتا ہے۔ اس کا مغز سر پر ملنے سے بینائی کو مفید ہے۔

Momára Ullóo

(۲) مُمارا اُلّو

یہ مسافر پرندہ ہے سردی کے موسم میں جبکہ فصل ربیع ہوتی ہے یہاں
آجاتا ہے یہ بھی رات ہی کو اڑتا اور کھاتا پیتا ہے۔ دن کو کبھی نہیں کھاتا۔ گوشت
خور جانور ہے گوشت کے سوا اور کسی چیز کو نہیں چھوتا۔ مگر جب بہت بھوکا ہوتا ہے
تو چوہے اور کیڑے مکوڑے بھی کھا لیتا ہے درختوں پر بھی بیٹھتا ہے انڈے
پنجاب میں نہیں دیتا۔ باز۔ جُرّے اور لگڑ اُسکو مار لیتے ہیں۔ پٹی سے بھی پکڑا
جاتا ہے بڑے روشک سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے اس کا رنگ بھی خاکی ہوتا ہے
رات ہی کو سفر بھی کرتا ہے دن کو اکثر ایسے جنگل میں ٹھیرتا ہے جہاں دریا ہو
یہ شکاریوں کے کسی کام نہیں آتا۔ اکثر چھوٹے چھوٹے ریگستانوں میں دریا

کے کناروں پر رہتا ہے آدمی نزدیک جائے تو اُڑ جاتا ہے جہاں آدمی ہٹا اور یہ پھر وہیں آبیٹھا +

Roshuk Klán

روشک کلان [۳]

یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اور یہیں ساون کے مہینے میں انڈے دیتا ہے خوراک اس کی بھی گوشت ہے۔ اس کو برہمنی بھی کہتے ہیں۔ شب خور ہے۔ دن بھر مکانوں اور کنوؤں کی سوراخوں میں چھپا رہتا ہے۔ اسکا رنگ خاکی ابلق ہوتا ہے اور قد سیاہ زاغ کے برابر۔ آنکھیں بڑی بڑی۔ باز اور جرے کی یہ بھی خوراک ہے۔ لگڑ بھی اس کو مار لیتا ہے پٹی اور دوگنرے سے پکڑتے ہیں۔ سوراخ میں بیٹھا ہوا نظر آجاتا ہے۔ تو ہاتھ سے بھی پکڑ لیتے ہیں۔ یہ باہر میدان میں بٹیر وا

اور اور جانوروں کو بھی مار لیتا ہے رات کو بولتا ہے دن کو نہیں بولتا۔ رات کو گھروں پر بولتا اور اڑتا ہے ؛

Roshuk Khurd

روشک خرد
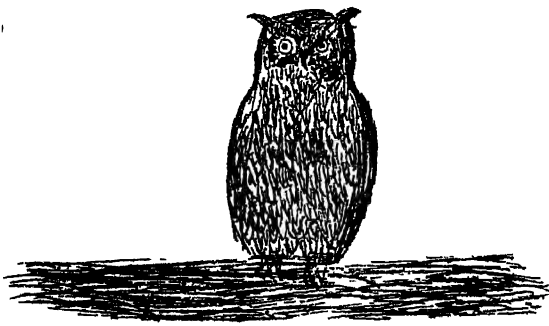
یہ پردیسی ہے سردی کے موسم فصل ربیع میں آتا ہے اسکی خوراک اور انڈے دینا اور پکڑا جانا اور سکونت سب ممارا قسم دوم کی سی ہے اور یہ آتا بھی اسی کے ساتھہ ہے اور چلا بھی اسی کے ساتھ جاتا ہے۔ قد میں لالڑی خورد کے برابر ہوتا ہے مگر کان بڑے الو کی طرح کھڑے ہوتے ہیں آنکھیں سرخ۔ یہ سوراخوں میں نہیں رہتا۔ دن کو بل ہتوری قسم نہچم کی طرح درختوں پر رہتا ہے۔ رات کو اڑتا پھرتا ہے۔ اسکو بھی باز۔ جُرّہ۔ باشہ اور شکرا مار لیتے ہیں۔ سیاہ چشم شکاری پرندہ نہیں مار سکتا۔ اسلئے چپ چاپ دن کو درختوں پر چھپا بیٹھا رہتا ہے ؛

Bil Btauri

(۵)- بل بتوری - یا - دیسی اُلّو

اسکی صورت شکل اور آواز سارے حالات روشک کلاں کے سے ہیں
یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اور درختوں اور مکانوں کی سوراخوں میں انڈے
دیتا ہے - یہ بھی دن بھر درختوں پر چپ چاپ چھپا بیٹھا رہتا ہے. رات کو
نکلتا اور کھاتا پیتا ہے زیادہ تر تو کرم ہی پر گذارہ کرتا ہے - کبھی کبھی چوہے اور چڑیاں
بھی مار کھاتا ہے اُسکو ہر ایک شکاری جانور مار لیتا ہے لگڑ اور ترمتی بھی اسکو
نہیں چھوڑتی پنجری سے پکڑا جاتا ہے قد میں ڈہاڈو کے برابر ہوتا ہے ہاڑ
اور ساون میں انڈے دیتا ہے رات کو اکثر بلند مکانوں اور محلوں پر بیٹھ کر
بولا کرتا ہے اسکی آواز ایسی مشہور ہے کہ ہر ایک صاف پہچان لیتا ہے - اُسکو
چبالکی بھی کہتے ہیں - اور فارسی میں چُغد کہلاتا ہے ٭

Chhapaki

چھپاکی قسم خشکی
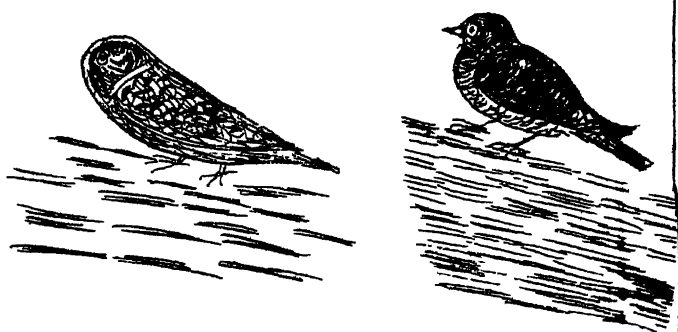
یہ ہمارا فصل خریف کا مہمان ہے گرمی کے موسم میں یہاں آتا ہے جنگل
میں رہتا ہے اکثر چپ چاپ زمین پر بیٹھ جاتا ہے کبھی کبھی درخت پر بھی جا
بیٹھتا ہے۔ اگر اس درخت کے نیچے آدمی چلا جائے تو بھی نہیں اُڑتا۔ ہاں
زمین پر بیٹھا ہو اور کوئی آدمی قریب سے گذرے تو فوراً اڑ جاتا ہے مگر دُور نہیں
جاتا۔ قریب ہی جا بیٹھتا ہے لوگ اس کو چھپاکی یا پتّی کی بیماری کیلئے مفید
سمجھ کر کھایا کرتے ہیں۔ گوشت لذیذ ہوتا ہے پنجاب میں انڈے نہیں دیتا
اس کے قد کے مقابلے میں مُونہہ اس کا بڑا ہوتا ہے چھپاکی کے لئے مفید
ہونے کے باعث اس کا یہ نام ہوگیا ہے۔ یہ پرندہ مثل ابابیل کے کشادہ
دہان مشہور ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ جس طرح دن کے پرندوں

کی ہوا میں خوراک قدرت سے رکھی گئی ہے اسی طرح بعض رات کے کھانیوالے پرندوں کی خوراک بھی ہوا میں ہے مثلاً یہہ چھپاکی اور ریل تبوری اور چام چڑک کی۔

یہ وہی جانور ہے جو رات کو جنگل میں اُڑتے اُڑتے ہی کیڑے کھایا کرتا ہے دن کو کچھہ نہیں کھاتا۔ اور نہ کبھی زمین پر بیٹھہ کر کچھہ کھاتا ہے۔ سر کا رنگ خاکی۔ باقی سیاہ و سفید ہوتا ہے۔ قد میں فاختہ کے برابر ہوتا ہے مادہ کا رنگ خاکی ہوتا ہے یہ ٹوٹرو کے برابر ہوتی ہے۔ یہ پنجاب میں اکثر تنہا رہتی ہے باشہ اسکو بہت مار کر کھاتا ہے۔ ہاڑ کے مہینے سے اسوج تک یہ یہاں دکھائی دیتی ہے۔ پھر نظر نہیں آتی۔ اس کے نام چھپاکی اور ریل تبوری کے نام چپاکی میں صرف ایک ب و ہائے مخلوط کا فرق ہے۔ بعض جگہ اسکو کرزل بھی کہتے ہیں ✤

Chum Gadur

چمگادڑ یا شپّر

اس کا نام شپر جو اصل میں شب پر ہے یہ کہہ رہا ہے کہ یہ رات کو اُڑنیوالا جانور
ہے دیکھو تو سہی یہ کیسا انوکھا جانور ہے ساری شکل تو چوہے کی سی ہے اور جسم
پر اُڑنے کے لئے پَر کا نام تک نہیں۔ گڈی کی طرح دونوں طرف کانپوں
پر بجائے کاغذ کے جھلی منڈھی ہوئی ہے اور اُس میں بلی کا سا پنجہ صاف

نظر آتا ہے جس سے یہ ہاتھ کا کام لیتا ہے مونہہ چوہے کا سا گویا بھیڑیئے یا
گیدڑ کا سا۔ یہ اور عجیب بات ہے کہ یہ کبھی زمین پر نہیں بیٹھتا۔ بلکہ اور پرندوں
کی طرح درختوں پر بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ جب اُڑتے اُڑتے تھک جاتا ہے تو
درخت کی ٹہنی کو پنجوں سے پکڑ کر لٹک جاتا ہے جیسے کہ تصویر میں ایک چمگادڑ
لٹکی ہوئی ہے اور گیدڑ کے ہمشکل ہونیکے سبب اس کا نام چمگادڑ جو چمگیدڑ
سے بنا ہے ہو گیا ہے جب ایک شاخ پر سے دوسری شاخ پر جانا چاہتا
ہے تو لٹکتے لٹکتے ہی پنجوں سے پکڑتا ہوا چلا جاتا ہے آفتاب طلوع ہونے
سے غروب ہوتے تک عادتاً نہیں اُڑتا۔ جب تک کوئی اشد ضرورت نہ آپڑے
شام ہوتے ہی اُڑنا شروع کر دیتا ہے۔ بڑا تیز پرواز ہے رات بھر خوراک کی
تلاش میں اُڑتا پھرتا ہے درختوں کا پھل اور میوے کا رس کھاتا ہے۔ ان کے
سوا اور کچھ نہیں کھاتا۔ پانی بھی تالابوں میں سے اُڑتے اُڑتے ہی پی لیتا ہے
سورج نکلنے سے پیشتر گھندار بڑے بڑے درختوں میں جا کر لٹک جاتا ہے۔ اس کے
دُم بالکل نہیں ہوتی۔ کان چوہے کی طرح کھڑے ہوتے ہیں اور چوہے کی
طرح یہ بچے بھی دیتا ہے۔ پرندوں کی طرح انڈے نہیں دیتا۔ اور بچوں کو چھاتیوں
سے دودھ پلاتا ہے۔ عام لوگ تو یہ خیال کرتے ہیں کہ کل پرندے انڈے
دیتے ہیں۔ لیکن یہ بات نہیں ہے اس کا قدرتی قاعدہ ہے کہ جن جانوروں
کے کان آدمی کی طرح سر میں سے باہر کی طرف نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ
سب بچے دیتے ہیں۔ اور جن جانوروں کے کان باہر نکلے ہوئے نہیں
ہوتے بلکہ کانوں کی جگہ صرف سوراخ ہوتا ہے وہ سب انڈے دیتے ہیں۔

اس کو ہندوستان میں بڑباگل کہتے ہیں۔ اور چھوٹی قسم چام چڑک کو چمگادڑ ۔ اسکی مادہ کی چوہیا کی طرح چھاتیاں ہوتی ہیں جب تک بچہ اڑنے کے قابل نہیں ہوتا یہ اُسے دودھ پلاکر پرورش کرتی ہے اور بندریا کی طرح سینے سے لگائے پھرتی ہے بڑباگل رات کو اُڑتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے چیل اُڑ رہی ہے۔ قد بھی اسکا چیل ہی کے برابر ہوتا ہے۔ گلہری کیطرح اس کے دانت بڑے تیز ہوتے ہیں پھلوں کو کتر کتر کر بہت خراب کرتی ہے ان کے جھلڑ کے جھلڑ اکٹھے رہتے ہیں۔ اس کو غلیل اور بندوق سے مارتے ہیں۔ اسکی نسبت لوگوں کا یہہ خیال غلط ہے کہ یہ مُونہہ سے ہگتا مُوتتا ہے اور اس غلطی کی وجہ یہہ ہے کہ یہ درختوں کے پھلوں اور میووں کا رس تو پی لیتا ہے اور پھوک مُونہہ سے پھینک دیتا ہے اس پھوک کو مُونہہ سے پھینکتا دیکھہ کر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مُونہہ سے ہگ رہا ہے۔ چام چڑکی یا چھوٹی چمگادڑ جو اسی قوم اور نسل کی ہوتی ہے۔ گھروں کی چھتوں کی سوراخوں میں رہتی ہے وہاں اس کی چھوٹی چھوٹی مینگنیاں پڑی ہوتی ہیں۔ اگر بڑباگل مُونہہ سے بول وبراز کرتی تو چمگادڑ بھی مُونہہ ہی سے ہگا کرتی۔ کیونکہ یہ دونوں جانور اصل میں ایک ہی ہیں۔ صرف قد میں فرق ہے۔ اس کا ایک نام خفاش بھی ہے۔ مکڑی اس سے بھاگتی ہے۔

Chám Chirki

چام چڑکی یا چھوٹی چمگادڑ
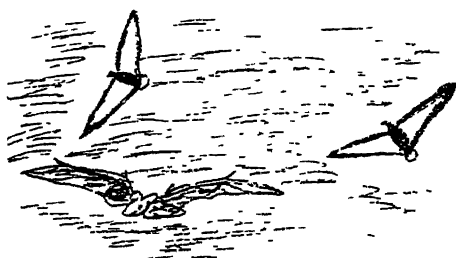
جیساکہ اوپر بیان کیا گیا ہے بڑباگل یا بڑی چمگادڑ اور یہ چھوٹی چمگادڑ ایک
ہی نسل کی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ قد میں بڑی ہوتی ہے اور یہ
چھوٹی وہ درختوں کی شاخوں کو پکڑ کر لٹک رہتی ہے اور یہ مکانوں کی سوراخ
میں اور درختوں کے کھوکھلے تنوں اور دیواروں کی دڑاڑوں میں گھُسر
کر الٹی چمٹ رہتی ہے وہ میوے کا رس کھاتی ہے یہ صرف ہوائی کیڑے
باقی حالات اُسی کے سے ہیں یہ بھی بہت سی اکھٹی ہو کر رہتی ہیں۔ جالی
میں پکڑی جاتی ہیں۔ اگر ایک بڑباگل کو مار کر کھیت کے پاس کسی درخت میں
لٹکا دیا جائے تو پھر اُس کھیت کا نقصان نہیں کرتیں۔ کیمیاگری کے
ہوس اسکے پیٹ میں پارہ مارتے ہیں۔ اسکا اور چمگادڑ کا سر بھی وغیرہ

سے ملا کر جہاں ملو وہاں بال پیدا نہ ہوں گے ٭

باب ہفتم

ہر قسم کے آبی و خشکی کے پرندے۔

اس باب میں ہر قسم کے پرندے خواہ آبی ہوں خواہ خشکی کے۔ خواہ مسافر ہوں خواہ دیسی۔ فصل ربیع کے ہوں یا فصل خریف کے سب ملے جلے ہیں۔ لیکن ہر ایک پرندے کے ساتھ اس کی قسم بتا دی گئی ہے اس لئے کہ اس کتاب میں پرندوں کی ترتیب قوم وار رکھی گئی ہے۔

Desi Kauá

دیسی کوّا

یہ پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

اول عام قسم

یہ وہی کوّا ہے جو دن بھر آبادیوں میں رہتا ہے اور گھروں میں جاکر لوگوں کو دق کیا کرتا ہے کھانیکی جو چیز دیکھتا ہے اڑا لیجاتا ہے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے مگر گردن کا رنگ خاکی - یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اور بیہیں ہاڑ کے مہینے میں درختوں پر گھونسلا بناکر چار انڈے دیتا ہے اور ساون کے مہینے میں بچے نکالتا ہے بھادوں میں اسکا بچہ اُڑنے کے قابل ہوجاتا ہے اور ماں باپ کے ساتھ کائیں کائیں کرتا پھرتا ہے اِسکی کوئی خاص خوراک نہیں ہر ایک چیز کھاجاتا ہے دنیا میں شایدہی کوئی ایسی چیز ہو جس کو کوّا نہ کھاتا ہو۔ اسکو شکاری پرندوں کے طعمے کیواسطے بندوق سے مارتے ہیں یا گُرگی یا جالی سے پکڑتے ہیں - پکڑنے والا اگر زنانہ بھیس کرکے پکڑے تو بہت سے ہاتھ آجاتے ہیں - باز - جرّہ - بحری - لگڑ وغیرہ ہر قسم کا سیاہ چشم و گلاب چشم شکاری جانور اسکو مار لیتا ہے اس قسم کا کوّا ہند و پنجاب کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا - سرد ملکوں میں زاغ سیاہ یعنی کالا کوّا ہوتا ہے بعضے لوگ اس کو کھاتے بھی ہیں - یہ بڑا ہوشیار اور چالاک جانور ہے چور اور ڈاکو بھی پرلے سرے کا ہے اور پرندوں کا تو چوکیدار ہے جہاں کوئی شکاری پرندہ آیا - اور یہ چلاّیا - اس کے چیخنے سے سارے پرندے ہوشیار ہوجاتے ہیں مگر پلیدی خور جانور ہے - مثل ہوگئی ہے - کہ "سیانا کوّا ہی گوہ کھاتا ہے" یہ اپنی گندی چونچ لوگوں کے پکے ہوئے کھانوں میں جھٹ ڈال دیتا ہے لوگوں کو مجبوراً وہ کھانا پھینکنا پڑتا ہے اسکی کائیں کائیں کی سخت آواز کون نہیں جانتا - کوئل اس کی بھی اُستادنی ہے - آنکھ بچاکر

اس کے کچھ نسلے ہیں سے اس کے انڈے تو پھینک دیتی ہے اور آپ انڈے دے آتی ہے یہ انہیں سیتا ہے اور اس کے بچے پالتا ہے اتنی عقل نہیں کہ اس کے انڈے یا بچے کو پہچان سکے۔ یہ بڑا چور اور اچکا ہے جو چیز کھانیکی پاتا ہے آنکھ بچا کر چوہوں کی طرح چرا لیجاتا ہے۔ کبھی سامنے سے اچک لیجاتا ہے بچوں کے ہاتھ سے زبردستی چھین لیجاتا ہے یہ دمہ اور جھپک کرنے میں بھی بڑا ہوشیار کہتے ہیں ملکا ایک دفعہ اس کے سامنے کوئی شکاری کسی پرندے کا شکار کرے تو یہ اسے خوب یاد رکھتا ہے۔ اور جب کبھی اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے اور اسی شکاری کے آنے کی خبر دمہ کر کے سب پرندوں کو دیدیتا ہے اور آپ اس کے سر پر چکر لگاتا اور برابر چلاتا رہتا ہے۔ ان کا ایکا مشہور ہے جہاں ایک کوے نے ذرا غل مچایا اور بیسیوں کوے اسکی آواز سنتے ہی دوڑ پڑے اور اس کے پاس پہنچکر غل مچاتے اور دشمن کو ٹھونگے مارنے میں اس کے شریک ہو گئے یہ علی الصباح کھانے پینے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے اور سارا دن پیٹ ہی کے دھندے میں لگا رہتا ہے اسکو زاغ اور کلاغ بھی کہتے ہیں۔ اسکا گوشت شہد کے ساتھ کھانے سے برص کے سفید داغ جاتے رہتے ہیں اور یہ بھی خیال ہے کہ اس کا خون بواسیر پر لگانے سے صحت ہو جاتی ہے سب پرندوں کے خلاف علی الصباح اٹھنے کی عادت بہت عمدہ ہے ہندوؤں کے سرادھوں میں یہ اپنا بچہ لیکر باہر سے شہروں میں آجاتے ہیں۔ یہ اسکو ایک قدرتی اتفاق بچہ پالنے کا ملجاتا ہے ؛

Zág Siyáh

دوئم زاغ سیاہ یا پہاڑی کوّا
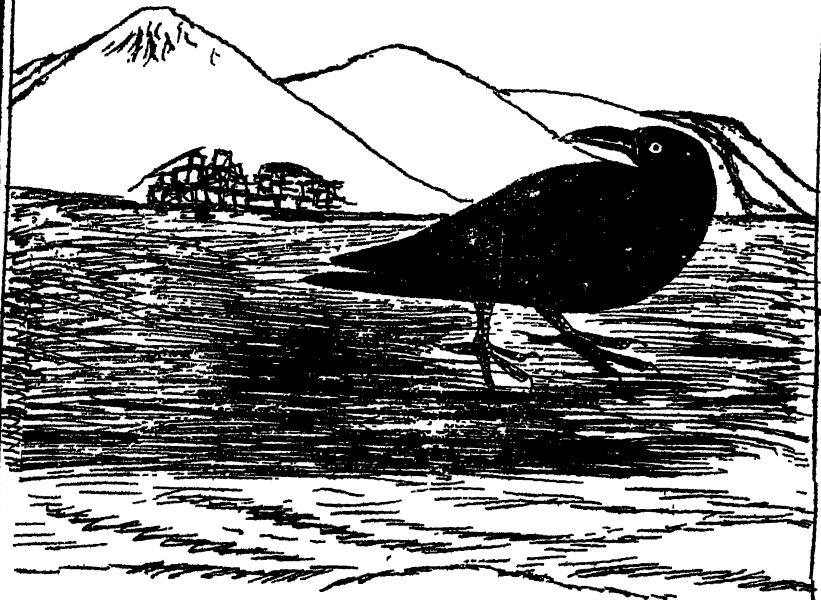
اُس کو پنجابی میں ڈھوڈرکاں کہتے ہیں اور ہندوستان میں پہاڑی
کوا۔ کیونکہ یہ سرد پہاڑوں میں بہت ہوتے ہیں۔ جب وہاں برف پڑنے لگتی
ہے تو نیچے میدانوں میں اُتر آتے ہیں یہ سب قسم کے کوّوں سے قد میں بڑا
ہوتا ہے پنجہ سے پکڑ کر کھاتا اور چیز اُٹھا لے جاتا ہے چیت کے مہینے میں درختوں
پر انڈے دیتا ہے اور بچہ بیساکھ میں اُڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے
کوّوں کو اہل اسلام نہیں کھاتے۔ یہ بڑا طاقتور ہوتا ہے۔ جس درخت پر یہ انڈے

دیتا ہے اگر اس پردیسی کوّا جا بیٹھے تو اسے جان سے مار دیتا ہے اور کوئی
شکاری پرندہ بھی درخت پر بھٹکنے نہیں پاتا۔ اگر آجائے تو یہ اس کے پیچھے پڑ
جاتا ہے اور دور تک اس کے پر کھولیں مارتا چلا جاتا ہے اور غضب یہ کرتا ہے کہ
پچھلے ہیں اس حصے کے ایک دو شہ پر اپنی چونچ سے کاٹ ڈالتا ہے حتی کہ وہ اڑنے
کے قابل نہیں رہتا اور زمین پر گر پڑتا ہے۔ اس [illegible] اس سے
ڈرتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پر کاٹ کر گرا [illegible] پہنچا ہی ہیں نہیں
ہوتا۔ ہر ایک ملک میں ملتا ہے۔ سردی کے موسم میں کثرت ہوتے ہیں گرمی
میں کوئی کوئی رہ جاتا ہے۔ باقی سرد مقامات میں چلے جاتے ہیں۔ مردہ جانور
جو جنگل میں پھینک دیئے جاتے ہیں وہ اسکی خوراک ہے۔ غلے کی قسم بھی کھا
لیتا ہے۔ جب جوار مکئی کی فصل طیار ہوتی ہے تو یہ کھیتوں میں سے جوار کے
گدگدے اور مکئی کے بھٹے توڑ توڑ کرلے جاتا ہے اور کہیں محفوظ جگہ زمین کھود
کر دبا دیتا ہے اور ضرورت کے وقت نکال کر کھاتا ہے۔ میں نے اس کوّے کو
ترکستان کے راستے میں مردہ آدمی کی لاش کھاتے دیکھا ہے اور ایسا ویران
راستہ تھا جہاں اس کالے کوّے اور کرل کے سوا پرندوں میں سے اور
بھیڑیئے اور لومڑی کے سوا درندوں میں سے کوئی اور پرندہ یا درندہ نہیں ہوتا
وہاں کوئی مسافر مر جائے تو ان چاروں قسم کے جانوروں ہی کے حصے میں
آجاتا ہے۔ یہ فوراً اُسے چٹ کر جاتے ہیں۔ اس راستے میں سوداگروں کے
ٹٹو۔ گھوڑے اکثر مر جاتے ہیں۔ اُن سے اُن کی گذران بخوبی ہوتی رہتی ہے
ویران بیابانوں میں اس کوّے کے سوا کوئی اور پرندہ نہیں ہوتا۔ مگر سردی

کے موسم میں جب وہاں برف پڑجاتی ہے تو یہ وہاں سے چلے جاتے ہیں یہ
دیسی کوّے کی طرح چور اور اُچکا نہیں ہے یہ بستیوں میں آتا ہی بہت کم ہے
ویرانہ پسند جانور ہے کسی جانور کے انڈے بچے بھی نہیں کھاتا۔ اس کو سر کے
میں گلا کر خضاب بناتے ہیں ایران میں ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہے تبر کی شکل کا
فولادی بڑا بیش قیمت اس کے دونوں طرف دھار ہوتی ہے اور لکڑی کا دستہ
لگا ہوتا ہے اس کو وہاں زاغ نول کہتے ہیں کیونکہ وہ بعینہ کوّے کی چونچ کی
صورت کا ہوتا ہے۔ اِس کوّے کو کلاغ بھی کہتے ہیں۔
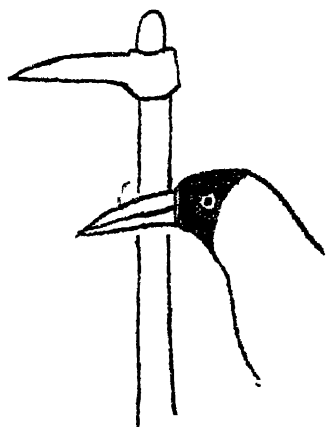
ایک زاغ نول سنہری کوفت کا کام خاص ایران کی ساخت میرے پاس تھی جو
میں نے راجہ موتی سنگھ پونچھ والے کو دیدی تھی +

zag Koil

سوئم۔ زاغ کوئل خریفی۔

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۳
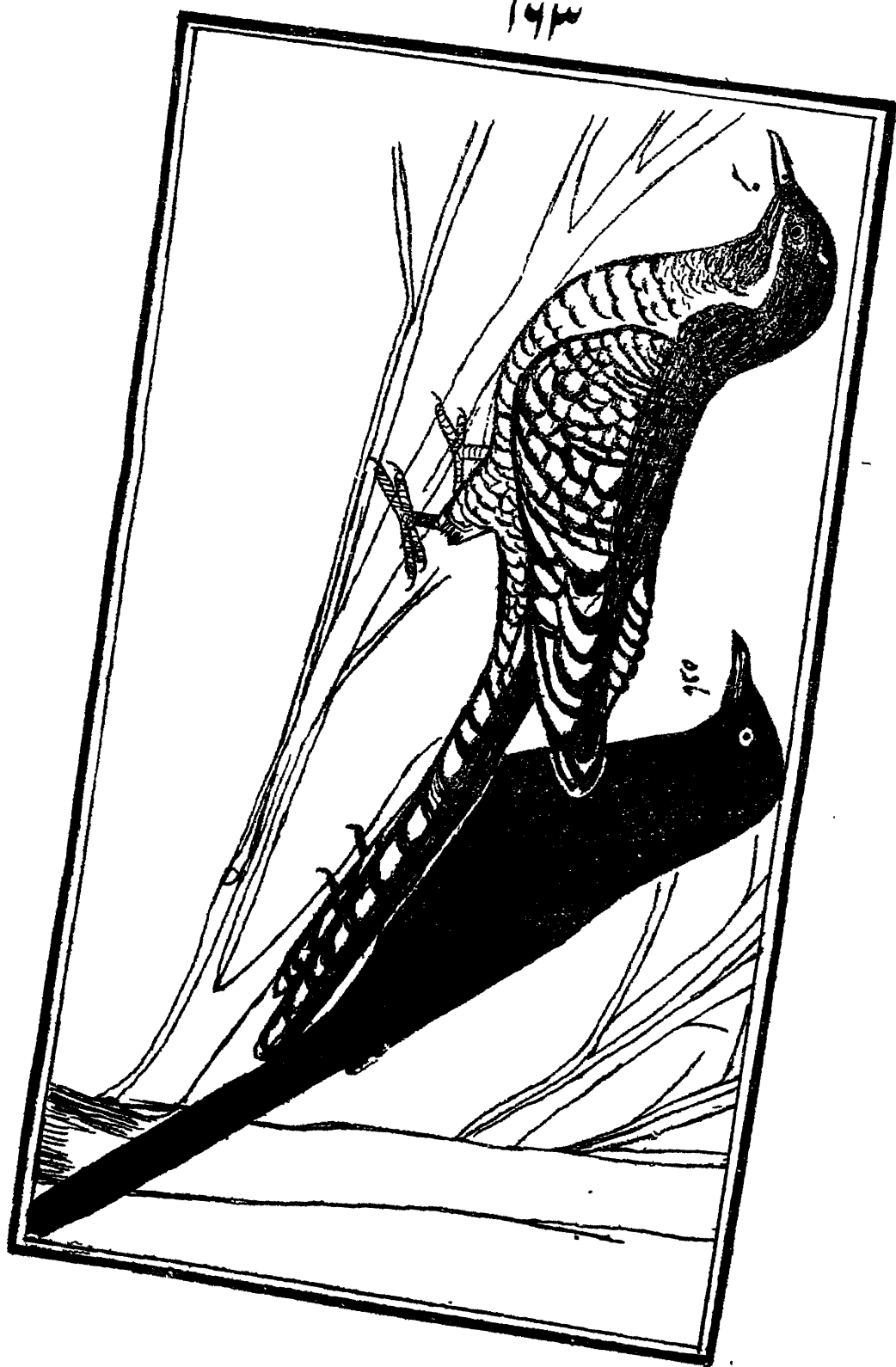
یہ بڑا مشہور مسافر پرندہ ہے آم کا اور اس کا ساتھ ہے ادھر آم میں مور آیا۔ اُدھر کوئل کی کوک سنائی دینے لگی۔ آم ہو چکتے ہیں تو یہ بھی چلی جاتی ہے برسات کے پُر فضا موسم میں یہاں باغوں میں کوکتی پھرتی ہر اور اپنی سہاونی آواز سے ہمیں خوش کرتی ہے۔ انہیں دنوں میں ہمارے دیسی کوّے انڈے دیتے ہیں اُن کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ کوئل اُن کے انڈے پھینک دیتی ہے اور آپ اُسکے گھونسلے میں انڈے دیدیتی ہے اور اِس طرح کوے سے اپنے بچّے نکلواتی اور پلواتی ہے لیکن یہ عجیب ترکیب سے اس کام کو کرتی ہے جس روز اسنے انڈے دینے ہوتے ہیں اُس روز نر اور مادہ دونوں ملکر کوّے کے گھونسلے پر چڑھ کر جاتے ہیں۔ کوّا جو انڈے سیتا ہوتا ہے۔ اُن کو آتا ہوا دیکھ کر اُن کو نکالنے کیواسطے دونوں نر مادہ نر کے پیچھے ہوتے ہیں اور نر کوئل کا اُن کو اپنے پیچھے کرلیتا ہے اور اُن کو اِدھر اُدھر لئے پھرتا ہے۔ گھونسلے کی طرف نہیں آنے دیتا۔ اور مادیں کوّے کا ایک انڈا گھونسلے میں سے پھینک دیتی ہے اور اُس کے بدلے اپنا ایک انڈا دے آتی ہے۔ اسی طرح دوسرے دن کوّے کا ایک اَور انڈا پھینک کر دوسرا انڈا دے آتی ہے اسی طرح چار روز میں چار انڈے دیتی ہے اگر ایک ہی کوے کے گھونسلے میں چاروں انڈے دینے کا موقعہ نہیں ملتا تو باقی کے انڈے کسی اور کوّے کے گھونسلے میں دیدیتی ہے اِس کے بچے جب تک خود نہیں اُڑ سکتے۔ جو کچھ کوّے لاکر کھلاتے ہیں وہی کھالیتے ہیں۔ مگر جب اُڑنا آجاتا ہے تو کوّوں سے الگ ہوکر اپنی نسل میں جاملتے ہیں۔ اور اپنی غذا پھل اور میوے

کھانے لگتے ہیں۔ یہی ایک پرندہ ہے کہ بچپن میں تو گوشت کھاتا ہے اور بڑپن
میں گوشت کو بالکل نہیں چھوتا۔ صرف میوے اور پھلوں پر گذارہ کرتا ہے
اور آم پر تو عاشق ہے کبھی اناج بھی کھالیتا ہے۔ اس کا سارا جسم تو سیاہ
ہوتا ہے مگر سر دریش کی طرح نہایت خوبصورت ہوتا ہے مادہ کی کوک مشہور
ہے۔ اُس کی آواز صاف پہچانی جاتی ہے مادہ اور نر کی آواز یکساں نہیں ہوتی
یہ جو کوئل کی کوک مشہور ہے یہ مادہ کی آواز ہے رات کو اس کی آواز بہت بھلی
معلوم دیتی ہے۔

کوئل دیسی کوّے سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے ان کا بھی جوڑا جوڑا الگ
رہتا ہے۔ لیکن سفر اکٹھے رات کے وقت کرتے ہیں۔ باز اور جرّے کے سوا
اور کوئی شکاری پرندہ اس کو نہیں مار سکتا۔ اس کا پنجہ اور پرندوں کی طرح
نہیں ہوتا۔ بلکہ اور ہی طرح کا ہے۔ یہ درخت نشین پرندہ ہے۔ کبھی زمین پر
نہیں بیٹھتا۔ اس کے نر کا رنگ ابلق ہوتا ہے کوئل کو زغنک بھی کہتے ہیں
اور فارسی کتابوں میں عقعق اور عکّہ اس کو لکھا ہے۔ زاغ دشتی بھی اس کو کہتے
ہیں۔ کتاب زبدۃ الاخبار میں صفحہ ۲۱۹ و ۲۲۰ میں کوئل کو عکّہ اور عقعق لکھا ہے
لیکن اُس میں یہ اس کی نسبت بالکل غلط درج ہے کہ یہ جانور اپنے انڈے پتوں
میں چھپا دیا کرتا ہے کہ چمگادڑ ان کے پاس نہ جائے۔ کیونکہ چمگادڑ کے پاس
جانے سے انڈے گندے ہو جاتے ہیں۔ شاید مصنف کتاب مذکور کو اس
سبب سے مغالطہ ہوا ہے کہ اُس نے اس کے گھونسلے میں کبھی انڈے رکھے
ہوئے نہیں دیکھے۔ اصل بات وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھدی ہے۔ کہ یہ کوّے

کے گھونسلے میں انڈے دے آتی ہے چنانچہ پنجابی میں اس مضمون کا ایک شعر بھی مشہور ہے۔

شعر

کوئل نوں کلک قضادی وگی جیہڑے بچے پالے ہنس کاواں
نالے سُتے سینے اگے چوگ نہ وانگر مانواں ✣

اس کے سوا میں نے خود اپنی آنکھ سے اس کے بچے کوّے کے پیچھے پھرتے ہوئے دیکھے ہیں اور جو شخص چاہے دیکھ سکتا ہے کہتے ہیں کہ اس کا دماغ لقوہ اور فالج کو مفید ہے۔ خنازیر کو بھی مفید ہے ✣ کابل میں ایک زاغ کوئل سے چھوٹا ہوتا ہے جسکو عکہ کہتے ہیں۔

چہارم۔ زاغ کانگی کلاں قسم خشکی

zág Kángi Klán
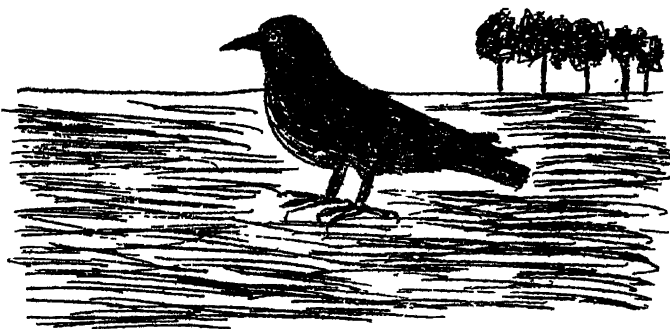
یہ بھی کوے کی قسم میں سے ہے فصل ربیع کے موسم سرما میں ہمارے
ہاں مہمان آتا ہے اور دن کو بہت بلند چڑھ کر سفر کرتا ہے سفر میں ہزار ہزار
اور دو دو ہزار کا گروہ ملکر جاتا ہے - قد میں دوم قسم کے کوے سے ذرا ہی چھوٹا
ہوتا ہے رنگ اس کا بھی سیاہ ہوتا ہے - مگر چونچ سفید چمکدار ہوتی ہے یہ
جانور گیہوں کے کھیت میں اور ہل پھری زمین پر اکثر بیٹھا کرتا ہے - اس کی
خوراک گھاس کی جڑ گھیرا اور گھوئیں جس کو مہنگا بھی کہتے ہیں اور اناج گیہوں
جو - موٹھی یعنے دھان - مکئی وغیرہ ہے - ہمارے ملک میں کاتک کے مہینے
میں آتا ہے - اور پھاگن یا چیت میں اپنے وطن کو چلا جاتا ہے چونکہ اس
کی خوراک عمدہ ہے - اس لیئے اس کا گوشت بھی عمدہ و لذیذ ہوتا ہے -
دن کو صبح و شام زمین پر چگتا ہے - دوپہر کو اور رات کے وقت درخت
پر جا بیٹھتا ہے - پہاڑ کی سوراخوں میں چار انڈے دیتا ہے - اس کی
آواز کوؤں کی قسم میں سے کسی سے نہیں ملتی - دوپہر کیوقت جب سخت
دھوپ اور گرمی ہوتی ہے تو یہ اُڑ کر نہایت بلندی پر چڑھ جاتا ہے - اور آسمان
کا تارا ہو کر سیر کرتا پھرتا ہے جال اور پوشیدہ سے اس کو پکڑتے ہیں - باز
اور جُرے سے بھی پکڑواتے ہیں جنگل میں بحری اسے مار لیتی ہے - مگر پالی ہوئی
بحری اسے نہیں مارتی - اسکو زاغ کشت بھی کہتے ہیں - اہل اسلام اسے
کھاتے ہیں ❊

Zag Kangi Khurd

قسم پنجم - زاغ کانگی خورد
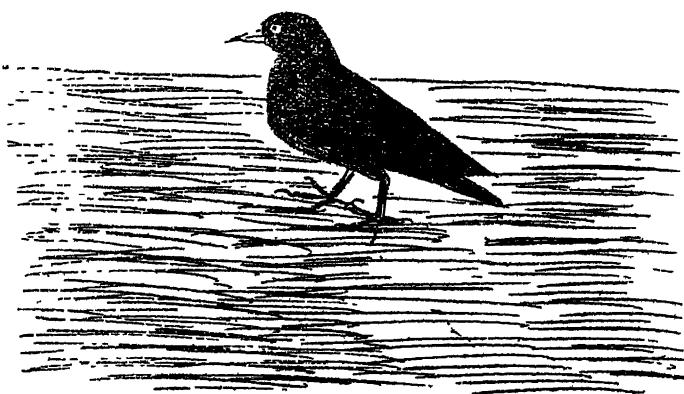
اِس کا سارا حال بالکل کانگی قسم چہارم کا سا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہ قسم کانگی قسم اول سے بھی بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اور اکٹھے ملکر رہتے ہیں اور فرق آواز میں بہت ہے۔ چھوٹے کا آواز باریک ہے اور بڑے کا آواز موٹا ہوتا ہے + ایک کانگی کابل میں آتی ہے جسکو لغچہ کہتے ہیں یہ پنجاب میں نہیں آتی اسلئے اسکا بیان علیحدہ نہیں کیا گیا۔ فرق صرف یہ ہی کہ اُسکی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں اور اِس کے سفید ہیں +

Totá yá Toti

طوطا یا طوطی پرند

خشکی

یہ جانور سردیرفانی اور اوسط درجہ کے سرد اور گرم ملکوں میں بسبب اختلاف موسم کے مختلف رنگ وروپ کا پیدا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بڑے سے بڑا طوطا بڑی بطخ کے برابر۔ اور چھوٹے سے چھوٹا گنجشک اور چھوٹے کے قد کے برابر دیکھا ہوا ہے۔ اگرچہ یہ جانور دنیا میں بہت قسم کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کا رنگ اور قد مختلف ہوتا ہے۔ ہر ایک ملک میں جدا جدا قسم کا ہوا کرتا ہے۔ مگر یہاں صرف اُن قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے جو پنجاب میں ہوتی ہیں یا کچھ عرصے کے لئے آجاتی ہیں۔ وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

Tota Mosafer

۱۔ طوطا مسافر فصل ربیع
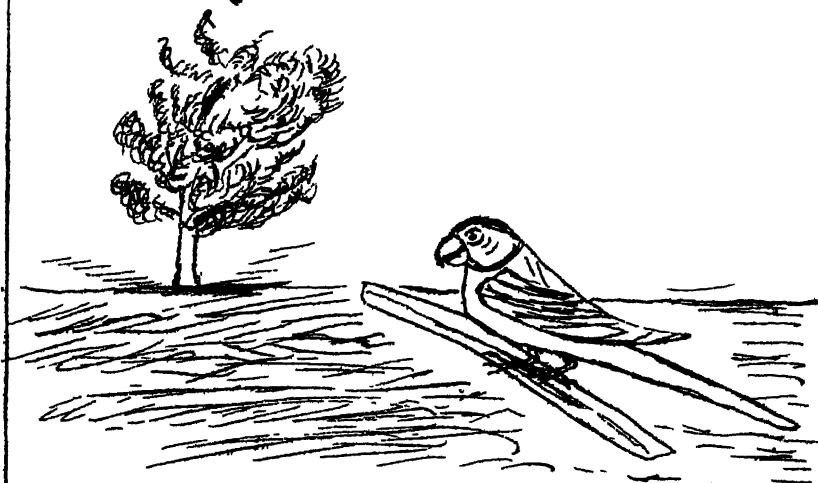
یہ چھوٹی قسم کا ہے اُسکو طوطی کہتے ہیں گرمی کے موسم میں آتا ہے
دس دس پندرہ پندرہ کا گروہ اُڑتا ہے۔ سارا سبز ہوتا ہے۔ مگر سر اور چونچ سُرخ
مادہ کا سر کاسنی رنگ کا ہوتا ہے اس کی خوراک میوے اور ہر قسم کے خوشے
اور پھلوں کی گٹھلیوں یا بیجوں کے مغز۔ رات کو درختوں پر گروہ کا گروہ بسیرا
لیتا ہے جالی میں پکڑے جاتے ہیں یہ پنجاب میں انڈے نہیں دیتے۔
بجری کے سوا اور کوئی شکاری پرندہ اِن کو نہیں مارتا۔ بجری بھی پکڑتی ہے
تو فوراً اسکی گردن کاٹ کر بدن سے سر جدا کر دیتی ہے۔ ورنہ اس کی چونچ
بھی بڑی تیز قینچی ہوتی ہے اِس کی چونچ میں بھی اگر بجری کی گردن یا
پنجہ یا کچھ اور آ جائے تو یہ بھی دو ٹکڑے کئے بغیر نہ چھوڑے۔ لوگ اس کو پا

کر گوشت وغیرہ اندر سے نکال ڈالتے ہیں اور کھال میں بُرادہ وغیرہ بھر کر اوپر سے سی دیتے ہیں جس سے طوطا بالکل زندہ معلوم ہوتا ہے ایسے مرے ہوئے طوطے ولائیت بہت جاتے ہیں یہ بیساکھ کے آخیر میں پنجاب سے رخصت ہو جاتے ہیں اور جیٹھ تک پہاڑوں میں انڈے دیکر بچے نکالتے اور پالتے ہیں۔ ہاڑ کے مہینے میں پھر یہاں آنا شروع کر دیتے ہیں۔ جہاں خوراک پاتے ہیں وہیں رہتے ہیں۔

Kátha Totá

۲۔ کاٹھہ یا دیسی طوطا
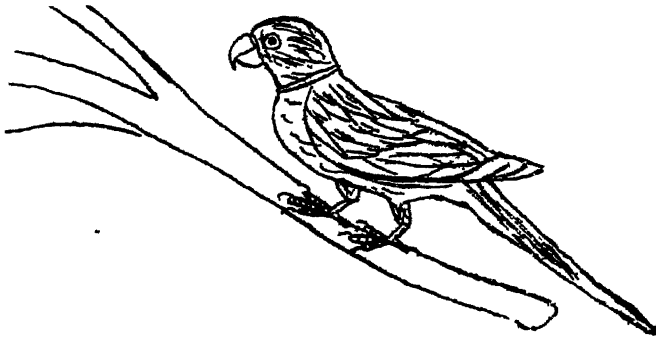
یہ پہلی قسم کے طوطے سے بڑا ہوتا ہے ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔

انڈے بھی پنجاب ہی میں دیتا ہے مکانوں کی سوراخوں میں یا درختوں کی
کھوکھلے ٹہنوں میں سے ان کے بچوں کی آوازیں آیا کرتی ہیں اس کا
رنگ بالکل سبز ہوتا ہے اور چونچ سرخ ۔ نر کے گلے میں سرخ اور نیلا کنٹھہ بھی
ہوا کرتا ہے اس کے انڈے دینے کا موسم چیت و بیساکھ ہے چار سے زیادہ
انڈے نہیں دیتا ۔ نر مادہ میں بڑا پیار اخلاص ہوتا ہے ۔ اس کو کوئی مار خور
شکاری جانور نہیں پکڑتا ۔ اگر پکڑ لے تو یہ فوراً اس کی ٹانگ چونچ سے کاٹ ڈالتا
ہے کیونکہ اسکی چونچ سارے پرندوں سے زیادہ مضبوط اور سخت گیر ہوتی ہے ۔
جنگل میں بحری یا کوئی البتہ اسکو مار لیتی ہے ۔ لیکن مارتے ہی اس کا سر
کاٹ کر پھینک دیتی ہے ۔ ان کے جھلڑ کے جھلڑ اکٹھے اڑتے ہیں مگر رہتا
جوڑا جوڑا ہی ۔ رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں ۔ انڈوں بچوں پر ہوتے
ہیں تو گھونسلوں میں جوڑا جوڑا رہتا ہے ۔ یہ میوے اور پھلوں کے مغز ۔
اناجوں کے خوشے گندہا ہوا آٹا ۔ روٹی ۔ اُبلے ہوئے چاول ۔ دال اور
گوشت کھایا کرتا ہے ۔ بعض لوگ اس کو کھاتے ہیں لیکن اسکا گوشت
لذیذ نہیں ہوتا ۔ کہتے ہیں کہ اس کی زبان اور پتہ کھانے سے انسان کی
زبان کی لکنت جاتی رہتی ہے ۔ صاف بولنے لگتا ہے ۔ اس کو لوگ
پالتے بھی ہیں ۔ اور کچھہ بولنا سکھا دیتے ہیں ۔ وہ بولا کرتا ہے ✦

Ráy Totá

۳۔ رائے طوطا دیسی
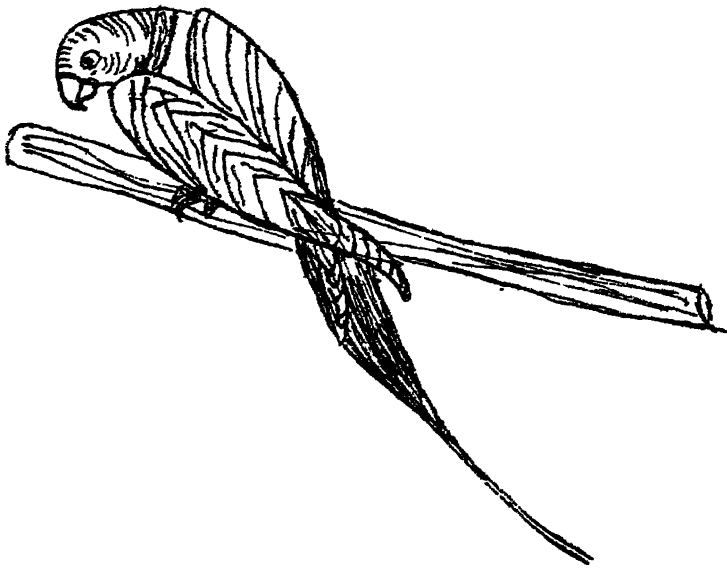
اس کے نام ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اَور قسم کے طوطوں سے بڑا ہوتا ہی سارے جسم کا رنگ سبز۔ دونوں بازؤں پر سرخ پان اور گلے میں سُرخ کنٹھا۔ چونچ نہایت سُرخ۔ نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ پڑھنے میں بھی اَور طوطوں سے تیز ہوتا ہے۔ جو پڑھاؤ جلدی سیکھ لیتا ہے اور خوب صفائی سے ادا کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی ننھا سا بچہ بول رہا ہے اس کو پیار سے میاں مٹھو کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ اپنے اس نام کو بھی یاد کر لیتا

ہے۔ اور اپنے مُنہ سے آپ میاں مٹھو کہنے لگتا ہے یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ اس کے باقی کل حالات دوسری قسم کے طوطے کے سے ہیں۔ اسکی چونچ اوروں سے بھی زیادہ مضبوط اور تیز ہوتی ہے یہ بیر کی گٹھلی جیسی سخت چیز کو چونچ سے توڑ کر اُسکی گری کھایا کرتا ہے اسکی زبان اور تیہ بھی اُسی طرح کام آتا ہے۔ اسکو بیغا بھی کہتے ہیں۔ یہ دامی پکڑا جاتا ہے اہل اسلام اس کو پنجہ گیر خیال کرکے اس کا گوشت کھانا مکروہ سمجھتے ہیں۔ مگر یہ بڑی غلطی ہے پنجہ گیر وہ جانور ہیں جو پنجہ سے شکار پکڑتے ہیں اور کھانے کی چیز کو پنجہ میں لیکر اُڑ جاتے ہیں۔ اور جب کوئی چیز کھاتے ہیں تو اس کو پنجہ سے دبا لیتے ہیں اور چونچ سے نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ جیسے چیل کو دیکھا ہوگا۔ طوطے میں یہ باتیں نہیں نہ تو کوئی چیز پنجے میں لیکر اُڑ سکتا ہی۔ اور نہ پنجے سے نیچے رکھی ہوئی چیز کو دبا کر کھاتا ہے۔ بلکہ یہ تو پنجے میں چیز اُٹھا لیتا ہے اور چونچ سے کتر کتر کر کھاتا ہے۔ جب کوئی چیز پنجے میں پکڑتا ہے تو پنجہ گیر جانوروں کی طرح پنجے کو زمین وغیرہ پر نہیں ٹکاتا۔ بلکہ پنجہ اپنے منہ کی طرف اُٹھا کر لیجاتا ہے۔ پس اس میں اور پنجہ گیر جانوروں میں بڑا فرق ہے۔ جو اس کے حال سے بخوبی واقف ہوگا وہ اس کو پنجہ گیر ہرگز نہیں کہیگا۔ دیسی کوّے کی نسبت بھی ایسا ہی خیال کیا جاتا ہے کہ کوّا پنجہ گیر نہیں ہے مگر کوّا پنجہ گیر ہے۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ کوّا اپنے پنجہ میں کھانیکی چیز کو پکڑتا ہے۔ تو پنجے زمین پر ٹکائے رکھتا ہے اور چونچ سے نوچ نوچ کر کھاتا ہے۔ طوطے کی طرح چیز کو پنجے میں اُٹھا کر مُنہ کے آگے نہیں لیجاتا۔ اور نہ چونچ سے کتر کر کھاتا ہے۔ اس کا کہانا فصاحت پیدا کرتا ہے *

نیل کنٹھ یا نیلا زاغ

اس کے بہت سے نام ہیں۔ ہندوستان میں نیل کنٹھ کہتے ہیں۔ فارسی میں نیلا زاغ۔ اور سبزک۔ چانہ۔ لیلارن۔ ہندو لوگ گرڑ دیوتا کہتے ہیں۔ اور دوسہرے کے دن اس کا درشن کرنا بہت مبارک سمجھتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک بڑا نیل کنٹھ یا سبزک کلاں۔ دوسرا چھوٹا نیل کنٹھ یا سوا سبزک ؛

Bṛá Nil Kunth

۱۔ بڑا نیل کنٹھ۔ یا سبزک کلاں
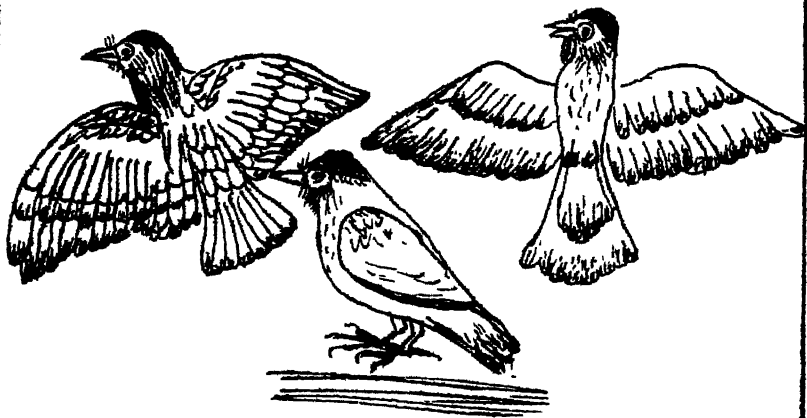
مشہور پرندہ ہے ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ بچے بھی یہیں نکالتا ہے
درختوں کی سوراخوں میں انڈے دیتا ہے اور گھونسلا بناتا ہے یہ تو اس کا نام
کہے دیتا ہے کہ اسکا رنگ نیلا یا سبز ہوگا۔ جب یہ بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو اس کا رنگ
خاکی سا ہوتا ہے کیونکہ اوپر کے پر خوبصورت نہیں۔ ہاں جب اڑتا ہے۔ تو
اسوقت سبز نیلے اور لاجوردی اور سفید ملے جلے بڑی بہار دیتے ہیں۔ اسکی
خوراک تو کیڑے اور ٹڈی ہیں۔ مگر جنگلی چوہے کو بھی مار کھاتا ہے۔ یہ آبادیوں
میں اکثر رہتا ہے اسکا قد فاختہ کے برابر ہے مگر جب پر کھولتا ہے تو اس سے
بہت بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا شکار لال سری ترمتی ملی ہوئی کرتی ہے۔ لگڑ
اور باشہ اور شکرا بھی مار لیتا ہے۔ وال نجیری سے پکڑا جاتا ہے۔ لوگ اس کا
ایک شے پر چوتھے کی بار یکے نجار والے کی گردن میں باندھا کرتے ہیں۔ اس کے
پروں کی کلغی بنا کر چرغ کی ٹوپی پر لگاتے ہیں۔ جس درخت پر اس کا گھونسلا ہوتا
ہے۔ اس پر کسی کو تے۔ چیل وغیرہ کو نہیں بیٹھنے دیتا۔ اس کی آواز بڑی
تیز ہوتی ہے۔ سخت ناگوار گذرتی ہے۔ اڑتا جاتا ہے۔ اور چیختا جاتا ہے اسکی
اڑان بھی عجیب طرح کی ہے۔ کسی طرف ٹائیں ٹائیں کرتا ہوا سیدھا جا رہا ہے
کہ یکایک نیچے کو غوطہ مار گیا۔ دیکھنے والے حیران ہو جاتے ہیں۔ کبھی اسی
طرح وائیں طرف یکایک کیتا جاتا ہے۔ کبھی بائیں طرف۔ کبھی سیدھا اوپر کو
چڑھ جاتا ہے۔ پھر بازو بند کر کے نیچے کی طرف سیدھا ایسا آتا ہے۔ گویا اسمیں
جان ہی نہیں۔ اب زمین ہی پر جا گریگا؛

Chhotá Nil Kunth

۲-چھوٹا نیل کنٹھ یا سُوا سبزک
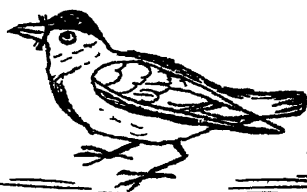
یہ سبزک کلاں سے چھوٹا ہوتا ہے فصل خریف ماہ ساون بھادوں میں آتا ہے۔ اخیر ماہ اسوج کو چلی جاتا ہے۔ صرف دو مہینے یہاں رہتا ہے۔ یہ ایسا تیز پرواز ہے کہ اُس کو کوئی شکاری جانور نہیں مار سکتا۔ اکثر پہاڑوں میں رہتا ہے۔ وہیں انڈے دیتا ہے۔ بڑے نیل کنٹھ کی طرح یہ بھی بیٹھا ہوا تو خاکستری و سبز رنگ کا معلوم ہوتا ہے۔ اڑتے وقت سبز پر اندر کے دکھائی دیتے ہیں تو بالکل ہرا و نیلا نظر آتا ہے۔ خوراک اسکی بھی کرم اور ٹڈے ہیں۔ آبادیوں میں نہیں رہتا۔ ہمیشہ جنگل میں ہی رہا کرتا ہے۔ دال چھبری سے پکڑتے ہیں ◆

باب ہشتم

آبی اور خشکی کے پرندے

Btair

بٹیر دیسی قسم خشکی

یہ جانور پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ (١) بٹیر۔ (٢) چنگی بٹیر۔ (٣) بل بٹیرا (٤) بل بٹیری۔ (٥) بٹیر۔ یہ سب جانور پنجاب میں ہمیشہ ملتے ہیں۔

Btair

۱۔ بٹیر
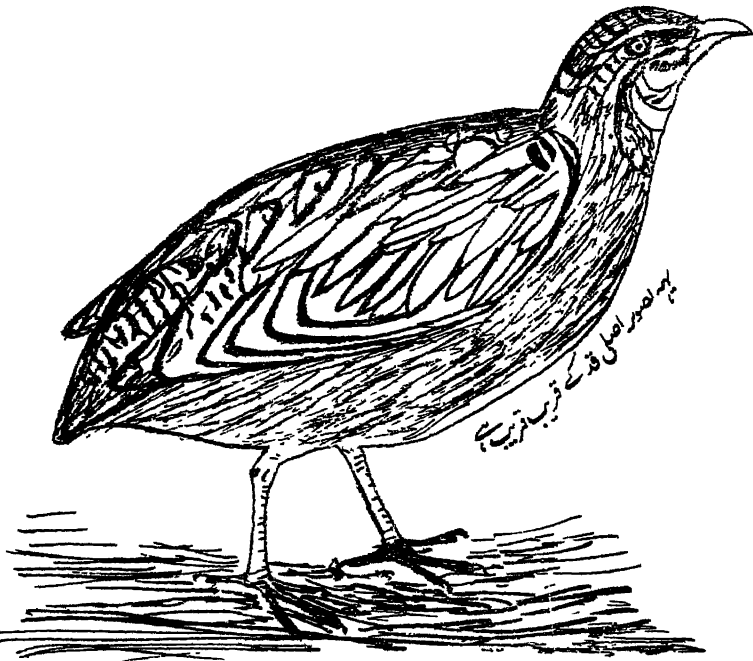
یہ بڑا مشہور جانور ہے سب جانتے ہیں۔ ہر ایک ملک میں ہوتا ہے
البتہ برفانی ملکوں میں گرمی کے موسم میں رہتا ہے جاڑے میں جب برف
پڑتی ہے تو چلا آتا ہے۔ اس کا رنگ چاہ آبی کا سا ہوتا ہے فرق صرف
اتنا ہے کہ چاہ آبی کی چونچ اور ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں اور بٹیر کی چھوٹی۔ اس کے
نر اور مادہ میں بھی اتنا فرق ہے کہ نر کے گلے میں سیاہ کنٹھہ ہوتا ہے اور
سینہ بھی کالا ہوتا ہے۔ اِس کو لوگ بڑی کثرت سے کھاتے ہیں۔ گوشت

لذیذ اور طاقتور ہوتا ہے۔ لیکن جن دنوں میں بٹیر انڈوں پر ہوتی ہے تو اسکا
گوشت خراب ہوجاتا ہے۔ خصوصاً ساون اور بہادوں میں تو اس کا
گوشت بہت ہی ناقص ہوجاتا ہے۔ میں نے یارقند اور ترکستان کے
سفر میں درۂ شہید اللہ خواجہ کے مقام پر اس قسم کا پرندہ دیکھا جس کی شکل
شباہت اور قدوقامت بعینہ بٹیر کا سا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اُسکی
ٹانگیں لمبی لمبی تہیں۔ اور وزن میں بھی وہ اس سے بھاری تھا۔ اسی طرح
ہر ملک میں طرح طرح کے پرندے ہوتے ہیں۔ جو پنجاب میں نہیں آتے
بٹیر کو سوتی جال میں پکڑتے ہیں۔ بذریعہ سرکسی کے۔ اور جال اور ٹٹی میں
بغیر سرکسی کے۔ بُلارے کے ذریعے سے بھی پکڑا کرتے ہیں شکاری
لوگ باشے اور شکرے سے بھی پکڑواتے ہیں۔ باز اور جرا بھی اُسکو مار لیتا ہے
تو مُتی بھی نہیں چھوڑتی۔ بعض لوگ کِرک کی آواز سے بھی تنہا جا کر پکڑ لیتے
ہیں۔ جال میں گھیر کر۔ مگر کِرک کی آواز سے صرف نر آتے ہیں۔ مادیں نہیں
آتیں۔ اسکی خوراک ہر قسم کا اناج دانہ اور کرم ہے۔ زمین پر سے اُٹھا کر کھاتا
ہے۔ درخت پر نہیں بیٹھا کرتا۔ زمین ہی پر رہتا ہے۔ زمین ہی پر مادہ انڈے
دیتی ہے۔ جیت کے مہینے کھیتوں میں اور ساون کے مہینے میں جنگل
میں۔ یہ رات کو اکٹھے مل کر سفر کرتے ہیں۔ ان کی آواز سیٹی سے ملتی جلتی
ہے۔ دُور دُور سے سنائی دیتی ہے۔ یہ زمین ہی پر رہنے والا جانور ہے
جب بہت لاچار ہوتا ہے۔ تو اُڑتا ہے بے ضرورت نہیں اُڑتا۔ یہ ایسا غریب
جانور ہے کہ دن کو جب کبھی اُڑتا ہے۔ تو ہر ایک شکاری اور گوشت خور پرندہ

اُس کو مار لیتا ہے اُس کو تدرو اور تیہو و تیہوج بھی کہتے ہیں عربی میں سمانی کہلاتا ہے ۔

Chingi Btair

۲۔ چینگی بٹیر
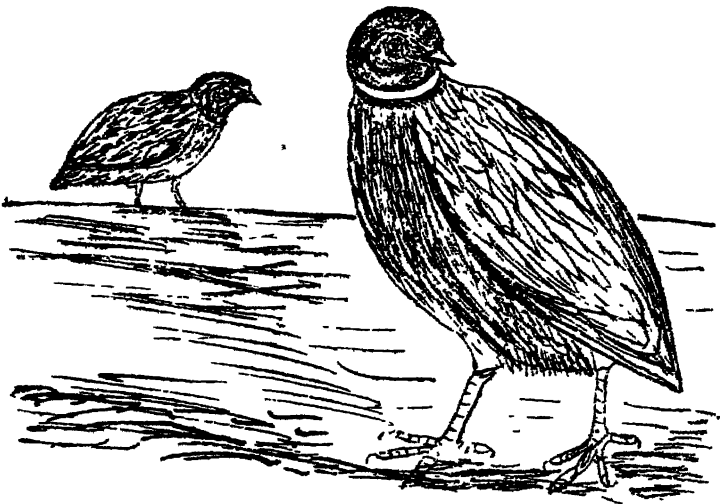
یہ بٹیر اوّل قسم کی بٹیر سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے اور رنگ میں بھی فرق ہوتا ہے۔ آواز بھی اور ہوتی ہے۔ رنگ میں یہ فرق ہے کہ اس کا سینہ سیاہ ہوتا ہے اور گلے میں طوق ہوتا ہے یہ ساون بھادوں کے مہینے میں یہاں بہت کثرت سے آجاتی ہیں۔ جنگل اِن سے بھر جاتے ہیں۔ یہ کھیتوں کی نسبت جنگلوں میں بہت رہتی ہیں۔ جنگلوں ہی میں انڈے

دیتی ہیں۔ اِسکی مادہ قسم اول کے بٹیرے سی جفتی کھالیتی ہی۔ اور اِس کا اسطح کا بچہ قد میں قسم اول کے بٹیرے کے برابر ہوتا ہے مگر شباہت میں اسی سے ملتا جلتا ہے۔ باقی اس کے حالات قسم اول کی بٹیر کے سے ہیں *

Bil Btaira

۳۔ بل بٹیر۔
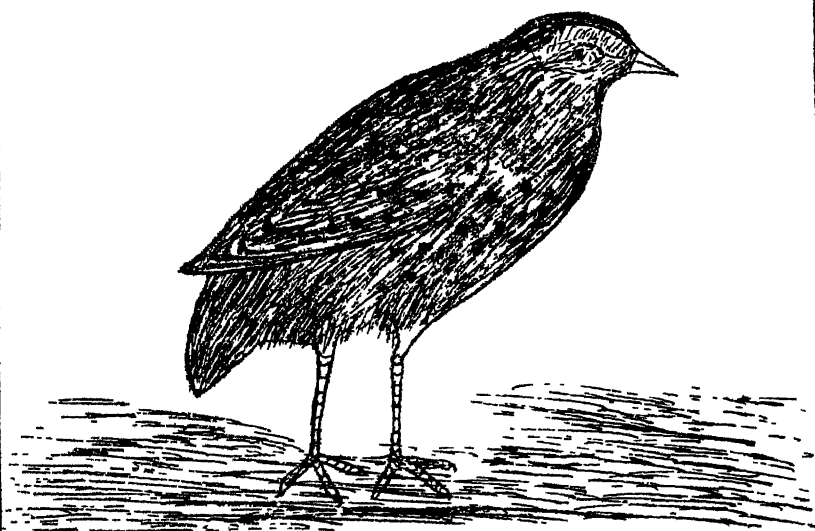
یہ قد میں جنگلی بٹیر کے برابر ہوتی ہے۔ یہ بھی ساون بھادوں میں یہاں کثرت سے آجاتی ہے۔ اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ جنگلی بٹیرا اور اس کے رنگ میں اتنا فرق ہے کہ اس کے پاؤں اور سینے کا رنگ زرد ہوتا ہے ایک بل بٹیری ہے اور ایک بل بٹیرا ہوتا ہے بل بٹیری بہت چھوٹی ہوتی ہے خاکی رنگ اور قد میں کنجشک خانگی کے برابر ہوتی ہے۔ چونکہ وہ بہت

کم ہوتی ہے اس لئے اسکا ذکر کرنے کی کچھہ ضرورت نہیں ہے - اور یہہ بل بٹیرا
بڑا ہوتا ہے اور اسکی آواز گھیرے کی سی ہوتی ہے - جو چھپکلی کے برابر ایک
چوپایہ جانور ہے بہت دور نہیں جاتی یہ ساون کے مہینے میں موٹھہ - ملہا
کے کھیتوں اور لمبی گھاس میں بیٹھا کرتی ہے - اس پر بڑے بڑے
جال ڈال کر پکڑ لیتے ہیں - سردی کے موسم میں یہ یہاں کم دکھائی دیتی ہے
چیت و بیساکھہ میں گیہوں کے کھیتوں میں انڈے دیتی ہے یہ جال سے
سے کم پکڑی جاتی ہے - باشے اور شکرے سے بھی پکڑتے ہیں اسکے باقی حالات
قسم اول کی بٹیر کے سے ہیں اور اسکی خوراک بھی وہی ہے ؛

Btairá

(۵) - بٹیرا
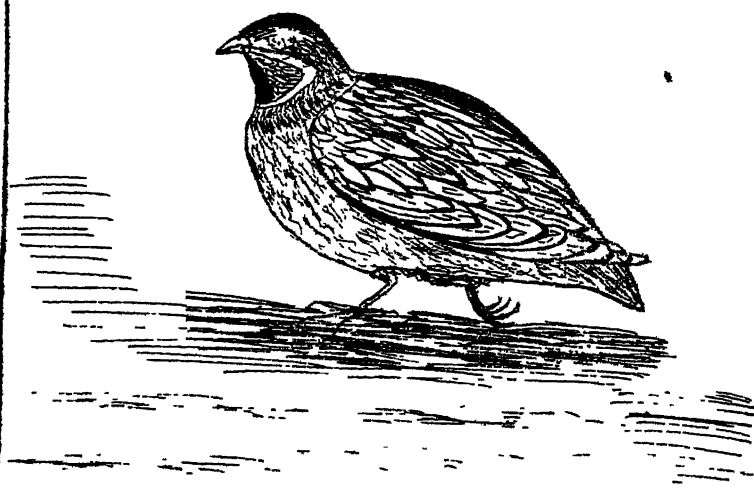
بٹیر کی پانچویں قسم وہ ہے جسکو قرآن شریف میں سلوا کے نام سے لکھا ہے۔ اور جو من کے ساتھ بنی اسرائیل کی سالہا سال تک خوراک رہی ہے اور من ترنجبین کی مانند ایک چیز درختوں پر ہوتی تھی۔ اس بٹیر کو کرک بھی کہتے ہیں سلوا کی شکل بالکل بٹیر کی سی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ملک یمن میں اب بھی یہ سلوا بٹیریں بہت ہوتی ہیں +

تیتر دیسی قسم خشکی

یہ بھی ۵ قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) سیاہ یا مشکی تیتر۔ (۲) سفید تیتر۔ (۳) لیسڑا۔ یا لٹورا۔ (۴) چکور + (۵) رام چکور

Titer Siyah

۱۔ تیتر سیاہ یا مشکی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۸۵
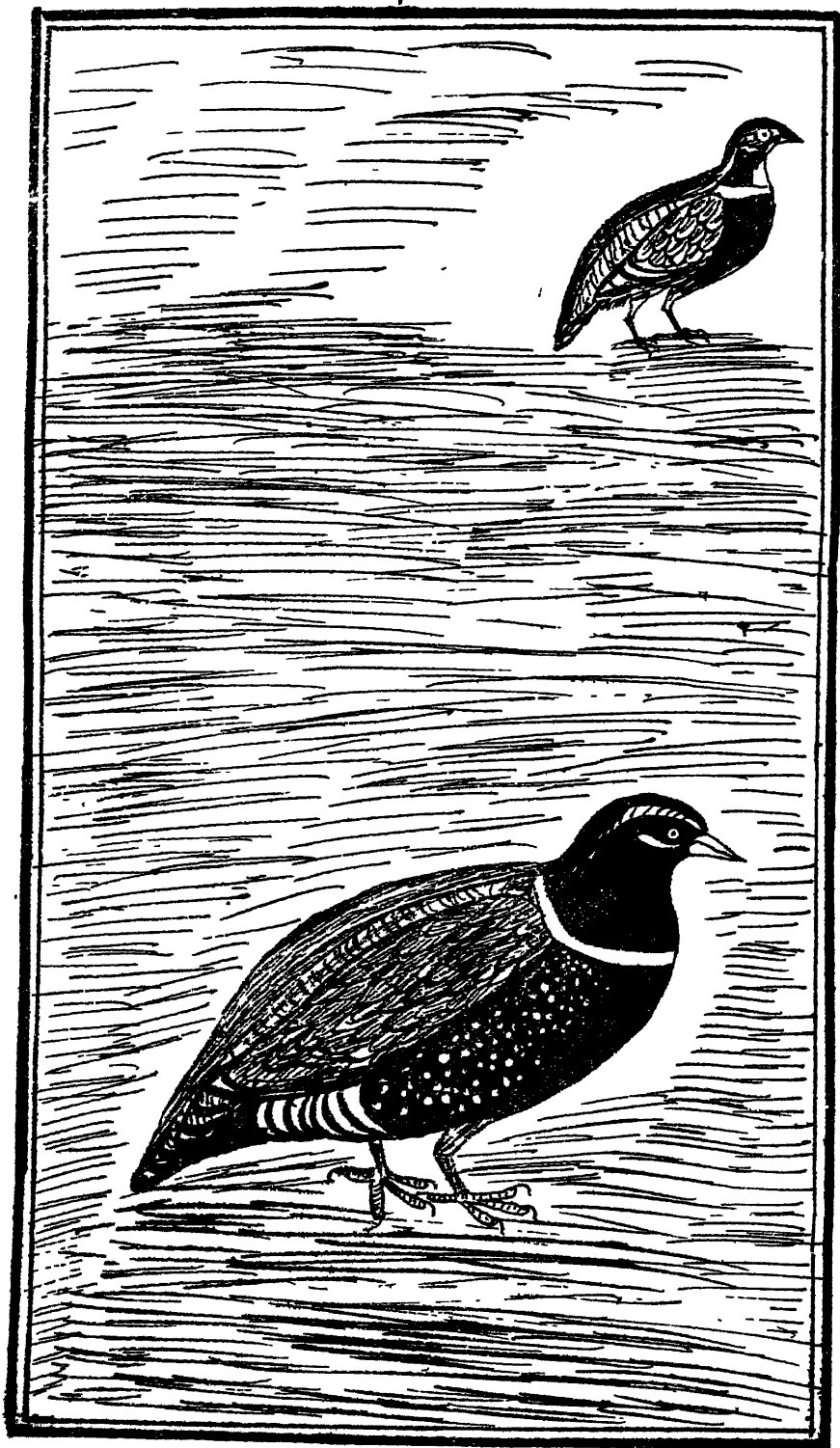
یہ جانور پنجاب اور ہندوستان میں ہمیشہ رہتا ہے۔ مسافر پرندہ نہیں
نہیں انڈے دیتا ہے سال میں دو دفعہ بچے نکالتا ہے ایک دفعہ ربیع میں
دوسری دفعہ خریف میں ہر دفعہ میں سات آٹھ بچے ہوتے ہیں۔ جوڑا جوڑا
الگ رہتا ہے یہ بھی بٹیر کی طرح درخت پر نہیں بیٹھتا ہمیشہ زمین ہی پر رہتا ہے
نر کا رنگ اور ہوتا ہے اور مادہ کا اور۔ نر خوبصورت ہوتا ہے جیسا کہ تصویر میں
ہے۔ آواز بھی دلکش ہوتی ہے مستی کے دنوں میں خوب چہکتا ہے ہر قسم
کا اناج کیڑے اور دیمک کھاجاتا ہے چوپایوں کے گوبر کو کرید کر اُس میں سے
بھی دانہ نکال کر کھالیتا ہے۔ اسکی آواز پر جنگلی تیتر فوراً آجاتے ہیں اور پکڑے
جاتے ہیں۔ اسکو پا دام یا جالی یا لنگ سے پکڑتے ہیں۔ اور بندوق میں چھر
بھر کر مارتے ہیں۔ باز اور جرّے سے بھی پکڑواتے ہیں۔ مرغ کی طرح صبح و
شام ضرور بولتا ہے یہ بھگوا کے ذریعے سے بآسانی پکڑا جاتا ہے دلنے کی
ڈھیری پر بھی صبح وشام ضرور مارکھا جاتا ہے۔ زمین پر بھی بڑی تیزی سے
دوڑتا ہے۔ آدمی کو دیکھ کر چوروں کی طرح چھپ جاتا ہی۔ اسکا شکار اگر باز
یا جرے یا باشے سے کرانا ہو تو بوگیر کتا ساتھ رکھنا چاہیئے۔ اِس کی چربی
جہاں بائی کا درد ہو وہاں ملتے ہیں۔ اس کا گوشت کھانا بصارت و فہم
کے لئے مفید ہے۔ اسکو دراج اور تیہو بھی کہتے ہیں۔ تیتر کی چربی درد کان
کے واسطے مفید ہے

Titur Sfaid

۲- تیتر سفید
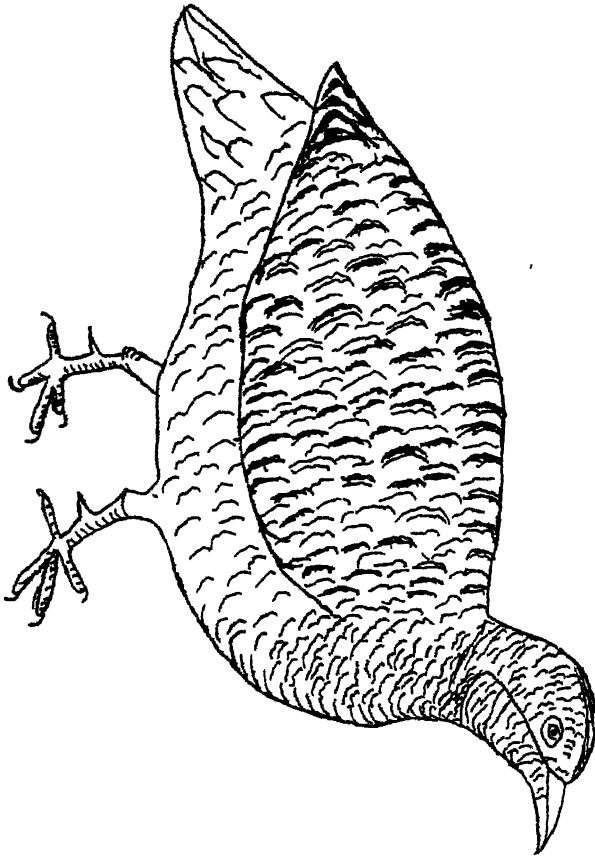
یہ تیتر سفید ہوتا ہے اوپر زرد و زرد دھبّے۔ پاؤں اور پنجے گلابی
پنجاب اور ہندوستان میں بہت ہوتا ہے یہ کالے تیتر سے چھوٹا ہوتا ہے
بولی بھی اُس سے علیحدہ ہے۔ یہ اکثر بہت بہت ملکر اکٹھے رہتے ہیں۔ یہ بھی

سال میں دو دفعہ ربیع و خریف میں انڈے دیتا ہے۔ زمین ہی پر رہتا ہے
درخت پر گھونسلا نہیں بناتا۔ البتہ رات کو اکٹھے ہو کر درخت پر جا بیٹھتے ہیں
ان کے پکڑنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ ایک دن پہلے ہر قسم کے اناج کی ایک ڈھیری
اُس جنگل میں لگا دیتے ہیں۔ جہاں یہ کثرت سے ہوتے ہیں۔ دوسرے دن صبح
اور شام کو جالی سے اکٹھے بہت سے پکڑ لیتے ہیں۔ خصوصاً اسکا شکار بھگوا کے
ذریعے بندوق سے کیا جاتا ہے یہ نر اور مادہ شکل میں یکساں ہوتے ہیں صرف
تھوڑا سا قد میں فرق ہوتا ہے اور نر کے پاؤں میں خار ہوتے ہیں۔ مادہ کے
پاؤں میں نہیں ہوتا ہے۔ اور تیتر کے گلے میں سیاہ کنٹھہ بھی ہوتا ہے۔
جن دنوں میں انڈے دیتا ہے دُبلا ہو جاتا ہے۔ باقی حالات کالے تیتر
کے سے ہیں۔ اُسکو بھی درّاج کہتے ہیں ◆

Laira yá Ltorá

۳۔ لیٹرا۔ یا لٹورا پہاڑی

یہ بھی سفید تیتر کے رنگ کا ہوتا ہے مگر قد میں اُس سے چھوٹا ہوتا ہے رہنے سہنے اور صورت شکل اور کھانے پینے میں بھی اُسی کی مانند ہے اِس میں اور اِس میں بڑا فرق ایک آواز کا ہے دوسرے یہ ہمیشہ پہاڑ میں رہتا ہے میدان میں نہیں آتا بٹیر کی طرح انڈے دیتا ہے۔ سفید تیتر ہی کی طرح پکڑا بھی جاتا ہے اس کے پیٹ کا رنگ اوپر کی طرف سے بٹیر کی مانند اور گلا سرخی مائل۔ اسکی بولی نہ تیتر سے ملتی ہے نہ بٹیر سے۔ قد بڑی بٹیر سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔ اس کا گوشت بیمار کو دیتے ہیں ؎

Chikor

۴۔ چکور دیسی پہاڑی یا کبک
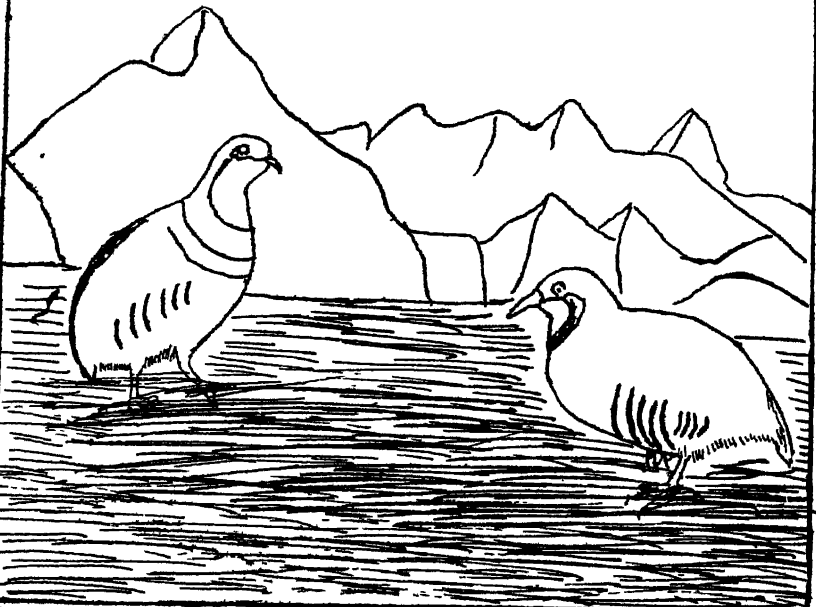
یہ بڑا مشہور جانور ہے۔ پہاڑوں میں رہتا ہے۔ پیاری شکل اور سہانی
آواز کے سبب بہت لوگ پنجروں میں پالتے ہیں۔ لاہور امرتسر میں اکثر
دوکانوں کے آگے ان کے پنجرے رکھے رہتے ہیں اس کا قد سیاہ تیتر
کے برابر ہوتا ہے۔ یہ خود میدان کے ملکوں میں نہیں آتا۔ پکڑ لاتے ہیں۔ اور
پنجروں میں رکھ کر پالتے ہیں۔ ہندوستان اور پنجاب کے پہاڑوں کے
سوا اور ملکوں کے پہاڑوں پر بھی کثرت سے ہوتا ہے۔ مثلاً چین۔ تبت۔ اور
خراسان وغیرہ۔ لوگ اس کو چاند کا عاشق کہتے ہیں اسکا رنگ بہت خوشنما ہوتا
ہے۔ نر اور مادہ میں کچھہ فرق نہیں ہوتا۔ صرف نر قد میں ذرا بڑا ہوتا ہے۔ اور
مادہ سے کسی قدر خوبصورت بھی۔ اُسکو لنگ سے پکڑتے ہیں اور باز و جُرّی
سے شکار کرتے ہیں۔ چھوٹے پا دام سے بھی پکڑ لیتے ہیں۔ بعض لوگ خون
کی بیماری میں اُسکو کھاتے ہیں۔ اِسکے پتّے کی خفقان والے کو نسوار یعنے
ہلاس دیتے ہیں۔ اُس کو لوا۔ کبک اور قبج کہتے ہیں۔ عربی میں اسکا نام حجل
ہے۔ اِسکا جگر کباب کرکے بچوں کو دیتے ہیں۔ جسکو صرع کی بیماری ہو۔ اور
گوشت اِسکا استسقا والے کو کھلاتے ہیں +

Rám Chikōr

۵ - رام چکور یا کبک دری پہاڑی برفانی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹۱

یہ رام چکور پہاڑ چکور سے بہت بڑی ہے۔ ہندوستان اور پنجاب کے برفانی پہاڑوں
میں رہتی ہے۔ میدان میں نہیں آتی۔ ہاں شکار کے شوقین لوگ پکڑ کر لاتے
ہیں۔ اور پنجروں میں نہیں پالتے ہیں۔ یہ پہاڑوں پر بھی ایسی بلندی پر
رہتی ہے۔ جہاں برف پڑی رہا کرتی ہے۔ بھیڑ کے چھ چھ مہینے کے بچے کے
برابر ہوتی ہے۔ بندوق اور بادام کے سوا یہ ہاتھ نہیں آتی۔ کوئی شکاری
پرندہ بھی اسکو نہیں پکڑتا۔ انڈے بھی برفانی پہاڑوں پر دیتی ہے۔ پنجاب
کے انہیں آدمیوں نے دیکھا ہوگا۔ جنکو برفانی پہاڑوں پر جانیکا اتفاق
ہوتا ہے۔ اسی کو کبک دری بھی کہتے ہیں۔ جس کا قہقہا اور چال مشہور
ہے۔ طاؤس یعنے مور سے اس میں زیادہ گوشت نکلتا ہے۔ اسکو درج
بھی کہتے ہیں ؛

Chhun Klah

چھنگلہ دیسی پہاڑی قسم خشکی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹۳
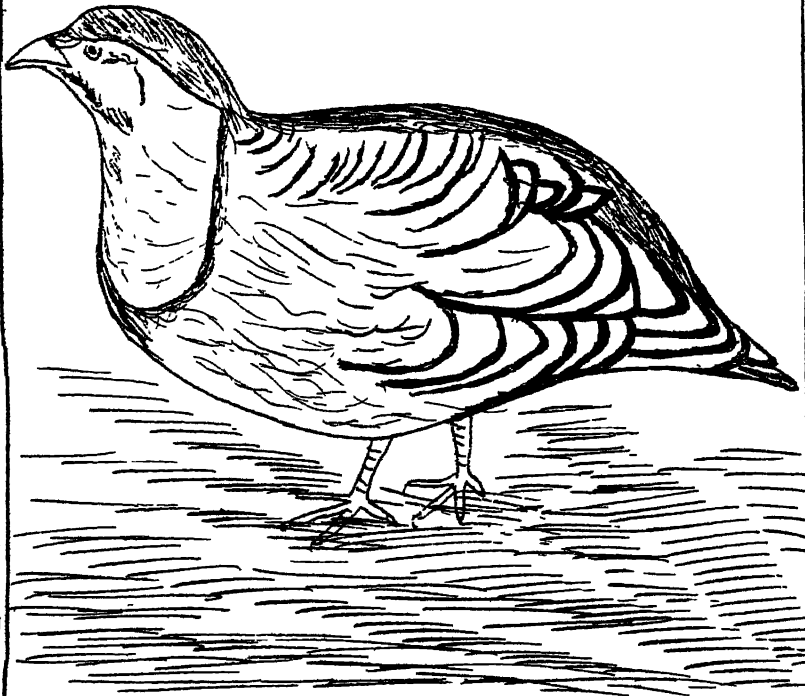
ان کے گروہ کے گروہ پہاڑوں میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ بڑا
بولنے والا جانور ہے اسکا رنگ خاکی خالدار نہائیت خوشنما ہوتا ہے اسکا قد
چھوٹے کبوتر کے برابر ہے۔ گرمی کے موسم میں کثرت سے انڈے دیتا ہے
مرغی کی طرح بچوں کو ساتھ لئے پھرتا ہے۔ باشے شکرے اور جالی
سے پکڑا جاتا ہے۔ میدانی ملک میں نہیں آتا۔ پہاڑوں ہی میں رہتا ہے
اس کے پکڑنے کی بھی وہی ترکیب ہے جو سفید تیتر قسم دوم کی ہے +

Bhatitur yá Bhattá

بھٹیٹر یا بھٹہ قسم خشکی

یہ جانور اس ملک میں صرف ۳ قسم کا ہوتا ہے۔

Bhatitur Siyah Síná

۱۔ بھٹیٹر سیاہ سینہ کلاں

یہہ ۳۔ انگلی والا پرند ہے۔ جو ہمیشہ زمین پر دوڑنے والوں میں سے ہے۔ یہہ کبھی درختوں پر نہیں بیٹھہ سکتا اور نہ بیٹھتا ہے۔

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹۵
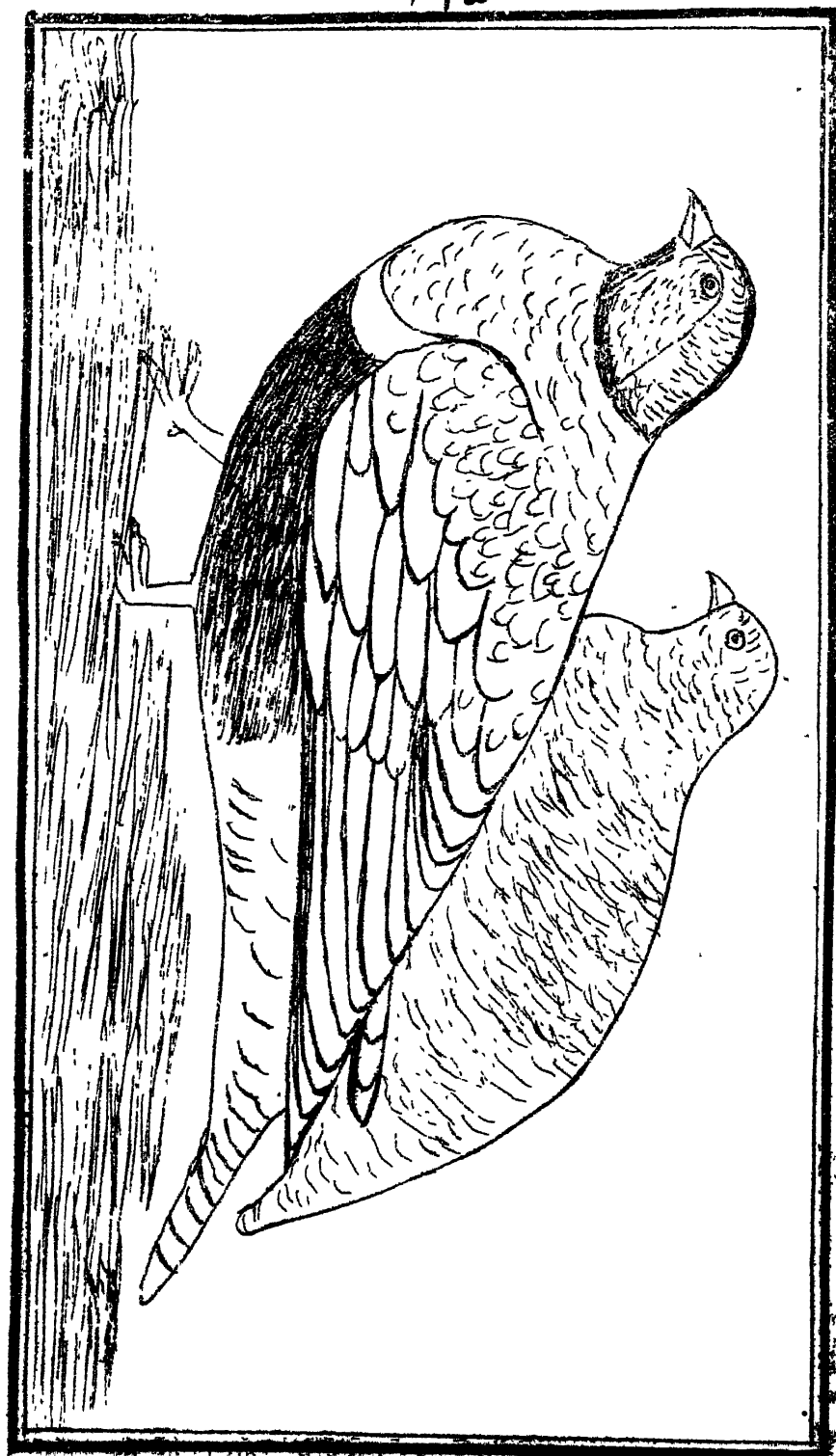
اِس کا سینہ سیاہ اور پیٹھ خاکی چھوٹی ٹانگیں بھاری اور بالدار ساِن
کے بھی گروہ کے گروہ چرتے چگتے پھرتے ہیں۔ عموماً فصل ربیع میں یہاں
آتے ہیں اور میدان اور جنگل میں رہتے ہیں شور میدانوں میں اکثر ملتے ہیں خاکی
رنگ کی پیٹھ ہونیکے سبب زمین پر بیٹھا ہوا نظر نہیں آتا۔ غور سے دیکھیں تو معلوم
ہوتا ہے۔ پاس جائیں تو اس سنّاٹے سے اڑتا ہے کہ آدمی حیران رہجاتا ہے
بڑا تیز پرواز ہے کوئی شکاری پرندہ اُس کو نہیں پکڑ سکتا۔ اس کا گوشت بڑا لذیذ
ہوتا ہے کھانے کے لئے اس کو جال اور پادام سے پکڑتے ہیں کبھی کبھی بحری
بھی مار لیتی ہے پنجاب میں انڈے نہیں دیتا۔ برفانی ملک میں جاکر دیتا ہے
موٹھ۔ سوانک۔ تل۔ ماش اور مونگ اور اور اناج بھی کھالیتا ہے درختوں
پر گھونسلا نہیں بناتا۔ زمین ہی پر رہتا اور انڈے دیتا ہے اِس کا شکار بیل کے
ساتھ خوب ہوتا ہے اسکی چال کی ترکیب سب پرندوں سے نرالی ہو اسکا
قاعدہ ہے کہ دن بھر میں صرف ایک دفعہ صبح کے وقت پانی پیتا ہے پانی
پینے کی جگہ بھی مقرر کر لیتا ہے۔ ہمیشہ اسی مقررہ وقت اور معینہ مقام سے پیتا ہی
وہیں شکاری اسکا شکار کر لیتے ہیں۔ اسکو سنگ خورہ اور قطائی بھی کہتے ہیں

Bhatitur Sfaid

۲۔ بھٹیتر سفید سینہ خاکی
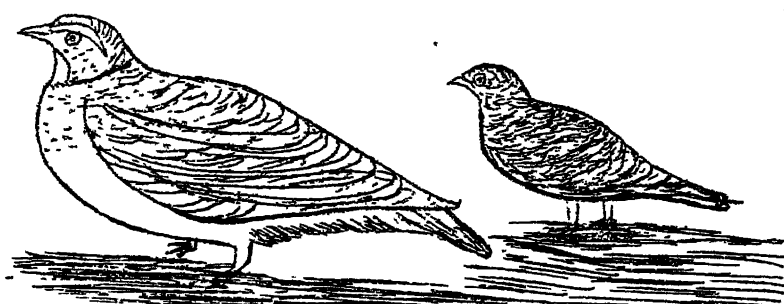
یہ قد و قامت میں قسم اول سے چھوٹا اور قسم سوئم سے بڑا ہے یہہ ریگستان بنگلہ فاضلکا وغیرہ کی جانب رہتا ہے حالات اسکے وہی ہیں ان تینوں میں عام تفریق یہہ ہے کہ قسم اول سیاہ سینہ مشہور ہے اور یہہ سفید سینہ اور تیسری قسم سفید خاکی ویسے عام نظارہ میں ایک ہیں شباہت خوراک بھی ایک ہی ہے۔ گوشت بھی کھانے میں یکساں ہے۔ دوسرے بھٹیتر دونوں قسم سے یہ قسم کم ہوتی ہے۔

Bhatitur Sfaid Khaki

۳۔ بھٹیتر سفید خاکی دوکرودیسی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۱۹۸
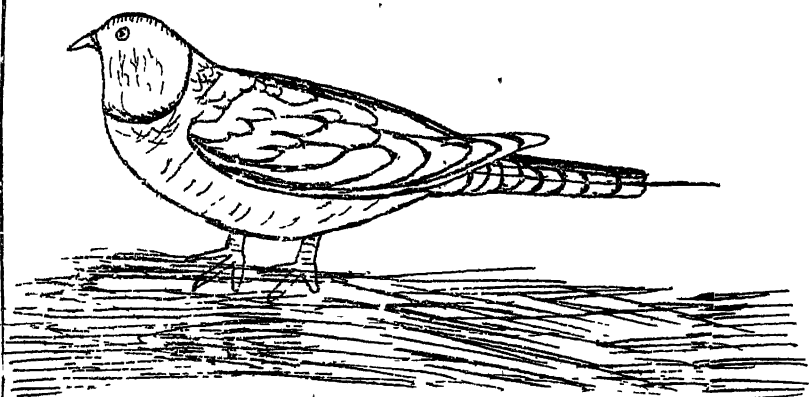
اس کا سینہ سفید اور پیٹھ خاکی ہوتی ہے اور سینے پر سیاہ طوق قسم اول
کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے۔ کبوتر کے برابر قد۔ پنجاب میں ہمیشہ رہتا ہے۔ یہیں
انڈے بھی جیٹھ بیساکھ میں دیتا ہے۔ اسکے باقی حالات بھٹیتر قسم اول کے
سے ہیں اسکو باشہ شکار کر لیتا ہے۔ اسکے اتنے نام ہیں قطا۔ لوا۔ سنگ خورہ
بھٹہ۔ بھٹتیتر۔ دوکڑو۔ تہوج۔ اسکے پانی پینے کا وقت اور مقام پہلی قسم کی
طرح مقرر نہیں ہوتا۔

یہہ دونوں قسم کے بھٹتیتر سنگ مثانہ یعنے مثانہ میں جو کنکریا
پتھری ہوجاتی ہے اس کے واسطے کھائے جایئں تو بہت فایدہ ہوتا ہے
یہہ بھی درخت پر نہیں بیٹھ سکتا۔

Murg Khángi

مُرغ خانگی یا مرغا مرغی

مرغا مرغی کو کون نہیں جانتا بچہ بھی تصویر دیکھتے ہی کہہ دیگا یہہ تو مرغا

مرغی ہے کیونکہ یہ اکثر گھروں میں پلے ہوئے ہیں نہ کونسا محلہ اور گلی کوچہ ہوگا
جہاں یہ دکھائی نہ دیتے ہوں ان کی عام قسمیں تو دو ہیں ایک خانگی دوسری
جنگلی پھر خانگی کی بہت سی قسمیں ہیں۔ اصیل۔ پٹنی۔ کڑک ناتھ۔ سبز وار
پہاڑی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح جنگلی کی بھی کتنی ہی قسمیں ہیں۔ چونکہ ان کو کوئی
پالتا نہیں اسلئے ان کی قسمیں معلوم نہیں۔ ہاں سنال اور چیچوڑانا اور کوسہ دیکھے
ہیں۔ یہ بھی اقسام پرند ہیں جنکے نر خوبصورت ہوتے ہیں اور مادہ سادہ شکل
کی۔

Murgá Murgi Khángi

۱۔ مُرغا مُرغی خانگی۔

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۰۰
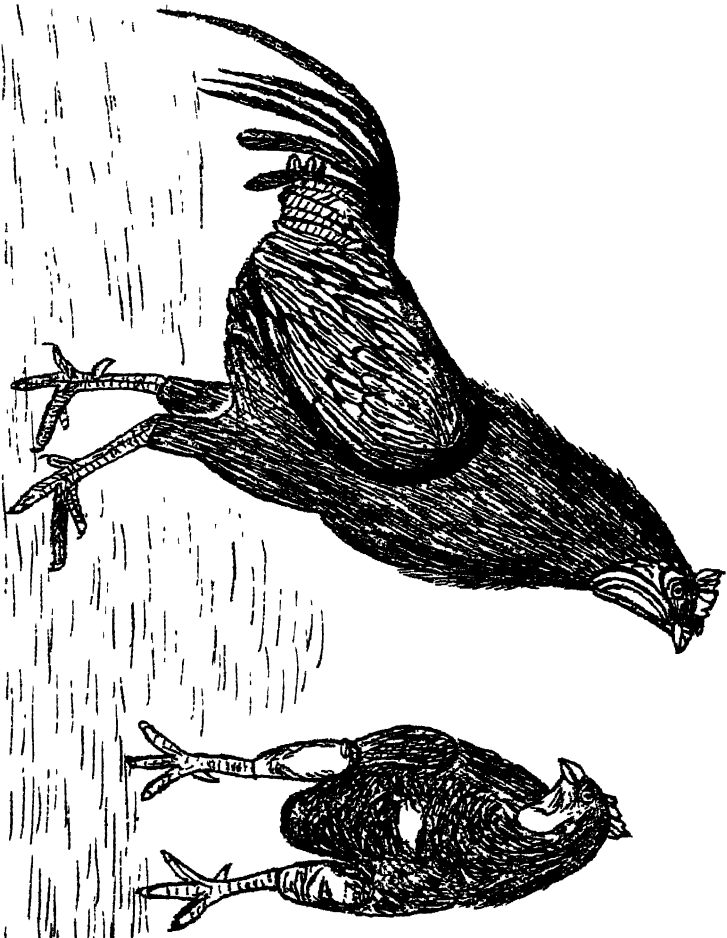
اگرچہ مرغ سحر اور چند پرندے بھی ہیں۔ مگر اصل میں مرغ سحر یہی ہے
یوں تو کاڑکریچی بھی مرغ سحر ہے اور چنڈورو کوئل۔ تیتری بنبیاہ اور اگن
بھی مرغ سحر ہیں۔ الا اور پرندے تو خاص مستی کے دنوں میں بولیں گے
اور مرغ خانگی بلا ناغہ ہر موسم میں پہر رات باقی ہوتی ہے تو بانگ دیتا ہے
اور یہہ اس کا کلیہ قاعدہ ہے کہ جب فجر کو اول مرتبہ بانگ دیتا ہے تو اپنے

پرول کو ضرور پھڑپھڑاتا ہے۔ بعدازاں خواہ کتنی مراتب بانگ دیتا ہو پرول کو نہیں مارتا۔ اسی طرح دن کو بھی جب پہلی دفعہ بانگ دیویگا تو ضرور ہی پرول کو پھڑپھڑا دیگا۔ اہل اسلام میں اسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ یہ پرول کا پھڑپھڑانا اسکا بجائے وضو کے ہے۔ کیونکہ فجر کے وقت جب یہ پہلے بانگ دیتا ہے تو فرشتہ سحر کو دیکھکر بانگ دیتا ہے۔

یہہ پنجاب اور ہندوستان میں بہت کثرت سے ہوتے ہیں بعض شوقین صرف خوبصورتی کے واسطے پالتے ہیں۔ بعض لڑانے کے واسطے اصیل خوب لڑتا ہے۔ بعض انڈے کھانے یا بیچنے کے لیئے۔ بعض آدمی تو اسی کی تجارت کرتے ہیں سینکڑوں مرغیاں پال لیتے ہیں۔ روز اُن کے انڈے بیچتے ہیں۔ سال میں کئی دفعہ بچے نکلواتے ہیں جب پاؤ یا پاؤ یا ڈیڑہ ڈیڑہ پاؤ کے ہو جاتے ہیں تو چوزے کہلاتے ہیں۔ ان کا گوشت بڑا طاقتور ہوتا ہے۔ اور لذیذ بھی سب پرندوں سے زیادہ۔ کھانیوالوں کے ہاتھہ بیچنے شروع کردیتے ہیں حتی کہ انڈے مرغی دساور بھی چڑھتے ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں چونکہ لاہور میں یورپین کثرت سے کھاتے ہیں اسلیئے پشاور سے صندوق کے صندوق انڈوں کے بھرے ہوئے لاہور آتے ہیں اور مرغیوں کے بھی کھانچے بھر بھر کر لوگ لاتے ہیں اور خوب نفعے اُٹھاتے ہیں۔ اصیل مرغ لڑائی کے سبب سے بہت قیمت پاتا ہے پانچ روپے سے لیکر تیس تیس روپے تک بکتا ہے پنجاب اور ہندوستان میں ٹینی کثرت سے ہیں ان سے کم پہاڑی۔ یہ قد میں چھوٹے بکرے کر

برابر ہوتے ہیں ان میں سے گوشت پانچ پانچ سیر نکلتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے
جنگل ہی میں مرغیاں رہا کرتی تھیں۔ پالنے کا گھروں میں دستور نہ تھا سب سے
پہلے کیومرث بادشاہ ایران نے پالا تھا جب سے پالنے کا دستور نکل آیا باقی
حالات سب جانتے ہیں۔

Jungli Murgián

۲۔ جنگلی مرغیاں
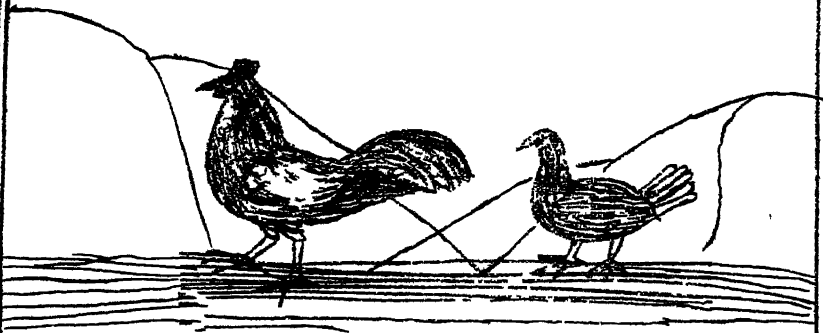
جنگلی مرغا مرغی بھی شکل و شباہت میں بالکل خانگی مرغا مرغیوں کی مانند
ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ قد میں چھوٹے ہوتے ہیں اور جنگلوں
میں ہی اکٹھے ہو کر رہتے ہیں بستی میں نہیں رہتے۔ اور جانوروں کی طرح
آدمیوں سے وحشت رکھتے ہیں۔ صبح کو یہ مرغ بھی خانگی مرغ کی طرح

اذان دیتا ہے اسکا گوشت خانگی مرغ سے اچھا ہوتا ہے۔ یہ اسوج اور کاتک اور چیت و بیساکھ میں چار دفعہ سال میں انڈے دیتا ہے اور بچے نکالتا ہے درخت پر گھونسلا نہیں بناتا۔ نر مادہ میں ایسا ہی فرق ہوتا ہے جیسا خانگی مرغا مرغی میں ہے۔ دن کو دوپہر کے وقت اور رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں صبح و شام چرتے چگتے پھرا کرتے ہیں ان کو ڈھیری ڈال کر جالی سے پکڑتے ہیں اور باز سے بھی شکار کراتے ہیں۔ پادام میں بھی پکڑ لیتے ہیں۔ یہ کیڑے اور ہر قسم کا اناج کھاتا ہے۔

یہاں اُن پرندوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو سرکار انگلشیہ کے عہد حکومت میں پنجاب میں آئے ہیں۔

چڑیا خانوں میں تو مختلف دیار و امصار کے پرندوں کی بہت سی قسمیں موجود ہیں۔ مگر چونکہ ان کی نسل پنجاب میں نہیں بڑھتی اسلئے ان کا ذکر کرنا ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں چند اقسام کے پرندے ہیں جنکی نسل پنجاب وغیرہ میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ ان کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ پرند مندرجہ ذیل ہیں۔

پیرو۔ تیتری۔ مرغ ولایتی بہت قسم کا۔
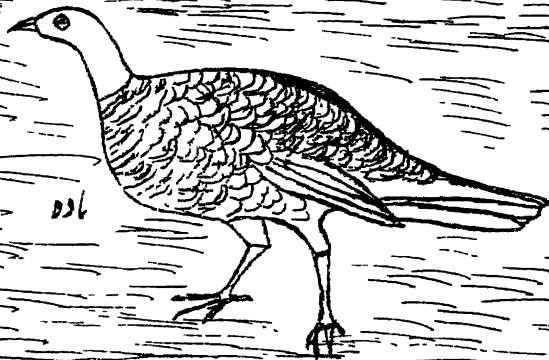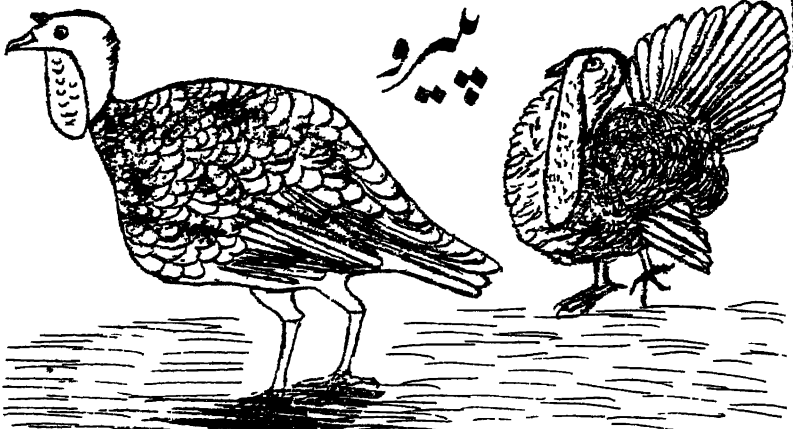
یہ پنجاب میں فیل مرغ کہلاتا ہے۔ قدوقامت میں مور یا کونج کے برابر
ہوتا ہے مگر صورت شکل میں مور کے موافق ہوتا ہے رنگ اس کا بھورا
سیاہی مائل سرخی نما ہے سر پر اسکے ایک کلغی مرغ کی سی ہوتی ہے جسکو
مستی کیوقت ہاتھی کے سونڈ کی طرح پاؤں تک لٹکا لیتا ہے اسوقت سونڈ
اس کا سرخ رنگ ہوجاتا ہے اور سینہ کے نیچے کا گوشت بھی سرخ ہوجاتا
ہے۔ دیر تک ناچتا رہتا ہے۔ اسوقت اسکی مادہ بھی اسکے گرداگرد قربان
ہوکر پھرتی رہتی ہے۔ سوائے حالت مستی کے ہر وقت سونڈ اس کا سمٹ

کہ ایک چھوٹی سی جوتی بنجاتا ہے۔ اسی سونڈ کے سبب سے پنجابی میں اسکو فیل
مرغ کہتے ہیں۔ اور بعض ناواقف پنجابی اسکے کھانے سے پرہیز کرتے ہیں
مگر حرام نہیں بلکہ عرب میں بہت ہوتا ہے وہاں اسکو بلا تامل کھاتے ہیں
گوشت اسکا کھانے میں بڑا لذیذ اور عمدہ ہوتا ہے۔ یہ مرغ کی طرح سال بھر
انڈے دیتا ہے۔ ایک نوبت میں دس بارہ انڈے دیتا ہے۔ بچہ اسکا
عموماً مرغی کے نیچے نکالا جاتا ہے اور اب پنجاب میں اسکی نسل بڑھتی جاتی
ہے۔ اسکی مادہ شکل صورت میں سادہ ہوتی ہے نر مادہ کی تمیز ایک نظر پر
ہی ہوجاتی ہے ؎

Titri

تیتری
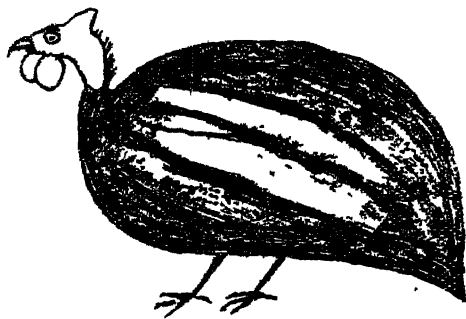
یہ پرند بھی مثل پیرو کے ایک عجیب قسم کا خوبصورت پرند ہے قدو
قامت مرغی کے برابر ہوتا ہے۔ رنگ اسکا سیاہ بوند چھیٹ کی طرح ہوتا ہے

جسم پر سفید سفید داغ ہوتے ہیں جنسے اسکی خوبصورتی دوبالا ہوتی ہے اور
گردن اسکی باریک ہوتی ہے اور اسپر بال نہیں ہوتے۔ آواز اسکی اپنی
طرز پر خصوصیت کے ساتھ مشہور ہے مادہ اسکی بہت بولتی رہتی ہے نر
مادہ میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ نر مادہ شکل سے شباہت ہوسکتے ہیں باہم
ان کے بڑا اتفاق ہوتا ہے۔ جلد کا جلد بنکر رہتے ہیں۔ مادہ اس کی
ہندوستان میں آٹھ مہینے اور پنجاب میں چھ ماہ تک انڈے دیتی رہتی
ہے یعنی جیٹھ سے لیکر کاتک کے مہینے تک۔ بچہ خود نہیں نکالتی مرغی کی
نیچے بچے نکالے جاتے ہیں۔ گوشت اسکا کھانے میں مرغی کے چوزہ کے
موافق ہوتا ہے۔ بڑی مرغی سے اچھا ہوتا ہے۔ پنجاب میں اس تیتری اور دیسی
مرغ کے باہم جوڑ کھانے سے ایک عجیب قسم کی نسل پیدا ہوئی ہے جو دوسری
جگہ نہیں پائی جاتی۔ اسکا ذکر معہ تصویر کے آگے کیا جاویگا۔

Murg Khāngi

مرغ خانگی ولائیتی

دیسی مرغ کی طرح کے عجیب عجیب قسم کے مرغ سرکاری عملداری سے پنجاب
میں لائے گئے ہیں جنکی نسل پنجاب میں بڑھتی جاتی ہے بعض ان میں
بہت بڑے بڑے قدوقامت کے ہوتے ہیں اور بعض بہت ہی چھوٹے

چھوٹے ہوتے ہیں اور بعض کے پاؤں پر بال و پر ہوتے ہیں ان کی
اپنی اپنی نسل بھی جداگانہ ہے اور پنجاب میں اب دیسی مرغوں میں مل کر
ان کی نسل دوگلی سی ہوگئی ہے۔

Nai Qism ka Prind

نئی قسم کی پیدائش کا پرند
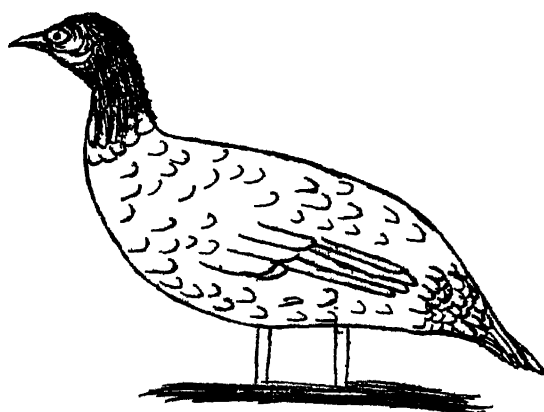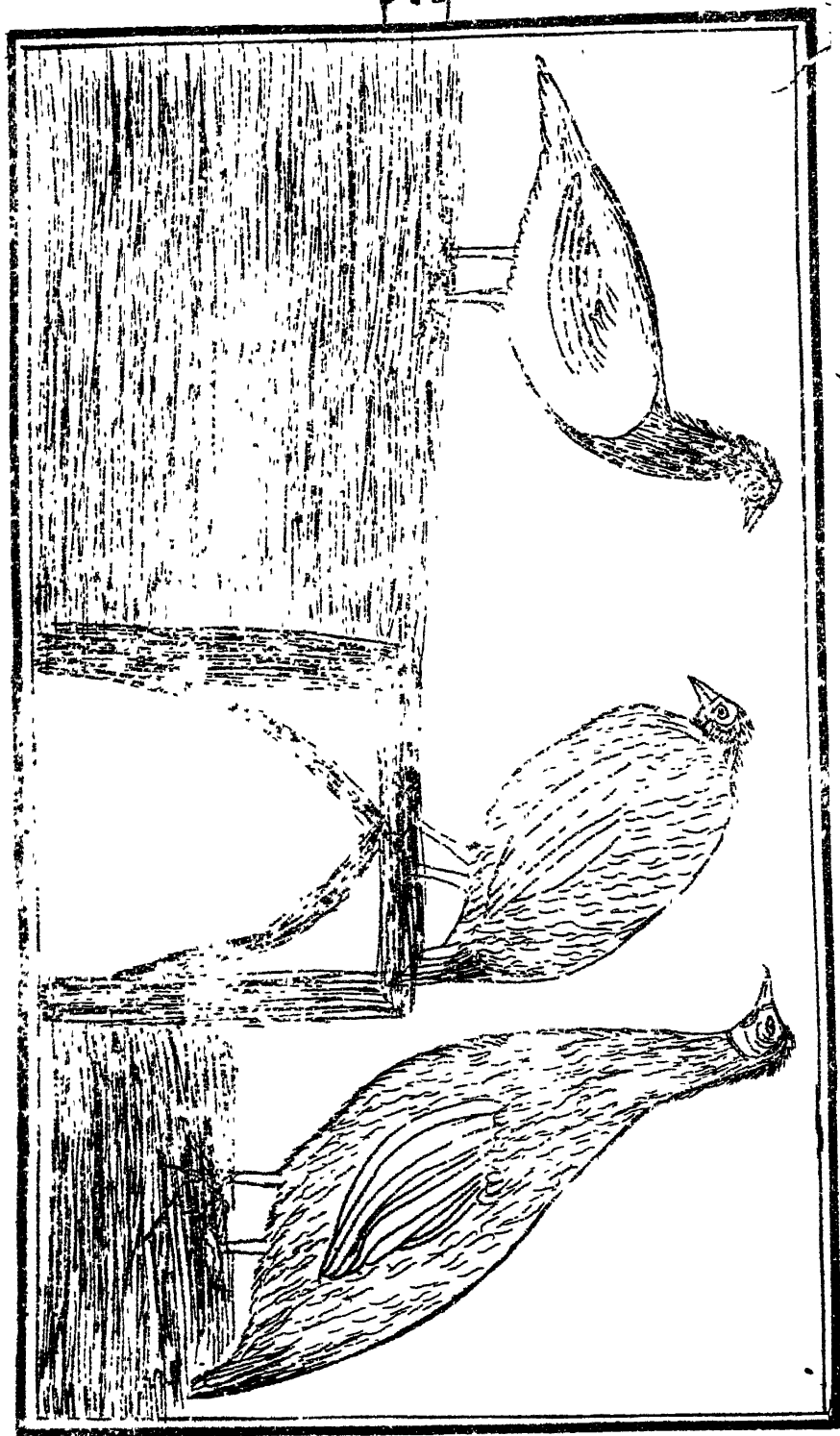
پنجاب میں کسی نے ایسا پرند اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ سنا ہوگا۔ یہ کسی
قوم کے پرندوں میں سے نہیں ہے بلکہ دیسی مرغ اور تیتری کے جوڑ کھانے
سے اتفاقیہ پیدا ہوگیا ہے۔ اب یہہ پرند اسوقت تک میرے پاس موجود ہے
ملاحظہ کیواسطے تصویر شامل کی جاتی ہے۔ اب اسکی شکل نہ مرغی دیسی سی ملتی
ہے۔ اور نہ پیرد سے ملتی ہے۔ کچھہ مونہہ کی شکل اور ٹانگ گردن اور آواز اور
پرواز پیرنی کے موافق ہے۔ اور جسم و مونہہ و رنگ مرغ دیسی کے موافق
ہے اور قد و قامت اس کا پیرنی سے بڑا اور بڑے مرغ نر کے برابر ہے
یہہ نہ تو نر معلوم ہوتا ہے نہ مادہ۔ نہ مرغ نہ مرغی سے جوڑ کھاتا ہے نہ پیرو سے
بلکہ تیتری کے جھلڑ میں ملا جلا رہتا ہے مرغوں کے ساتھ بھی رہتا ہے۔

Monál murg

منال مرغ۔ دیسی پہاڑی قسم خشکی
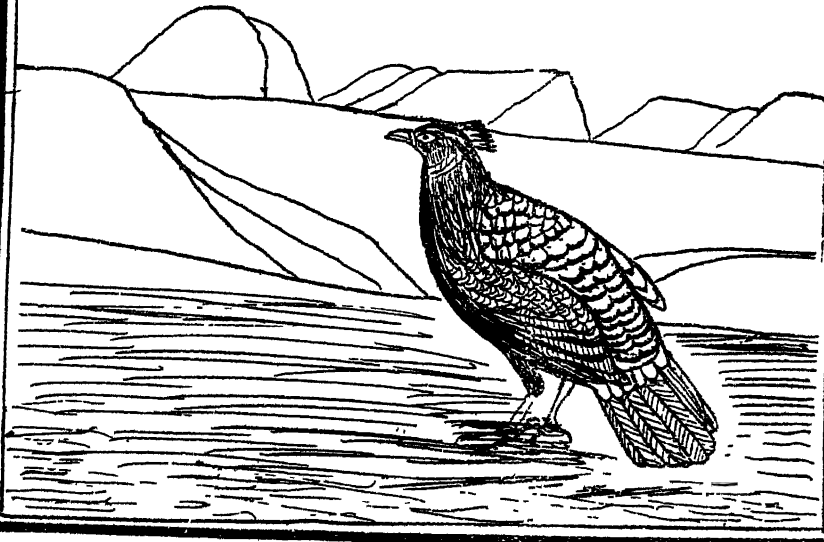
یہ کوہ ہمالہ پر بہت ہوتا ہے خوبصورتی میں مور بھی اسکو نہیں پہنچتا۔ یہہ نہایت خوشنما اور موزون اندام ہوتا ہے۔ قد میں خانگی مرغ سے بڑا۔ شکار کرتے ہیں تو اسکا پوست حفاظت سے اُتار کر اُس میں بُرادہ وغیرہ بھر کر پیٹ سی دیتے ہیں جس سے یہ سالم جیسا زندہ ہوتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ امرا اپنے دیوان خانوں میں آرائش کے طور پر رکھتے ہیں۔ یہ برفانی پہاڑوں کے دروں میں اکٹھے ہو ہو کر رہتے ہیں۔ انڈے بھی وہیں دیتے ہیں پنجاب کے میدانوں میں نہیں آتے۔ بندوق سے شکار کرتے ہیں یا دام و جال سے پکڑتے ہیں اس کے سر پر مور کی مانند تاج ہوتا ہے۔ درخت پر گھونسلا نہیں بناتا۔ اسکی عادت مرغ خانگی کی سی ہوتی ہے۔

Jijoo Rána

جیجو رانا۔ دیسی پہاڑی برفانی
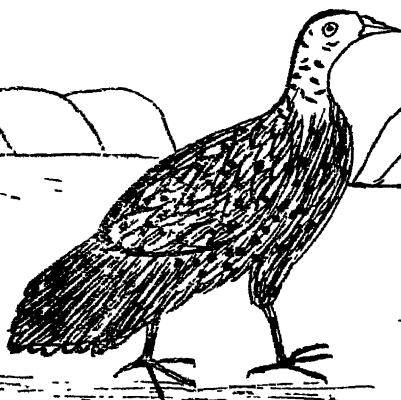
یہ بھی کوہ ہمالہ پر رہتا ہے۔ قد و قامت میں منال کے برابر ہے مگر شکل و شباہت اور رنگ و روپ میں بہت فرق ہے اسکے بدن پر ستاروں کی طرح کثرت سے داغ ہوتے ہیں یہ بھی بڑا خوبصورت ہوتا ہے اسکو بھی لوگ منال کی طرح اپنے مکانوں میں آرائش کے لئے رکھتے ہیں یہ بھی میدانوں میں نہیں اُترتا۔ پہاڑ ہی میں رہتا ہے جہاں برف ہوتی ہے انڈے بھی وہیں دروں میں دیتا ہے۔ منال ہی کی طرح پکڑا جاتا ہے۔

Kolsah

کولسہ دیسی پہاڑی قسم خشکی
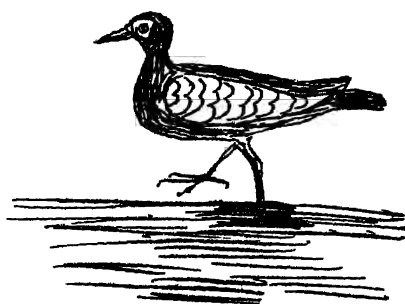
یہ بھی پہاڑوں پر رہتا ہے۔ میدان میں کبھی نہیں آتا۔ اسکا رنگ کتیرا بوزا کا سا ہوتا ہے۔ قد کلاں بوز کے برابر شکل سیاہ مرغ کی سی۔ رات کو درخت پر رہتا ہے۔ دن کو مرغ کی طرح چگتا پھرتا ہے۔ یہ بڑی کثرت سے

انڈے دیتا ہے - مادہ زمین پر کوئی محفوظہ جگہ دیکھکر انڈے دینی شروع کردیتی ہے - جب کل انڈے دے چکتی ہے اور کڑک ہوجاتی ہے تو بیٹھ کر سیتی ہے - اس کو بندوق سے مارتے اور جالی و یا دام سے پکڑتے ہیں خوراک کرم اور ہر قسم کا دانہ ہے -

Taus

طاؤس یعنے مور - دیسی قسم خشکی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱۴
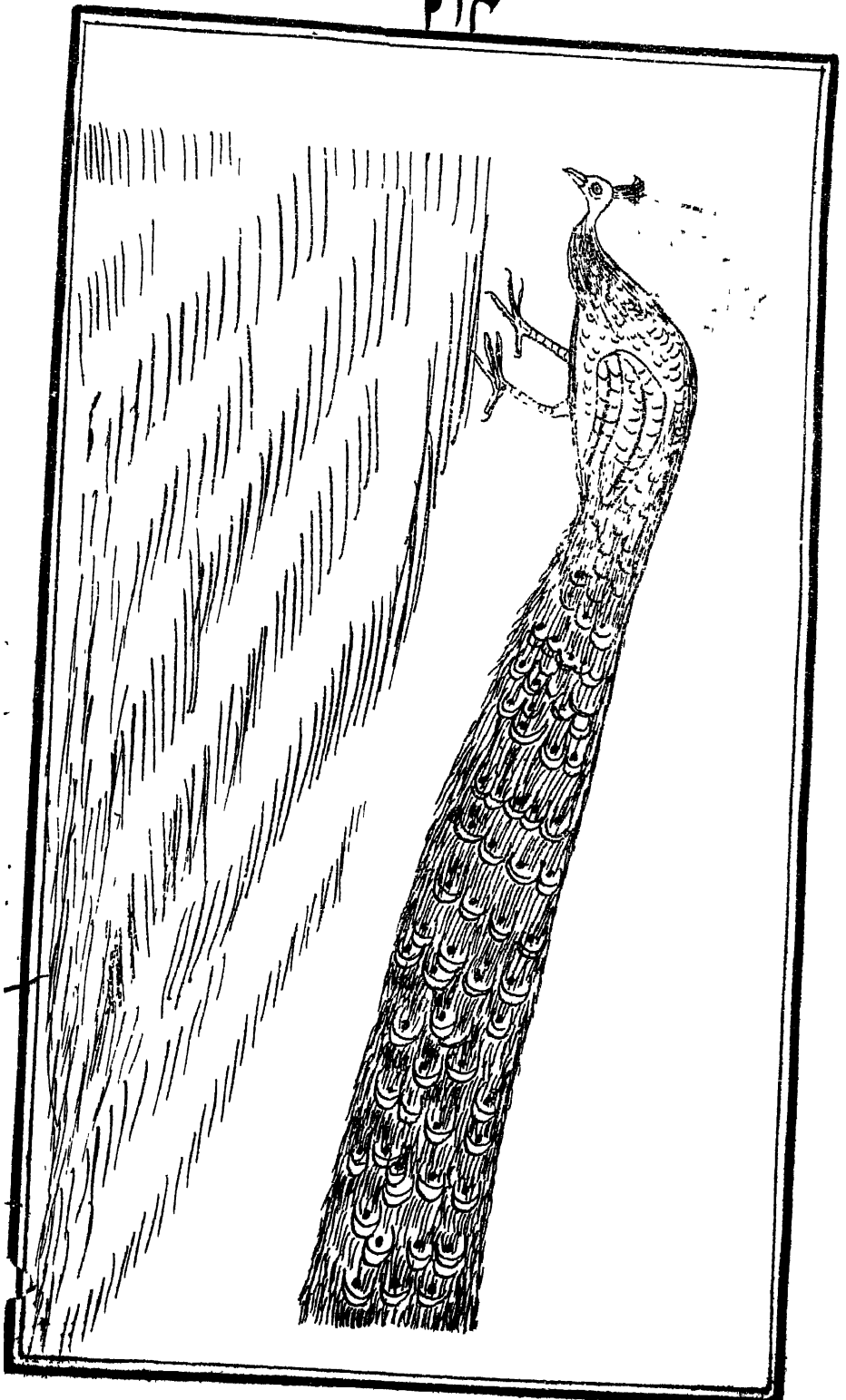
یہ بھی اسی قسم میں سے ہے۔ بڑا مشہور اور نہایت خوبصورت جانور ہے
اس کی گردن اور دم تو لاجواب ہے۔ مگر پنجے بھونڈے اور بدصورت
چنانچہ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ (شعر) طاؤس را بنقش و نگارے
کہ ہست خلق تحسین کنند و او خجل از پائے زشت خویش۔ بے شک بدنمائی
پاؤں نے اس کو عیب لگا دیا ہے۔ مورنی کے پروں میں کسی قسم کی خوشنمائی
اور رنگ آمیزی نہیں ہے سچ کہا ہے کہ اس دولہا کے قابل یہ دلہن نہیں
مور کو خوشنما تاج کے سبب پرندوں کا بادشاہ کہتے ہیں اسکا ناچنا مشہور
ہے ناچتے وقت اسکی یہ لمبی دم پھیل کر دستی پنکھے کی طرح گول بنجاتی ہے
اور سامنے سے اسمیں لاجوردی چاند چمکتے نظر آتے ہیں اسکی دم کے پروں
کے چنور بنتے ہیں جو بادشاہوں اور امیروں کی مگس رانی کے کام آتے ہیں
یہ پالا جاتا ہے تو مشکل ہی گھروں میں رہتا ہے ورنہ یہی چاہتا ہے۔ کہ باغ
میں چلا جاؤں۔ اسکی آواز بہت بلند ہوتی ہے دور دور تک پہنچتی ہے توپ
کی آواز اور بادل کی گرج سنکر جتنے مور ہوتے ہیں سب ایک ہی دفعہ بولنے
لگتے ہیں۔ سارا جنگل گونج اٹھتا ہے۔ اسوج اور کاتک میں مورنی چھ سے آٹھ
تک انڈے دیتی ہے۔ انڈے اتنے بڑے بڑے ہوتے ہیں کہ مرغی دو سے
زیادہ تک نہیں سہی سکتی۔ شوقین لوگ مرغی کے نیچے اس کے انڈے بٹھاتے
ہیں اور بچے نکلوا کر پال لیتے ہیں مگر پھر بھی اگر بند نہ رکھے جائیں تو جوان ہو کر کسی
باغ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ انڈے زمین پر دیتا ہے۔ مگر جب انڈوں پر
نہیں ہوتا تو رات کو بسیرا درختوں پر لیتا ہے۔ مور جب مستی پر آتا ہے تو خوب

ناچتا ہے جسکو پائل پاناہی کہتے ہیں۔ مرغ کی خوراک اور اسکی خوراک ایک ہے
اس کا گوشت ذرا سخت ہوتا ہے گلتا ذرا مشکل ہے مشہور ہے کہ ساون بہادوں
کے مہینوں میں اسکا گوشت کھانا خطرناک ہے کیونکہ ان دنوں میں یہ سانپ
کھاتا ہے سانپ کی اور اسکی دشمنی ازل سے چلی آتی ہے یہ سانپ کو دیکھ پاتا
ہے تو ہرگز نہیں چھوڑتا۔ سردی کے موسم میں اسکا گوشت کھانا لوگ پسند کرتے
ہیں۔ ان دنوں میں گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اسکو فیسا بھی کہتے ہیں۔ اس کا
مغز شہد کے ساتھہ قولنج والے کو دیتے ہیں؛

Tugdár

توگدار قسم خشکی

یہ چھ قسم کا ہوتا ہے۔

Tugdár

قسم اول تگدار
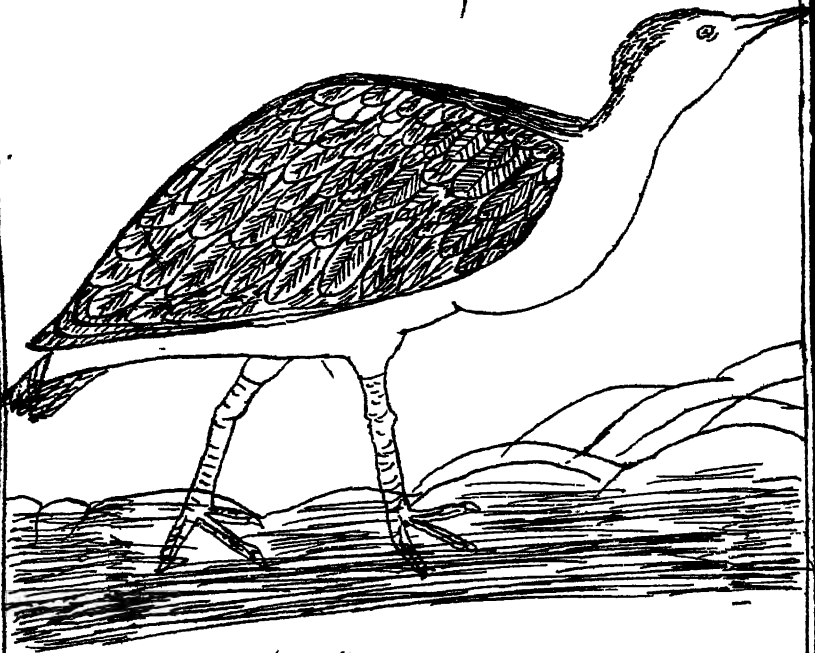
یہ جانور ہر طرح سے لاثانی ہے قسم سے تو تگدری کی ہے۔لیکن قدو قامت اور خوبیوں میں تگدری کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔قد اور وزن میں سب پرندوں سے بڑھا ہوا ہے۔دس بارہ پونڈ یعنے پانچ چھ سیر گوشت سے کم نہیں نکلتا بلکہ زیادہ ہی ہوتا ہے۔رنگ اور شکل تگدری کی سی ہوتی ہے۔مگر ٹانگیں بھٹیٹر کی سی۔اور قد کے مقابلہ میں بہت چھوٹی۔لیکن بہت بھاری اور موٹی۔زمین پر بہت تیزی سے بھاگتا ہے۔درخت پر نہیں بیٹھتا۔اس کا گوشت

نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ بندوق سے مارا جاتا ہے۔ بیل یا اونٹ کی آڑ میں اسکے
قریب پہنچکر آسانی سے مار سکتے ہیں سیاہ چشم شکاری جانوروں میں سے
اس کو چرغ مار لیتا ہے۔ مگر کسی اُستاد کا سدھایا ہوا ہو۔ اس کے پوٹا نہیں ہوتا
غربی پہاڑوں اور ڈیرہ جات کے ریگستانوں میں رہتا ہے۔ انڈے بھی وہیں
دیتا ہے جسقدر تگدری دیتی ہے اُسی قدر یہ بھی دیتا ہے ریگستان اور تھلوں
میں سردی کے موسم میں بہت آجاتے ہیں اور جگہ بہت کم یاب ہیں۔

Tugdri

قسم دوم تگدری
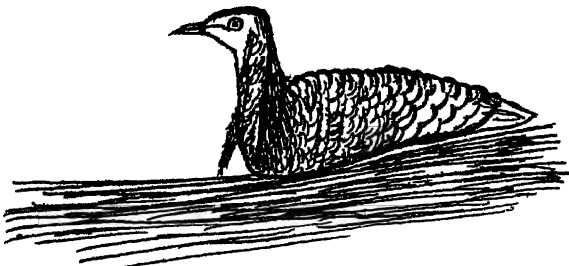
اس کو گوڑین اور تلور بھی کہتے ہیں یہ بڑے مرغ کے برابر ہوتی ہے
گوشت اس سے بھی زیادہ نکلتا ہے۔ سردی کے موسم میں یہاں آتی
ہے۔ اسکی خوراک پنجاب میں ہرے چنے اور السی سبزی مثل سرسوں و توری
کے سبز کھیت اور بیر ہیں۔ کنکر بھی کھا جاتی ہے۔ مغرب کے پہاڑوں اور ڈیرہ

پہاڑوں میں رہتی ہے چار انڈے وہیں دیتی ہے اس کے گوشت میں لذت
ہونے کے علاوہ ایک اور تعریف یہ ہے کہ جس روز اسکا شکار کیا جائے اس
روز اس نے جو کچھہ کھایا ہوا ہوتا ہے اسکی خوشبو اس کے گوشت میں سے
آتی ہے اِسکی پیٹھہ کا رنگ تو خاکی ہے مگر جب اُڑتی ہے نیچے کے پر
سفید سفید دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اسکے مُونہہ پر کالے کالے خال ہوتے
ہیں دونوں طرف گردن پر سفید سیاہ زلفیں لٹکتی ہوتی ہیں اور بدن کے
چھوٹے چھوٹے پر ایسے ملائم ہوتے ہیں کہ انہیں لوگ تکیوں میں بھرتے ہیں
یہ دوپہر کے وقت شورہ میدانوں اور ریگستانوں میں چھپی رہتی ہے صبح و
شام کے وقت گروہ کے گروہ چرنے چگنے کیواسطے نکلتے ہیں۔ اس کا شکار
ایک تو باز جرّے بحری اور چرغ سے کرتے ہیں دوسرے پادام یا کا پا سے
پکڑتے ہیں اسکی پرواز سست ہے۔ مگر دوڑتا بہت تیزی سے ہی آدمی سوائے
تیزی سے دوڑنے کے اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس قسم کی تگدری کے پوٹا
نہیں ہوتا۔ اوجھری ہوتی ہے۔ اسکے نر مادہ میں کچھہ فرق نہیں البتہ نر مادہ سے قد
میں کچھہ یوں ہی سا بڑا ہوتا ہے۔ زمین ہی پر انڈے دیتی اور بچے نکالتی ہے
درخت پر نہ گھونسلا بنائے اور نہ بیٹھے۔ جب شکاری پرندہ مارنے کے لئے
اس کے قریب پہنچتا ہے تو یہ اس کے مونہہ پر بیچال کی ایسی پچکاری مارتی
ہے کہ اسکی آنکھوں میں پڑ جاتی ہے۔ اور وہ اندھا سا ہو کر بیٹھہ جاتا ہے اور
یہ بچکر نکل جاتی ہے۔ اسکو عربی میں حباری کہتے ہیں اور دکنی میں خرچال
بولتے ہیں۔

Tugdri

تگدری قسم سوئم
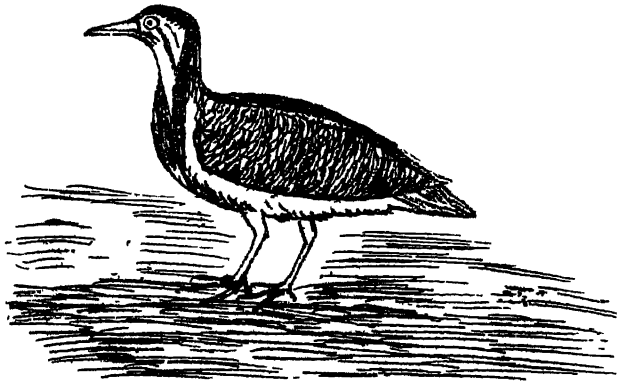
یہ قسم دوئم سے چھوٹی ہوتی ہے صرف اتنا ہی دونوں میں فرق ہے
یہ اسی کے ساتھ سردی کے موسم میں یہاں آتی ہے اور دونوں مل جل کر
رہتی ہیں۔ باقی کل حالات دونوں قسموں کے ایک ہی ہیں۔ دونوں کے
شکار کرنے کی ترکیب بھی ایک ہی ہے۔ اس کے سر پر کلغی ایسی نمایاں
نہیں ہوتی جیسے بڑی تگدری کی ہوتی ہے۔

Tugdri

تگدری قسم چہارم
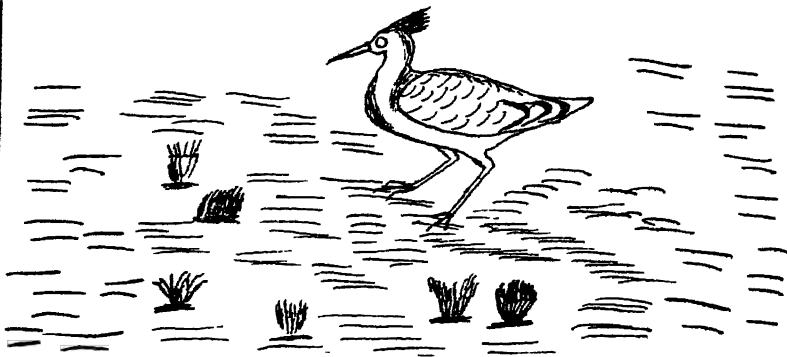
یہ ساون کے مہینے میں ہمارے ہاں مہمان آتی ہے۔ اوراسوج میں یہاں
سے چلی جاتی ہے اسکی شکل بھی اور تگدریوں کی سی ہے۔ قد کروانک کے
برابر ہوتا ہے۔ اسی طرح زمین پر دوڑتی ہے اس کا رنگ بھی اوپر سے خاکی
ہوتا ہے اس کے سر پر مور کا سا تاج ہوتا ہے ساون کے مہینے میں نیچا ب
ہی ہیں انڈے دیتی ہے۔ جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو انہیں اپنے
ساتھ لے جاتی ہے جہاں یہ بچے نکالتی ہے وہاں سے ایک بلند آواز
دیکر ایک نیزہ اونچی اڑتی ہے۔ پھر اسی جگہ سیدھی آپڑتی ہے۔ اسی سے
اسکے رہنے کی جگہ معلوم ہو جاتی ہے اسکی خوراک کیڑے اور ہری گھاس
ہے اسی طرح پکڑی جاتی ہے جسطرح تگدری قسم سوئم و دوئم۔ اس کا

گوشت بھی مزیدار ہوتا ہے پنجاب میں بہت کم ہوتی ہے آواز اور پرواز سے پہچانی جاتی ہے کبھی کسی سال بیٹھی ہوئی نظر پڑجاتی ہے میں نے اپنی تمام عمر میں دو دفعہ اسکو دیکھا ہے۔ یہ درخت پر ہرگز نہیں بیٹھتی۔

Kurwanik

پنجم کروانک تگدری دیسی۔
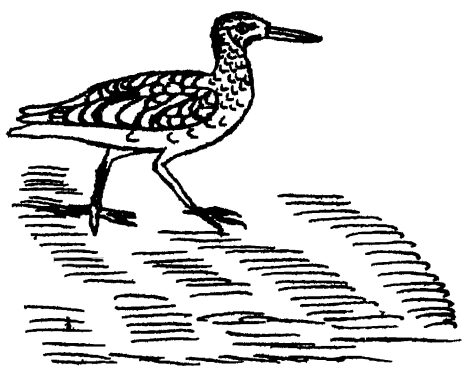
یہ بھی تگدری کی قسم میں سے ہی۔ مگر اور ساری قسم کی تگدریوں سے چھوٹی ہوتی ہے۔ کالے تیتر کے برابر۔ اسکا رنگ بھی تگدری ہی کا سا خاکی ہوتا ہے اسکے بھی پوٹا نہیں ہوتا۔ نر مادہ میں کچھہ تمیز نہیں ہوتی۔ یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے یہیں جیٹھہ بیساکھہ میں گھاس پر انڈے دیتی ہے۔ نہ درخت پر گھونسلا بنائے اور نہ بیٹھے۔ زمین پر خوب دوڑتی ہے اکثر دریا کے کنارے کے جنگل میں رہتی ہے دن بھر چھپی رہتی ہے۔ رات کو چرنے چگنے نکلتی ہے۔

کیڑے وغیرہ کھاتی ہے اناج اور انگوری اور چنے کے پتے بھی کھا جاتی ہے
رات کو بولا کرتی ہے کبھی دن کو بھی بولتی ہے اسکا شکار باز اور جرّا کرتا ہے۔
جنگل میں بحبری بھی مار لیتی ہے۔ پا دام سے پکڑتے ہیں دو دو چار چار ملکر پھرتی
ہیں اسکو کری بھی کہتے ہیں۔ اور ہندی نام کروانک ہے۔

Kurwánik Khurd

ششتم تگدری کروانک خورد
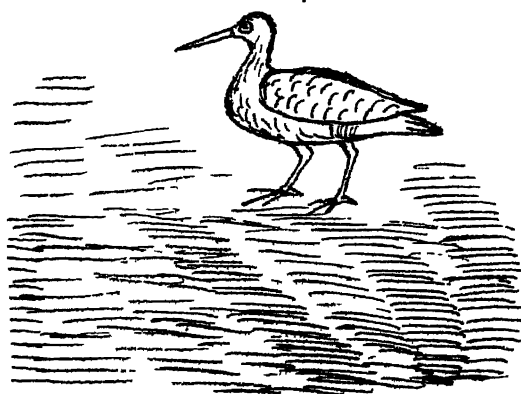
یہ قسم پنجم سے بھی چھوٹی ہوتی ہے۔ باقی شکل صورت اور کل باتیں بڑی
کروانگ کی سی ہیں۔ اسی طرح رہتی انڈے دیتی اور پکڑی جاتی ہے اس کا
گوشت بھی مزیدار ہوتا ہے۔ قد میں بھٹیتر کے برابر ہے مگر پاؤں اس سے کچھ
لمبے ہوتے ہیں۔ درخت پر نہیں بیٹھتی۔ پا دام سے پکڑی جاتی ہے۔

Glai

گلئی مسافر قسم خشکی

یہ دو قسم کا ہوتا ہے گلئی اور نقرپان

قسم اول گلئی۔
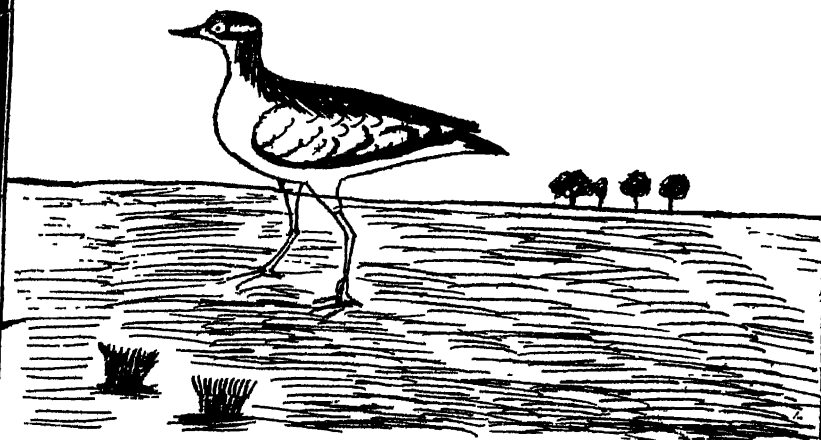
یہ ہمارے ملک کا رہنے والا نہیں مسافر پرندہ ہے جاڑے کے موسم فصل ربیع میں یہاں آجاتا ہے کروانک کی طرح زمین پر بڑی تیزی سے دوڑتا ہے قد میں چھوٹے بھٹیٹر کے برابر ہے ٹانگیں بھی ویسی لمبی لمبی۔ رنگ اوپر سے

خاکی ہوتا ہے اڑنے میں سفیدی پائی نظر آتا ہے۔ اس کا گوشت بھی مزیدار ہوتا
ہے۔ اسکی اور کرواناک کی خوراک بھی ایک ہی ہے یہ بھی بہت بہت سی اکٹھے
ہو کر رہتے ہیں۔ اس کے سر پر سیاہ حلقے ہوتے ہیں۔ اڑتے وقت دم
اور شاہ پر سیاہ معلوم ہوتے ہیں یہ بیخبری سے پکڑی جاتی ہے انڈے پنجاب
میں نہیں دیتی۔ کھیتوں اور جھیلوں کے کناروں پر رہتی ہے۔ باشے سے پکڑواتے
ہیں جنگل میں بحری بھی مار لیتی ہے۔ دن کو سفر کرتی ہے درخت پر نہیں
بیٹھتی۔ اسکی تین انگلیاں ہوتی ہیں۔

Nukur Pain

قسم دوم نقرپان
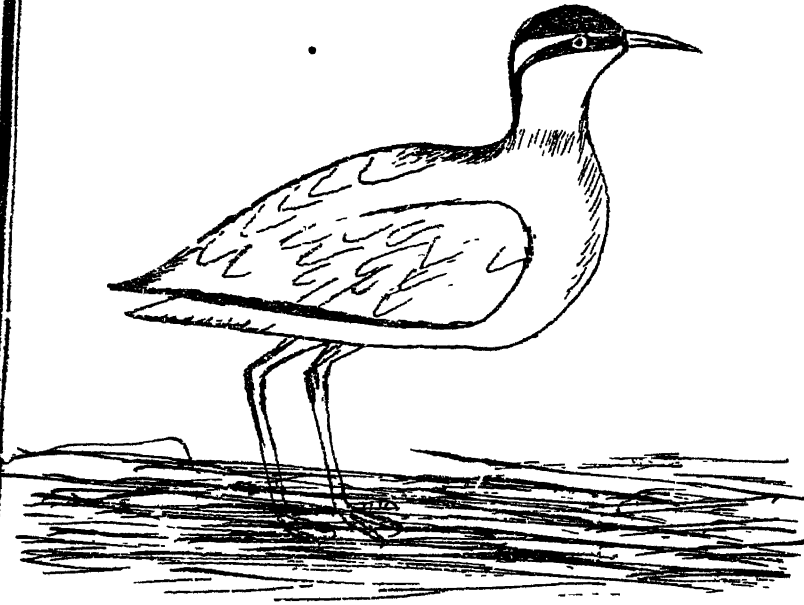
یہ قسم اول سے چھوٹا ہوتا ہے ٹانگیں سفید سرخی مائل اور لمبی گلئی اور کروانک
کی طرح خوب دوڑتا ہے۔ مگر گوشت گلئی سے بھی اچھا ہوتا ہے۔ کرم و دانہ کھاتا
ہے پانی کے کنارہ پر کم رہتا ہے گلئی کے ساتھ رات کو میدان میں رہتا ہے
یہ دونوں رات کو باری باری چوکی پہرا دیتے ہیں۔ درخت پر نہیں بیٹھتا سردی
کے موسم میں یہاں آتا ہے گرمی میں چلا جاتا ہے دو دو چار چار اکٹھے رہتے
ہیں پنجاب میں انڈے نہیں دیتے پنجری سے پکڑا جاتا ہے۔ باشے سے
بھی پکڑواتے ہیں

Kunj

کونج یعنے کلنگ قسم خشکی

یہ پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

Kūnj
قسم اوّل کونج
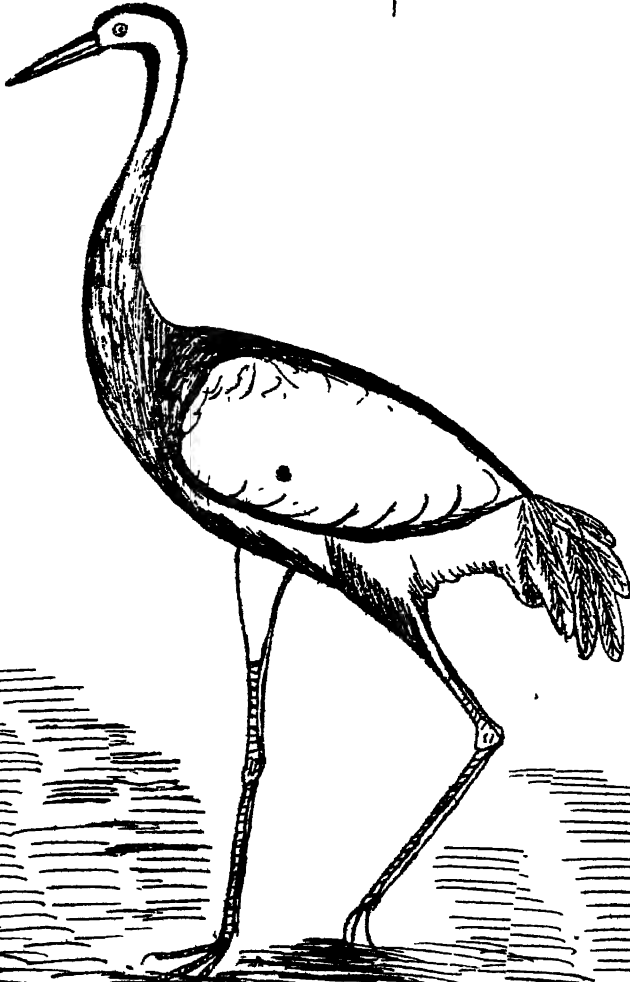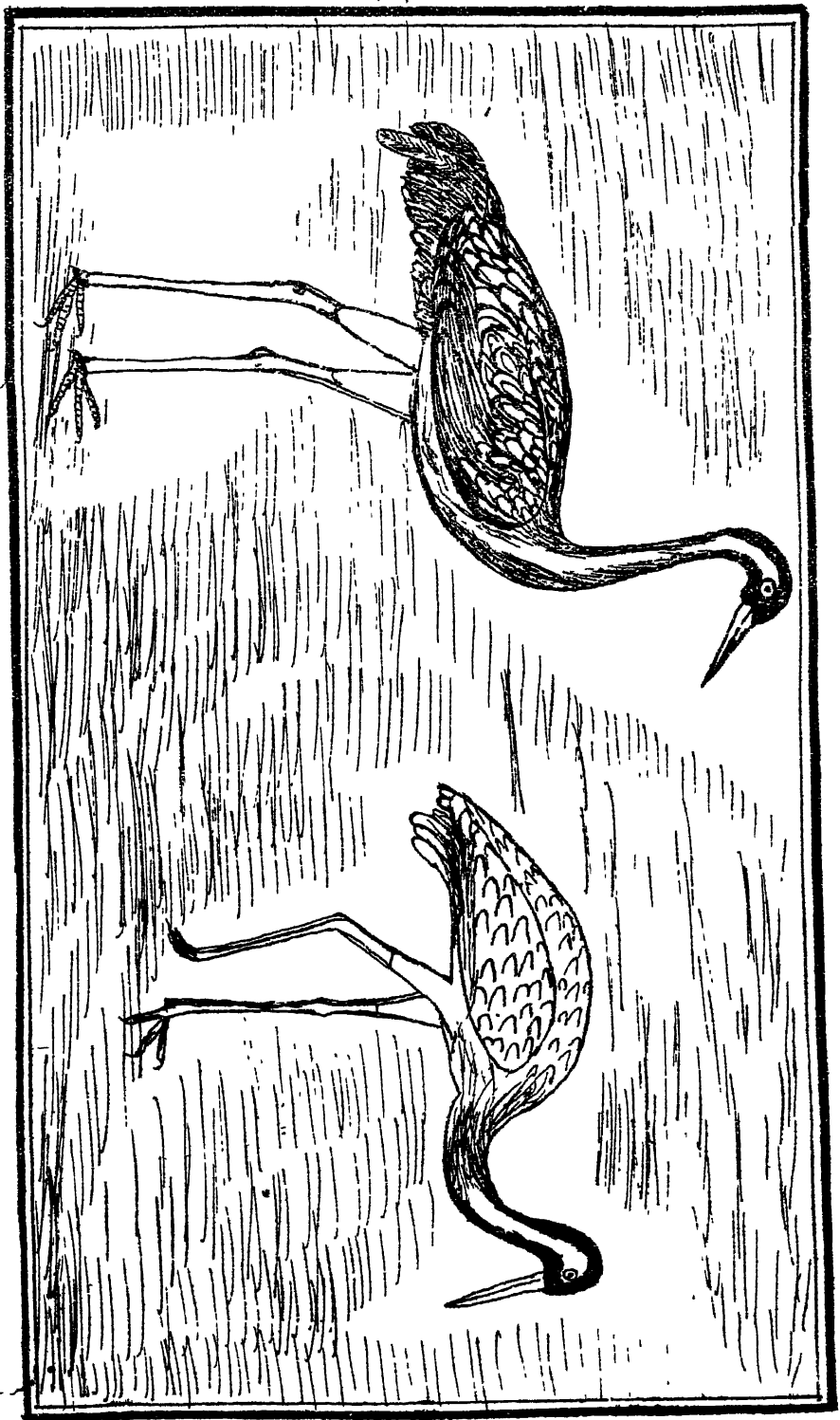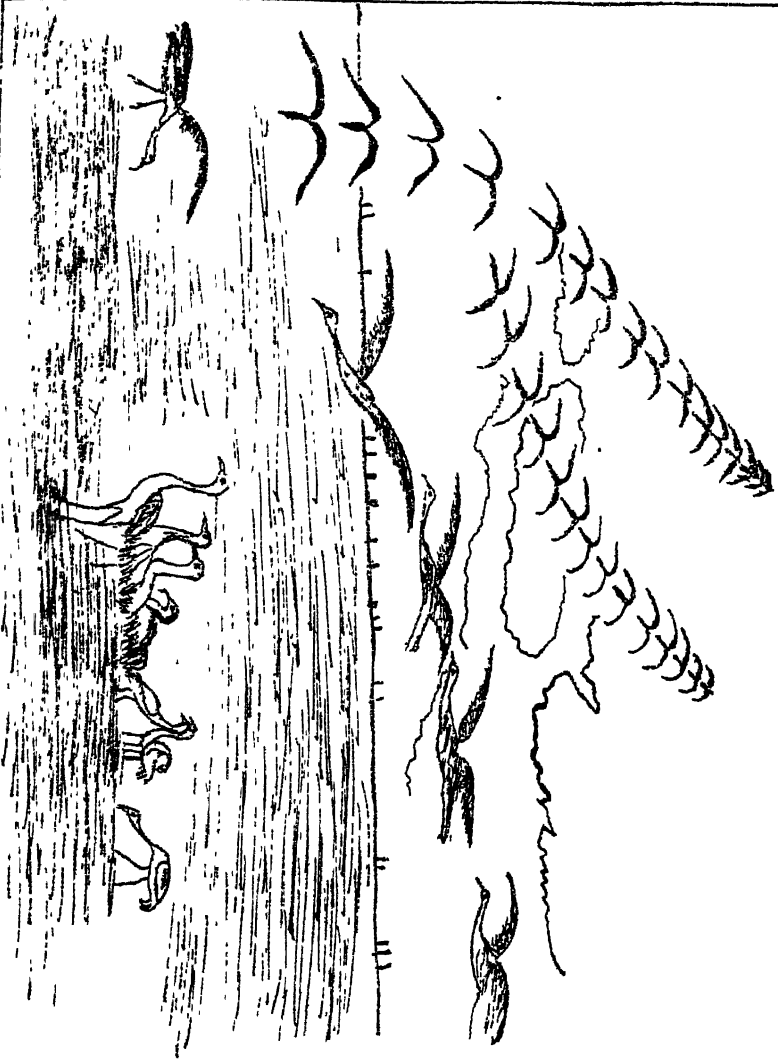
اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے کوہستان شمالی کی طرف سے اسوج کے مہینے
میں آتا ہے اور چیت میں واپس چلا جاتا ہے اس جانور کو اسوج کے مہینے
میں جب یہ نیا یہاں آیا ہوا ہوتا ہے پکڑ کر حلال کرتے ہیں تو اسکے پیٹ
میں سے سفید سنگ ریزے نکلتے ہیں۔ اور کچھ نہیں نکلتا۔ معلوم ہوتا ہے

کہ پہاڑوں میں یہ سنگ ریزے ہی کھایا کرتا ہی ہر قسم کا اناج دھان اور مہنگا وغیرہ مزیدار چیزیں کھانے کیواسطے ہمارے ہاں مہمان آجاتا ہی۔ مگر پھر یہاں کی گرمی کی بھی تاب نہیں لاسکتا۔ گرمی آتے ہی بھاگ جاتا ہی۔ وہیں برفانی پہاڑوں میں انڈے دیتا ہے۔ کونج کھانے میں لذیذ ہوتی ہے خصوصاً اس کا پوٹا بہت ہی مزیدار ہوتا ہے۔ ان کے گروہ کے گروہ اکٹھے ہی رہتے ہیں۔ سفر بھی قواعددان سپاہیوں کی طرح آگے پیچھے قطار باندھ کر اکٹھے ہی کرتے ہیں۔ رات کو شور میدان یا دریا کے کنارے قیام کرتی ہیں۔ دوسرے دن صبح پھر اپنی قطار باندھ کر ہندوستان میں جنوب و مشرق کی طرف چل دیتی ہیں۔ مہنگا گھاس کی جڑہ بہت کھاتی ہیں۔ یہ گھاس گھیرو یا وٹل کی قسم سے ہوتی ہے۔ چاروں قسم کی کونجیں زمین ہی پر انڈے دیتی ہیں اور ہمیشہ زمین ہی پر رہتی ہیں کبھی درخت پر نہیں بیٹھتیں۔ اسکی گردن بڑی لمبی ہوتی ہے۔ منہ خوبصورت۔ پیٹھ پر تین تین چار چار پر نہایت خوبصورت ہوتے ہیں جنکی اکثر لوگ کلغی بناکر سر پر لگاتے ہیں۔ خاصکر کوہستان کے لوگ بہت لگاتے ہیں۔ پادام اور بندوق سے شکار کرتے ہیں باز۔ بحری اور چرغ بھی مار لیتا ہے بشرطیکہ کسی استاد کا سدھایا ہوا ہو۔ باز بھی بیل کے ساتھہ مار لیتا ہے۔ چوز بچہ اس کا بالکل خاکی معلوم ہوتا ہی۔ اور ترینیاک بڑی کونج اس سے کچھہ سفیدی مایل خاکی ہوتی ہے۔ اور مونہہ پر بھی سفید و سیاہ چتیاں ہوتی ہیں یہ رات کو کچھہ نہیں کھاتی اور بہت سی اکٹھی ہوکر رات کو بیٹھتی ہیں۔ ایک یا دو ان میں سے پہرا دیتی رہتی ہیں۔ جب

کچھ خطرہ ہوتا ہے تو زور سے ایک دو آوازیں لگا کر سب کو ہوشیار کر دیتی
ہیں جو اس کا شکار کرتے رہتے ہیں وہ اسکو پکڑ کر کبھی گود میں نہیں اٹھاتے
کیونکہ اسکے پاؤں میں ایک ناخن ایسا تیز اوزار ہوتا ہے کہ اس سے گود میں
اُٹھانیوالے کا پیٹ چیر ڈالتا ہے اس ناخن کو کتراں کہتے ہیں اگر کوئی احتیاط
سے اسکے پاس نہ جائے تو بھی زخمی کر دیتی ہے۔ باز یا چرغ یا بحری بھی اگر
شکار کرتے وقت اسکی ٹانگ پکڑے تو یہ اسکو کتراں مار کر پھینک دیتی ہے
اسکے نر مادہ میں تمیز نہیں ہوتی۔ یہ نہایت سرد ملک میں رہتی ہیں۔ کھانے
کے لالچ سے پنجاب میں آتی ہیں۔ پنجاب میں لوگ اس کا گیت گاتے ہیں
یہ بھی درخت پر کبھی نہیں بیٹھتی۔ سفر کرنے میں کبھی کبھی بولتی جاتی ہے۔ جب
اپنے قافلہ سے کوئی کونج بچھڑ جاتی ہے۔ تو بڑا غل مچاتی ہے۔ قافلے والیاں
بھی بولتی ہیں کہ اندھیرے میں آواز چلی آئے اس کو کرکی اور کلنگ بھی
کہتے ہیں اسکا مغز شب کوری والے کی آنکھوں میں ڈالتے ہیں وہ ناخن
جس سے یہ زخمی کر دیتی ہی بجائے چوتھی انگلی کے ہوتا ہے۔ لیکن چلنے میں
زمین پر نہیں لگتا۔ بہت اونچا رہتا ہے۔

ترکی میں دانا کہتے ہیں کہ اسکا پتہ مرزن گوش کے ساتھ فالج لقوہ پر ملتے
ہیں۔ کوہ ہندوکش اور قابل کے لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ اپنے وطن سے
آتی ہیں۔ یا واپس چلی جاتی ہیں تو جب بڑے بڑے اونچے پہاڑوں مثلاً
قراقرم یا ہمالیہ وغیرہ کے قریب پہنچتی ہیں تو ان بلند پہاڑوں کو پرواز
کر کے نہیں گذرتیں بلکہ نیچے بیٹھ جاتیں ہیں اور پاؤں سے چلکر عبور کرتی ہیں

پھر نیچے اتر کر پرواز کرتی ہیں۔

Rahunj

قسم دوم رہونج آبی
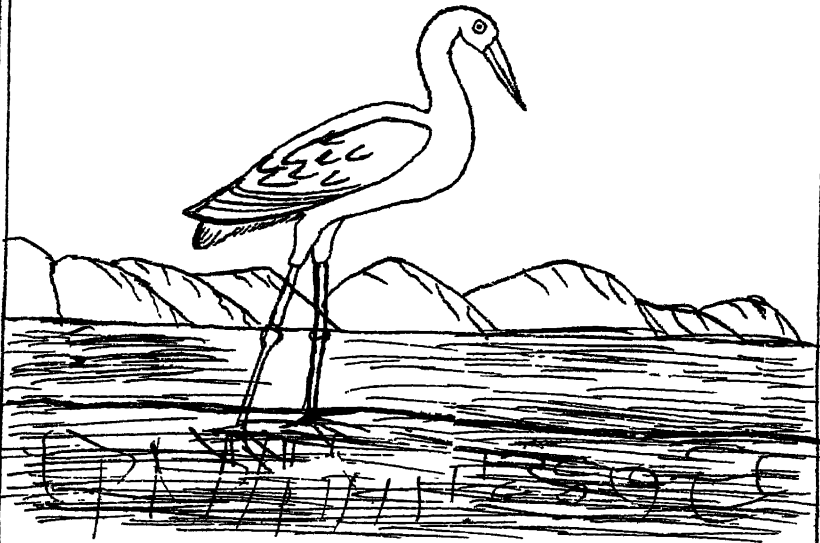
یہ سارس کی مانند او نچے قد کا ہوتا ہے۔ رنگ بالکل سفید کونج
اس سے چھوٹی خاکی رنگ کی ہوتی ہے۔ باقی شکل سب کونج کی سی ہے
رہونج گروہ کے گروہ اکٹھے ہو کر نہیں رہتے۔ جوڑا جوڑا رہتا ہے اگر بچے ساتھ
ہوں تو تین چار ہو جاتے ہیں۔ کونج میں اور اس میں یہ بڑا فرق ہے کہ
یہ ہمیشہ پانی میں رہتا ہے۔ دن کو سفر کرتا ہے۔ تو بھی رات کو کسی جھیل

یا دریا میں رہتا ہے اس لئے اسکو آبی سمجھنا چاہئے اور کونج خشکی کا جانور ہے اسکی
بیٹھنا ہوتا ہے تو بیٹھتا بھی پانی ہی میں ہے۔ صرف انڈے خشکی میں دیتا ہے
گھیرو کا مہنگا اور دھان کھاتا ہے۔ پانی میں جو کسی قسم کے دانے پاتا ہے وہ بھی کھا جاتا
ہے۔ اسکو سونچ کا پا دام بنا کر پانی میں پکڑتے ہیں یا بندوق سے مارتے ہیں۔
اسکے نر مادہ میں فرق نہیں ہوتا۔ یہ بھی درخت پر نہیں بیٹھتا۔ اس میں گوشت
کونج اور بلانگ سے بھی زیادہ ہوتا ہے سات سیر انگریزی کے قریب نکلتا
ہے۔ اور کھانے میں نہایت نفیس اور خوشبودار ہے۔

Qurqurá

قسم سوم قرقرا یا کرامسا از قسم خشکی
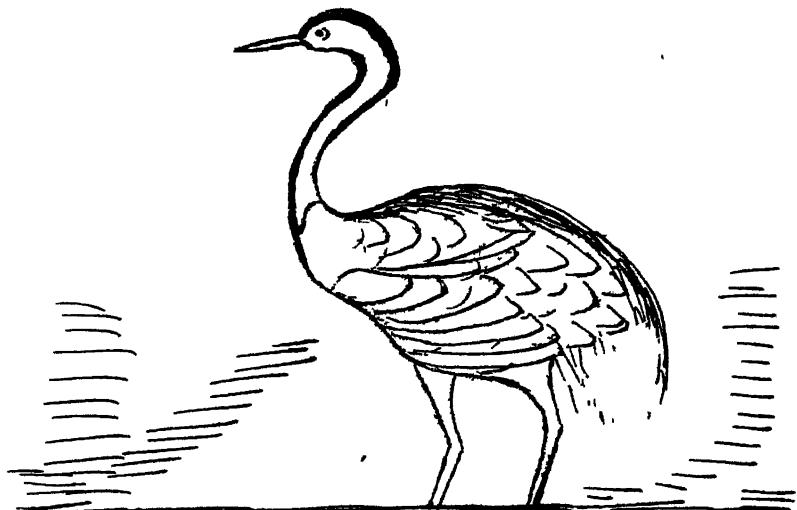
یہ بھی کونج ہی کی شکل کا ہوتا ہے لیکن دونوں قسموں سے خوبصورت رنگ سیاہ وخاکی۔ ٹانگیں ڈھینگناں کے برابر لمبی۔ قد میں کونج کی سب قسموں سے چھوٹا ہوتا ہی۔ گردن بھی کونج سے چھوٹی ہوتی ہی۔ یہ دو دو سو تین تین سو ملکر اکھٹے رہتے ہیں جاڑے کے شروع میں ترکستان سے آتا ہی اس وقت پنجاب میں نہیں ٹھیرتا۔ سیدھا ہندوستان چلا جاتا ہے۔ واپسی کیوقت پنجاب میں ٹھیرتا جاتا ہی۔ بیساکھ کے آخیر میں ترکستان کو واپس جاتا ہی جب یہ ترکستان پہنچتا ہی تو وہاں کے لوگ کوچی ابابیل کی طرح اسکے آنے کو بھی گرمی کے موسم کے آنے کی علامت سمجھتے ہیں اور یہ شعر پڑھتے ہیں۔

تا نہ بینی قرقرے قراق را۔ میشوی احمق کشائی طاق را۔ یعنی اگر بغیر قرقرے کے دیکھے تو اپنے مکان کی کھڑکیاں کھول دیگا۔ تو بڑا احمق پن کریگا۔ وجہ یہ ہی کہ قرقرا جب وہاں واپس جاتا ہی تو اسوقت وہاں اس قدر سردی نہیں رہتی کہ کھڑکیاں کھول دینے سی تکلیف ہو۔ ہاں اگر وہاں اسکے پہنچنے سے پہلے کوئی اپنے مکان کی کھڑکیاں کھول دے تو وہ سردی کے سبب تکلیف اٹھائیگا۔ قرقرا جو اور چنے کھاتا ہے۔ کونجوں کی طرح قطاریں باندہ کر اڑتا ہے۔ اور اڑنے میں بولتا جاتا ہے۔ پنجاب میں انڈے نہیں دیتا۔ اور باقی کل حالات کونج کے سے ہیں ؛

Saris

قسم چہارم سارس یا سایر دیسی آبی
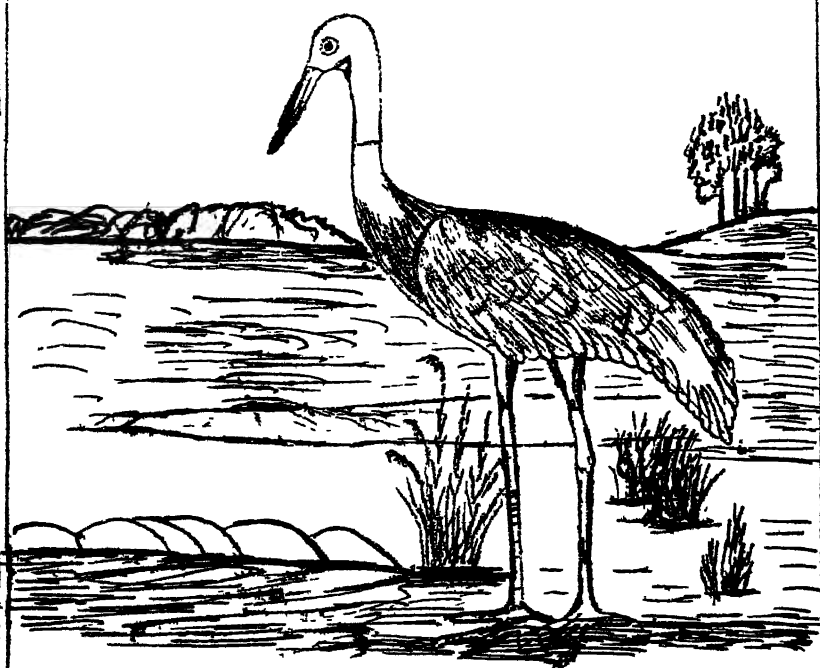
اس کا قد تو رہنج کے برابر ہوتا ہے باقی شکل و صورت اوپر کی تینوں قسموں کی سی ہوتی ہے لیکن ان تینوں قسموں کے برخلاف یہ گرمی کے موسم میں بھی پنجاب ہی میں رہتا ہے اور انڈے بھی یہیں دیتا ہے صرف انڈے گرمی کے موسم میں دیا کرتا ہے ہاڑ یا شروع ساون میں ایک دن ہی دفعتاً گریچ جھاڑتا

ہے یعنی سارے شہر وغیرہ جھاڑ دیتا ہے اس موقعہ پر لوگ دوڑ کر اسکو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ پر نہ ہونے کے سبب اڑ تو سکتا ہی نہیں۔ لیکن بھاگتا اس غضب کا ہے کہ آدمی شاذ و نادر ہی کبھی اسکو پکڑ لیتے ہیں۔ اس کا اندازن میں آدھ سیر کے قریب ہوتا ہے سارس کے سوا اور کوئی اتنے بڑے قد کا پرند نہیں جو ہمیشہ پنجاب میں رہا کرتا ہو۔ اسکا رنگ خوشنما۔ اسکی آواز دلکش مگر گوشت اچھا نہیں۔ بچے کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اسکو پا دام اور بندوق سے شکار کرتے ہیں۔ یہ پانی ہی میں رہنا سہتا ہے۔ حتیٰ کہ گھونسلا بھی پانی ہی میں بناتا ہے۔ گھاس پھوس بہت سا جمع کر کے اس پر انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہے۔ تعجب یہہ ہے کہ یہہ رہتا تو ہر وقت پانی میں ہے مگر مچھلی نہیں کھاتا۔ اسکی خوراک اور کونج کی ایک ہی ہے۔ گھونسلا اس ترکیب سے بناتا ہے کہ اگر پانی بہت چڑھ بھی آئے۔ تو گھونسلا ڈوبتا نہیں بلکہ کشتی کے طرح تیرتا رہتا ہے جیسے کشمیر کے تالاب ڈل میں کھیتیاں تیرا کرتی ہیں۔

سارسوں کے جوڑے۔ ان کے نر اور مادہ میں بہت محبت ہوتی ہے اگر ان کے جوڑے میں سے ایک مارا جائے تو دوسرا کئی روز تک چیختا پھرتا ہے جس سے اسکی محبت و بیقراری ظاہر ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ ان کے جوڑے میں سے ایک مارا جائے تو دوسرا بھی اسکے غم میں مر جاتا ہے۔ چنانچہ جہانگیر نے بھی تو زک جہانگیری میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی شکاری نے بیان کیا کہ اگر سارس کے جوڑے میں سے ایک مارا جائے تو دوسرا اس کے غم میں اپنے تمام پر و بال نوچ کر پھینک دیتا ہے اور پھر اپنی

ہڈیاں پھینکتا جاتا ہے اور آخر کار مرجاتا ہے لیکن اصل میں یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ میرے ملازم میر شکار نے میرے سامنے ایک سارس کو مارا۔ اسکے جوڑے کا دوسرا سارس دوسرے دن تک وہیں چیختا چلاتا رہا تیسرے دن ایک اور ہمجنس سارس سے اسکا جوڑا لگ گیا اور دونوں ملکر رہنے سہنے لگے۔ پھر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے میر شکار نے ایک سارس مارا۔ اسکے جوڑے کا دوسرا سارس پندرہ بیس روز وہیں چلاتا پھرا۔ پھر کسی طرف چلا گیا غالباً اسکا جوڑہ بھی کسی کے ساتھ لگ گیا ہوگا۔ جہانگیر بادشاہ نے جو قصہ لکھا ہے وہ اپنے شکاری کی زبانی سنکر لکھا ہے۔ مصرع۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ بادشاہ کے شکاری کو بھی ہم دروغ گو نہیں کہتے بلکہ ممکن ہے کہ اُس نے اُس دوسرے سارس کو جو اپنے جوڑے کے فراق میں چیختا پھرتا تھا۔ اس روز دیکھا ہو جو اُسکی کریچ جھاڑنے کا دن تھا۔ اور یہ ہم لکھ چکے ہیں کہ یہ جانور ایک ہی روز میں دفعتاً کریچ جھاڑ دیتا ہے یعنے اسکے سارے پر گر جاتے ہیں پس شاہی شکاری یہ سمجھا کہ اس سارس نے اپنے جوڑے کے فراق کے رنج وغم میں سارے اپنے پر نوچ کر پھینک دیئے ہیں۔ رہا مرجانا یہ بھی ممکن ہے کہ کسی باعث سے مرگیا ہو۔ کیونکہ کریچ کے تیس دن یعنے پورے پر نئے نکل نہیں آتے اور یہ اڑنے کے قابل نہیں ہوجاتا۔ اس کی حالت بہت نازک ہوتی ہے۔ اور اسکی جان خطرے ہی میں رہتی ہے +

Biláng

بلانگ دیسی آبی
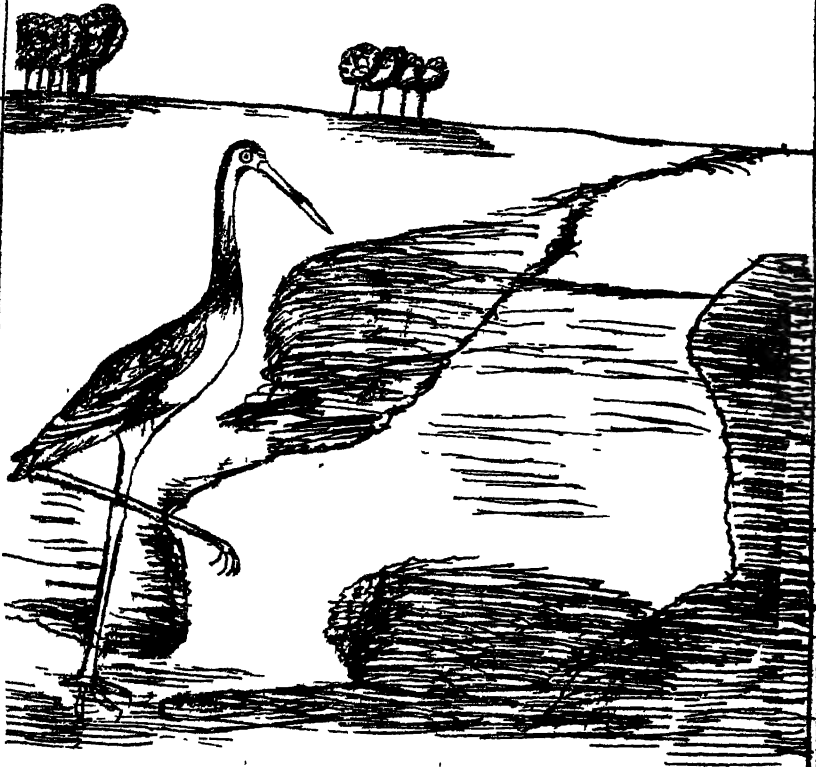
یہ جانور اپنی قسم کا ایک ہی ہوتا ہے - اسکی ٹانگیں ایسی لمبی ہوتی ہیں کہ
لم ڈہینگ سے بڑی ہوتی ہیں - زمین پر کھڑا ہوا تو چتکبرہ سیاہ سے رنگ کا
نظر آتا ہے - مگر جب اڑتا ہے تو صاف ابلق دکھائی دیتا ہے - یہ دریاؤں پہ

رہتا ہے اور مچھلی کے سوا اور کچھ نہیں کھاتا۔ اس کا گوشت اوسط درجہ کا ہوتا
ہے۔ جوڑا جوڑا الگ ہو کر رہتا ہے۔ گھونسلا بڑے بڑے درختوں کی چوٹیوں
پر تپلی تپلی لکڑیوں کا بناتا ہے۔ یہ گھونسلا چارپائی سے کچھ کم لمبا چوڑا نہیں ہوتا
اور یہ اس پر بیٹھا ہوا بندوق کی گولی سے بھی نہیں مارا جاتا۔ کیونکہ بڑی بڑی لکڑیاں
اس میں لگی ہوتی ہیں۔ اگر اس کا گھونسلا اُتارا جائے تو اس کی لکڑیوں کا گٹھا
خاصہ ایک آدمی کا بوجھ ہو۔ اس گھونسلے میں جیٹھ کے مہینے میں مادہ چار انڈے
دیتی ہے اور دونوں باری باری سے ان کو سیتے ہیں۔ صبح و شام کو اپنی
من بھاتی خوراک مچھلیاں پانی میں سے پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے۔ رات کو نہیں کھاتا
اکثر دریا میں بیٹھا رہتا ہے یہی جانور ہے کہ انڈے بچے درختوں پر دیتا ہے اور
کھاتا ہے پانی کی مچھلی۔ اس کو بندوق سے مارتے ہیں اور یا دام میں
بھی پکڑتے ہیں۔

Chtaurá

چتوڑا مسافر خزینی قسم آبی

یہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

Chtawrá
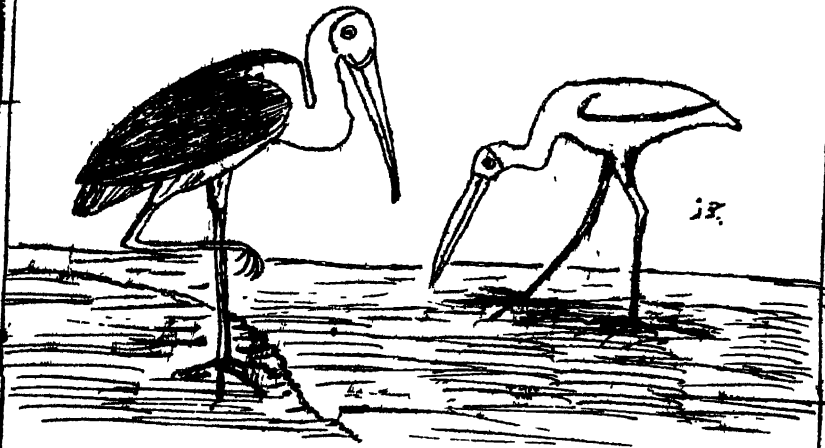
۱- چتوڑا-

جوز

اسکی ٹانگیں بہت لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ چونچ بھاری جیسے لوہے کا کدال۔ ٹانگیں زانوں کے نیچے سرخ رنگ کی زردی مائیل اور بدن کا رنگ خاکی اسکی بغلوں کے نیچے چھوٹے گلابی پر۔ باقی پر سفید و سیاہ۔ چتوڑا چوز یعنے اس کے بچے کا رنگ بالکل خاکی ہوتا ہے۔ ان کا ہزار ہزار کا گروہ گرم ملکوں سے آکر جیٹھ کے مہینے میں پنجاب میں پہنچ جاتا ہے جب یہاں سردی شروع ہو جاتی ہے۔ تو اپنے وطن کی طرف واپس چلا جاتا ہے پنجاب میں انڈے نہیں دیتا اپنے ہی ملک میں درختوں پر گھونسلا بناتا ہے۔ اور

سال میں ایک دفعہ انڈے مادہ دیتی ہے پنجاب آنیکے وقت تک بچے خوب
اڑنے اور سفر کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اور ہزاروں بچے ان کے ساتھ
یہاں آتے ہیں اس کی چار قسمیں آبی ہیں۔ رات کو بھی پانی میں اکٹھے ہوکر
رہتے ہیں مچھلیاں اور مینڈک پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔ کبھی درخت پر بھی بیٹھ
جاتے ہیں بندوق اور پادام سے ان کا شکار کیا جاتا ہے بیل کے ساتھ
تو شکار خطا ہی نہیں جاتا۔ دو سیر پکا گوشت نکلتا ہے ان کے نر مادہ میں کچھ
فرق نہیں ہوتا۔ دونوں کا قد کونج کے برابر ہے۔ گرمی میں انکا گوشت مزیدار
ہوتا ہے اسکی آواز خوشگوار نہیں۔ چونچ بھی قد کے لحاظ سے بہت بڑی اور
ناموزوں۔ دس انچ سے گیارہ انچ لمبی ہوتی ہے۔ تمام خریف کے جسیم پرندوں
میں سے یہی ہے جسکا گوشت عمدہ ہوتا ہے خصوصاً ساتویں بھادوں اسوج
میں بشرطیکہ چوزہ ہو۔ تری ناک کا اچھا نہیں۔

Dhingnan

۲۔ ڈھینگناں چتوڑا دیسی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۴۲
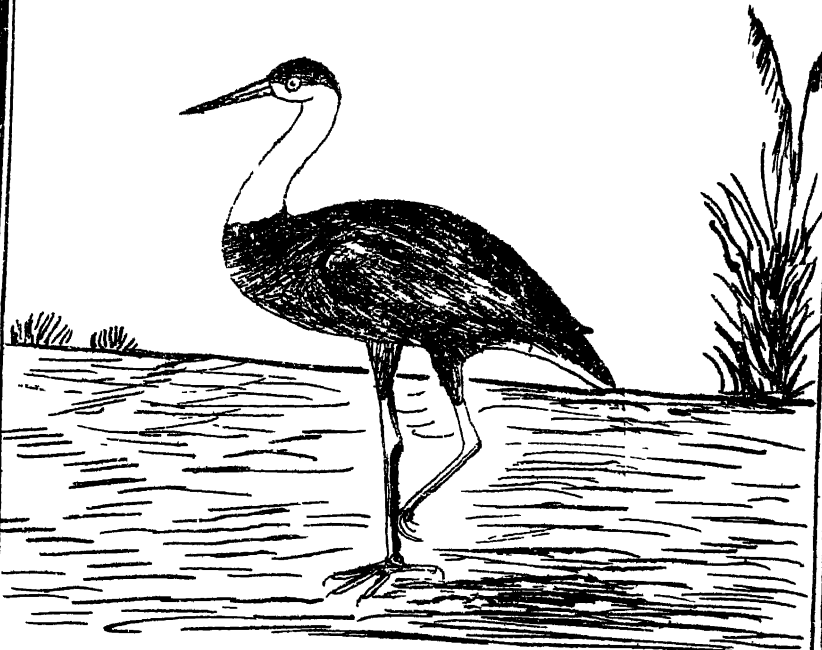
اس کی پیٹھ اور سر سیاہ۔ گردن اور سینہ سفید ہوتا ہے۔ قد چتوڑے
کے برابر۔ اس کا گوشت بھی چتوڑے جیسا ہوتا ہے دور سے دیکھنے میں
طول سیاہ کی مانند نظر آتا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ ان کا گروہ پان چھ سے زیادہ
نہیں ہوتا۔ یہہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ یہیں ہاڑ اور ساون میں چار انڈے
دیتا ہے۔ درختوں پر بڑا بھاری گھونسلا بناتا ہے۔ مچھلی مینڈک سانپ
اور کیڑے کھاتا ہے اسکے پوٹا نہیں ہوتا۔ دن بھر پانی میں جہاں مچھلیاں
دیکھتا ہے کھڑا رہتا ہے۔ رات کو بلند درخت پر جا بیٹھتا ہے دوپہر اور رات
کو کچھہ نہیں کھاتا۔ دوپہر کو یا تو پانی کے کنارے بیٹھا رہتا ہے یا اُڑ کر آسمان
کی سیر کرتا ہے تیسرے پہر اُتر کر خوراک کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ نر مادہ بیز

کچھ تمیز نہیں ہو سکتی - اس کی بولنے کی بھی عادت نہیں اسکا شکار بھی چپوڑا
ہی کی طرح ہوتا ہے - اسکی چونچ سیاہ رنگ اور سات آٹھ انچ لمبی ہے -
اسکو - [illegible] ہوتی بحری یا ریتی

Tool siyah

۳ - طول سیاہ آبی مسافر فصل ربیع
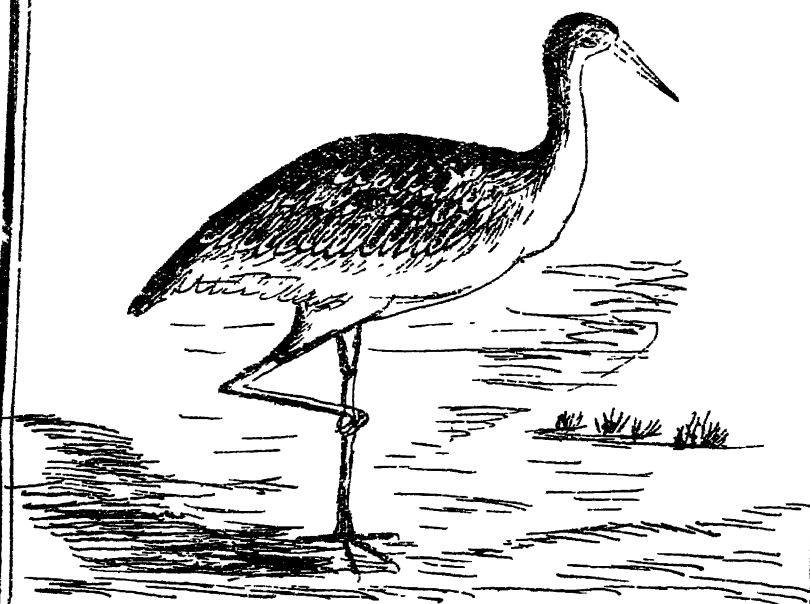
کالی طول بڑے قد کے ہوتے ہیں سارے کالے سینہ سفید - پاؤں
اور چونچ سرخ - یہ بھی چپوڑا مسافر فصل خریف کی قسم سے ہے - ان چاروں قسموں
میں سے دو قسم کے پرندے تو فصل ربیع میں آتے ہیں - اور دو قسم کے فصل
خریف میں البتہ ایک قسم ڈھینگاں کہیں کہیں پنجاب میں بارہ مہینے بھی

رہتا ہے یہ طول سیاہ اسوج کے مہینے میں یہاں آتا ہے اور بیساکھ میں یہاں سے چلا جاتا ہے۔ سردی کے دنوں میں اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ یہ بھی پانچ پانچ چھ چھ اکٹھے رہتے ہیں مچھلیاں کھاتے ہیں۔ رات کو شور میدان میں گذارتے ہیں۔ پنجاب میں انڈے نہیں دیتے۔ درخت پر بھی اسکو بیٹھے نہیں دیکھا قدیں ڈھینگناں چتوڑ کے قریب قریب ہے۔ اس کو بولتے کبھی نہیں سنا سفید طول سے اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اسکے بھی پوٹا نہیں ہوتا۔ اس کا گوشت اور بونے کا گوشت کھانے میں یکساں ہوتا ہے۔ اسکو سیاہ لگ لگ بھی کہتے ہیں۔ اسکو سدھائی ہوئی بحری ہی مار لیتی ہے۔

Tool Sfaid

۴ طول سفید مسافر ربیع

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۴۵
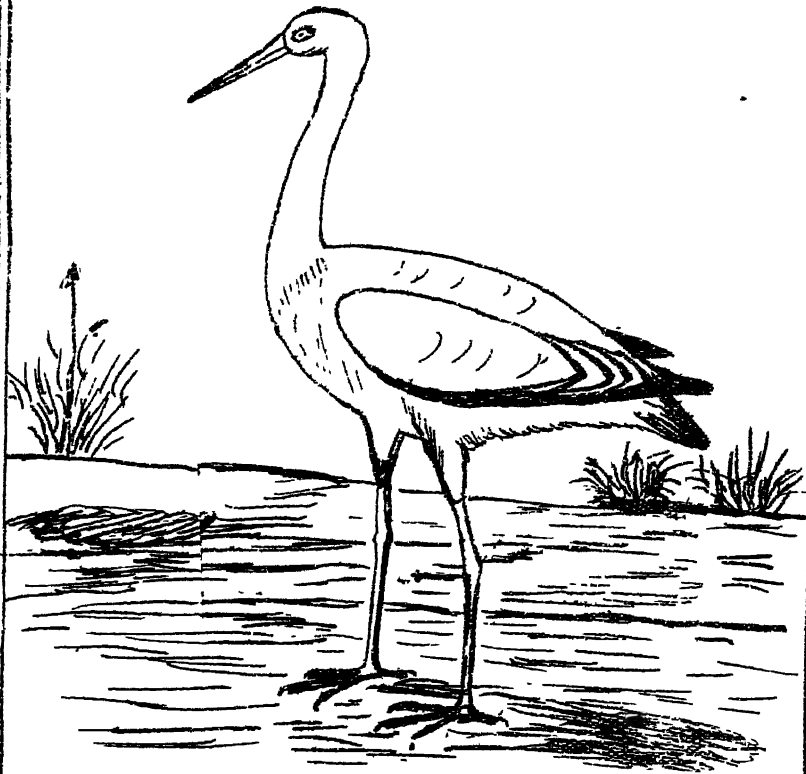
اسکے سارے حالات طول سیاہ کے سے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ
اس کا رنگ سفید ہوتا ہی اور گوشت پائین کی طرح ناقص۔ سو سو سے بھی
زیادہ کا گروہ اکٹھا رہتا ہے۔ جاڑے میں آتا ہے۔ رات کو درختوں پر رہتا
ہے۔ چوہے۔ مینڈک چھپکلیاں کھاتا ہے۔ سانپ اور مچھلیاں اور کیڑے
بھی کھاجاتا ہے۔ اس لئے اس کا گوشت مزیدار نہیں ہوتا۔ اسکے بھی پوٹا
نہیں۔ اسکی چونچ اور ٹانگیں سرخ رنگ کی ہوتی ہیں اسکو سفید لگ لگ کہتے
ہیں۔ چونچ ساڑھے آٹھ انچہ لمبی ہے۔

Lum Dhing
لم ڈھینگ یا ڈھینگ مسافر خریفی
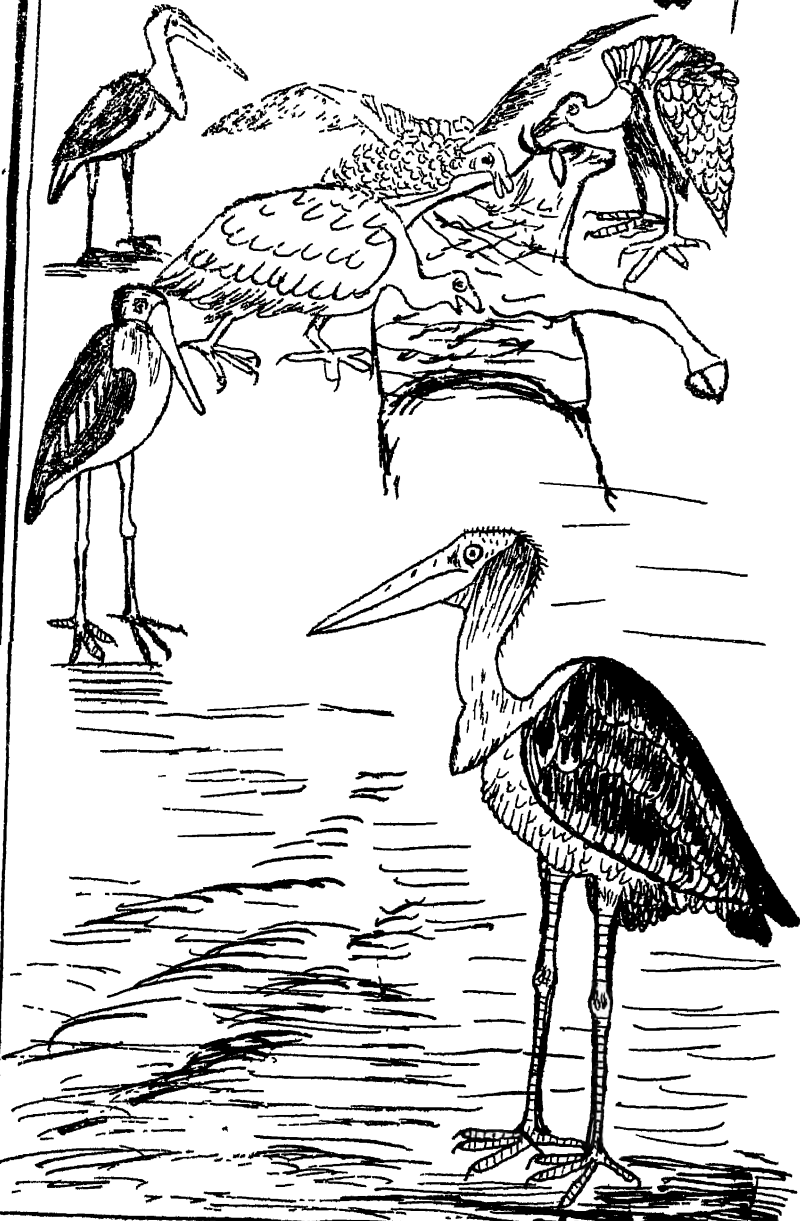
عرب لوگ اسکو حاجی لگ لگ کہتے ہیں حج کے دنوں مکہ شریف میں بہی ہوتا ہے۔ وہاں اسکی ابتدائے پیدائش کی نسبت مشہور ہے کہ ایک دکاندار جس کا ترازو جعلی تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کی بددعا سے پرند کی شکل بنگیا ان خریداروں کی شکایت پر جن کو اس کے ترازو سے نقصان پہونچا تھا۔

یہہ بڑا مشہور پرندہ ہے۔ پیٹھ سیاہ۔ سینہ سفید۔ چونچ کدال کی طرح لمبی۔ موٹی۔ بھاری اور سخت زرد رنگ کی۔ ٹانگیں بہت لمبی لمبی سفید پنجہ مرغ یا کونج کی طرح کا۔ سردی کے موسم میں پنجاب سے چلا جاتا ہے اور سے بھی چھوڑے کے ساتھ گرم ملکوں میں دیتا ہے اس کی خوراک عموماً مچھلی ہے۔ بڑی بڑی مچھلیاں مار لیتا ہے۔ مردار کا گوشت بھی کھاجاتا ہے مردہ مویشی اس طرح کھاتا ہے کہ لاش کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔ جب گدہ اور چیلیں گوشت نوچتی ہیں تو یہہ فوراً ان سے چھین لیتا ہے۔ سانپ چوہا سینڈک وغیرہ خواہ مردہ ہوں یا زندہ یہ بلا نوش سب کھاجاتا ہے اسکا خون گھی اور کالی مرچیں ملاکر یرقان کی بیماری میں کھاتے ہیں اور گوشت بیماری ام الصبیان کے لئے مفید سمجتے ہیں۔ اسکی پیٹھ سے دام بناتے ہیں۔ اور اسی کو پادام کہتے ہیں۔ اس سے کونج۔ خرگوش۔ باز اور تگدری وغیرہ پکڑتے ہیں۔ اگرچہ ہر قسم کے چھوڑے کی پیٹھ کا بھی پادام بناتے ہیں۔ مگر لم ڈھینگ کی پیٹھ کے پادام بہت عمدہ ہوتے ہیں۔ اسکی چونچ برچھی کی طرح تیز اور نوکدار ہوتی ہے۔ اگر آدمی کے پیٹ میں مارے تو نیزے کی طرح پار ہو جائے۔ اس لئے اسکو احتیاط سے پکڑتے ہیں۔

اس کی دم کے نیچے کے پر یورومین خرید کر ولایت بھیجتے ہیں وہ بہت ملائم
ہوتے ہیں اس سے موتھہ پر پوڈر لگاتے ہیں۔ یہہ اسی پا دام سے پکڑا جاتا ہی
جو اس کی پیٹھہ کا بنتا ہے۔ یہہ رات کو نہیں کھاتا۔ درختوں پر بیٹھتا ہے۔ میں نے
بعض وقت ان کا جھلڑ ہزار ہزار بلکہ دو ہزار تک کا بھی دیکھا ہے۔ بعض لوگ
اسکو حواصل بھی کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں حواصل یہ نہیں۔ حواصل اور
ہے۔ جسکو پائین یا پین پنجابی میں کہتے ہیں۔ ہاں اسکا ایک نام بڈھنگ
ہے۔ مگر بڑا ہی بیڈھنگ ہے۔ جس آدمی کی ٹانگیں بہت لمبی ہوتی ہیں
اسکو بھی تشبیہہ کے طور لم ڈھینگ کہا کرتے ہیں۔ چتوڑے کی طرح اسکے
بھی پوٹا نہیں ہوتا۔ اوجھری ہوتی ہی۔ یہہ جب زمین پر سے اڑنا چاہتا ہے
تو پہلے اپنے لمبے لمبے بازو پھیلا کر دس پندرہ گز تک زمین پر پاؤں سے
دوڑتا ہی۔ پھر پاؤں زمین پر سے اٹھا کر اونچا ہونا شروع ہوتا ہی بعض وقت
پانی کے کنارے درختوں کے جھنڈ میں گھس جاتا ہے۔ تو وہاں آدمی بغیر
پا دام وغیرہ کے صرف ہاتھ ہی سے پکڑ لیتے ہیں۔ کیونکہ وہاں درختوں کے
سبب اپنے پروں کو نہ پھیلا سکتا ہے اور نہ زمین پر دوڑ سکتا ہے۔ پھر
اڑے کس طرح بے بس ہو کر پکڑا جاتا ہے۔ ایک لم ڈھینگ کا میں نے
وزن کیا تو سوا نو ثار انگریزی ہوا اور پروں کی لمبائی سوا تین گز ہوئی اور بڑے
سے بڑا لم ڈھینگ دس ثار وزن اور لمبائی میں چار گز ہوتا ہے اور چونچ اسکی
ایک فٹ سی ۱۴ انچہ تک ہوتی ہی۔ اور موٹائی ۸ انچہ لپیٹ کی ہی یعنی چونچ
کی + اصلی خوراک اسکی مچھلی ہے۔ ۴-۵ فٹ لمبی مچھلی کو ہی مار لیتا ہی

Moungh

مہنگ یعنے بطخ مسافر ربیع

قسم آبی

یہہ چار پانچ قسم کی ہوتی ہے (۱) مہنگ کلاں (۲) مہنگ گونگا۔ (۳) مہنگ چیناں۔ (۴) مہنگ نکڑ۔ (۵) بطخ دیسی۔ (۶) چکوا چکوی سوائے نکڑ مہنگ کے اور کوئی قسم ان میں سے درختوں پر نہیں بیٹھتی ؛

Moungh Klan

(۱) مہنگ کلاں

تصویر کیلئے دیکھو صفحہ ۲۵۰

ہنگ کلاں
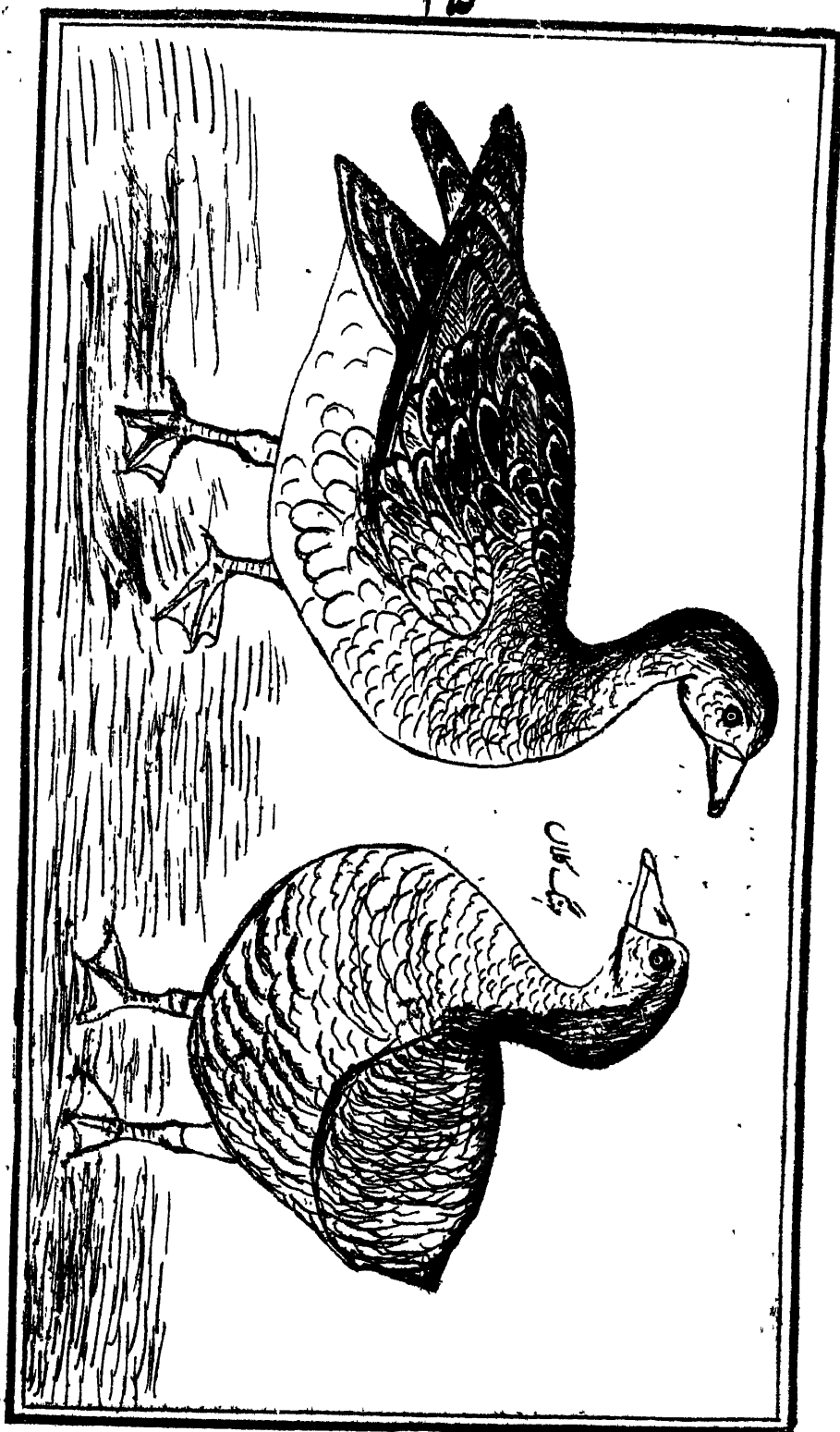
اسکو سہندر مکھ بھی کہتے ہیں۔ بڑی بطخ کے برابر ہوتا ہے رنگ کا خاکی
فصل ربیع میں شمال کے برفانی پہاڑوں کی طرف سے آتا ہے وہیں
بڑی بڑی سرد جھیلوں میں رہتا ہے یہہ وہی جھیلیں ہیں جنکا بیان ہم
کسی قدر اوپر کر چکے ہیں یہہ جھیلیں بہت سرد ملکوں میں واقعہ ہیں مثلاً
ترکستان۔ منگولیا۔ علاقہ روس و چین۔ ان جھیلوں میں سے سنٹرل
ایشیا میں جادر کھول سرحد روس پر بہت بڑی جھیل ہے۔ اور باری کھول
علاقہ چین و منگولیا میں اور جھیل لوپ نور جس کو لوپ لا بھی کہتے ہیں علاقہ
ختن میں واقعہ ہے ان تینوں جھیلوں کا حال میں نے اسوقت دریافت
کیا تھا۔ جب مجھے ۱۸۷۵ء میں سفارت کے ساتھ یارقند و کاشغر جانے کا اتفاق
ہوا تھا۔ ان جھیلوں میں سے لوپ نور کا حال خاصکر دلچسپ ہے بہت لوگ
جنہوں نے اس جھیل کو بچشم خود دیکھا ہے کہتے تھے کہ لوپ نور کا پانی کوسوں
تک سمندر کی طرح گہرا ہے اُس کے بہت سے حصے میں کثرت سے آبی گھاس
اُگی ہوئی ہے۔ جسمیں ہنگ اور مرغابیاں سینکڑوں قسم کی گرمی کے موسم
میں جمع ہو جاتی ہیں اور اسی گھاس میں انڈے بھی دیتی ہیں۔ لوپ نور
کے قریب کوئی آبادی نہیں۔ سب سے قریب اسکے ختن ہے اسکا بھی
آٹھ روز مسافت سے کم فاصلہ نہیں اور معمولی تو پندرہ روز کی راہ ہے خاص
یارقند میں میں نے لوپ نور کی بہت بطخیں دیکھی ہیں جو لوگ وہاں سے اپنے پالنے
کے واسطے لائے تھے ان کی بڑی بڑی لمبی گردنیں اور بڑے بڑے
جسم تھے۔ اور رنگ مختلف۔ کوئی خاکی۔ کوئی سرخ۔ کوئی سفید جیسے ہندوستان

کے چڑیا خانوں میں راج ہنس سفید و سیاہ لمبی گردن کی ہوتی ہے اسی طرح چھوٹی قسم کی بطخیں بھی رنگ رنگ کی تہیں۔ جو پنجاب میں کبھی نہیں آتیں وہ لوگ کہتے تھے کہ اس جھیل میں سے سردی کے موسم میں بہتیرے مہنگ مرغابیاں ہندوستان کی طرف جاتی ہیں اور اسی طرح اور جھیلوں میں سے بھی جاتی ہیں اُن کا یہہ بھی بیان ہے کہ لوپ نور کے جنوب و مشرق کی طرف بڑے بڑے پہاڑوں کا سلسلہ ہے جس میں جنگلی بھیڑیں بکریاں۔ بیل اور گھوڑے بلکہ اونٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور پرندے بھی بہت قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اُن کا یہہ بھی خیال ہے کہ باز بھی ان پہاڑوں میں انڈے دیتا ہے اور میں نے بھی ختن کے جنوبی پہاڑوں میں بچشم خود وہ جنگلی بھیڑیں بکریاں اور گھوڑے دیکھے تھے۔ بعض شکار کے شوقین یورپین ان جنگلی گھوڑوں اور بھیڑوں کے شکار کے واسطے چنگ چھمنو تک جاتے ہیں۔ لداخ اور کشمیر کے سیدان میں بھی مینے جنگلی بیل اور گھوڑے دیکھے ہیں۔ تبتی لوگ جنگلی گھوڑے کو کیانگ اور جنگلی بیل کو یغ کہتے ہیں + اور بڑے بھیڈو کو نیانگ یا نابو اور چھوٹی قسم کے بھیڈو کو شاپو کہتے ہیں۔

بھیڈو دو قسم کے ہوتے ہیں ایک بڑے بڑے سینگوں والا۔ اسکا جب شکار کیا جاتا ہے تو اسکا سر ایسا بھاری ہوتا ہے کہ سینگ سمیت محض سر اسکا ایک مضبوط آدمی مشکل سے اپنی پیٹھ پر اٹھا سکتا ہے۔ دوسرا چھوٹے سینگ والا۔ اس موقعہ پر دونوں قسم کے بھیڈوں کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں +

چھوٹی قسم کے بھیڈو
بڑی قسم کے دونوں بھیڈو

ایک قسم کا جنگلی بکرا
دوسری قسم کے جنگلی بکرے کا سر
تبتی لوگ اسکو یغ کہتے ہیں۔ ترکی میں کتاس اور فارسی میں خشن گاو کہتے ہیں
ہندی میں سراگائے
یہہ دونوں جنگلی بیل ہیں
اسکی دم کی چوری بنتی ہے
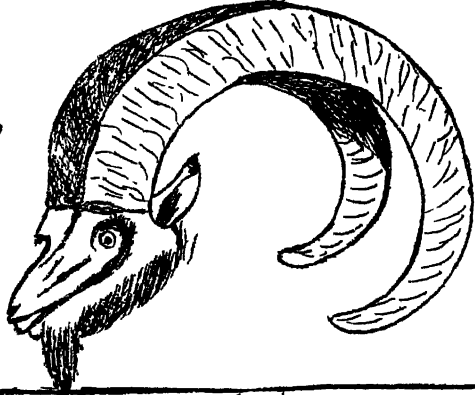
اس کتاب میں صرف ان مہنگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اکثر پنجاب میں
آتے رہتے ہیں ورنہ وہاں تو صدہا قسم کے ہیں۔ کاشغر کے جنوب میں
قراکھول جو پامیر کے جانب کی طرف واقعہ ہیں۔ اس میں بھی مہنگ بکثرت
بہت رہتے ہیں۔ اور وہیں بچے بھی نکالتی ہیں۔ قرغز قوم کے لوگ جو خانہ
بدوش ہیں اور خیموں میں رہا کرتے ہیں۔ ان مرغابیوں کے انڈے نیچے
ہیں۔ اور مرغیوں کے نیچے بچے نکلواتے ہیں اور انڈے بھی کھاتے ہیں
جب فصل ربیع میں یہہ مہنگ کلاں پنجاب میں آتا ہی۔ تو اسوقت دبلا ہوتا
ہے۔ پوہ کے مہینے میں فربہ ہو جاتا ہی۔ عجیب بات یہہ ہی کہ یہہ پانی میں تو ہمیشہ
رہتا ہے مگر مچھلیاں نہیں کھاتا۔ مسور اور مٹر بہت کھاتا ہی۔ اور اناج بھی
کھا لیتا ہی اسکی آواز بڑی بلند ہوتی ہی۔ صورت شکل میں بھی بہت خوبصورت
ہوتا ہے باز کے سوا اور کوئی شکاری جانور اس کو نہیں مار سکتا جنگل میں
بھی کوئی شکاری پرندہ سوائے کرل کے نہیں پکڑ سکتا۔ اس کا گوشت
بڑا مزیدار ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہ دریاؤں اور جھیلوں میں رہتے ہیں ان کا
دو دو ہزار کا گروہ ہوتا ہی۔ بندوق سے شکار کرتے ہیں۔ مگھ اور ہر قسم کی مرغابی
کا قاعدہ ہی کہ جب اپنے وطن سے آتی ہیں یا وطن کو واپس جاتی ہیں تو بلند
بلند برف اور پہاڑوں کو پاؤں سے چلکر عبور کرتی ہیں اڑتی ہوئی نہیں گذرتیں

Moungh Gungá

٢- مہنگ گونگا مسافر ربیع

مہنگ گونگا
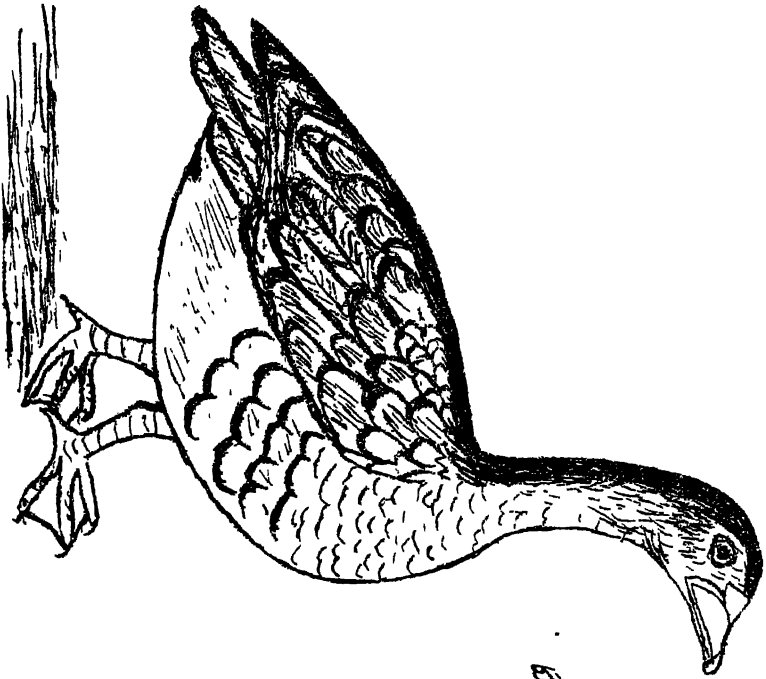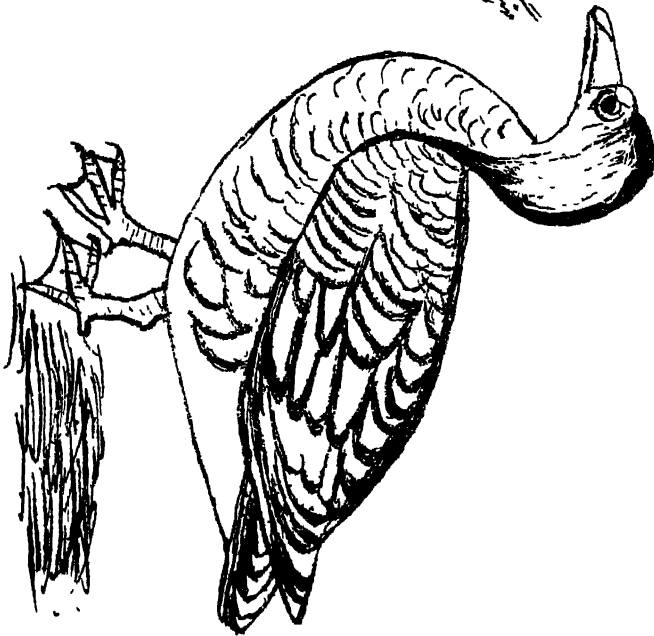
یہہ پیٹھہ پر سے سیاہ ہوتا ہے۔ اور سہنڈ ڈہنگ سے ذرا چھوٹا باقی
اس کے حالات سب اسی کے سے ہیں۔ ان کے ساتھہ یہاں آتا اور
جاتا بھی ہے۔ یہہ دونوں قسم کے مہنگ رات کو بہت کھاتے اور سفر بھی
رات ہی کو اکٹھے ہو کر کرتے ہیں۔ بڑی بڑی قطاریں باندھہ کر چلتے ہیں
اور رستے میں بولتے جاتے ہیں۔ باز سے بیل کے ساتھہ ان کا شکار کیا
جاتا ہے۔ پادام اور جال سے بھی پکڑتے ہیں۔ ان کا جال سن کا بُنا
جاتا ہے۔ اور رات کو پانی پر لگاتے ہیں۔

Mungh Chinán

۳۔ مہنگ چنیاں۔ مسافر ربیع
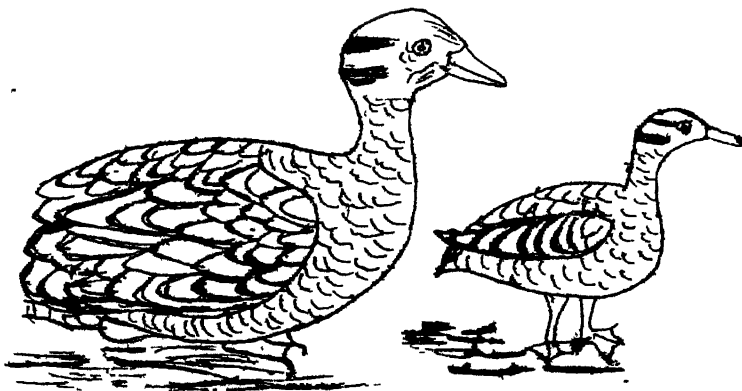
اسکے حالات بھی پہلی دو نوں قسموں کے سے ہیں فرق صرف
اتنا ہے کہ یہہ ہری کھتیاں کھاتا ہے اس کا رنگ چینیاں ہوتا ہے یعنی
تمام پر تو سفید ہوتے ہیں۔ مگر شاہ پر کی نوکیں سیاہ ہوتی ہیں اور منہ
پر دونوں طرف سیاہ زلفیں چونچ اور پاؤں زرد۔ یہہ ٹہنک ساری
قسموں سے خوبصورت ہی اسکا قد پہلی دونوں قسموں سے چھوٹا ہوتا ہے
ان کے بھی گروہ کے گروہ اکٹھے رہتے ہیں۔ تمام دن خشک زمین
پر گھاس کھاتے پھرتے ہیں رات کو اور دوپہر کو پانی میں بیٹھے
رہتے ہیں۔ رات کو کبھی کچھہ نہیں کھاتے برخلاف اور ٹہنک مرغابیوں
کے پہلی دونوں قسموں کے ساتھہ یہاں آتا ہی اور ان کے بعد واپس
جاتا ہے۔ اور سارے حالات اسکے انہی کے سی ہیں مگر اس کا
گوشت سخت ہوتا ہے۔ ان تینوں قسموں کے ٹہنگوں کو زچرز اور
قاز بھی کہتے ہیں یہہ ٹہنک سرسبز کھیتی میں جماعت کے جماعت سفید
سفید بیٹھے ہوئے خوبصورت سفید پوش دور سے خوشنما دکھائی دیتے
ہیں گویا یہہ ہی کھیتوں کے مالک ہیں۔ اسوقت کیا خوب نظارہ ہوتا
ہے یہی دل چاہتا ہے کہ ایسے خوش پوش مہمانوں کو کھانے پر بیٹھے
ہوؤں کو کیوں تکلیف دیجا دے۔ ٹہنک کی قسموں میں کوئی جماعت
ایسی خوبصورت نہیں ہوتی۔ جب سبز کھیتوں میں یہہ سفید پوشوں
کی جماعت بیٹھی ہوتی ہے تو بہت دور سے دکھائی دیتی ہی اور بڑا خوبصورت
نظارہ ہوتا ہے۔ اسوقت ایسے معلوم دیتی ہیں کہ یہہ ان کھیتوں کے

رہنے والے ہیں

پہلی دونوں قسموں کے مہنگوں کی نسبت عام لوگوں مین بہت مشہور ہے کہ ایک مہنگ ایک پائی چانول پکاتا ہے - اس سے ان کی یہہ مراد ہوتی ہے کہ اسکا گوشت ایسا چرب ہوتا ہے کہ ایک مہنگ کے گوشت میں چار سیر پختہ چاولوں کا پلاؤ بخوبی پک جاتا ہے اس میں گھی ڈالنے کی حاجت نہیں ہوتی - لیکن اس چینیاں مہنگ کی نسبت یہہ بات نہیں ہے - یہہ مہنگ چینیاں خوراک تو خشکی میں کھاتا ہے مگر سکونت دریا میں رکھتا ہے - یعنی رات اور دوپہر کو دریا میں رہتا ہے اور صبح شام خوراک زراعت کے کہیتوں میں کھاتا پہرتا ہے -

Mungh kukwi

۴ - مہنگ نکر مسافر فصل خریف
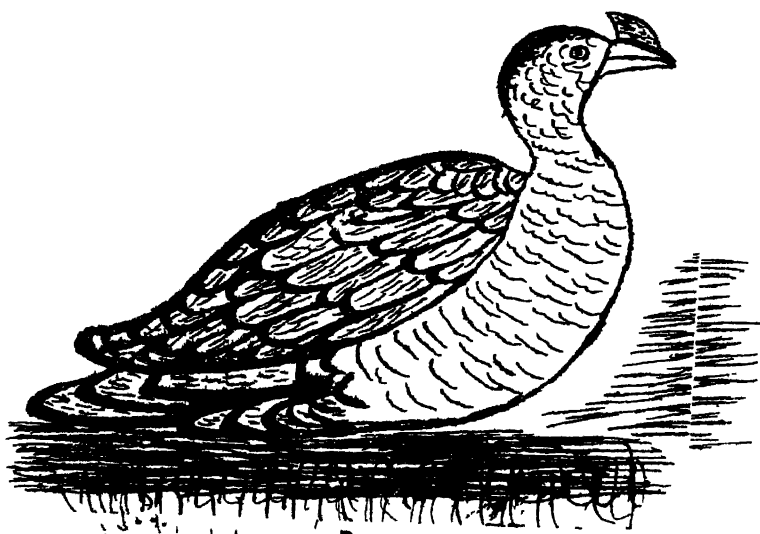
یہہ گرمی کے موسم ہاڑ کے مہینے میں جنوب کی طرف سے یہاں آتا ہے اور کاتک کے مہینے میں واپس چلا جاتا ہے۔ جوڑا جوڑا رہتا ہے اندھیری دریا کی کناری درختوں کی سوراخوں میں دیتا ہی جھیل اور دریا میں ہی دیتا ہی خوراک سے انگ دانی اور کیڑے وغیرہ ہے پانی کی گھاس وغیرہ بھی کھالیتا ہے۔ اسکا قاعدہ ہے کہ جب اس کا بچہ چار روز کا ہوتا ہے تو یہہ اس کو چونچ میں پکڑ کر لے جاتا ہے اور جاکر پانی میں چھوڑتا ہے تاکہ مار خور شکاری جانوروں سے محفوظ رہے۔ دس پندرہ بچے نکالتا ہی سب کو ایک ایک کر اسی طرح پانی میں ڈال دیتا ہی وہ گرتے ہی پانی میں تیرنے لگتے ہیں جب اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو جوڑے ہوکر الگ رہنے لگتے ہیں اس کی چونچ کی جڑ پر ایک ٹوپی سی لگی ہوتی ہے جس کو دیکھتے ہی ہر ایک پہچان جاتا ہے کہ نکٹا مہنگ ہی۔ اوپر سے اسکا رنگ بہت سیاہ ہوتا ہی سینہ اور چونچ سفید۔ قد میں چینیاں مہنگ سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اکثر بندوق سے مارا جاتا ہی اور کسی طرح نہیں پکڑا جاتا۔ کیونکہ ان دنوں میں ہاڑ کریح میں پڑے ہوتے ہیں اور پادام پانی میں کام نہیں دیتا۔ اس کا گوشت بھی اچھا نہیں ہوتا۔

Huno

لطخ دیسی

یہہ سفید بطخ لوگوں کے گھروں میں پلی ہوئی رہتی ہے صرف
ایک دفعہ سال میں نو سے لیکر بارہ تک انڈے دیتی ہی اور آپ ہی
انہیں سیتی ہے اور بچے نکالتی ہی۔ تیس دن میں بچے نکلتے ہیں پھر

ماں ساتھہ لئے پہرتی ہی نر اور مادہ دونوں ان کی حفاظت کرتے نر مادہ
آپس میں بھی بہت محبت سی رہتے ہتے ہیں انڈے سینے میں بہی نر مادہ
کی مدد کرتا ہے - یہہ بطخیں اکثر تو سفید رنگ ہی کی ہوتی ہیں - بعضی سفید و
سیاہ ملی جلی - اس بطخ کی یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ یہہ اصل
میں مہنگ ہی ہے جب جنگل میں سے پکڑ کر اسکو گھر میں پالا جائے
اور بچے نکلوائے جائیں اور اناج کھلایا جائے تو دو تین پشت کے بعد
بطخیں بن جاتی ہیں بعضی مہنگ کے رنگ پر رہتی ہیں - اور بعضی
سفید ہو جاتی ہیں ÷

Surkhab

سُرخاب یا چکوا چکوی
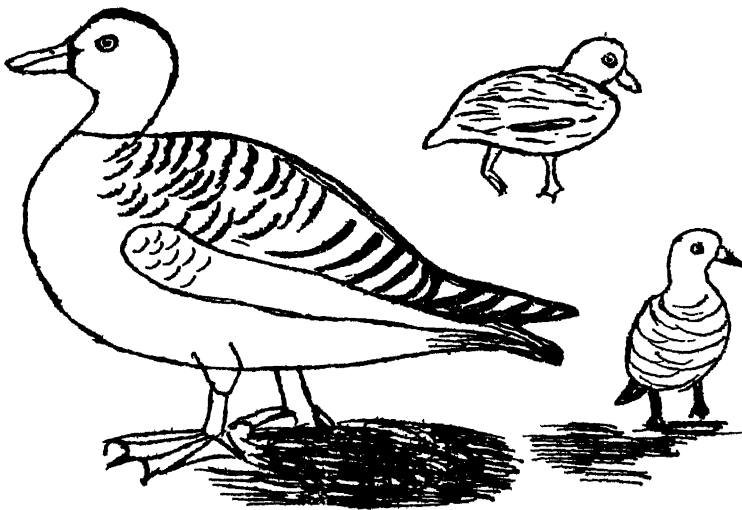
یہہ آبی جانور ہے فصل ربیعہ میں یہاں آجاتا ہے لسے اکثر لوگ
جانتے ہیں۔ اس کے اکثر حالات مذکورہ بالا مہنگوں سے ملتے جلتے ہیں
قد میں سارے مہنگوں سے چھوٹا ہوتا ہی مگر ہوشیار سب سے زیادہ ہے
اس کا بھی جوڑا جوڑا رہتا ہے اس کے نر مادہ کے عشق محبت کے گیت
ہندی شاعروں نے گھر رکھے ہیں اسکے جوڑے میں سے بہی اگر ایک
مرجائے تو دوسرا بے قرار چلاتا پھرتا ہے۔ جیسے خشکی کے پرندوں میں کوا
ہوشیار ہوتا ہے اور شکاری پرندے کے آنیکی سارے پرندوں
کو فوراً خبر دیتا ہے اسی طرح سرخاب آبی پرندوں میں ہوشیار ہی
اور سب کو دشمن کے آنے کی فوراً خبر دیتا ہے حتی کہ شکاری آدمی کو
بھی دور ہی سے دیکھ کر چیخنے لگتا ہے۔ اکثر چینیاں مہنگ کے گروہ میں چرتا
چگتا ہے۔ سوانک اور دہان گیہوں اور ہر قسم کی گھاس کی جڑیں اور
مرکن قسم کی گھاس وغیرہ کھاتا ہے بعض وقت ان کے بھی گروہ کے
گروہ اکٹھے رہتے ہیں اور چرتے چگتے ہیں۔ رات کو بھی کچھہ نہیں کھاتے
دوپہر اور رات کو دریاؤں میں رہتے ہیں۔ اگر ابر کا ٹھنڈا دن ہو تو
سارا دن چگتے پھرتے ہیں جہاں ان کا گروہ جمع ہوتا اور چگتا ہی وہاں جال
لگا کر بھی ان کو پکڑا کرتے ہیں۔ باز اور جرے سے بھی پکڑواتے ہیں اور
مہنگوں کی طرح اپنے سرد برفانی ملکوں میں انڈے دیتے ہیں اس کا
گوشت سخت ہوتا ہی۔ مگر کہتے ہیں کہ دافعہ فساد صفراوی ہے۔ اگر
اس کا دل گلے میں باندہ لیا جائے تو نیند نہیں آتی یہہ اپنے دشمنوں

اور شکاری آدمیوں کو خوب پہچانتا ہے۔ اور دور سے دیکھتے ہی اڑ جاتا ہے اور اسی دشمن کا دمہ کرکے سارے پرندوں کو خبردار کر دیتا ہے اسکو چکواق بھی کہتے ہیں۔ عربی میں نحام اور نحامہ اسکے نام ہیں

Murgabiyan

مرغابیاں مسافر فصل ربیع

یہہ تو ان کے نام سے ظاہر ہے کہ یہہ پانی کے پرندے فصل ربیع میں یہاں آتے ہیں اور یہہ دس قسم کے ہوتے ہیں۔

۱- دھرکھوج (۲) نیل سر مرغابی (۳) سیریا بوزا مرغابی (۴) سیاہ مرغابی (۵) ڈبی مرغابی۔ (۶) ہنجل مرغابی (۷) کرڑہی مرغابی (۸) ٹوبا مرغابی (۹) بواڑ مرغابی (۱۰) گرم مرغابی ؛

ان میں سے سوائے اس گرم مرغابی کے اور کوئی مرغابی درخت پر نہیں بیٹھتی ؛

Dhur Ghoch
۱- دہرگھوچ
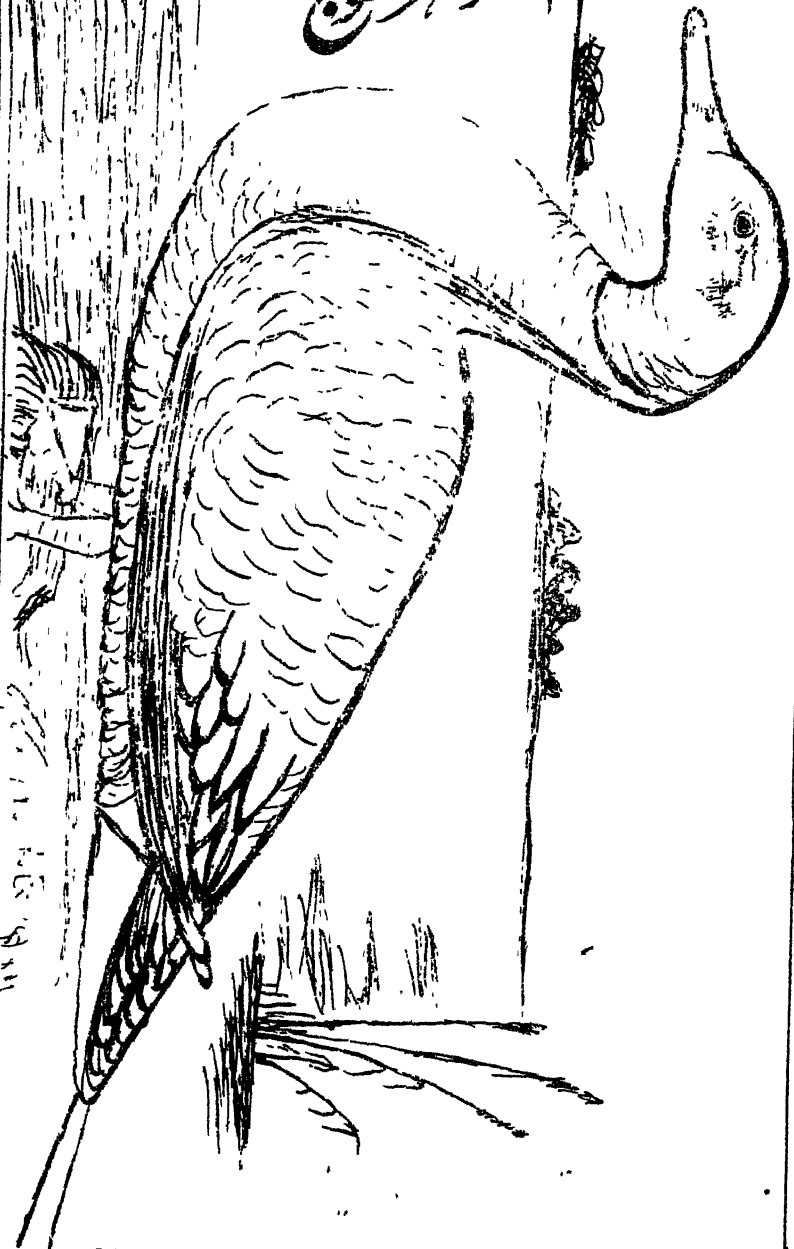
جہاں مہنگ رہتے ہیں انہیں سرد ملکوں میں یہ بھی رہتی ہے۔ تبت
کی جھیلوں میں بھی ہوا کرتی ہے اس کی گردن لمبی پشت اور چونچ سیاہ
سینہ سفید۔ اور پر تیتر کی طرح چتیاں۔ دم کے دو پر لمبے پیچھے کو نکلے
ہوئے اور ساری مرغابیوں سے خوبصورت قد میں نیل سر مرغابی سے
ذرا ہی چھوٹی۔ اس کا گوشت بڑا مزیدار ہوتا ہے۔ ان کے بڑے بڑے
جھلڑ اکٹھے رہا کرتے ہیں انڈے بھی وہیں سرد ملکوں میں دیتی ہیں
مہنگ پکڑنے کے جال وپٹی سے ان کو بھی پکڑتے ہیں پلا ہوا باز اور
جرّہ اسکو مار لیتا ہے جنگلی کرل۔ سوری باز۔ اور بحری بھی ان کو مار لیتی
ہے۔ اکٹھی ایک جگہ جمع ہو کر چرتی چگتی ہیں اسلئے جال میں بہت
پھنس جاتی ہیں۔ مادہ مرغابی کا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ نر سے کچھ چھوٹی
ہے۔ رات دن اسکو کھانے ہی کا دھندا لگا رہتا ہے چاندنی رات
میں ساری رات کھاتی رہتی ہے۔ سفر بھی رات ہی کو کرتی ہیں ہر قسم
کی مرغابی کا یہہ قاعدہ ہے کہ جس طرف سے ابر آتا دیکھتی ہیں اُدھر ہی
چلی جاتی ہیں۔ اسکو فارسی میں ماغ اور عربی میں اخضر کہتے ہیں اور
ترکی میں اردک۔

Mourgabi Nilsur

۲ مرغابی نیل سر

یہ قسم اول سے کچھ بڑی ہوتی ہے۔ اور اس کی گردن تو ساری مرغابیوں
سے خوبصورت ہے۔ اور رنگ بھی نہایت عمدہ زمردی۔ اسکی دم کے
اوپر کے دو تین پر اس طرح مڑے ہوتے ہیں جیسے چھوٹے سے بچھو
کا ڈنگ۔ ان کو شکاری کُندا کہتے ہیں۔ ان پروں کو عموماً پہاڑی عورتیں
کانوں میں جوڑا جوڑا ملا کر پہنتی ہیں۔ اسکا گوشت بھی اچھا ہوتا ہے ان

بڑے بڑے جھلڑ نہیں ہوتے نہ بہت سی جمع ہوکر چلتی ہیں بڑے سے
بڑے جھلڑ میں چالیس پچاس سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ مرغابی قسم اول
کے ساتھ آتی ہیں انہیں کی یہہ ہم وطن ہیں اور انہیں کا سا ان کا سارا
حال بھی ہے۔ اس کی اور دہرکھوج کی خوراک میں البتہ اتنا فرق ہے کہ
یہہ کبھی کبھی چاول مچھلی بھی کھا جاتی ہے۔ اسکی پیٹھہ پر مختلف رنگوں کی
رنگ آمیزی ہوتی ہے۔ سینہ سرخی مائل سفید۔ مادہ کا رنگ خاکی
ہوتا ہے اور قد میں دہرکھوج کی مادہ کے برابر ہوتی ہے پنجاب میں
اس کا گیت بنا ہوا ہے جو بعض موقعوں پر گایا جاتا ہے۔ اس کا قد
مرغی کے برابر ہوتا ہے اور گوشت بھی اسی قدر نکلتا ہے۔ دماغ مرغابی
کا بواسیر کو نافع ہے۔ اگر ازیانہ کے پانی کے ساتھہ ناشتہ کریں۔ اور زبان
اسکی تقطیر بول کی قاطع ہے۔

Suruyá Burna Murgábi

۳۔ سیابورنا مرغابی مسافر فصل ربیعہ

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۶۹
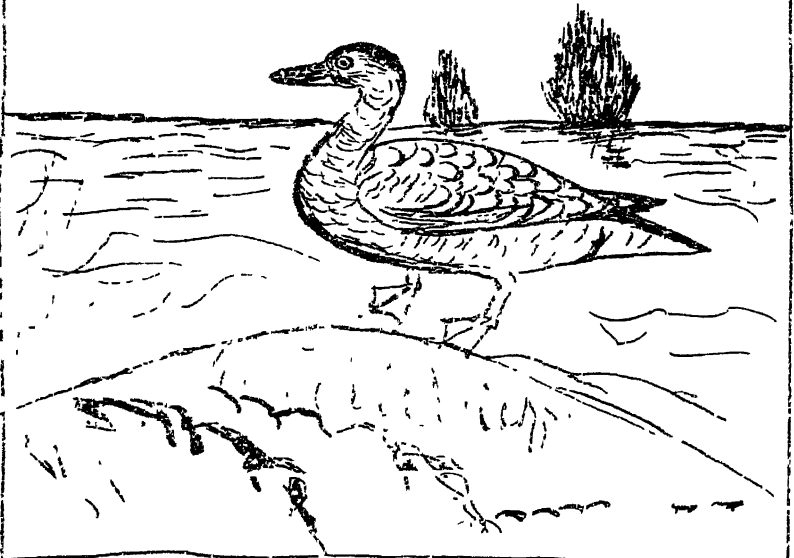
بعض باتیں تو اسکی مذکورہ بالا مرغابیوں کی سی ہیں۔ مگر گوشت سب سے
اچھا ہوتا ہی کیونکہ بجز دانہ اور جھنگا کے کچھہ نہیں کھاتی۔ اس کا رنگ
خاکی ہوتا ہی اور سر سرخ اور نر کا قد مثل مرقسیم دوسری مادہ کے برابر
اور مادہ کا یعنے جھکری مرغابی کے برابر۔ قسم اول و دوم مرغابی کی
ساتھہ اس ملک میں آتی ہے اور اسی کے ساتھ جاتی ہے۔ رات کو
سفر نہیں کرتی انڈے بھی یہاں نہیں دیتی۔

Murgábi Siyáh.

مرغابی سیاہ بوری
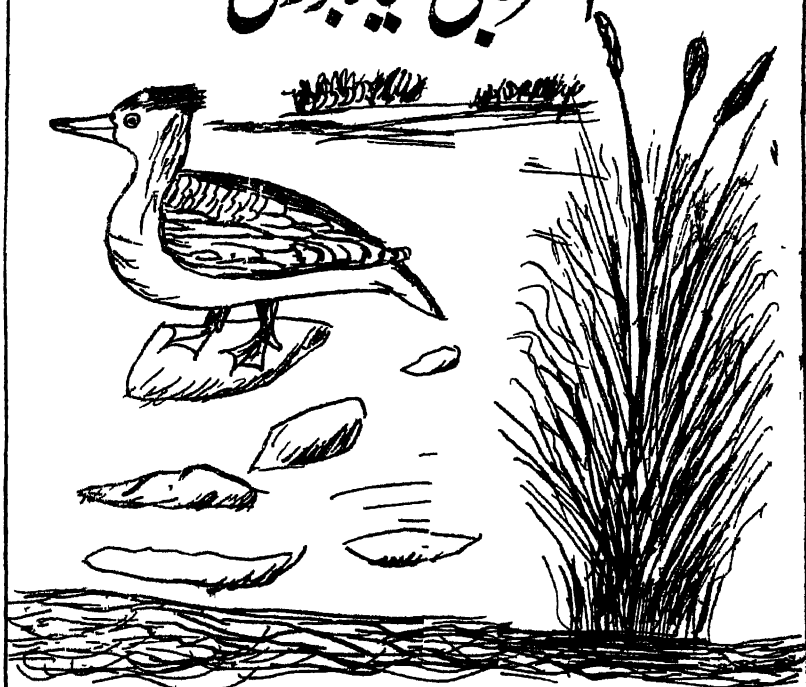
یہہ قدوقامت میں کرڑی مرغابی سے ذرا بڑی ہوتی ہے۔
مگر رنگ پیٹھہ پر سے سیاہ۔ سینہ سفید۔ چونچ اور پاؤں بھی سیاہ۔
سر پر چوٹی۔ اس کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔ باقی حالات سرّیا
کے سے ہیں۔

Dubbi Murgábi

۵-ڈبی مرغابی مسافر ربیع
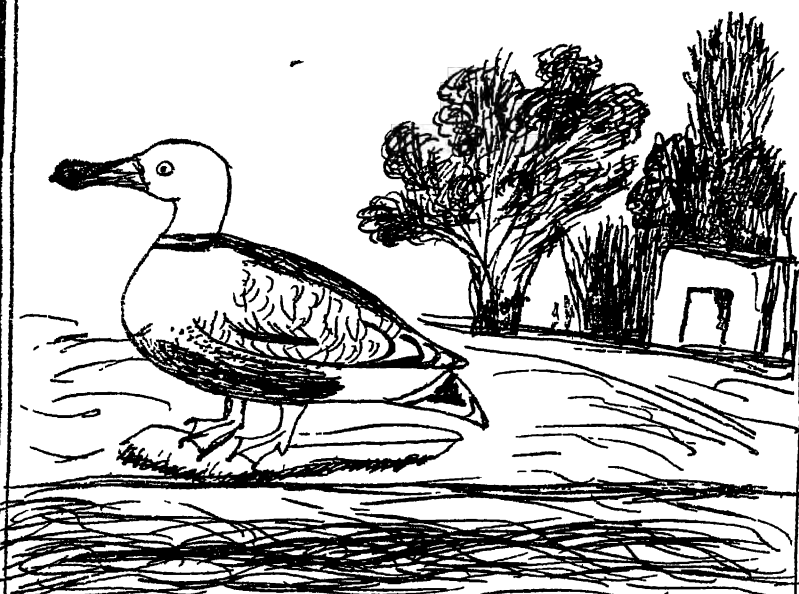
اس کو گنیاں بھی کہتے ہیں - یہ پانی کے کیڑوں کے سوا
اور کچھ نہیں کھاتی - اسوج کے مہینے میں یہاں آتی ہے اور سب
مرغابیوں کے پیچھے بیساکھ کے مہینے میں واپس جاتی ہے نر کا
سینہ سفید اور مادہ کا سرخی مائل - پنجاب میں انڈے نہیں دیتی
باز و جرے سے پکڑی جاتی ہے - اس کا گوشت بدبودار ہوتا ہے باقی
بشرح صدر ۔

Hunjil Murgabi

۶- ہنجل مرغابی مسافر
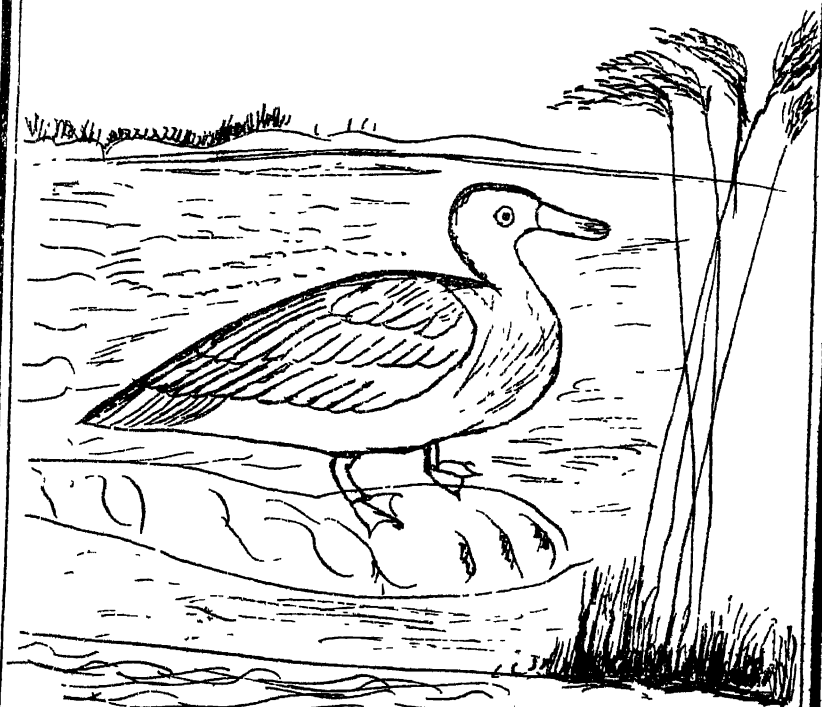
یہہ نیل سر سے بھی قد میں بڑی ہوتی ہے - ان کا جھلڑ بڑا نہیں ہوتا - تھوڑی ہی سی آتی ہیں - ان کی خوراک بھی اناج ہی ہے سیاہ رنگ کی ہوتی ہے اور مرغابیوں کے ساتھ یہہ بھی آتی جاتی ہے - باقی حال بھی اور مرغابیوں کا سا ہے - اس کا گوشت اوسط درجے کا ہوتا ہے -

Kurri murgabi

۷-کرڑی مرغابی مسافر بیج
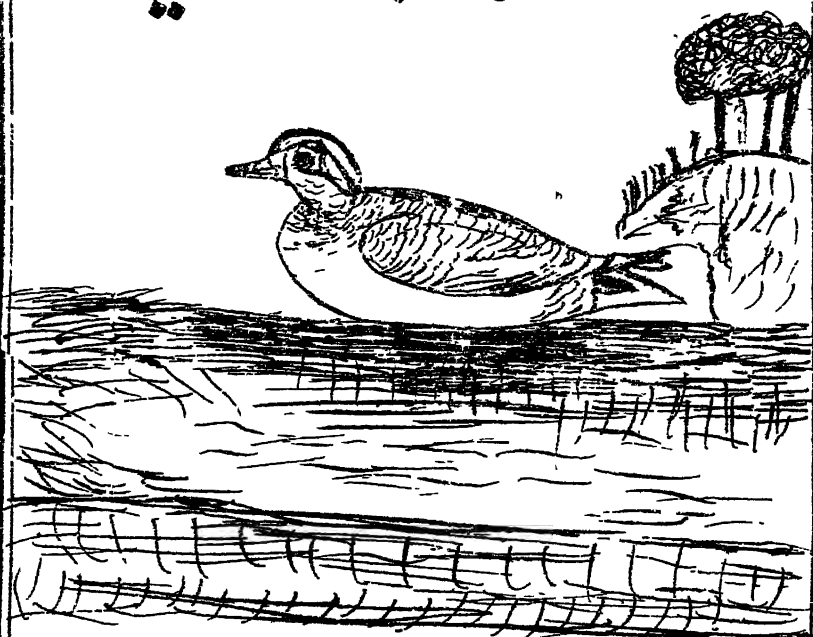
یہہ سب قسم کی مرغابیوں سے چھوٹی ہوتی ہی اور عموماً سب کے ساتھ آتی
ہے - اور ساتھہ ہی جاتی ہے ساری مرغابیوں سے اچھی ہوتی
ہے - ان کا ہزار ہزار تک کا جھلڑ ہوتا ہے - قد کبوتر کے برابر -
بہت خوبصورت - انڈے بھی کثرت سے دیتی ہی مگر پنجاب میں نہیں
دیتی - سب مرغابیوں کے ساتھہ ہی وطن میں دیتی ہی جال میں
بھی پکڑی جاتی ہی اور باز و جرّے سے بھی پکڑواتے ہیں - البتہ شروع
موسم سردی میں سب سے اول یہہ پنجاب میں آتی ہی - اور سب سے پیچھے

پنجاب سے جاتی ہی گو بڑا جھلڑ اس کا سب کے ساتھہ آتا اور جاتا ہے -

Tobá murgábi

۸- ٹوبا مرغابی مسافر ربیع
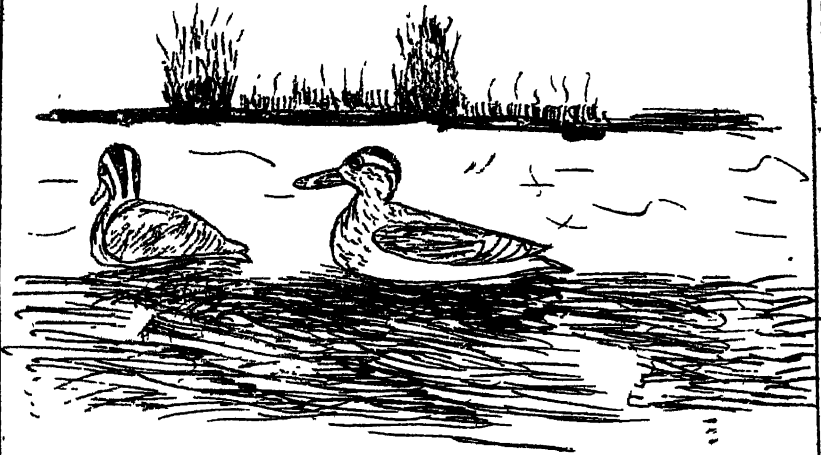
یہہ چنگری مرغابی سے ذرا بڑی ہوتی ہے - گوشت بھی ویسا ہی ہوتا ہے - یہہ بھی سب مرغابیوں کے ساتھ فصل ربیع میں آتی ہے اور سب کے ساتھ ہی یہاں سے چلی جاتی ہی اناج کے سوا یہ گھاس پات بھی کھالیتی ہے - اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے - باقی حالات اور مرغابیوں کے سے ہیں -

Bowári murgábi

۹- بواڑ مرغابی مسافریہ
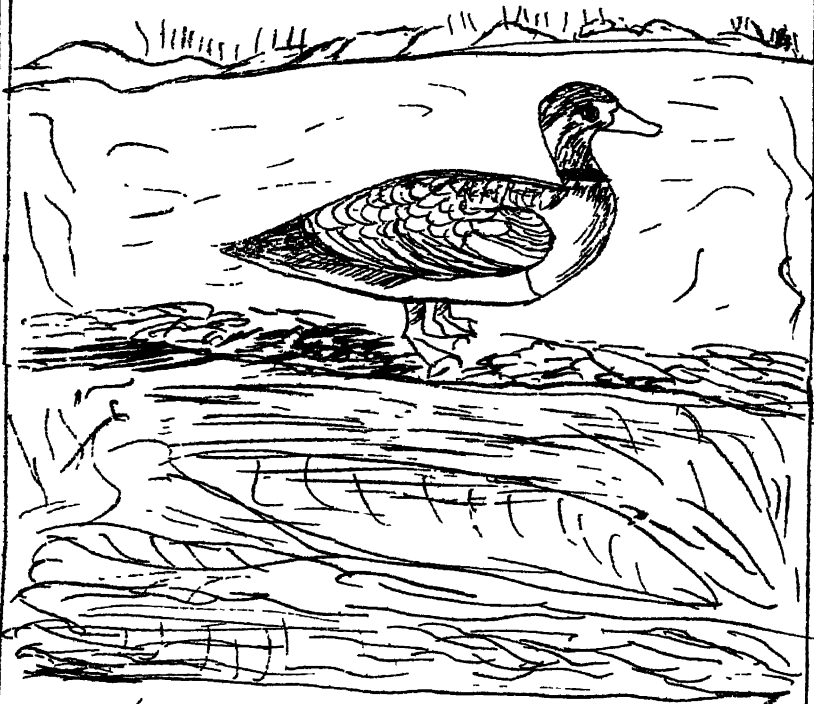
اس کی کوئی بات نئی نہیں- سارے حالات اوپر کی مرغابیوں کے مطابق ہیں انہیں کے ساتھ آتی ہے اور انہیں کے ساتھ ہی واپس چلی جاتی ہے- گھاس پات کھاتی ہے- صرف سر کی شکل و رنگ سے پہچانی جاتی ہے-

Gurm Paiyán

۱۰ - گرم پیاں مرغابی مسافر فصل خریف
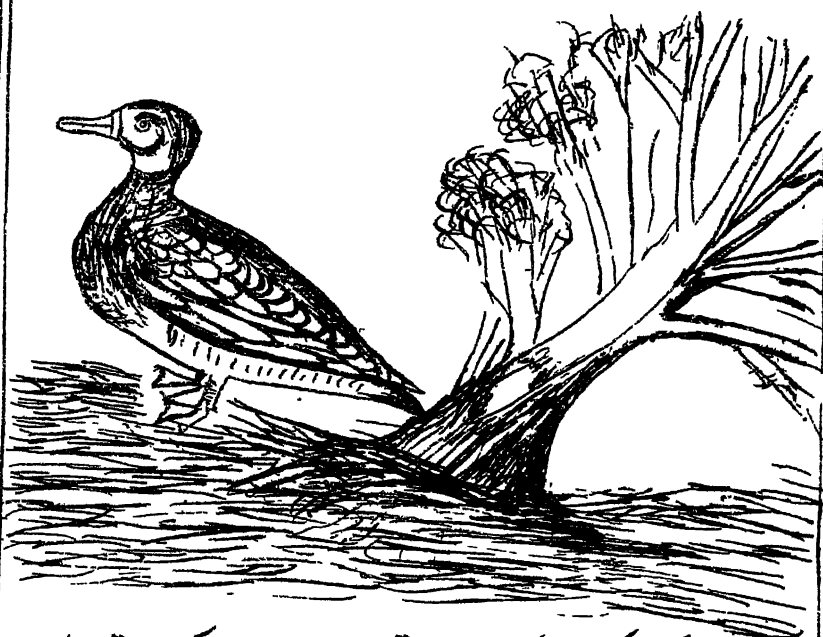
یہہ مرغابی نکرمهنک کے ساتھ آتی ہے اور اسی کے ساتھ یہاں
سے چلی جاتی ہے قد میں چھکری دئے مرغابی کے برابر ہوتی ہے
اسکی پیٹھہ سیاہ اور سینہ خاکی رنگ کا ہوتا ہے - اسکا جوڑا جوڑا رہتا ہی ساون
کے مہینے میں ہیں انڈے دیتی ہی جب بچے اڑنے کے قابل ہوجاتے
ہیں تو انہیں ساتھ لیکر یہاں سے اپنے وطن کو چلی جاتی ہی - گیہوں - جو
سوانک اور مهنگا اس کی خوراک ہے - اگر پانی کے پاس کوئی درخت
ہو تو اسپر بھی جا بیٹھتی ہے - درخت کی سوراخ یا گھاس یا پولے سرکنڈوں

وغیرہ خشک جگہوں میں انڈے دیتی ہے۔ اس کا گوشت کھانے میں مزیدار ہوتا ہے۔

Chhote Qud Ki Batakhen

چھوٹے قد کی دیسی خانگی بطخیں
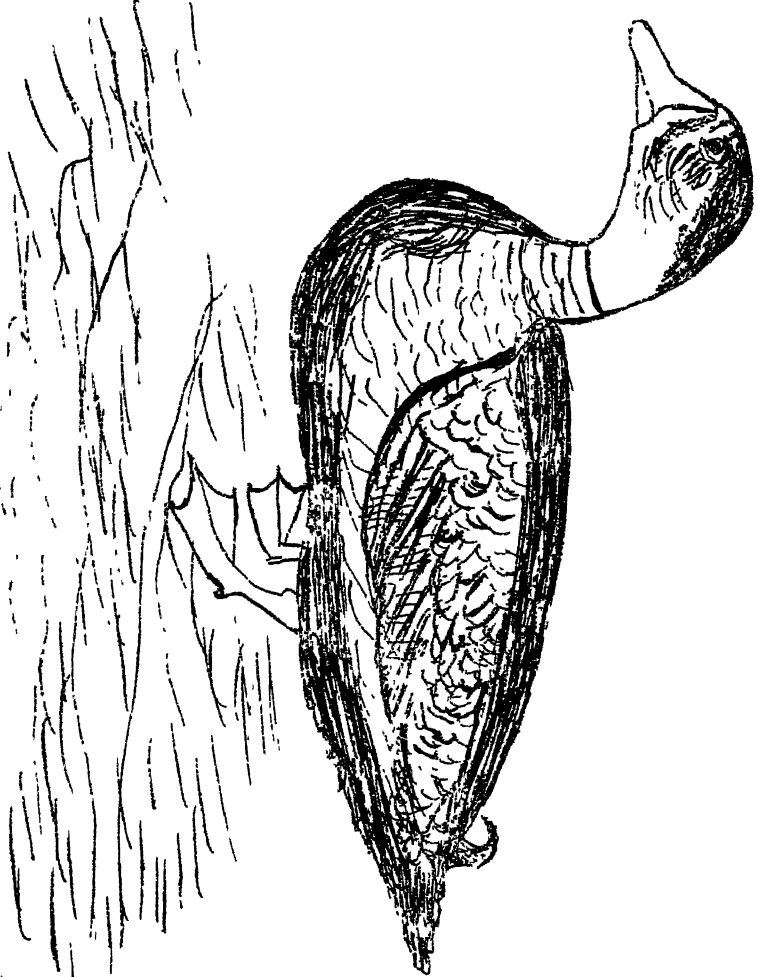
یہہ چھوٹے چھوٹے قد کی بطخیں جو بڑی بطخوں کی طرح گھروں میں پالی جاتی ہیں اصل میں مرغابیوں ہی کی قسم سے ہیں۔ انڈے ان کے مرغیوں کے نیچے بٹھاکر بھی بچے نکلوائے جاتے ہیں۔ جب مرغی پانی کے کنارے پر ان بطخوں کے بچوں کو ساتھ لیکر جاتی ہے۔ تو یہہ فوراً غڑپ دیسے پانی میں کود پڑتے ہیں۔ مرغی کنارے پر حیران کھڑی دیکھتی ہے کہ بچے تو وہ کام کرتے ہیں جو مجھہ سے نہیں ہوتا۔ یہہ نیلا سر مرغابی کی قسم ہی سے ہے بعض کا رنگ سفید ہوتا ہے بعض اور قسموں کی مرغابیوں سے ملتی جلتی ہیں۔ اگرچہ سالہا سال سے لوگوں کے گھروں میں پرورش پاتے پاتے اور نسلیں بدلتے بدلتے ان بطخوں کی ہیئت میں کچھہ تبدیلی ہوگئی ہے مگر تاہم اس کی صورت شکل مرغابیوں ہی سے ملتی جلتی ہے۔ اسی سبب سے اسکو مرغابیوں کی قسموں میں داخل کیا گیا ہے۔

Ghugur

گھگر قسم آبی

یہہ چار قسم کا ہوتا ہے

(۱) گھگر کلاں (۲) گھگر سپید (۳) گھگر خورد (۴) گھگر دیسی

عموماً ہر چہار گھگر کی عادت ہے کہ پانی میں رہتا ہے اور درختوں پر بھی بیٹھتا ہے اس لیئے اس کے پاؤں و پنجہ جھلی دار ہوتا۔ مگر گھہ مرغابی

کی طرح جہلی نہیں ہوتی اسکی انگلیوں پر جدا جدا جہلی لگی ہوتی ہے جیسا کہ
تصویر میں دکہایا گیا ہے -

Ghugur Klan

۱- گھگر کلاں مسافر ربیعہ
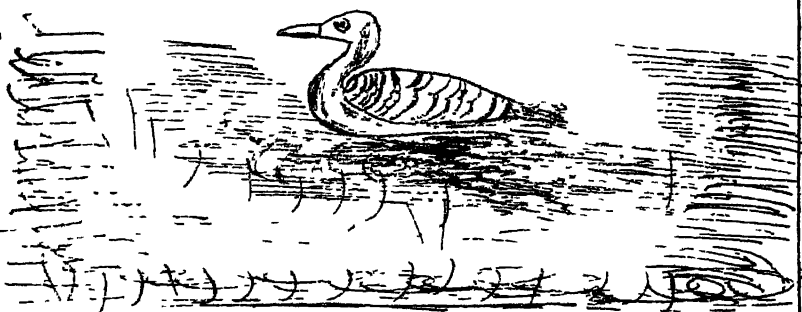
یہہ آبی جانور ہے - ہمیشہ ایسے پانی میں رہتا ہے - جس میں مچھلیاں
کثرت سے ہوتی ہیں پانی کے بیچ میں جاکر غوطے میں ہی مچھلیاں پکڑتا
ہے - اور کھاتا ہے یہہ پانی کے اندر بہی اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح
باہر سے قد میں بوزے کے برابر ہوتا ہے مچھلیوں کے سوا اور کچھ
نہیں کھاتا - اس کا رنگ بالکل سیاہ اور چونچ تیز اور سیدھی باریک اور
خاردار ہوتی ہے - تمام جاڑے کے موسم میں یہہ ہمارا ہی مہمان رہتا ہے
مگر ہمارے ملک میں انڈے نہیں دیتا - فصل ربیعہ کے جانوروں کے
ساتھ آتا ہے اور انہیں کے ساتھ یہاں سے چلا جاتا ہے دن رات

یا درختوں پر رہتا ہے۔ یا پانی کے اندر ڈبکیاں لگاتا ہے۔ اور مچھلیاں
پکڑ پکڑ کھاتا ہے۔ اسکی خاردار چونچ میں جب مچھلی ایک دفعہ آجاتی ہے
تو پھر ہرگز نہیں نکل سکتی کنارے پر پڑی ہوئی مچھلی کو خواہ زندہ ہو یا مردہ
ہرگز نہیں کھاتا۔ پانی میں غوطہ مار کر دیر دیر تک اندر ہی اندر مچھلیاں پکڑتا
پھرتا ہے اور اپنی ہی پکڑی ہوئی مچھلی کھاتا ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے
کہ اتنی دیر تو پانی میں ڈوبا رہتا ہے مگر اس کے پر نہیں بھیگتے۔ پروں پر
ایسی چکنائی چڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ پانی اثر نہیں کرتا۔ جہاں اس نے
پانی کے اوپر آکر بازوؤں کو ایک جھٹکا دیا اور پر صاف ہو گئے۔ جہاں مچھلیاں
بہت ہوتی ہیں وہاں یہ گھگر بھی بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کا گوشت
بوزار ہوتا ہے۔

Ghugur Silyur

۲۔ گھگر سیلر مسافر فصل ربیعہ
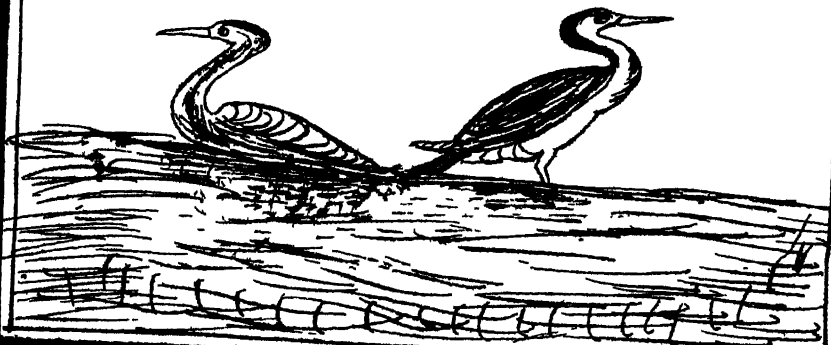
اسکی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہوتی ہے اسکے پر اور پوست ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ اسکے پوستین بنتے ہیں خصوصًا اسکی گردن کی پوستین تو سمور کی مانند ہوتی ہیں لیکن ایک سو جانور یا اس سے بھی زیادہ مارے جائیں تو کہیں ایک پوستیں تیار ہو۔ پنجاب میں جاڑے میں رہتا ہے جیٹھ بیساکھ میں چلا جاتا ہے پنجاب سے پرے مغربی ملکوں میں درختوں پر ساون کے مہینے میں چار انڈے دیتا ہے اسکی خوراک بھی مچھلی ہے یہ پانی کے کنارے درختوں پر بیٹھا رہتا ہے یا پانی کے اندر غوطہ مار جاتا ہے اور مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے اسکو بھی پانی کے اندر مچھلیاں نظر آتی ہیں اسکی گردن پہلی قسم کی گھگر سے بہت لمبی ہوتی ہے پاؤں سیاہ اور جالی دار مرغابی کی طرح کے ہوتے ہیں۔ قد کنیرا بوز کے برابر مگر گوشت کم اور بہت خراب ہوتا ہے

Ghugur Khurd

۳۔ گھگر خورد دیسی قسم آبی

یہہ بالکل سیاہ رنگ اور چھوٹے کبوتر کے برابر قد میں ہوتا ہے
ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے پانی کے کنارے درختوں پر بگلوں کے ساتھ
ساون کے مہینے میں انڈے دیتا ہے اس کی خوراک صرف مچھلی ہے
یہہ بھی اور گھگروں کی طرح پانی میں غوطہ مار کر خود مچھلیاں پکڑ کر کھایا کرتا ہے
مچھلی باہر پڑی ہو تو ہرگز نہیں کھاتا۔ اسکا گوشت خراب ہوتا ہے باقی
اسکا حال قسم اول کا سا ہے*

Ghugur

۴۔ گھگر دیسی قسم آبی
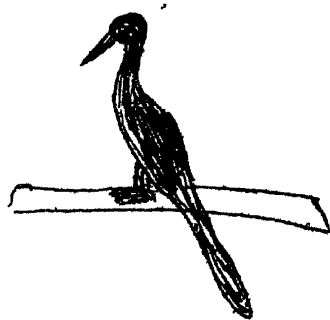
یہہ قسم سوم سے بھی چھوٹا ہوتا ہے یہہ بھی ہمیشہ پنجاب میں رہتا
ہے خشکی میں کسی قسم کی خوراک نہیں کھاتا۔ پانی ہی میں مچھلیاں پکڑ کر پیٹ

پھرتا ہے دن بھر دریاؤں چھپڑوں اور جھیلوں میں رہتا ہے رات کو درختوں
پر اکٹھے ہوکر بیٹھ جاتے ہیں۔ باقی حالات اور گھگروں کے سے ہیں ؛

Kuchkul

کچکل مسافر فصل ربیع

یہہ دو قسم کے ہوتے ہیں اور دونوں مسافر اور آبی قسم کے ہیں۔

قسم اول

یہہ سارا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے صرف چونچ سفید ہوتی ہے اس کا قد
جھنگڑی مرغابی کے برابر ہوتا ہے ٹانگیں چھوٹی پنجے جھلی سے منڈھے ہوئے

ہر وقت پانی میں رہتا ہے پانی کے کیڑے اور مچھلیاں کھاتا ہے۔ پانیکے
باہر کچھ نہیں کھاتا۔ اس لئے اسکو جل کاں یعنے پانی کا کوا بھی کہتے ہیں
کبھی کبھی پانی سے باہر نکل کر کنارے پر بھی بیٹھتا ہے مچھلیاں غوطہ مارکر کھاتا
ہے فصل ربیع میں مرغابیوں کے ساتھ آتا ہے۔ اور ساتھ ہی چلا جاتا ہے
انڈے بھی وہیں دیتا ہے اسکا گوشت اوسط درجے کا ہے۔ یہ کرم خور ہے

Kuch Kul

قسم دوم کچکل دیبرن

اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ یہہ کچکل سیاہ سے بھی بہت چھوٹا سہڑی کے
برابر ہوتا ہے یہہ ہر وقت پانی ہی میں رہتا ہے اور غوطے مار مار کر کیڑے
کھایا کرتا ہے اس لئے اسکو ٹوبا یعنی غوطہ خور بھی کہتے ہیں ان دونوں قسموں
کو عام لوگ مرغابی ہی کہتے ہیں یہہ یہاں کثرت سے نہیں ہوتیں کچکل قسم اول

تو دس دس بارہ بارہ دیکھے گئے ہیں اور یہہ صرف دو دو یا ایک ایک ہی دیکھا گیا ہے یہ درخت پر نہیں بیٹھتا - دیر دیر تک پانی میں غوطہ مار کر کیڑے تلاش کیا کرتا ہے - پنجاب میں بہت عرصہ تک رہتا ہے - اگر خوراک ملتی جائے تو ساون بہادوں تک بھی یہاں سے نہیں جاتا - اس کا گوشت خراب ہے

Gul Kukur

جل ککڑ
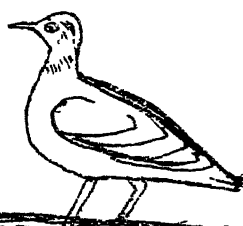
یہہ آبی پرندہ ہے پنجاب میں کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے اسکی چونچ کے اوپر مرغ کی طرح سرخی ہوتی ہے اور رنگ اسکا عنابی ہوتا ہے ہمیشہ خوراک اس کی پانی میں کرم ہی کی قسم ہے -

Pain

پین یا حواصل

یہہ فصل خریف کا مسافر پرندہ ہی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) پین یا حواصل یا فئین (۲) ہوڑیں۔ دونوں آبی ہیں

Pain

ا۔ پین یا فئین یا حواصل
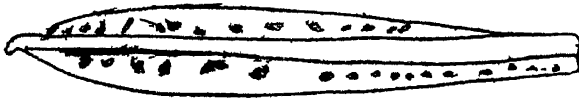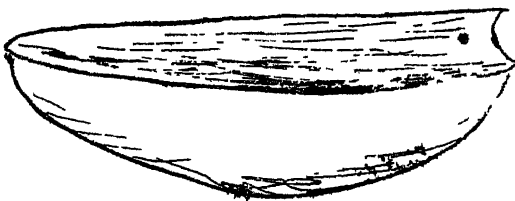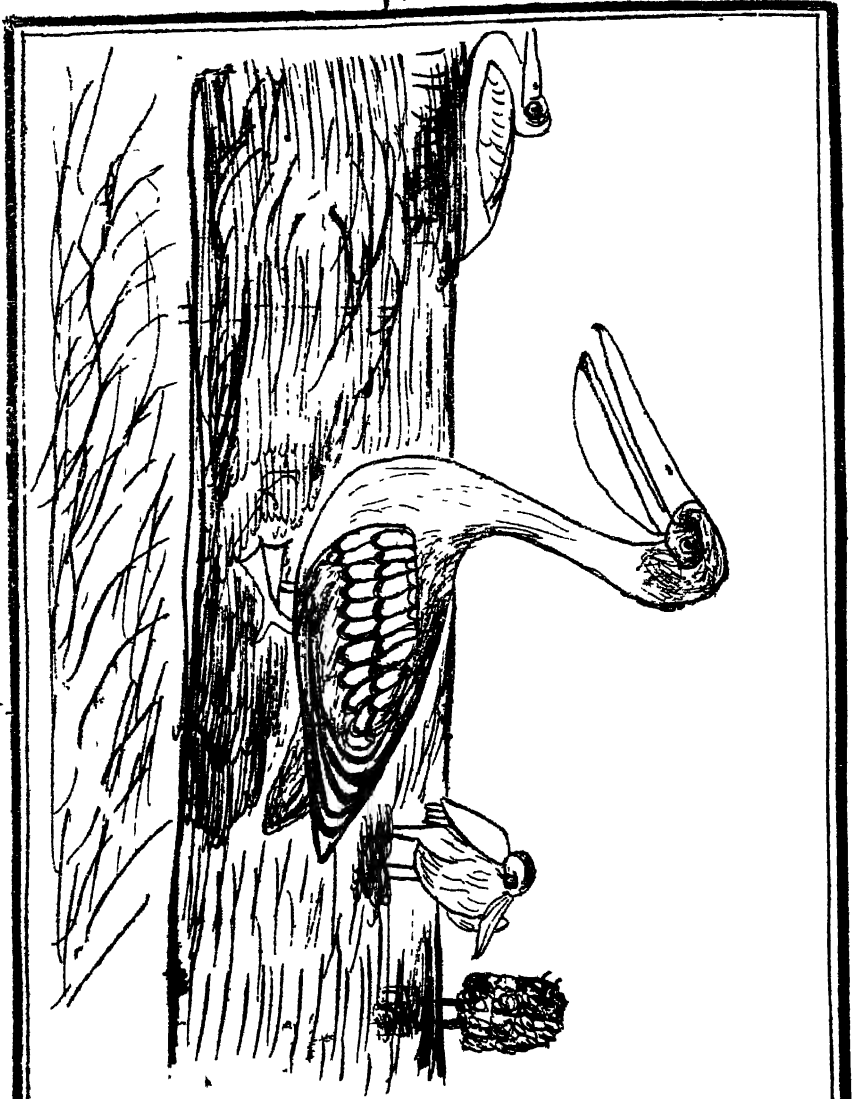
یہہ سارا خاکی رنگ کا ہوتا ہے حتی کہ چونچ بہی خاکی ہی ہوتی ہے قد سفید
بطخ کے برابر ٹانگیں چھوٹی چھوٹی مہنگ کی ٹانگوں کے برابر۔ گردن لمبی پنجہ
جہلی سے منڈھا ہوا جیٹھ اور ہاڑ میں یہاں آتا ہے۔ اسج یا کاتک میں
چلا جاتا ہے گرم ملک کا رہنے والا ہے۔ وہیں چار انڈے دیتا ہے مچھلیاں

اور پانی کے کیڑے کثرت سے کھاتا ہے خشکی میں اپنی خوراک یہہ بھی نہیں کھاتا۔ پانی ہی میں پکڑتا اور پانی ہی میں کھاتا ہے۔ باہر اگر مچھلیاں پڑی ہوں تو وہ نہیں کھائے گا۔ پانی میں ہو تو فوراً کھا جائے گا۔ خدا کی قدرت سے اسکی چونچ کے نیچے ایک عجیب طرح کی جالی لگی ہوئی ہے۔ یہہ جالی چونچ کی نوک سے شروع ہوتی ہے اور حلق تک چلی جاتی ہے۔ یہہ پانی میں اپنی لمبی چونچ کھولے رکھتا ہے مچھلیاں پانی کے ریلے سے اس کی چونچ میں آجاتی ہیں اور چونچ کی جالی میں پھنس کر رہ جاتی ہیں۔ یہہ فوراً نگل جاتا ہے رات کو یہہ جانور بھی درختوں پر رہتا ہے اس کا گوشت کوئی دو سیر ہوتا ہے لوگ اسکا تیل نکالتے ہیں دھوپ میں رکھہ کر جو تیل نکالا جاتا ہے۔ وہ اچھا ہوتا ہے۔ یہہ وجع مفاصل اور بادی کے دردوں پر مالش کرنے کے کام آتا ہے۔ ان کا جوڑا جوڑا رہا کرتا ہے۔ جہاں مچھلیاں کثرت سے پاتا ہے وہیں رہ پڑتا ہے یہہ کھاتا بہت ہے اسی واسطے اسکا نام حواصل یعنے بڑا پیٹو رکھا گیا ہے اس کے پیٹ میں اوجھری ہوتی ہے۔ پوٹا نہیں ہوتا۔ جیسے اور پرندوں کے ہوا کرتا ہے۔ کوئی موسم ہو اسکا گوشت کھانے میں اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مچھلی کھانے والا ہے

Horiān

۲- ہوڑیں
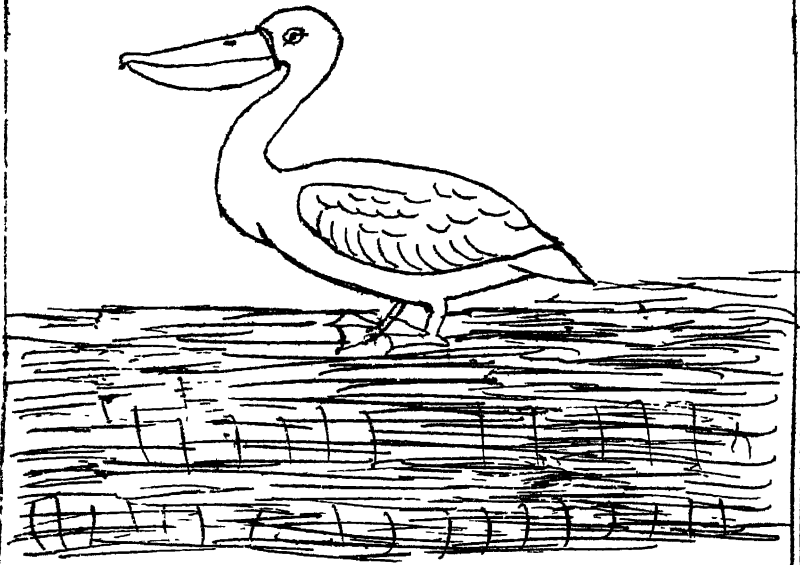
اس کا رنگ سفید اور قد پائین قسم اول سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے بس
قسم اول میں اور اس میں اتنا ہی فرق ہے۔ باقی ساری باتوں میں دونو
یکساں ہیں۔ دونوں پنجاب میں اکٹھے ہی آتے ہیں اور یہاں اکٹھے ہی
رہتے ہیں اور اکٹھے ہی جاتے ہیں۔

Sippi Bhun

سیپی بھن مسافر فصل خریف قسم آبی
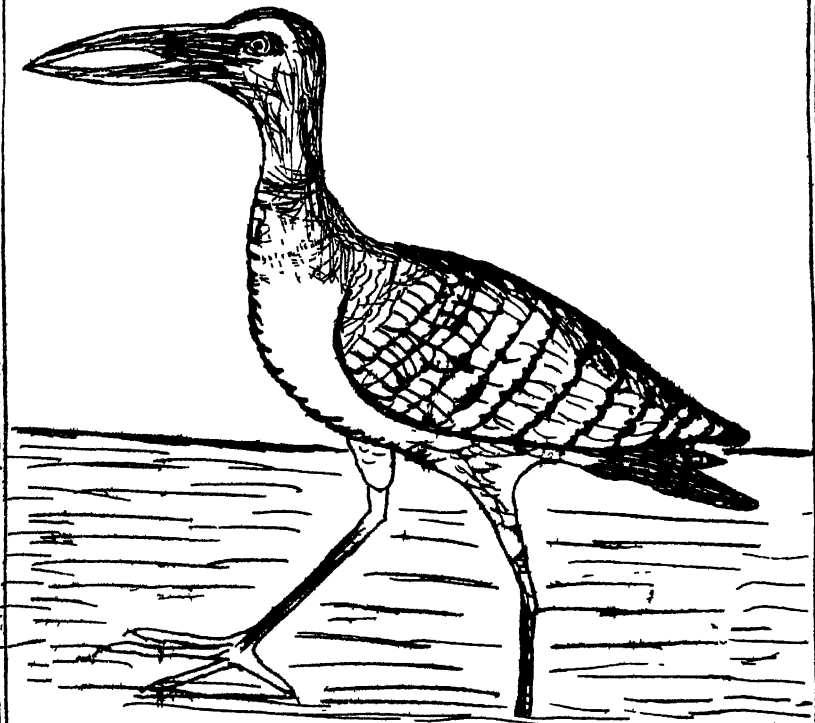
یہہ فصل خریف میں یہاں آتا ہے اسکی چونچ سیاہ پیٹھ خاکی سینہ
اور گردن سفید پاؤں سرخی مائل ہوتے ہیں۔ قد بوزا اور ڈویلا کے برابر پنجاب
میں ساون کے مہینے میں آتا ہے اور چار انڈے دریا یا جھیل کے کنارے
کے درختوں پر گھونسلا بنا کر دیتا ہے یہ اُس دریا یا جھیل کے کنارے رہتا
ہے جس میں سیپیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہہ سیپیوں کے اندر کے ہی کیڑے

کھاتا ہے اسکی ٹانگیں ڈھینگناں کے برابر لمبی ہوتی ہیں پانی میں سیپیاں
ڈھونڈتا پھرتا ہے سیپ کے کیڑوں کے سوا اور کچھہ نہیں کھاتا۔ یہہ جانور
کسی کام نہیں آتا۔ نہ تو کھانے ہی کے قابل ہے اور نہ کسی اور کام آئے
اس کی چونچ سب پرندوں سے نرالی ہے کدال کی طرح لمبی موٹی اور
نہایت مضبوط۔ چونچ کے دونوں پہلوؤں میں گلابی سی جھلی نکلی ہوئی
ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے کچھ چونچ میں پکڑے ہوئے ہی درمیان میں سے
جبڑے و چونچ آپس میں ملے ہوتے ہیں جیسے بادام توڑنے کا آلہ ہوتا
ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بناوٹ مخصوص خوراک کے واسطے
بنائی گئی ہے سیپی و گھونگا پکڑنے کے واسطے اسے ایسی چونچ مخصوص ہے
اور کسی پرندے کی ایسی چونچ نہیں ہوتی۔

Bugla

بگلا دیسی قسم آبی

یہہ ۹ قسم کا ہوتا ہے (۱) ہنس جو اصل میں بگلے ہی کی قسم میں سے
ہے (۲) دیسی بگلا - (۳) کلچیا بگلا (۴) بوتی مار بگلا - (۵) بولاہی کلاں (۶)
بولاہی بگلا خورد (۷) باؤ بگلا (۸) اوانک بگلا (۹) سرخڑا بگلا
سوائے ہنس نمبر ایک کے اور سب رات کو درختوں پہ بیٹھتے ہیں۔

Huns

۱- ہنس
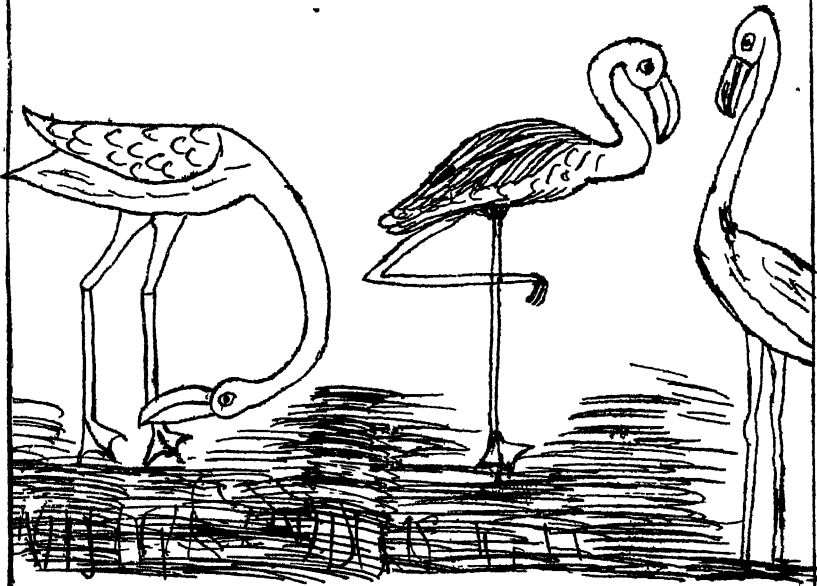
یہی پرند ہے جسکی لمبی لمبی ٹانگوں کے پنجے جالی سے منڈھے ہوئے ہیں تیرنے کیواسطے ہوتے ہیں اور کسی پرند لمبی ٹانگ والے کے پنجے جالیدار نہیں ہوتے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بازوؤں کا گلابی نما۔ اس کے جسم کے لحاظ سے ٹانگیں اور گردن بہت ہی لمبی ہوتی ہے۔ اور قسم کے بگلوں سے اسکا سر اور چونچ بہی نرالی اور بہت بھاری ہوتی ہے کسی

اور پرندے کی ایسی نہیں ہوتی جس سے مثال دی جاوے اسی لیے یہہ
جانور چونچ کے لحاظ سے بے مشابہ ہے خوراک اس کی بھی نرالی ہے پانی کے
وہ کیڑے کھاتا ہے جنکا چمڑا سیپ کی مانند سخت ہوتا ہے۔ مثلاً سنکھ
گھونگے اور چھوٹی چھوٹی سیپیاں۔ پنجاب کی بڑی بڑی جھیلوں میں جہاں
پانی کثرت سے ہوتا ہے۔ وہاں پانچ پانچ سات سات اکٹھے بیٹھے رہتے
ہیں۔ انڈے پنجاب میں نہیں دیتے قد بوتی مار کے برابر ہوتا ہے۔

Buglá

۲۔ دیسی بگلا
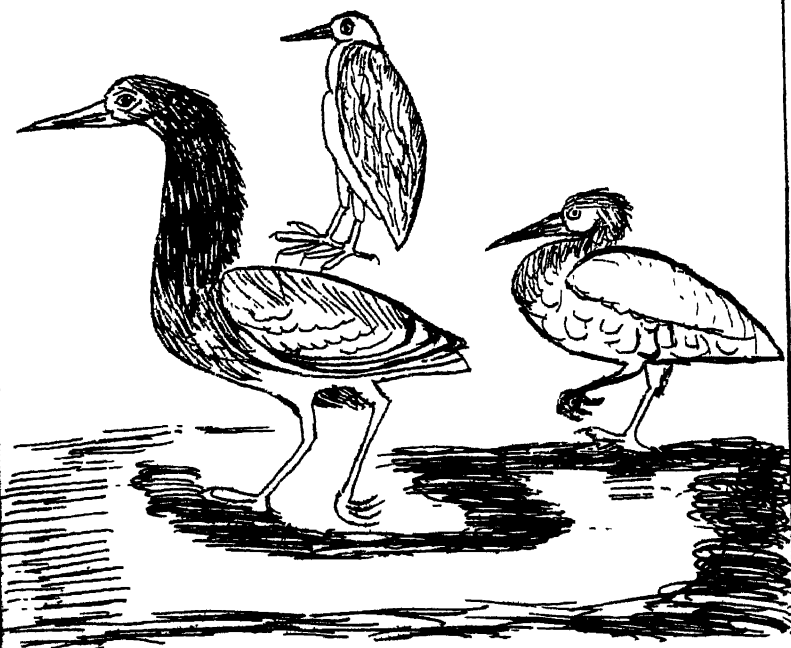
اس کو بگلی بھی کہتے ہیں یہہ قد میں دیسی کوّے کے برابر ہوتی ہے
اس کا رنگ اوپر سے خاکی ہوتا ہے مگر جب اڑتی ہے تو سفید نظر آتی
ہے۔ چونچ اور پاؤں تک خاکی ہوتی ہے یہہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے اور
یہیں درختوں پر گھونسلا بناکر ہاڑ یا ساون کے مہینے میں انڈے دیتی
ہے۔ گاؤں کے چھپڑوں تالابوں اور دریاؤں اور جھیلوں میں جہاں پانی
ہوتا ہے۔ وہیں یہہ جانور موجود ہوتا ہے دن بھر پانی میں سے مچھلیاں اور
مینڈک۔ کیڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتا ہے رات کو کچھ نہیں کھاتا اس کا
گوشت بہت خراب ہوتا ہے کہتے ہیں کہ بواسیر کے لئے اس کا کھانا
مفید ہے۔ یہہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی چربی بواسیر کے مسّوں پر ملنے سے
بھی فایدہ ہوتا ہے اسکا خون نزلے کے مریض گرم مکان میں بیٹھ کر ملتے
ہیں اسکی پیٹھ کے خاکی و سرخی مایل خوبصورت پر ولایت کو جاتے ہیں
انگریز ٹوپیوں پر لگاتے ہیں اس لئے بڑی قیمت پاتے ہیں مگر تری ناک
کے پروں کی زیادہ قدر ہوتی ہے۔ اس بگلی کو لگڑ شکرا ترمتی اور شاہیں
مار لیتے ہیں وال پنجری میں بھی پکڑی جاتی ہے۔ نر مادہ کی کچھ پہچان نہیں
دونوں یکساں ہوتے ہیں جہاں خوراک کثرت سے پاتے ہیں
وہیں جمع ہو جاتے ہیں یہہ خشک زمین کی کرم بھی کھاتی ہے جوز کا رنگ
اور ہوتا ہے یعنی خاکی۔ اور تری ناک کا رنگ پشت پر سے سرخ ہو
جاتا ہے۔

Kilchiá Buglá
۳- کلچیا بگلا خریفی
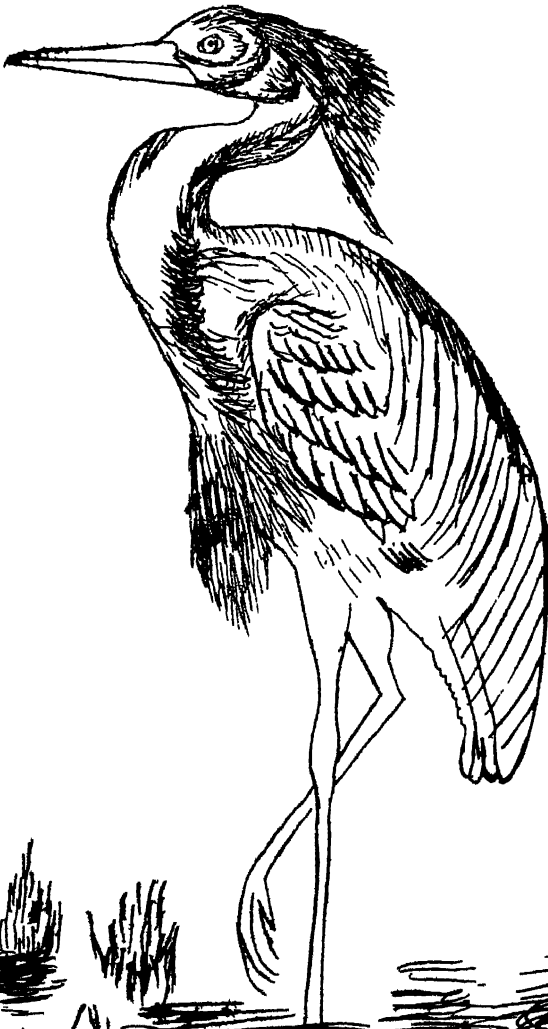
یہہ بگلا دیکھنے میں تو پہلی قسم کے بگلے سے بڑا معلوم ہوتا ہے مگر وزن
میں برابر ہے۔ یہہ سارا بالکل سفید ہوتا ہے گردن اور ٹانگیں بہت لمبی سر
پر دو لمبے لمبے سفید پر۔ چونچ اور پاؤں کا رنگ سیاہ۔ اس کی خوراک مچھلی
ہے دن ہی دن میں کھاتا ہے رات کو بالکل نہیں کھاتا۔ درختوں پر رہتا
ہے۔ گرمی کے موسم بیساکھہ کے مہینے میں یہاں آتا ہے اسوج اور کاتک
میں چلا جاتا ہے۔ اسکی پیٹھہ پر ایک نہایت عمدہ قسم کے سفید اور باریک
بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ بالکل سفید باریک بالوں کی مانند اس میں روئیں
ہوتے ہیں یہہ پر بھی ولائیت جاتے وہاں ٹوپیوں پر لگاتے ہیں بڑی
قیمت پاتے ہیں آٹھہ روپے تولہ سے لیکر تیس روپے تولہ تک بکتے ہیں
ایسی قدر اور کسی کے پروں کی نہیں ہوتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی ہڈی
مچھلی کا کانٹا گلا دیتی ہے۔ یہہ بھی پنجاب میں بگلی کی طرح درختوں پر انڈے
دیتا ہے اور تمام رات گھونسلے میں بیٹھا بولا کرتا ہے۔ اس کے انڈے
دینے کی یہی علامت ہے کہ انڈے دینے سے چند روز پیشتر رات کو بولنا
شروع کر دیتا ہے۔ مادہ نر کی نسبت چھوٹی ہوتی ہے آواز بھی نر سے کم
ہوتی ہے۔ یہہ جالی سے پکڑے جاتے ہیں۔ لگڑ۔ بحری اور شاہین اسکو
مار لیتے ہیں غلیل سے بھی مارتے ہیں کہتے ہیں کہ اسکی ہڈی تانبے پر
ڈال کر آگ میں تپائیں تو تانبا گل جاتا ہے۔ یہہ بگلا بہت خوبصورت
ہوتا ہے۔ مستی کے دنوں میں اسکی چونچ پر لاجوردی رنگ آجاتا ہے اسکو
دیکھہ کر شکاری شناخت کر لیتے ہیں کہ اب موقعہ اس کے گھونسلا بنانے

بنانے اور انڈے دینے کا آگیا ہے پھر بڑے بڑے درختوں پر لگڑ بوں کا گھونسلا بناتے ہیں ایک ایک درخت پر کئی کئی گھونسلے بنا لیتے ہیں اب شکاری پروں کے لالچ سے گھونسلوں پر بیٹھے ہوؤں کو آسانی سے مار لیتے ہیں

Booti [illegible]

۴- بوتی [illegible] دکھار مسافر [illegible]
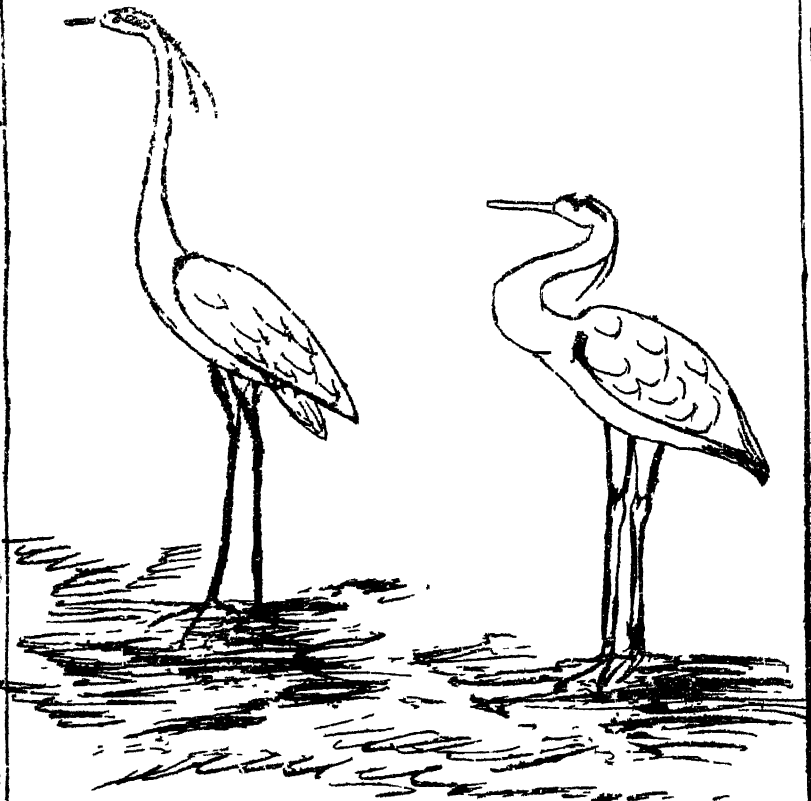
یہہ سارے بگلوں سے بڑا ہوتا ہے پنجاب میں فصل ربیع میں آتا ہی
چیت کے مہینے میں چلا جاتا ہے اس کا رنگ خاکی اور چونچ سیاہ
اور پاؤں خاکی ہوتے ہیں سر پر پیچھے کی طرف لمبے لمبے سیاہ پر کلغی
کی طرح اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں یہہ مچھلیاں اور مینڈک کھاتا ہے دن رات
برابر کھانے ہی کے دھندے میں لگا رہتا ہے۔ مگر خشکی میں کچھہ نہیں
کھاتا۔ ہمیشہ پانی ہی میں کھاتا ہی اور جو کشمیر کے شالا مار باغ کے پاس درختوں
پر رہتا ہی۔ وہ وہیں کریچ جھاڑتا ہے ان کے جھڑے ہوئے پروں کی
حفاظت کیواسطے راجہ کی طرف سے سپاہیوں کا پہرہ لگا رہتا ہے
کہ کوئی پر نہ اُٹھا لیجائے۔ کیونکہ اسکے پر بھی بہت خوبصورت ہوتے ہیں
اور ٹوپیوں میں لگائے جاتے ہیں۔ فوجی افسروں کے سر پر کلغی اسکی
کشمیر ہی میں لگاتے ہیں اور بگلوں کے ساتھہ ایک ہی موسم میں انڈے
دیتا ہے یہہ کلچیا بگلے سے بڑا ہوتا ہے۔ گردن بہت لمبی۔ نر مادہ میں کچھہ
فرق نہیں۔ ہاں ذبح کرنے کے بعد شناخت ہو سکتی ہے اس کو پادام
اور جالی سے پکڑتے ہیں۔ اس کا گوشت وزن میں مرغ کے برابر ہوتا ہی
لیکن کھانے میں سخت اور بدبودار ہوتا ہے اسکو دہیرا ہی کہتے ہیں اور کشمیر
میں انکار۔ عرب میں مالک الحزین اور ریام۔ ہندی میں لگلا نڑی اور فارسی
میں بوتی مار کہلاتا ہے۔ اس کا کثرت سے کھانا بواسیر پیدا کرتا ہے۔

Boláhi Buglá Klán
۵- بولاہی بگلا کلاں
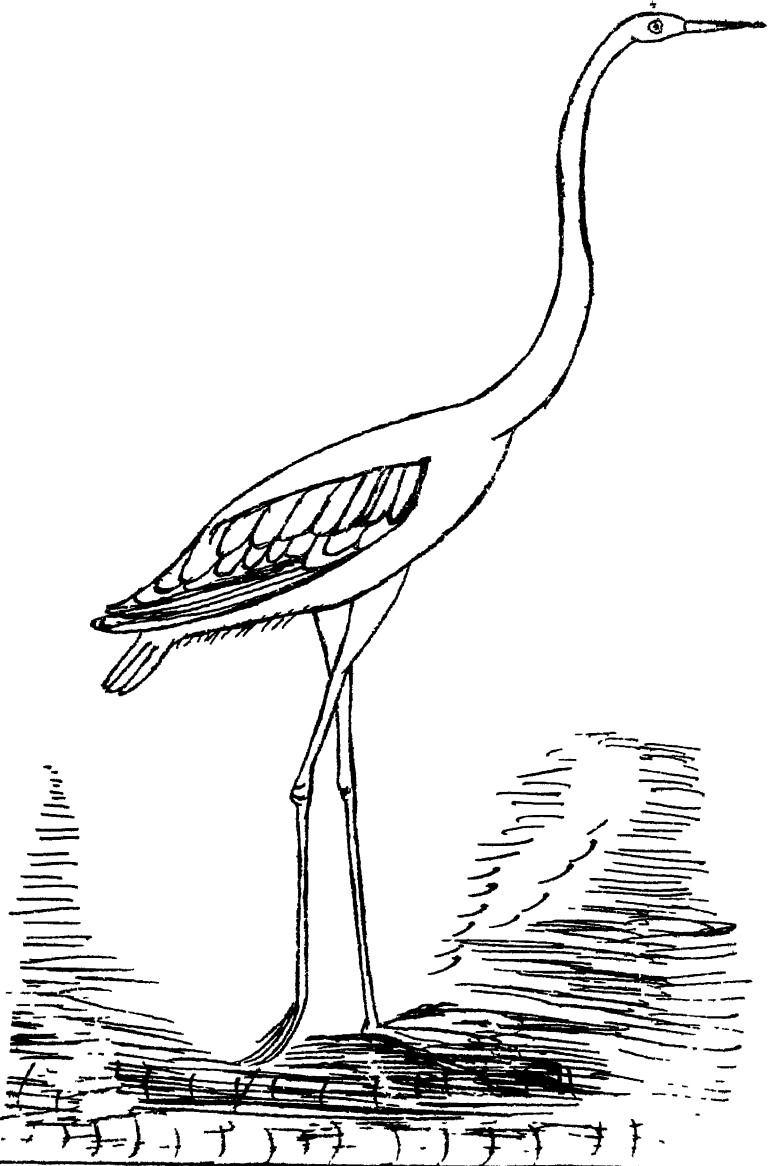
یہہ بالکل سفید کلچیا بگلے کی مانند ہوتا ہی مگر قد میں اس سے بڑا - اور بوتی مار کے برابر - چونچ زرد اور پاؤں خاکی - پیٹھہ پر باریک باریک سفید پروں کا گچھا - ان پروں کو بھی یوروپ میں خریدتے ہیں مگر اس کے پر کلچیا کے برابر قیمت نہیں پاتے - یہہ بھی مچھلیاں اور مینڈک کھاتا ہے دن ہی دن میں کھالیتا ہے رات کو بالکل نہیں کھاتا - درختوں پر رہتا ہے انڈے بھی درختوں پر اور بگلوں کے ساتھہ دیتا ہے اور قسم کے بگلوں کے ساتھ پانی میں بھی بیٹھتا ہے - اور کھاتا ہے جب ایک جگہہ مچھلیاں ڈال کر جالی سے پکڑتے ہیں تو اس کے ساتھہ اور قسم کے بگلے بھی جالی میں پھنس جاتے ہیں - نر اور مادہ میں صورت شکل کا تو کچھہ فرق نہیں ہوتا - صرف قد میں فرق ہوتا ہے مادہ چھوٹی ہوتی ہے اور نر بڑا - مادہ کے پر بھی قیمتی نہیں ہوتے گرمی اور سردی دونوں موسموں میں یہہ ہمارے ملک میں رہتا ہی باقی حالات کلچیا بگلے کے سے ہیں - اور اس کا گوشت بوتی مار کا سا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ اسکا گوشت اگر کچھہ عرصے تک کھایا جائے تو یرقان کی بیماری دور ہو جاتی ہے - اور ہڈیوں میں اسکی بھی وہی تاثیر ہے - جو کلچیی کی ہڈیوں میں ہے - میں نے ان کو کشمیر کے شالامار باغ میں دیکھا تھا - جہاں یہہ ہمیشہ رہتے ہیں اور پنجاب میں وہیں سے آتے ہیں *

Boláhi Buglá

۶- بولاہی بگلا خورد مسافر خریف
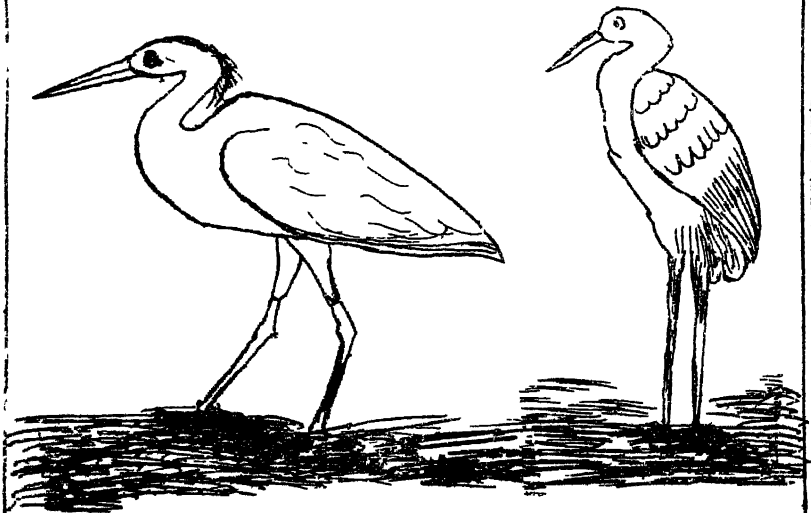
یہہ بگلا رنگ اور شکل میں چوتھی قسم کے بگلے سے ملتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہہ قد میں اس سے نصف ہوتا ہے اور اس کے نفیس پروں کا گچھا بھی تھوڑا اور کم قیمت ہوتا ہے- چار روپے تولہ تک بکتا ہے اور سب حالات بولاہی قسم چہارم کے سے ہیں سردی کے موسم میں یہاں نہیں رہتا- بعض لوگ اسکی ہڈیاں تعویذ کی طرح اپنے پاس رکھتے ہیں*

Báo Buglá

۷۔ باؤ بگلا دیسی
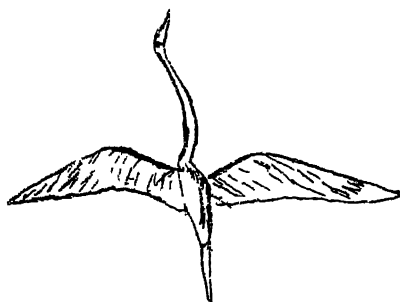
یہہ بوتی مار سے چھوٹا ہوتا ہے اور بولاہی کے برابر اور رنگ اوآنک کی طرح کا خاکی۔ یہہ بھی پانی کے کنارے مچھلیوں کی تلاش میں پھرا کرتا ہے آدمی جب اس کے نزدیک ہی پہنچتا ہے۔ تو ناچار یہ اڑتا ہے۔ ورنہ گھاس میں چھپا رہتا ہے۔ اس کا گوشت اچھا نہیں ہوتا جب اڑتا ہے تو گردن لمبی کرلیتا ہے جیسی تصویر میں دکھائی گئی ہے۔ ناواقف لوگ اسکو بھی بوتی مار کہتے ہیں ؛

Awánuk Buglá

٨- اوانک بگلا
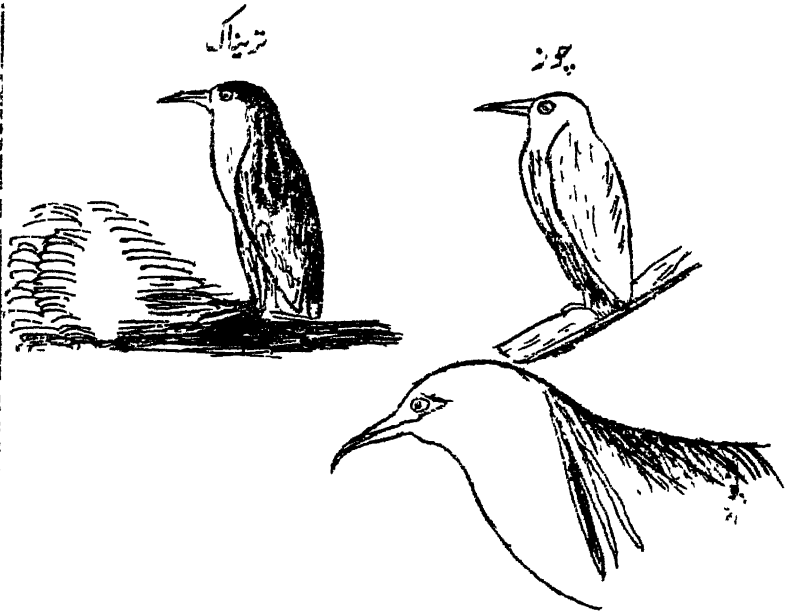
یہ بھی اسی موسم میں آتا جاتا ہے رات کو کھاتا ہے یہہ کچھہ کچھہ سردی
کے موسم میں بھی پنجاب میں رہتا ہے اس کا سارا جسم تو خاکی ہوتا ہے

رخسار ے سفید ہوتے ہیں تھوڑا سا سینہ بھی سفید ہوتا ہے۔ چونچ اور پاؤں سیاہ۔ گوشت کھانے کے قابل نہیں بہت خراب ہوتا ہے پنجاب ہی میں درختوں پر گھونسلا بناتا ہے بچوں کو رات کیوقت خوراک کھلاتا ہے اور خود بھی رات ہی کو کھاتا پیتا ہے اسکی خوراک محض مچھلی ہے اندھیری رات میں بھی مچھلیاں اس کو نظر آجاتی ہیں رات کو بولتا بھی رہتا ہے۔ اگر کبھی سردی کے موسم میں پنجاب میں رہ جاتا ہے تو اُن دنوں میں اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے اور بگلوں کی نسبت یہہ سست پرواز ہے اسی دن کو سوری باز اور کُرل مار لیتے ہیں۔ اسلئے یہہ دن کو چپ چاپ چھپا بیٹھا رہتا ہے رات خوراک کیواسطے پھرتا اور بولتا اور خوش ہوتا ہے اس کی نر مادہ میں کچھہ فرق نہیں ذبح کرنے سے تمیز ہوتی ہے اور بگلوں کی طرح پکڑا جاتا ہے۔ قد میں دیسی کوّے کے برابر ہوتا ہے اسکے پوٹا نہیں ہوتا۔ انجھری ہوتی ہے

Surkhrá Buglá

۹۔ سُرخرا بگلا

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۰۵
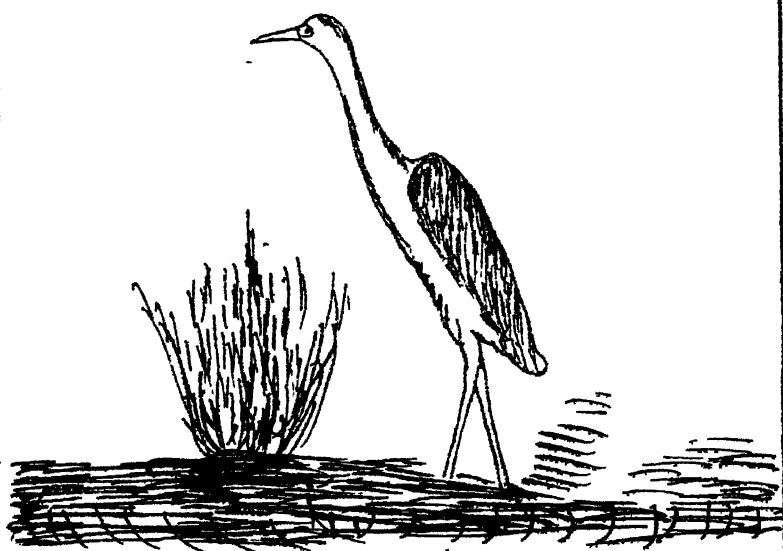
یہہ سُرخڑا بھی سفید ہوتا ہے۔ لیکن گردن گلابی یہہ بھی اسی موسم یعنے
جیساکہہ میں یہاں آتا ہے اور اسوج اور کاتک میں چلا جاتا ہے پنجاب ہی
میں انڈے دیتا ہے۔ بعض وقت اکٹھے ہوکر گروہ بھی بن جاتے ہیں
خشک زمین پر خوراک کھاتا ہے مچھلیاں بہت نہیں کھاتا۔ اس لئے
اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے نر اور مادہ میں ذبح کئے بغیر کچھہ فرق معلوم
نہیں ہوتا۔ اس کو لگڑ خوب شکار کرتا ہے۔ پنجری سے بھی پکڑا جاتا ہے
بگلی قسم اول کے برابر ہوتا ہے۔ باقی حال اور بگلوں کا سا ہے۔ فرق
صرف اس قدر ہے کہ جب یہہ چوزہ ہوتا ہے تو اس کا رنگ بگلی کا سا
سفید ہوتا ہے۔ اور جب تری ناک ہو جاتا ہے۔ تو پیٹھ اور سر زرد
اور سُرخ ہو جاتا ہے*

Bozá

بوزا دیسی قسم خشکی و آبی

یہہ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ دو خشکی کے اور دو آبی۔ جنکے یہہ نام ہیں (۱) بوزا کلاں سیاہ قسم خشکی (۲) بوزا کنیرا سیاہ قسم خشکی (۳) ڈہیڈا بوزا آبی سفید۔ (۴) ڈویلا بوزا سفید آبی۔

Bozá Klán

(۱) بوزا کلاں سیاہ قسم خشکی
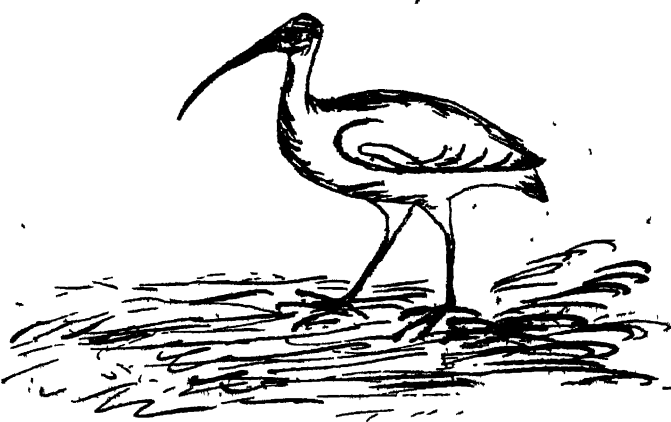
یہہ مرغ کے برابر ہوتا ہے اس کا گوشت کھانے میں آتا ہے۔ مگر

ہاڑ اور ساون میں اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دونوں مہینوں میں بچے نکالتا ہے۔ سردی کے موسم میں اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ یہہ ہمیشہ پنجاب اور ہندوستان ہی میں رہتا ہے۔ انڈے بھی اسی ملک میں دیتا ہے بڑے بڑے درختوں پر لکڑیوں کا گھونسلا بنا کر چار انڈے دیا کرتا ہے اس کی خوراک کیڑے مکوڑے مینڈک اور چھوٹے چھوٹے چوہے ہیں۔ اناج بھی کھا لیتا ہے بوزے کی قسموں میں سے ایک یہی ہے۔ جو مچھلی نہیں کھاتا۔ خوراک بھی خشکی میں کھاتا ہے۔ جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ مگر کھانے کے وقت بہت سے اکٹھے بھی ہو جاتے ہیں۔ رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں۔ اسکی آواز بڑی بلند اور خوش آیند ہے۔ بغیر دیکھے صرف آواز سے بھی پہچانا جاتا ہے یہہ سارا تو سیاہ ہوتا ہے۔ مگر دونوں بازوؤں کے کچھ پر سفید ہوتے ہیں اور سر پر سرخ ٹوپی دھری ہوتی ہے۔ چونچ لمبی اور خمدار کدال کی شکل۔ کھودنے کے ڈھب کی۔ کیونکہ یہہ اپنی خوراک زمین کھود کر نکالتا ہے۔ بندوق سے اس کا شکار بآسانی ہو سکتا ہے۔ جس پادام سے تگدری پکڑی جاتی ہے اس سے یہہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ چھوٹے چوہے کے مولہو سے پکڑتے ہیں۔ شکاری جانوروں میں سے بحری اور چرغ بھی اسکو مار لیتے ہیں اسوقت یہہ بھی اپنی بلند پروازی اور بچاؤ کے فن فریب کر کے خوب تماشا دکھاتا ہے اسکو قلقل نر اور بوزک بھی کہتے ہیں ؏

Boza Knera siyah

۲- بوزا کنیرا سیاہ قسم خشکی
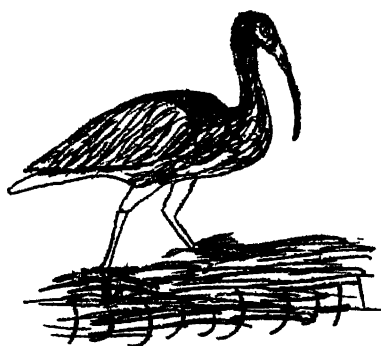
یہہ بالکل یک رنگ سیاہ ہوتا ہے اور بوزا قسم اول سے چھوٹا - اسکی
خوراک ترڈی اور مینڈک وکیڑے ہیں کبھی چھوٹی مچھلیاں بھی کھالیتا ہے
یہہ ساون کے مہینے میں آکر گرم ملک میں قیام کرتا ہے - اسوج و
کاتک میں واپس چلا جاتا ہے انڈے پنجاب میں نہیں دیتا - پچاس
پچاس سو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ کا جھلڑ اکٹھا رہتا ہے دن بھر سب
ملکر چرتے چگتے رہتے ہیں رات کو درختوں پر اکٹھے بسیرا لیتے ہیں صبح و
شام اور دوپہر کیوقت آرام کرتے ہیں اسکا گوشت عمدہ اور نرم ہوتا ہے
ان کے گردہ سفر دن کو بہت بلندی پر چڑھکر کرتے ہیں - انکے شکار کرنے

کی ترکیب بھی وہی ہے جو بوزے کلاں کی ہے اسکی چونچ بھی بوزا کلاں
کی طرح لمبی اور خمدار ہوتی ہے

Dheda Boza

۳-ڈھیڈا بوزا
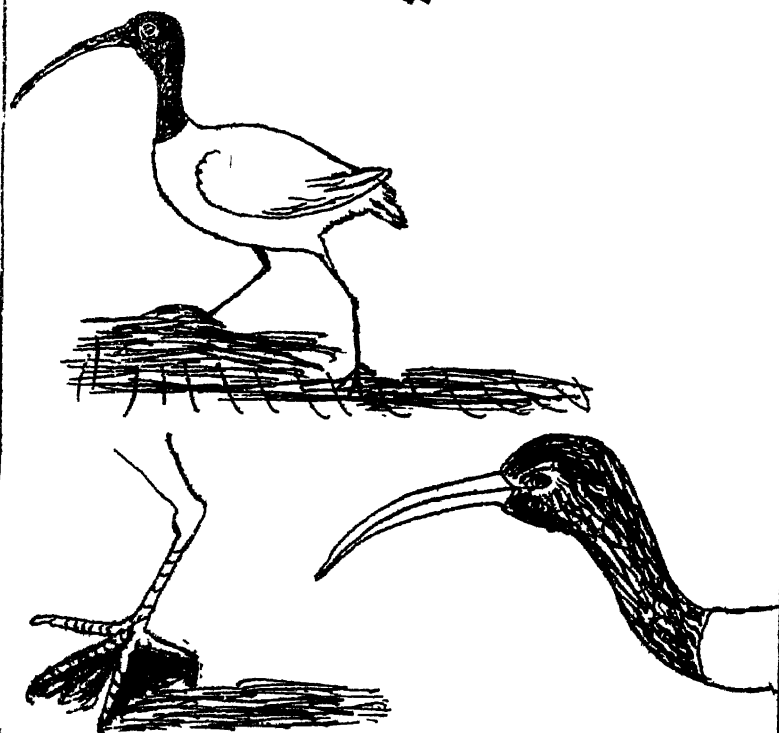
یہہ قدوقامت میں اول قسم کے برابر ہوتا ہے چونچ بھی اسی کیطرح
لمبی اور خمدار- مگر وہ خشکی کی قسم سے ہے اور یہہ آبی ہے- وہ دیسی ہے اور
یہہ مسافر- بیساکھ کے مہینے میں ان کے گروہ کے گروہ پنجاب میں
آتے ہیں اور ہماری جھیلوں اور دریاؤں کو آباد کرتے ہیں یہہ بھی بلندی

پر چڑھ کر رات کو سفر کرتے ہیں یہ پانی کے اندر کبھی غوطہ مار کر مچھلیاں اور مینڈک بھی کھایا کرتا ہے۔ اور جہاں بہت سی مچھلیاں ہوتی ہیں وہیں گھونسلا بنا کر انڈے دیتا ہے اور اکٹھے ہی ایک درخت پر بہت سے گھونسلے پاس پاس بناتے ہیں فصل خریف میں یہاں آتا ہے اور ہاڑ یا ساون میں انڈے دیتا ہے پا دام اور جالی سے مچھلیاں ڈال کر پکڑتے ہیں یوں تو اسکا گوشت خراب ہوتا ہے ہاں اگر کباب لگائے جائیں تو مزیدار ہوتے ہیں +

Doela Bozá

۴۔ ڈویلا بوزا سفید آبی خریفی
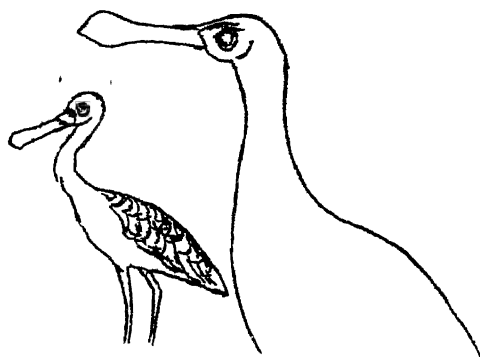
یہہ بھی فصل خریف کا جانور ہے۔ ڈھیڈا بوزا کے ساتھہ پنجاب میں آتا ہے بگلے کی طرح یک رنگ سفید ہوتا ہے لیکن اسکی چونچ بوزے کی سی نہیں ہوتی آگے سے چمچے کی طرح چپٹی اور گہری ہوتی ہے۔ دن کو

سفر کرتا ہے یہہ ہی ڈہیڈے بوزے اور اسمیں فرق ہے ورنہ باقی قدو قامت میں برابر ہیں اس کا گوشت بالکل خراب اور ناقص ہوتا ہی خوراک کیڑے کیچڑ اور تر زمین میں سے نکال کر کھاتا ہے گھاس کی جڑہ بھی اس کی خوراک ہی - چونچ تو سیاہ ہی باقی سارا سفید +

Chah

قوم چاہ یعنے ٹہٹوا آبی

یہہ سات قسم کے ہوتے ہیں فصل ربیع اور خریف دونوں میں یہاں ملتے ہیں - ان کے نام یہہ ہیں - (۱) ٹہٹوا چاہ (۲) ٹہٹوا گھیوا دیسی (۳) چھوٹا ٹہٹوا - (۴) مینڈا ٹہٹوا یا گمندا (۵) کویل ٹہٹوا کلاں (۶) ٹہٹوا کویل دیسی (۷) جو خور ٹہٹوا -

پنجابی میں ان سب کو ٹہٹوا کہتے ہیں اور ہندوستانی اور یوروپین چاہ کہتے ہیں - یہہ سب قوم ٹہٹوا درختوں پر نہیں بیٹھتی -

Tehtwá

۱ - ٹہٹوا چاہ دیسی

تصویر کیلیے دیکھو صفحہ ۱۱۲
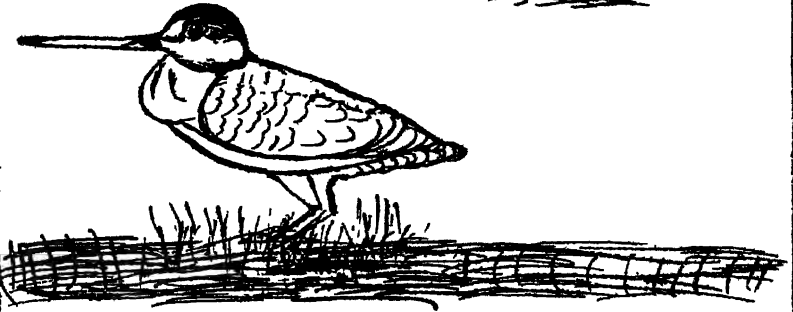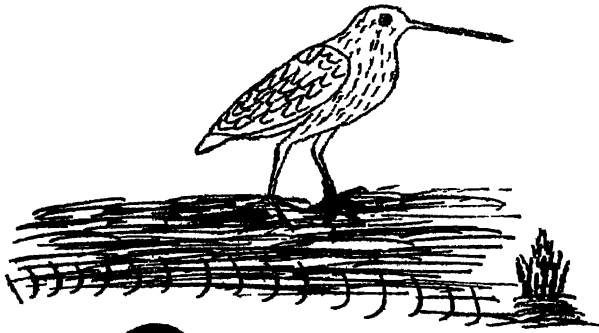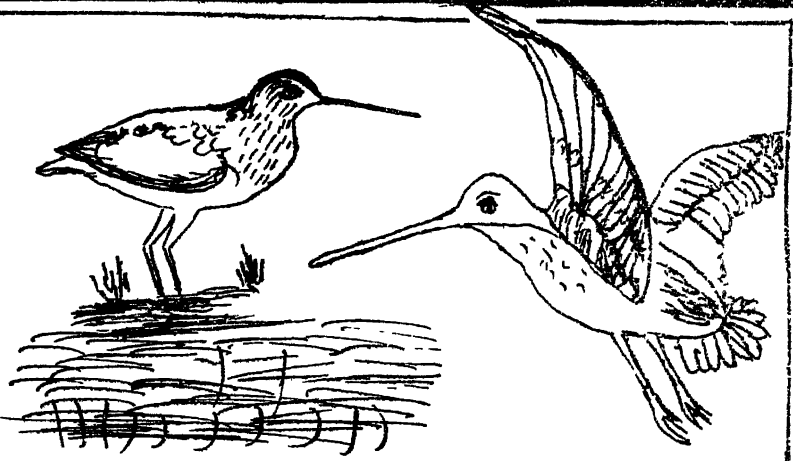
یہہ ٹہوا بٹیر کے برابر ہوتا ہے - اور اسی کا ہم شکل مگر یہہ آبی جانور ہے
اس لیئے اسکو آبی بٹیرا کہیں تو بجا ہے اس کا رنگ بھی بٹیر ہی کا سا
ہوتا ہے بٹیر میں اور اس میں فرق صرف ٹانگ و چونچ کا ہے اُس کی
چونچ چھوٹی اور موٹی ہوتی ہے - اور اس کی لمبی اور پتلی تنکا سی - اور ٹانگیں

بھی بٹیر سے لمبی ہوتی ہیں۔ پانی کے کنارے گھاس پر رہتا ہے اس
کی خوراک کیچڑ کے کیڑے ہیں۔ خشکی کے کیڑے نہیں کھاتا۔ رات بھی
پانی کے کنارے گھاس میں گذار دیتا ہے درخت پر کبھی نہیں بیٹھتا
اس کا گوشت تمام آبی جانوروں سے اچھا اور نرم ہوتا ہے۔ یوروپین
اس کو بڑے شوق سے مارتے ہیں یہہ بیٹھا ہوا بالکل نظر نہیں آتا۔
اس لئے مشکل سے مار کھاتا ہے اکثر اُڑتا ہوا بندوق سے شکار کیا جاتا
ہے۔ فصل ربیع و خریف دونوں میں یہیں رہتا ہے۔ یہ اڑنے لگتا ہے
تو ایک آواز دیتا اور فوراً اڑ جاتا ہے اُڑنے میں بھی بولتا ہے باشہ
اسکو مار لیتا ہے + انڈے بھی پنجاب ہی میں دیتا ہے

Tahtuá Ghewá

۲۔ ٹھٹوا گھیوا دیسی

اس کا قد بھی چاہ کے برابر ہوتا ہے مگر اسکی چونچ اسکے برابر
لمبی نہیں ہوتی۔ اس کا رنگ اوپر سے سیاہ ہے۔ اور پیٹ سینہ سفید
اسکی خوراک بھی کیچڑ کے کیڑے ہیں مگر یہہ زیادہ تر پانی کے کنارے

خشکی پر کھاتا اور رہتا ہے۔ رات بھی پانی کے کنارے یا پانی کے بیچ میں کچھ خشکی ہو تو اسپر گذارتا ہے درخت پر کبھی نہیں بیٹھتا۔ کسی جھیل یا چھپڑ یا نالے کا کنارہ اس سے خالی نہ ہوگا۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹا ہوتا ہے اور ایک بڑا۔ یہہ انڈے بچے پنجاب میں نہیں دیتا۔ اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے باشے اور شکرے اسکو مار لیتے ہیں۔ پنجری سے بھی پکڑا جاتا ہے اس کو کٹر یا بھی کہتے ہیں۔

Chhotá Tahtuá

چھوٹا ٹہٹوا
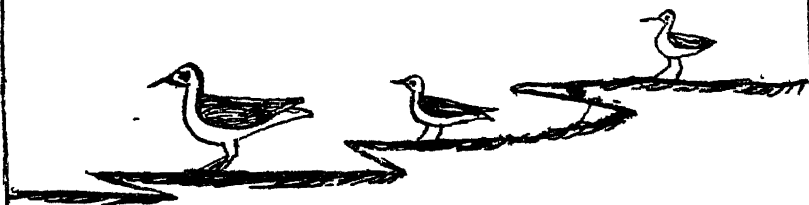
اس میں اور بڑے ٹہٹوے میں صرف قد کا ہی فرق ہے۔ باقی جو اس کے حالات ہیں وہی اسکے ہیں +

Měndá Tahtuá

۳۔ مینڈا ٹہٹو یا کمہندا
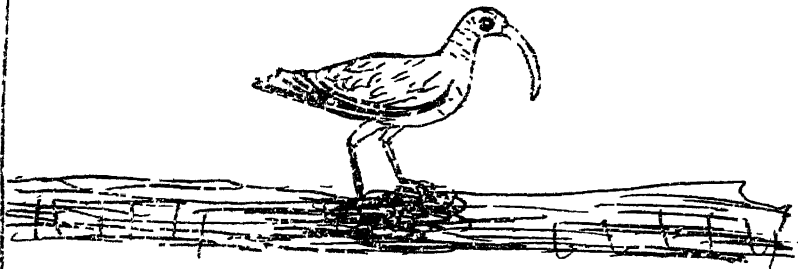
یہہ ساری قسموں کے ہُدوں سے بڑا ہوتا ہے اس کا قد بڑا
کنیر کے برابر ہے ۔ چونچ خمدار ۔ رنگ خاکی ۔ ہمیشہ پانی میں بیٹھا رہتا ہے مگر
پانی میں کچھ کھاتا نہیں ۔ بلکہ بیٹ زمین یا کھیت میں دن [illegible]
دانہ اور کیڑے اسکی خوراک ہے چیت کے مہینے پنجاب سے چلا جاتا ہے اور
سرد ملکوں میں جا کر انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہے دوسہرہ پانی کے
کنارے آکر بہت سے جمع ہو جاتے ہیں صبح اور شام کو چرتے چگتے ہیں
پانچ پانچ سات سات ملکر بیٹھتے ہیں ۔ رات کو لیٹے ہوئے [illegible]
ہیں ۔ اس کو صرف جنگلی بحری مارتی ہے ۔ پلا ہوا کتی شکاری جانور نہیں
مارتا ۔ کیونکہ بہت تیز پرواز ہے ۔ بادام سے بیل کے قد [illegible] پہونچ جاتا ہے
درخت پر کبھی نہیں بیٹھتا ۔ زمین کھود کر دانہ و کرم وغیرہ کھاتا ہے

Tahūa Koil Klān

۴ ۔ ہٹوا کوئیل کلاں
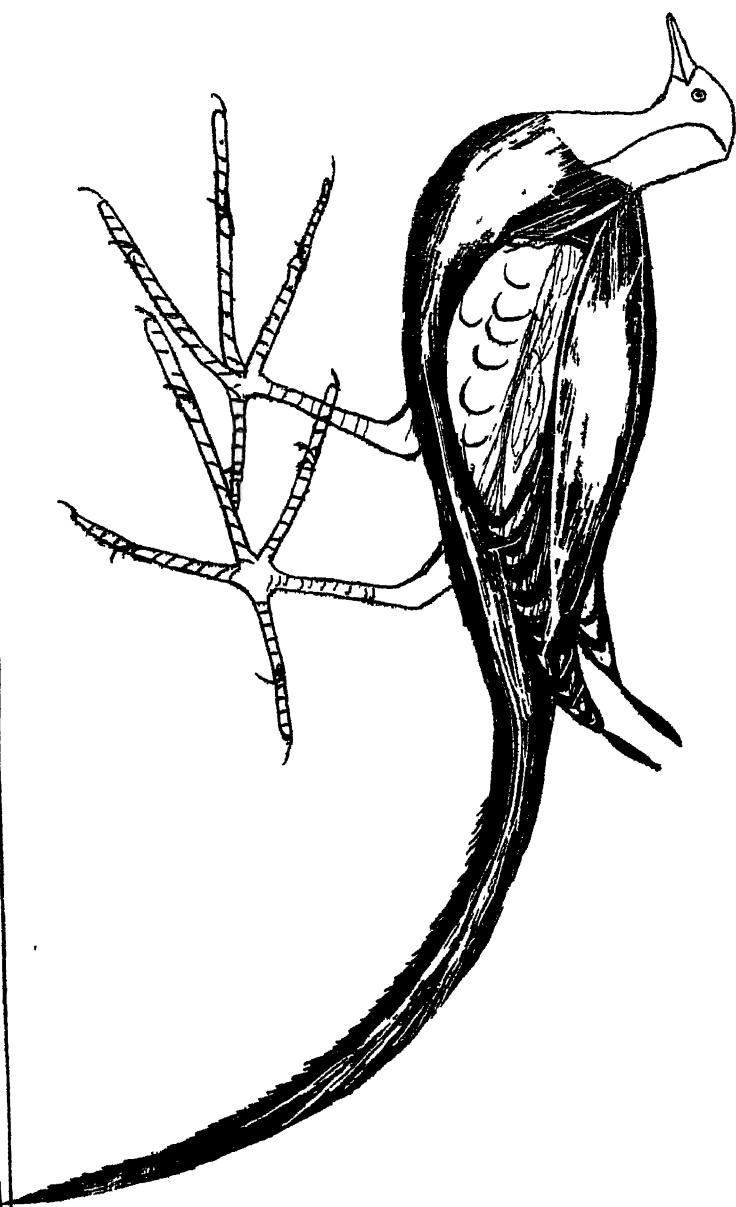
یہہ فاختہ کے برابر ہوتا ہے۔ مگر دم انداز سے زیادہ لمبی ہوتی ہے ساری
دم اس قدر لمبی نہیں ہوتی۔ صرف دم کے دو پر بہت لمبے ہوتے ہیں اور
پاؤں کی انگلیاں بھی حد سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں پیٹھ سینہ اور دم عنابی
گردن اوپر کی طرف سے زرد۔ نیچے سے سفید۔ ٹانگیں اور پنجے سبز۔ بازو وں
یعنے سر لٹے کے پروں کی نوکوں پر ایک ایک پر چھوٹا سا۔ ایسا نکلا ہوا
ہوتا ہے۔ جیسے برچھیوں پر کلسیاں لگی ہوتی ہیں۔ غرض یہہ جانور بہت
خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ دونوں شاہ پروں کے سروں پر جو ایک ایک
زمرد یا سبزے کا سا آویزہ لگا دیا ہے اس سے اس پرندے کی خوبصورتی
اور بھی بڑھ گئی ہے۔ یہہ بھی پانی کے کیڑے کھاتا ہے آٹھ آٹھ دس دس
کا گروہ رہتا ہے لوگ اسکا حال پڑھکر یا تصویر دیکھہ کر کہیں گے کہ اس کی
اور سب چیزیں تو خداوند تعالے نے خوبصورتی کے لئے بنائیں ہیں
مگر یہہ اتنی لمبی انگلیاں کس واسطے پیدا کی ہیں۔؟ بات یہ ہے کہ خدائے عز و
جل کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں چونکہ اسکی خوراک کیچڑ کے اندر کے کیڑے
مقرر کی ہے اسلئے اسکو ان کیڑوں کی تلاش میں بڑے دلدلوں اور گہرے
کیچڑوں میں پھرنا پڑتا ہے اور چونچ بھی کچھہ بہت لمبی نہیں ہوتی۔ جس سے
الگ کھڑا ہوا کیڑے پکڑا کرے۔ ناچار اس کو دلدلوں ہی میں پھرنا پڑتا
ہے پس اگر اسکی انگلیاں اسقدر لمبی نہ ہوتیں تو پاؤں کیچڑ میں دھس
جایا کرتے۔ اور یہہ وہاں چل پھر نہ سکتا۔ اب لمبی انگلیوں کے سبب خاصی
طرح کیچڑ میں چلتا پھرتا ہے دوسرے یہ انگلیاں ایک اور موقعہ پر بھی کام

آتی ہیں - اسکی عادت ہے کہ پانی کے پودوں کے پتوں پر بھی بیٹھتا ہے جو
پانی کی سطح پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں - مثلاً نیلوفر کے پتے - کنول کے
پتے - چنانچہ یہ نیلوفر کے پتوں پر انڈے بھی دیتا ہے ان پتوں پر بھی اپنی
لمبی لمبی انگلیوں ہی کی بدولت قائم رہتا ہے - کیونکہ اسکے جسم کا وزن لمبی
انگلیوں کے نیچے بہت سے پتوں بلکہ کئی پودوں پر تقسیم ہو جاتا ہے - ورنہ
ایک ہی پتے پر سارے جسم کا بوجھ پڑتا - اور ایک پتا اتنے بوجھ کو سہار
نہ سکتا - پانی میں ڈوب جاتا - یقین ہے کہ آپ کو خدا کی اس حکمت کا
راز بخوبی سمجھ میں آگیا ہوگا - اور جانوروں کے حالات بھی اگر غور سے دیکھے
جائیں - تو ہر ایک امر کی وجہ کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائیگی ؎

Tahtua Koil

۴ - ٹہٹوا - کوئل دیسی خورد
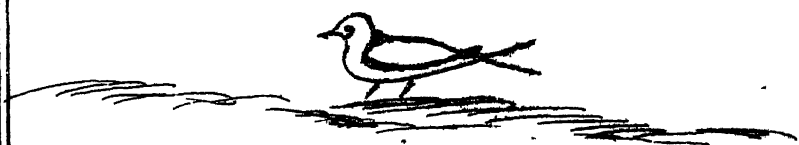
اسکا خاکی سیاہی مائل رنگ ہوتا ہے گردن سنہری سی سینہ
سیاہ و سفید - دُم کے دو پر چھانپل کی دم کی طرح لمبے جیسی کھلی ہوئی

پڑی قینچی - پاؤں چھوٹے چھوٹے - زمین پر بیٹھتے اترتے ہیں لیکن بیٹھ کر رہتا
نہیں - اڑتے اڑتے ہی کبھی کی طرح دریا میں سے کیڑے اور چھوٹی چھوٹی
مچھلیاں کھا لیتا ہے قد اسکا ابابیل سے بڑا ہوتا ہے اسکا گوشت نکما
ہے ملک صاف میدان ریگستان میں انڈے دیتے ہیں خشک ریت
پر قریب قریب ہی چار چھوٹے انڈے دیا کرتے ہیں اور انکے
دریا کے قریب ہی رہتے ہیں کہ خوراک بھی پاس ملے پانی بھی

Jao Khor Tahtua

۵- جو خور ٹھٹوا مسافر ربیعہ قسم آبی

۳
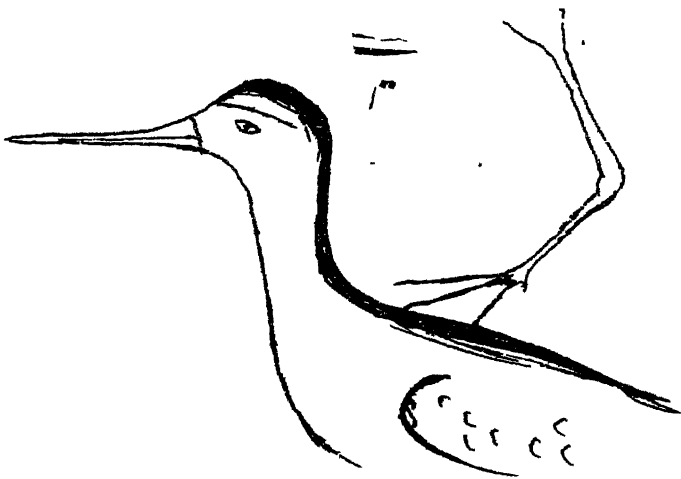
یہہ فصل ربیعہ کا مہمان ہے لیکن آخیر موسم میں آتا ہے۔ یعنی چیت کی مہینے میں آیا کرتا ہے اور جیٹھ میں یہاں سے چلا جاتا ہی۔ ان کے بڑے بڑے جھلڑ اکٹھے رہتے ہیں۔ جو بہت کھاتے ہیں۔ دھان۔ سوانک اور اور اناج بھی کھا لیتے ہیں۔ پنجاب میں انڈے نہیں دیتے۔ ان کا رنگ خاکی۔ چونچ بھی خاکی۔ اور لمبی قد گلئی کے برابر۔ ٹانگیں اسی کی سی خاکی اور لمبی ہوتی ہیں۔ بہت سے اکٹھے ہی بیٹھ کر چرتے چگتے ہیں اور رات کو اکٹھے ہی قطاریں باندھ کر سفر کرتے ہیں۔ دن کو خشکی اور پانی میں چگتے پھرتے ہیں۔ بعض وقت مرغابیوں کے ساتھ پھرا کرتے ہیں یہہ سرد ملکوں میں جاکر چار انڈے دیتا ہے۔ اس کا گوشت بھی مہنڈے ٹہٹو کی طرح عمدہ ہوتا ہے۔ یہ اڑنے میں نہیں بولتا۔ بندوق میں چھرے بھر کر اس کے جھلڑ پر چھوڑتے ہیں تو ایک ہی فیر میں کئی کئی لوٹ ہو جاتے ہیں۔ باشے اور شکرے سے بھی اس کو کٹاتے ہیں اور جالی سے بھی جو کے کھیتوں میں بہت پکڑے جاتے ہیں۔ یہہ مہنڈے ٹہٹو سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ درخت پر نہیں بیٹھتا*

Tahtuá Guz Pain

۶ - ٹھٹوا گز پان مسافر فصل ربیعہ آبی
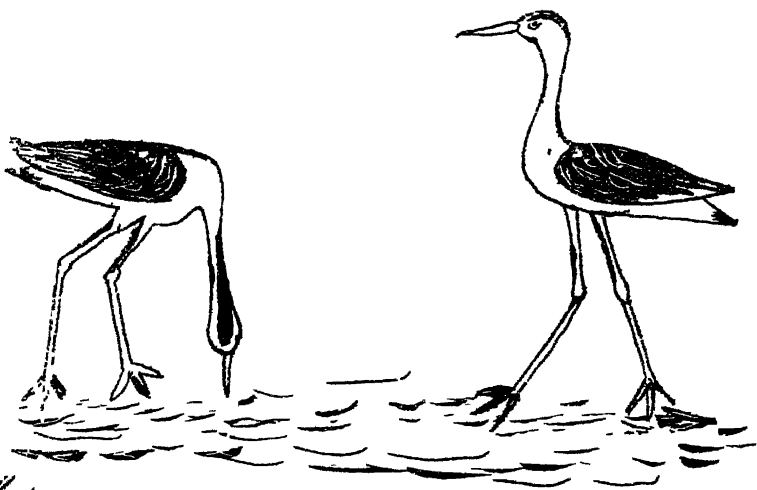
یہہ پیٹھ پر سے کالا ہوتا ہے سینہ سفید چونچ بھی کالی - اور چھوٹی ٹانگیں
سرخ بہت لمبی اور پتلی - جیسے دو گز لگا دیئے ہیں یہہ بھی چھکڑ سی مرغابی
کی طرح کیچڑ کے کیڑے کھاتا ہے پانچ پانچ چھ چھ ہمیشہ اکٹھے پانی میں پھرتے
ہیں رات بھی پانی ہی میں بسر کرتے ہیں ان کو ہر ایک جنگلی شکاری
پرندہ مار لیتا ہے - فصل ربیعہ میں ہمارے ہاں آتے ہیں اور سرد ملکوں
میں جا کر مرغابیوں کے ساتھ چار انڈے دیتے ہیں پنجاب میں انڈے
نہیں دیتا - درخت پر کبھی نہیں بیٹھتا - اس کے پنجے میں صرف تین

انگلیاں ہوتی ہیں۔ان سے درخت کی شاخ نہیں پکڑ سکتا جھیل وغیرہ
میں رہتا ہے۔ قد ٹیٹری کے برابر ہے۔

Tahtuá Ghutni

۷۔ ٹہٹوا گھٹنی۔ ربیع۔ آبی۔
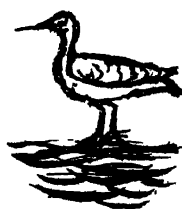
یہہ ساری باتوں میں گزپان کی مانند ہے صرف اسکی ٹانگیں
چھوٹی ہوتی ہیں پانی میں تیرتا ہے اکٹھے ہوکر بہت سے رہا کرتے ہیں
اڑنے میں بلانگ کی طرح اسکے بھی شہپر سفید سفید دکھائی دیتے ہیں۔
پیٹھ کا رنگ خاکی سینہ سفید۔ چونچ اور پاؤں سرخ۔ خوراک اسکی چھوٹی چھوٹی
مچھلیاں ہیں سوائے مچھلی کے کچھہ نہیں کھاتا۔ بڑے جھلڑ ہوکر خوراک صبح
شام کھاتے ہیں دوپہر کو جزیرہ میں یا پانی کے کنارہ پر چپ چاپ
بیٹھا رہتا ہے گزپان ٹہٹوا کے ساتھہ آتا ہے اور ساتھہ ہی بیساکھہ میں چلا
جاتا ہے انڈے یہاں نہیں دیتا۔ قد اسکا گزپان سے چھوٹا ہوتا ہی گوشت

اوسط درجے کا ہے۔

Kilká Subz aur Sfaid

کلکا سبز و سفید آبی

یہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) کلکا سبز کلاں مسافر ربیع (۲) کلکا سبز خورد مسافر ربیع۔ (۳) کلکا سفید دیسی۔

Kilká Subz Klán

۱۔ کلکا سبز کلاں ربیعہ
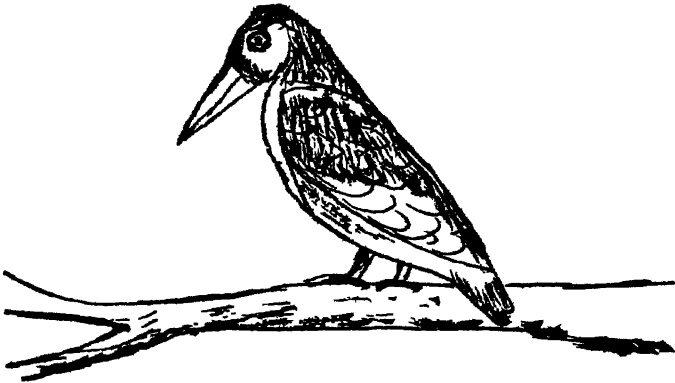
یہ بڑا رنگین جانور ہے اس کے پر بہت سے رنگوں کے ہوتے ہیں سبز رنگ کے زیادہ ہوتے ہیں اسلئے کلکا سبز کہلاتا ہے چونچ اس کے

جسم پر بڑی اور پاؤں چھوٹے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ چونچ موٹی بھی
بہت ہوتی ہے چونچ اور پاؤں کا رنگ سرخ ہوتا ہے سر اور گردن اوپر
سے عنابی سینہ خاکی۔ ساون کے مہینے میں یہاں آتا ہے اور جیت
بیساکھ میں پنجاب سے چلا جاتا ہے انڈے یہاں نہیں دیتا۔ رات کو درختوں
پر رہتا ہے خوراک سوائے پانی کے خشکی میں کبھی نہیں کھاتا۔ لیکن ٹانگیں
چھوٹی ہونے کے سبب پانی میں بیٹھ نہیں سکتا۔ درخت کی ایسی شاخ
پر بیٹھا رہتا ہے جو پانی کے اوپر چھائی ہوئی ہو اور وہاں سے پانی صاف
نظر آتا ہو۔ جہاں کوئی مچھلی یا چہل مچھلی یا چھوٹے مینڈک یا کرم پانی میں
نظر پڑا اور یہ تیر کی طرح سیدھا اس پر گرا اور غوطہ مار کر اسکو پکڑا اور وہیں
چٹ کر گیا۔ اور پھر کسی ایسے ہی موقعہ پر بیٹھ گیا۔ اسی طرح شکار کر کے اپنا
پیٹ بھر لیتا ہی۔ اسکا پوست پروں سمیت ولایت جاتا ہے۔ یہاں
تو آٹھ روپے سینکڑا بکتا ہے۔ وہاں زیادہ قیمت پاتا ہے۔ اسکو دو گزے
اور نچیری سے دوسرا کلکا باندھکر پکڑتے ہیں اسکی آواز گھوڑے کی سی ہر
بڑی بلند آواز سے بولتا ہے۔ آبی پرندوں میں یہہ بھی شکاری پرندوں
کا دمہ کرتا ہے۔ اسکا گوشت خراب ہوتا ہے۔ یہہ اپنا علاقہ مقرر رکھتا ہی
اور کسی دوسرے کو نہیں آنے دیتا۔

Kilka Subz Khurd

۲۔ کلکا سبز خورد مسافر فصل ربیعہ

تصویر دیکھو ۳۲۵ صفحہ پر

یہ شکل و صورت میں ہو بہو قسم اول کی مانند ہے صرف فرق یہہ ہے کہ یہ
قد میں اس سے چھوٹا ہوتا ہے گھر کی چڑیوں کے برابر ہے پہلی قسم کے
ساتھہ پنجاب میں آتا ہے اور ساتھہ ہی چلا جاتا ہے اسکو کوئی نہیں خریدتا
باقی حال پہلی قسم کے کلکے کا سا ہے ؛

Kilka Sfaid

۳ - کلکا سفید دیسی
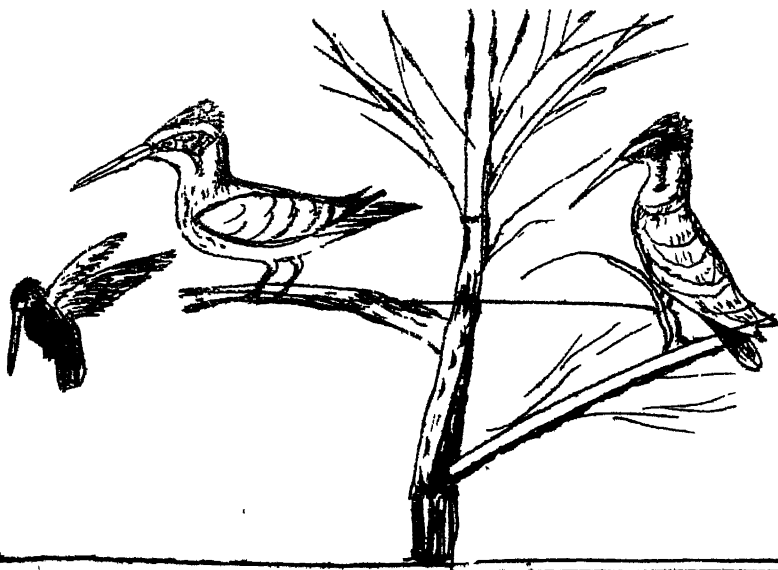
اس میں بھی سیاہ وسفید دو رنگ ہوتے ہیں یہہ مچھلیوں کے سوائے
اور کچھہ نہیں کھاتا - دریاؤں اور بڑی بڑی جھیلوں پر رہتا ہے مچھلی کا شکار
کرتے وقت پچاس ساٹھہ گز اونچا اڑکر منڈلاتا رہتا ہے - جب مچھلی کو
پانی میں دیکھتا ہے تو وہیں پروں کو سمیٹ گردن نیچے کی طرف لمبی
کر تیر کی طرح سیدھا اسپر گرتا ہے اور پکڑ لیجاتا ہے - اگر اس کا بچہ ساتھ ہوتا
ہے تو اسکو سکھانے کے واسطے یہہ مچھلی کو لیکر بہت اونچا چڑھ جاتا
ہے اور اوپر سے مچھلی کو چھوڑ دیتا ہے - بچہ اسکا مچھلی کے پیچھے بڑی
تیزی سے دوڑتا ہے اور پانی کی سطح پر پہنچنے سے پہلے پہلے مچھلی کو پکڑ
لیتا ہے اس طرح یہہ اپنے بچے کو شکار کرنا سکھاتا ہے یہ ہمیشہ پنجاب
میں رہتا ہے - اور پنجاب ہی میں انڈے دیتا ہے چار انڈے سانولے
یا بہادوں میں دریاؤں کے اونچے اونچے کراڑوں پر دیتا ہے درختوں
پر نہیں دیتا - رات کو کراڑوں کے سوراخوں میں ہی بسیرا لیتا ہے قد
اس کا قسم اول سے چھوٹا ہوتا ہے اور گوشت ناقص *

Kaini Dēsi

کینی دیسی قسم آبی

اسکی تین چار قسمیں ہیں - (۱) کینی کلاں دیسی آبی (۲) کینی اوسط دیسی
آبی (۳) کینی خورد دیسی آبی - یہہ تینوں قسم کے جانور کبھی زمین پر بیٹھہ

کر کچھ نہیں کھاتے نہ کبھی درخت پر بیٹھتے ہیں ہمیشہ ہوا میں اُڑتے اُڑتے ہی ہوائی کیڑے اور تری خشکی کے کیڑے اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں کھایا کرتے ہیں۔ اور قسم چہارم نرالا قسم کی ہے ہوا کے سوائے پانی میں تیر کر بھی کھاتی ہے اور نہایت تیز پرواز ہے۔

Kaini Klan

ا۔ کینی کلاں دیسی آبی

کینی کرنائی۔ یہ کینی تینوں قسموں میں بڑی ہوتی ہے رنگ سارا سفید سر سیاہ، چونچ اور پنجے سرخ۔ اُڑتے وقت دریا کے اوپر پانی کے قریب قریب جاتی ہے اور اپنا چونچ پانی میں مارتی جاتی ہے اور کیڑے کھاتی جاتی ہے اڑنے کے وقت اس کے شہپر سیاہ نظر آتے ہیں یہ ہمیشہ

پنجاب میں دریاؤں اور نالوں پر رہتی ہے - زمین پر بیٹھ کر کچھ نہیں کھاتی - پرندوں میں ابابیل اور یہ کینی ایسے جانور ہیں کہ سارا دن اڑتے ہی رہتے ہیں - صرف رات کو آرام کرتے ہیں - صرف دو مہینے کے واسطے جنوب کی طرف انڈے دینے اور بچے نکالنے کے واسطے جاتی ہے پھر بچوں کو ساتھ لیکر چلی آتی ہے زمین پر دو انڈے ریت میں دیتی ہے - دن کو کبھی دریا کے بلند کراڑے پر پروں کو روغنی کرنے کے لئے بیٹھ جاتی ہے - یہہ ایسی تیز پرواز ہے کہ کوئی شکاری پرندہ بحری کے سوا پکڑ نہیں سکتا - اور بحری بھی بحیری میں اسیر آپڑتی ہے تو پکڑے جاتی ہے - ورنہ کینی اسکو دیکھہ لیتی ہے تو پھر بحری اسکو نہیں پکڑ سکتی - اڑتے میں گزپان ہٹھوا کے برابر ہوتی ہے اسکا گوشت کھانے کے قابل نہیں ہوتا - اور گزپان سے کم نکلتا ہے

Kaini

۲ - کینی اوسط دیسی آبی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۲۹
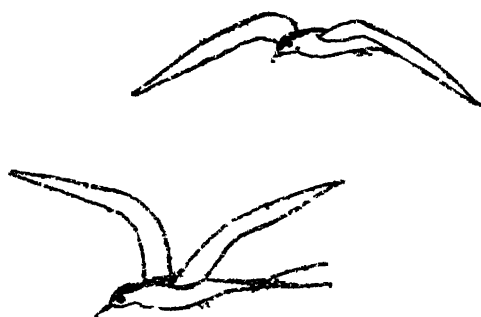
اس کا رنگ بھی بالکل سفید ہوتا ہے سر سیاہ چونچ اور پاؤں سُرخ
اس کا بدن نہایت چُست اور تیز پرواز جیسے قسم اول اور ساری باتیں
بھی اس میں قسم اول ہی کی سی ہیں اوسی کی طرح دن بھر دریا پر اُڑتی
اور مچھلیاں کھاتی پھرتی ہے اڑتے اڑتے صرف چونچ اور گردن پانی میں
ڈبوتی ہے اور جھٹ مچھلی پکڑ لیتی ہے اس کا گوشت بھی خراب ہوتا
ہے ❖ اِس میں اور اُس میں یہی فرق ہے کہ یہہ چھوٹی چھوٹی دہاتی جھیلوں
میں بھی کہاتی پھرتی ہے ❖

Kaini Khurd

۳۔ کینی خوردبینی
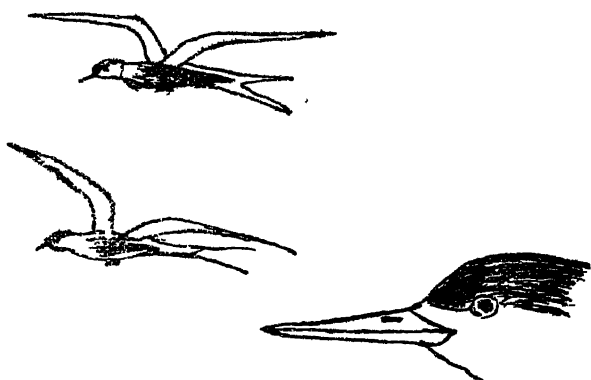
یہہ تیسری قسم کی کینی سب سے چھوٹی ہوتی ہے اسکا سینہ و سر سیاہ اور باقی جسم سفید ہوتا ہے یہ پانی کے سوا خشکی پر سے بھی کیڑے وغیرہ اُٹھا کر کھا لیتی ہے۔ مگر زمین پر بیٹھ کر نہیں کھاتی اڑتے اڑتے ہی جھپٹا مار کر کیڑے کو زمین پر سے اُٹھا لے جاتی ہے۔ ان کے گروہ کے گروہ اڑتے پھرتے ہیں۔ باقی حالات بالکل اور کینیوں کی مطابق ہیں یہہ کھیتوں کی کرم ٹڈی وغیرہ خشکی سے اور پانی کے کرم پانی سے کھایا کرتا ہے

Kaini Musafar

۴۔ کینی ۔ مسافر

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۳۱

یہہ پنجاب میں بہت کم آتا ہے الا سردی میں کہیں کہیں دکھائی دیتا
ہے یہہ آبی قسم سے ہے اور پرندوں سے نرالی ہے اور نرالا پن
اسمیں یہہ ہے کہ تمام قسم پرندوں سے یہہ تیز پرواز ہے دیکھو اسکی تصویر
سے ہی آپ سمجھہ لیں گے کہ پر و بال یعنے سر اڑنے کے پر بہت لمبے
ہیں اور چونچ کا اوپر کا جبڑا چھوٹا اور خمدار اور نیچے کا لمبا اور سیدھا ہے
یہہ دونوں باتیں اور پرندوں سے جدا ہیں وزن اسکا بارہ تولہ سے
زیادہ نہیں اور پروں کی لمبائی ۳۸ انچہ ہے بعض کی ۴۰ انچہ یہہ
ہر وقت پرواز میں رہتی ہے خوراک اس کی ہوا میں بھی ہے اور پانی
میں بہی ہے اسواسطے قدرتی ساخت سے اسکا پنجہ جالی دار ہے جو پانی میں
تیرنے کے واسطے ہوا کرتے ہیں - مگر یہہ پرند کبھی کبھی پنجاب میں دکھائی
دیتا ہے +

ٹیری پرند خشکی و آبی

یہہ تین قسم کی ہوتی ہیں - دو خشکی کی اور ایک آبی - اور دو دیسی ہیں
اور ایک مسافر - چنانچہ ان کے نام بھی یہہ ہیں - (۱) ٹیری دیسی

قسم خشکی ٭ (۲) ٹیٹری دیسی آبی - (۳) ٹیٹری مسافر فصل ربیع قسم خشکی ٭

یہہ سب قسم کی ٹیٹری درخت پر کبھی نہیں بیٹھتی ٭

Tatiri Dési

ا - ٹیٹری دیسی قسم خشکی -
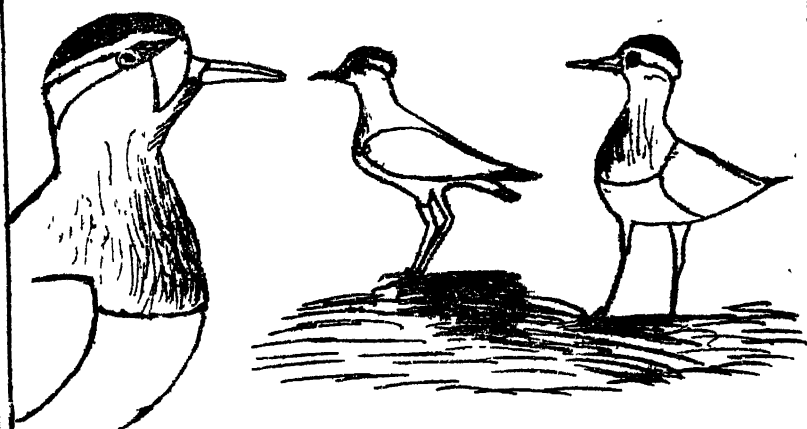
اسکو جلت پلک بھی کہتے ہیں یہہ ٹیٹری کی رنگ اور شکل کی ہوتی ہے
مگر ساری قسم کی ٹیٹریوں سے چھوٹی ہوتی ہے اسکی شکل اور ٹیٹری
قسم سوئم کی ملتی جلتی ہے - پاؤں اور چونچ زرد سر سیاہ گویا کالی
ٹوپی اوڑھلی ہے سینہ سرخ چونچ کی جڑھ میں جہاں سے سر شروع
ہوتا ہے - دو زرد پلکیں جیسے زیور پہنے ہوئے ہے یہہ دونوں پلکیں

جسم سے علیحدہ کاغذ سے پتلی چمڑے کی ہوتی ہیں اسواسطے اسکا نام زردپلک ہی ہے خوراک اسکی کرم خشکی کے ہیں۔ کوئی ٹیٹری درخت پر نہیں بیٹھتی۔ اسکا حال ٹیٹری بوڈر کا سا ہے فرق صرف اتنا ہی کہ اسکی سر پر چوٹی نہیں ہوتی اور سینہ سرخ ہوتا ہے بیس بیس کی ڈاریں ہوتی ہیں بہہ بڑی تیزی سے دوڑتی ہیں۔ شور زمینوں میں رہتی ہیں اور انہی زمینوں میں انڈے بھی دیتی ہیں وال پنجری سے پکڑی جاتی ہیں۔ ان کا گوشت گلمئی کی طرح کا ہوتا ہے۔

Tatiri Desi

۲ - ٹیٹری دیسی آبی
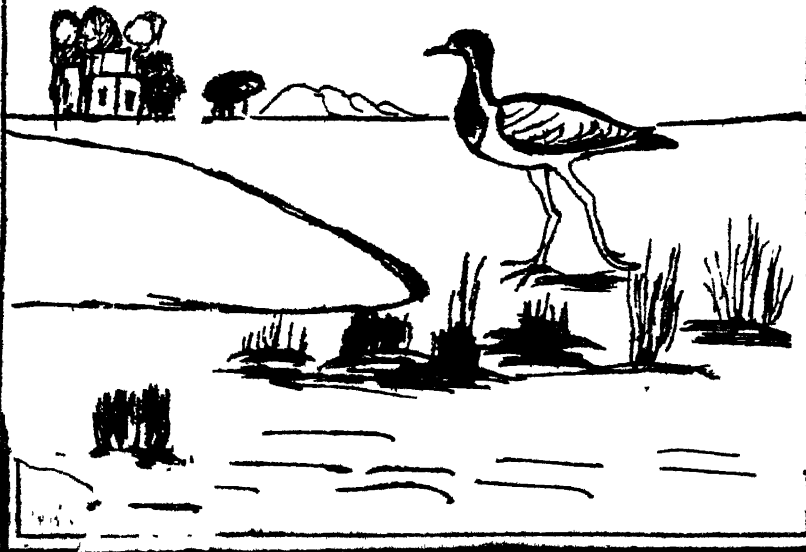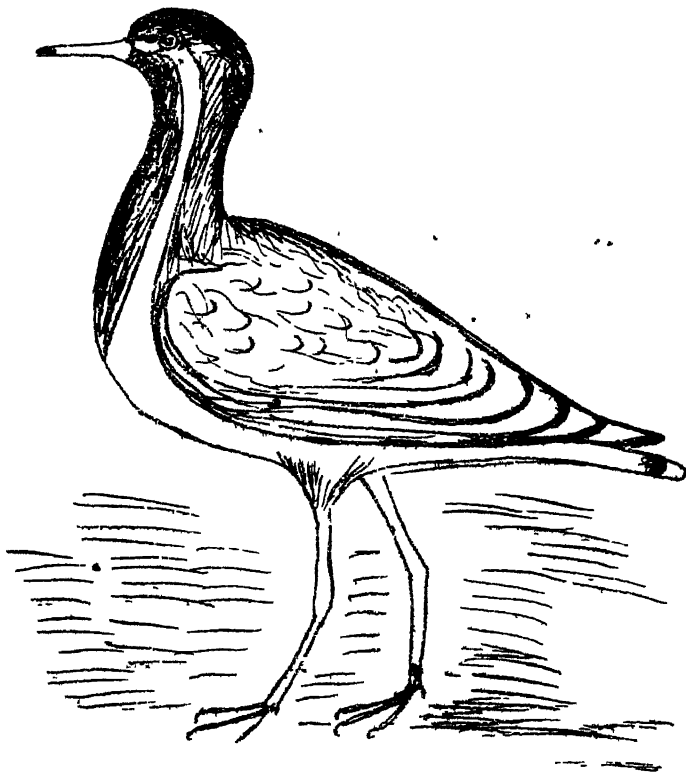
یہ ہمیشہ پنجاب میں پانی کے کنارے پر رہتی ہے پہلی قسم کی ٹیٹری سے بڑی
ہوتی ہے اسکو پنجاب میں ٹٹوہلی کہتے ہیں ان کا جوڑا جوڑا رہتا ہے
اس کا قد کبوتر کے برابر ہوتا ہے ایک جگہ اسکو کزایک بھی لکھا ہوا
دیکھا ہے اس کی آواز بہت بلند ہوتی ہے پنجاب کی عورتیں اسکی
آواز سے شگون لیتی ہیں رات کو انسان یا چوپایہ جانور دیکھتی ہے
تو اسکا دمہ کرتی ہے۔ شکاری لوگ صاف پہچان لیتے ہیں کہ انسان
کا دمہ ہے یا حیوان کا۔ جب راتکو شکاری لوگ ہرن یا سؤر یا بھیڑیے
ہو مارنے کیواسطے مچان پر بیٹھتے ہیں اور شکار کے منتظر ہوتے ہیں کیونکہ

آئے اور ہم بندوق چلائیں اُسوقت یہ یکایک بول اُٹھتی ہے جیسے
شکاری فوراً سمجھہ جاتے ہیں کہ کوئی آدمی یا حیوان یا درندہ آیا ہے۔
یہہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے بیساکھہ یا جیٹھہ میں زمین پر پانی کے کنارے
چار انڈے دیتی ہے۔ گھونسلا نہیں بناتی۔ اسکے انڈے کی طرف
کوئی جائے تو بہت شور کرتی ہے چونکہ انڈے میدان میں دھوپ
میں پڑے رہتے ہیں اسلیئے کبھی نر اور کبھی مادہ باری باری سے پانی
میں سینے کو تر کرکے آتے ہیں اور انڈوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور چونچ سے
بھی انڈوں کو کیچڑ میں لٹکاتے ہیں کہ انڈے ٹھنڈے رہیں۔ بہت
گرمی سے گندے نہ ہو جائیں۔ یہہ کیڑے بھی کھاتی ہے۔ اور اناج بھی
اور ہمیشہ پانی کے قریب رہتی ہے چیت اور پھاگن کے مہینے میں رات
کو بولتی ہے۔ وال بجری سے پکڑی جاتی ہے۔ لگڑ۔ شاہین اور بحری
بچہ بھی اسکو مار لیتا ہے اس کا گوشت اوسط درجہ کا ہے شکرا
اور باشہ بھی مار لیتا ہے اور ترمتی بھی اسکو نہیں چھوڑتی۔ یہہ بھی مرغ
سحر ہے ۔ اور اپنے جوڑے کے ساتھہ بڑی محبت رکھنے والا ہے ۔

Tatiri musafur

۳ ٹیری مسافر ربیعہ قسم خشکی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۳۶
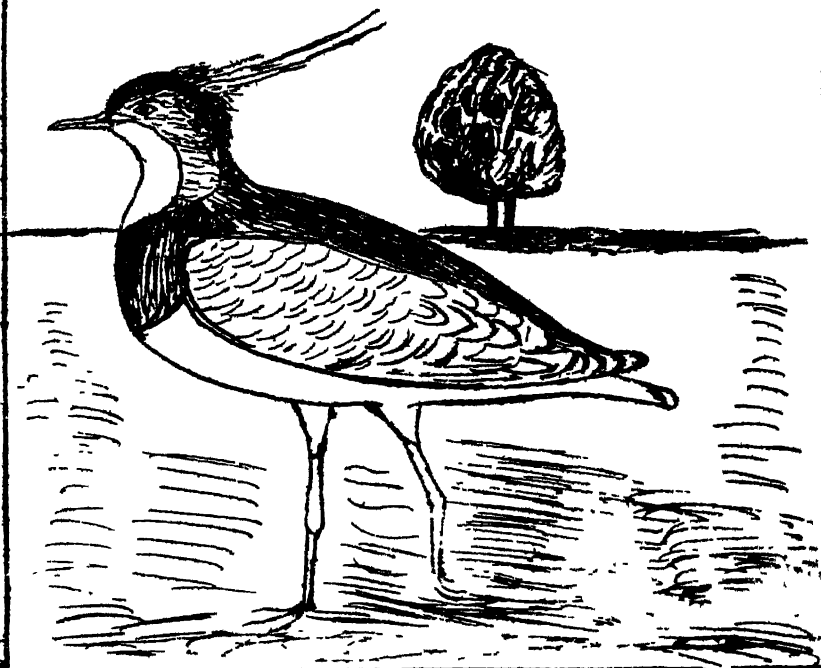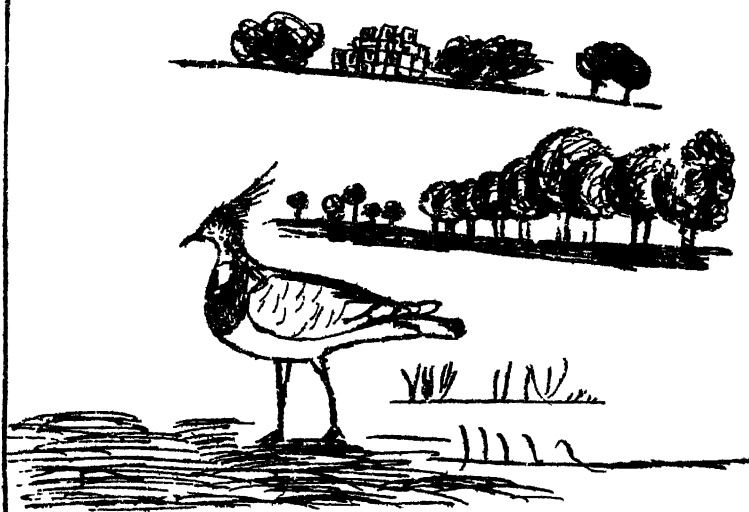
اس کو بوڈر ٹیٹری بھی کہتے ہیں قد میں ٹیٹری قسم دوم کے برابر ہوتی ہے
رنگ بھی اسی کا سا ہے مگر اسکے سر پر کلغی کی طرح چوٹی ہوتی ہے اور رنگ
بھی کسی قدر سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ان دنوں میں بڑی تمیز چوٹی ہی کی
ہے۔ یہہ سردی کے موسم میں پنجاب میں آتی ہے اور چیت کے مہینے
میں واپس چلی جاتی ہے۔ انڈے بھی یہاں نہیں دیتی۔ اس کی آواز
اور بولی دوسری قسم کی ٹیٹری سے الگ ہوتی ہے۔ مگر کچھ مشہور آواز
نہیں۔ یہہ دانے اور کیڑے کھاتی ہے۔ اور پانچ پانچ سات سات
رہتی ہیں وال پنجری سے پکڑی جاتی ہے اور شاہین اسکو مار لیتی ہے
اس کا گوشت اوسط درجہ کا ہوتا ہے ؛

Kurka Shinh

کڑکا شہینہ دیسی ابلی
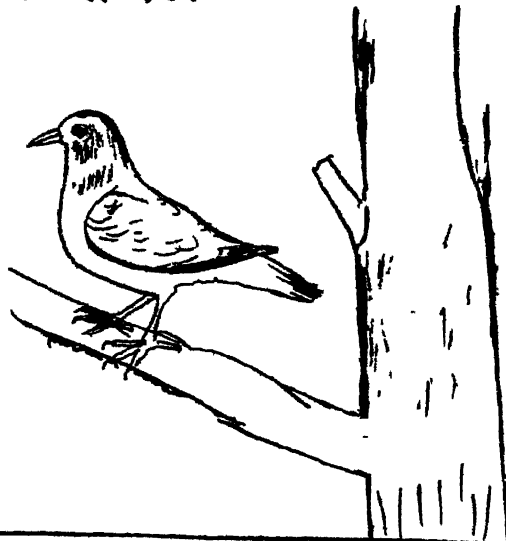
اسکا رنگ نسواری یعنے ہلاس کا سا ہوتا ہے۔ دُم سیاہ ٹانگیں
لمبی چونچ کوے کی طرح سیاہ آواز گہیرے کی سی خوراک پانی کے
کیڑے۔ سکونت پانی کے متصل انڈے سال میں ایک مرتبہ جیٹھ
کے مہینے درخت پر چار انڈے دیتا ہے۔ یہ پانی کے اندر نہیں رہتا
نہ کبھی پانی میں بیٹھتا ہے اس کا قد دیسی کوے کے برابر ہوتا ہے اور
گوشت نکما ÷ کسی کرڑاڑنے اسکا آواز سنکر شیر گمان کرلیا تہا۔ اس لئے
اسکا نام کرڑ کاشیہنہ مشہور ہے Kbootur

کبوتر دیسی قسم خشکی

یہہ جانور بہت قسم کا ہوتا ہے مگر پنجاب میں صرف تین ہی قسم کے
ہوتے ہیں۔ قد عموماً دیسی کوے کے برابر ہے ÷ ۔ (۱) عام جنگلی کبوتر
(۲) لقا وغیرہ کبوتر خانگی۔ (۳) کوہستانی کبوتر ÷ ÷

Am Jungli Kabutur

۱۔ عام جنگلی۔ کبوتر۔

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۳۹
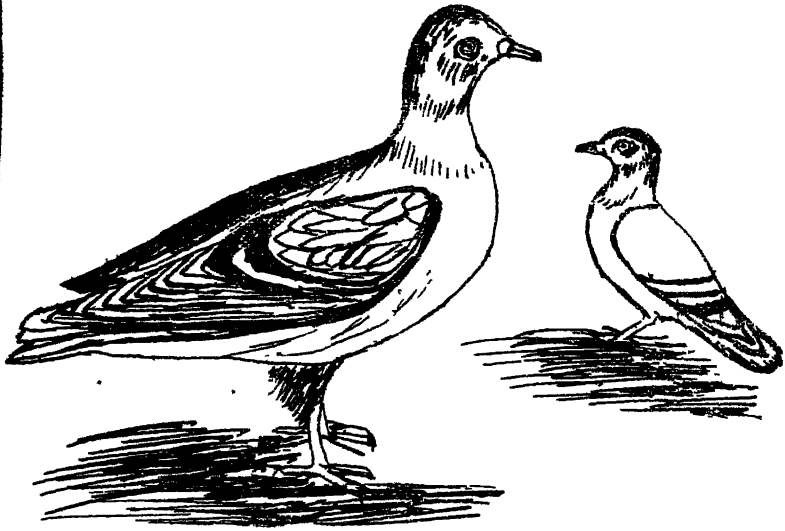
یہہ سب قسم کے کبوتروں سے بڑا ہے سیاہ رنگ مگر گردن کا رنگ کچھہ زمرّدی چمکدار - ان کا جوڑا جوڑا الگ الگ رہتا ہی لیکن اُڑتے اور چرتے چگتے اکٹھے ہیں - پتہ کسی کبوتر میں نہیں ہوتا - اگرچہ ریتے کا نشان ہوا کرتا ہے اور کڑوا تو بالکل ہی نہیں ہوتا جیسے اور پرندوں کے ہوتا ہے - یہہ بڑا تیز پرواز جانور ہے جنگل میں اسکو بحری کے سوا اور کوئی شکاری جانور نہیں پکڑ سکتا - اس کا گوشت بہی بعض لوگ لقوے کی بیماری میں کھایا کرتے ہیں - اسکی خوراک ہر قسم کا اناج ہے اناج کے سوا اور کوئی چیز نہیں کھاتا - دیواروں اور مکانوں کی سوراخوں میں تنکے جمع کرکے گھونسلا بناتا ہے اور دو سفید انڈے اُس میں دیتا ہے

جس میں سے اکثر ایک نر اور ایک مادہ پیدا ہوتی ہے پہلے میں سے
نر اور دوسرے میں سے مادہ - یہہ بڑا غریب اور بھولا جانور ہے اسکی
مادہ کو کبوتری کہتے ہیں کبوترا اور کبوتری بڑے پیار اور اخلاص سے
رہتے سہتے ہیں - یہہ یوں ہی اور پرندوں کی طرح نہیں بولنے لگتا
کبوتری کو دیکھہ کر گونجتا ہے اسوقت گردن کو خوب پھُلا لیتا ہے اور
ایک خاص انداز سے اسطرح پھرتا اور کبھی کبھی چکر بھی کھاتا ہے - کہ گویا
ناچ رہا ہے اسکی یہہ حرکت اور اسوقت کی آواز بڑی اچھی معلوم ہوتی
ہے - یہہ جالی اور پٹّی سے پکڑے جاتے ہیں باز اور جرے سے بھی
پکڑواتے ہیں یہہ جانور ہر ولایت میں ہوتا ہے - اس کا پتّہ جو بڑے نام
ہوتا ہے شب کوری کی دوا ہے اور گوشت وخون - لقوے فالج اور
رعشے کے لئے مفید ہے - اسکو کفتر اور حمام بھی کہتے ہیں - ترکی میں
قوقارچی کہتے ہیں اسکو گھر میں رکھنے سے جن کا خطرہ نہیں رہتا ہے

Kabutur Luqa

۲ - کبوتر خانگی لقا وغیرہ
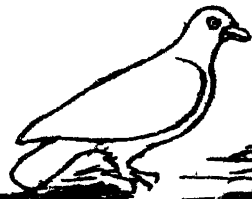
یہہ مختلف رنگ اور مختلف قد کے ہوتے ہیں ہر ایک رنگ کے کبوتر
کا نام جُدا جُدا رکھہ لیا گیا ہے مثلاً سفید۔ لال۔ کالا۔ نیلا وغیرہ۔ بعض
ان کے اصلی وطنوں پر ہیں جہاں سے وہ کسی زمانہ میں لائے گئے
جیسے کابلی۔ شیرازی وغیرہ۔ بعض کے نام اسی طرح اور صفتوں کے سبب
سے ہیں مثلاً لکھی یعنے جس کا مُنہ سفید اور سارا کالا ہو دو باز یہہ سارا کالا
اور دونوں بازوؤں کے شہپر سفید ہوتے ہیں۔ لقا یہہ سب سے خوبصورت
کبوتر ہے اور جانور تو کسی وقت نا چتے ہیں یہہ ہر وقت ہی ناچتا رہتا
ہے اسکی دم ہمیشہ چنور کی طرح پھیلی ہی رہتی ہے اور سینہ کو اتنا کستا
ہے کہ پیچھے کو الٹا چلا جاتا ہے۔ اس بیچارے کو تو زمین پر سے دانہ
اٹھانا بھی دشوار ہے دو دانے کھائے اور پھر اکڑنے لگا۔ اور ایک کا نام
لوٹن ہے یہہ عجیب طلسمات کا کبوتر ہے جہاں اس کے سر کو پکڑ کر ہلایا
اور ایک پلٹا دیکر زمین پر چھوڑا اور یہہ نیم بسمل کی طرح لوٹنے لگا پھر اگر
تھوڑی ہی دیر میں اُٹھا کر اسکے سر کو نہ پھونکیں تو یہہ تڑپ تڑپ کر مر جاے
مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ ان کی اڑان کے لحاظ سے بھی ان میں
دو بڑی قسمیں ہیں ایک گولہ دوسری نساورہ۔ گولے تو جنگلی کبوتروں
کی طرح بڑے تیز پرواز ہوتے ہیں ایسی تیزی سے اُڑتے ہیں جیسے
توپ کا گولہ جاتا ہے اور بلندی پر نہیں چڑھتے نیچے ہی نیچے زمین یا مکان
سے لگے لگے جاتے ہیں کبھی پانی پر سے اُڑتے ہوئے جاتے ہیں تو
ان کے سینے پانی سے بھیگ جاتے ہیں یہہ جسم کے موٹے اور رونق

ہوتے ہیں ان کو ہوہو کا کرکے لوگ اڑاتے ہیں تو سب کے سب اکٹھے
ہو کر اڑتے ہیں اور مالک کی آواز پر فوراً واپس آ کر گولے کی طرح بڑی
تیزی سے اپنی جگہ پر گرتے ہیں۔ زمین یا کھلی چھت پر سے ان کو اڑایا
کرتے ہیں

اُڑنے والے کبوتروں کی دوسری قسم نسادورہ ہے اِسکی اڑان
مکھیوں کی سی ہے اسکے لئے بانس کی چھتری ایک کھڑے بانس یا بلی
پر بلند جگہ باندھتے ہیں۔ اسپر یہہ اکٹھے بیٹھتے ہیں اور اسی پر سے بانس
کے چھڑ میں کالا کپڑا باندھ کر ان کو اُڑاتے ہیں۔ پھر یہہ بہت اونچے چڑھ
جاتے ہیں اور کئی کئی گھنٹے میں اُترتے ہیں بعض تو آسمان میں چڑھ
جاتے ہیں کہ دکھائی بھی نہیں دیتے اور کئی کئی دنوں کے بعد اترتے
ہیں۔ ان میں سے بعض اڑنے میں بازیاں کرتے جاتے ہیں۔
کبوتروں کی یاد تعریف کے قابل ہے یہہ اپنا گھر کبھی نہیں بھولتے منزلوں
کے فاصلے سے بھاگ کر آتے ہیں ان ساری قسموں کو لوگ گھروں
میں پالتے ہیں تقریباً یہہ ساری قسموں کے کبوتر لاہور کے چڑیا گھر میں موجود
ہیں اور قسم قسم کے کبوتران میں سے لوگوں کے گھروں میں بھی پلے ہوئے
ہیں تختوں یا پچھیوں یا اینٹ مٹی کی کابک بنا کر اُن میں جوڑے جوڑے
کو ایک ایک خانے میں رکھتے ہیں اور جو کبوتر اُڑانے اور لڑانے کے
لئے پالتے ہیں۔ اُن کو کسی کوٹھڑی یا ڈربے یا قفس میں اکٹھا ہی بند
کر دیتے ہیں یہہ بھی دو ہی انڈے دیتے ہیں۔ عموماً اس قسم کے عام

کبوتروں کی قیمت دو آنے یا چار آنے ہے۔ مگر خاص قسمیں لقا لکھی وغیرہ
زیادہ قیمت کو آتے ہیں ہندوستان میں کبوتر ایک ٹکے سے لیکر پچیس
روپے جوڑے تک کے کبوتر ہوتے ہیں۔ بعض کبوتروں سے چٹھیاں
پہنچانے کا کام بھی لیا جاتا ہے ان کو نامہ بر کبوتر کہتے ہیں چٹھی اس کبوتر
کے گلے میں باندھ کر سینکڑوں کوس سے ان کو چھوڑ دیتے ہیں یہہ سیدھے
اڑکر جاتے ہیں اور اپنے ٹھکانے ہی پر ٹھیرتے ہیں ؏

Kohistani Kbootur

۳-کوہستانی کبوتر مسافر ربعیہ
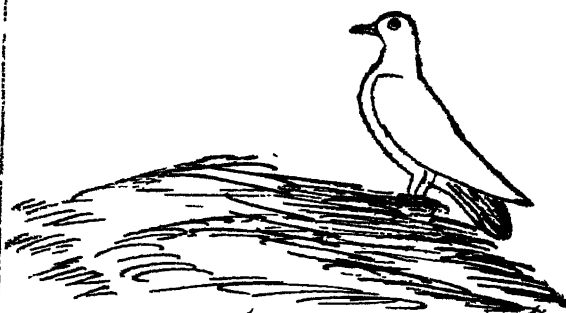
یہہ سفید اور خاکی رنگ کا ہوتا ہے اور عموماً کوہستان میں رہتا
ہے پنجاب میں صرف سردی کے موسم میں آتا ہے ان کے بڑی بڑی
جھلڑ ہوتے ہیں۔ کوہ ہمالہ سے لیکر تبت کے پہاڑوں تک ہر جگہ ہوتا
ہر کہیں انڈے بھی دیتا ہے۔ یہہ دن کو سفر کرتا ہے اور پہاڑوں کی سوراخوں

اور کنوؤں میں رہتے ہیں اسکو سہلیا کبوتر بھی کہتے ہیں اسکا گوشت
ہر ایک کبوتر سے عمدہ ہوتا ہے یہہ ہمیشہ جنگل ہی میں رہتا ہے شہروں
میں نہیں آتا۔ دن بھر چرتے چگتے پھرتے ہیں۔ رات کو درختوں پر
بسیرا لیتے ہیں بہادوں کے مہینے میں پنجاب میں آتے ہیں اور چیت
اور بیساکہ میں واپس چلے جاتے ہیں یہہ زیادہ تر دہان سوٹھ سوانک
کھاتا ہے جنگل میں اسکو ہر ایک شکاری جانور مار لیتا ہے جالی میں
پکڑتے ہیں بندوق سے بھی مارتے ہیں۔ کسی قسم کا کبوتر کیڑے یا
گوشت وغیرہ کبھی نہیں کھاتا صرف اناج کھاتا ہے۔ ہاں مہنگا کھا لیتا
ہے جو بارش سے خود پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اسکے کہانے سے پر ندیکرح
اچھی طرح جھاڑتے ہیں ÷ مہنگا اسکو کہتے ہیں جو برسات کے ابتدا ے
مین زمین سے پردار کرم نکلا کرتے ہیں ÷

Fakhtah

فاختہ دیسی قسم خشکی

یہہ سات قسم کی ہوتی ہے۔ اور ایک ہریل بھی انہیں سی ملتا ہے۔
(۱) فاختہ دیسی جسکو پنجابی میں گھوگی کہتے ہیں (۲) ٹوٹرو (۳) گرڑی
سرخ فاختہ (۴) فاختہ کو کلاں دیسی (۵) ہریل (۶) قمری دیسی۔
(۷) چترول چتکبری دیسی (۸) گنوئیں یا گھنوان ÷

Fákhtah
۱- فاختہ دیسی قسم خشکی
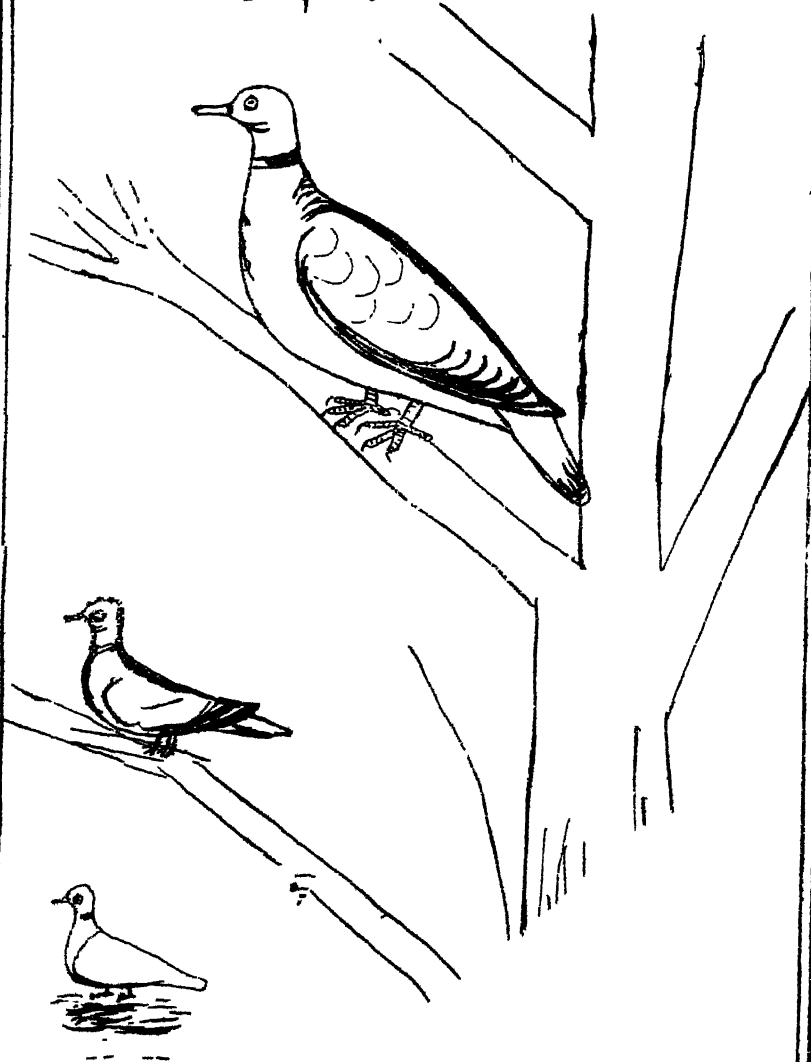
اس فاختہ کو پنجابی میں گھوگی کہتے ہیں یہہ پنجاب میں بہت ہوتی
ہیں کبوتر کی طرح یہہ بھی بڑا غریب اور بھولا جانور ہے اسکی آواز کبوتر کی
آواز سے بھی پیاری ہوتی ہے اسکے بھی شکم میں پتہ نہیں ہوتا۔ تیز پرواز بھی
کبوتر ہی جیسی ہے یہہ اول قسم کی فاختہ سب قسموں سے بڑی کثرت
سے ہوتی ہے اسکا رنگ ایک خاص قسم کا خاکی ہوتا ہے اسکے نام پر
اس رنگ کا نام فاختائی یا فاختئی ہوگیا ہے یہہ ایک تیز پروازی کے
سبب شکاری پرندوں کے پنجے سے بچ جاتی ہے۔ دوسرا اسکے
پر بہت نرم ہوتے ہیں جب پرسے باشہ یا شکرا اس کو پکڑتا ہے تو پر نچکر
اس کے پنجے میں رہ جاتے ہیں اور یہہ نچی کھسی وہاں سے فوراً بھرتی
ہے جنگلی باشہ اور شکرا اسکو مار لیتا ہے کیونکہ ان کے ناخن بہت تیز
ہوتی ہیں گوشت میں گھس جاتے ہیں۔ پلے ہوئے شکاری جانوروں
کے ناخن گھس جاتے ہیں تیز نہیں رہتے۔ اسکی خوراک بھی اناج ہی ہے
کسی قسم کا کیڑا یا گوشت نہیں کھاتی۔ ہاں ایک مہنگا کیڑا کھا لیتی ہے جو
اساڑہ اور ساون کے مہینوں میں بارش سے خود بخود زمین میں سے پیدا
ہو جاتا ہے درختوں پر تنکوں کا چھوٹا سا گھونسلا بناتی ہے اور اس میں
دو انڈے ہر جھول میں دیتی ہے اکثر یہہ ایسے درخت پر گھونسلا بناتی
ہے جسپر کاٹر کوچی رہتی ہے کیونکہ یہہ بڑا بہادر پرندہ ہے جس درخت
پر رہتا ہے اسپر مجال نہیں کہ کوئی موذی پرندہ پر مار سکے۔ یا گھنے درخت
پر جہاں پتوں کی کثرت کے سبب اس کے گھونسلے پر نظر ہی نہ پڑے

کیونکہ یہ بہت ہی مسکین جانور ہے اس میں نہ تو کسی پرندے کے مقابلے کی ذرا بھی ہمت ہے اور نہ اس کی چونچ اور نہ پنجے مقابلے کے ڈھب کے ہیں جالی سے یہہ پکڑی جاتی ہے اور غلیل سے مار لیتے ہیں۔ کبوتر سے قد میں تو ذرا چھوٹی ہوتی ہے مگر گوشت کبوتر سے اچھا ہوتا ہے زکام نزلہ کیحالت میں اسکا گوشت کھانا مفید خیال کرتے ہیں اور رعشہ کے لئے بھی کہتے ہیں کہ اسکا گوشت فایدہ بخش ہے اسکے نر اور مادہ بھی آپسمیں بہت محبت رکھتے ہیں اسکا خون سیاہ کبوتر کے خون سے ملاکر برص پر ملنے سے فایدہ ہوتا ہے۔

Totroo

۲-ٹوٹرو دیسی قسم خشکی
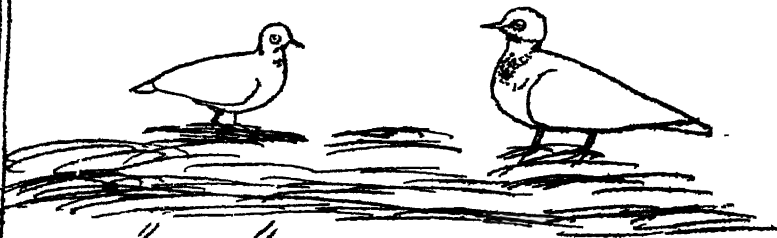
یہہ فاختہ قسم اول سے چھوٹا ہوتا ہے پیٹھ اور گردن کا رنگ سرخی مائل خاکی۔ اسکی آواز بھی اس سے علیحدہ ہے جھاڑوں باڑوں اور باغیچوں میں گھونسلا بناتا ہے خالی گھروں اور ویران کھنڈروں میں بھی

میں بھی رہتا ہے اور دو انڈے دیتا ہے باقی حالات سارے فاختہ کی
مطابق ہیں اسکا گوشت بھی اچھا ہوتا ہے اس کی آواز سے موذی
گزند بھاگتے ہیں۔ اس کے جوڑے میں سے ایک مارا جائے۔ تو
دوسرے کو کتنے ہی دن تک سخت رنج رہتا ہے گھر میں اسکا رکھنا مبارک
سمجھتے ہیں۔

Gairri Surkh Fakhtah

۳۔ گیرڑی سرخ فاختہ مسافر خریف
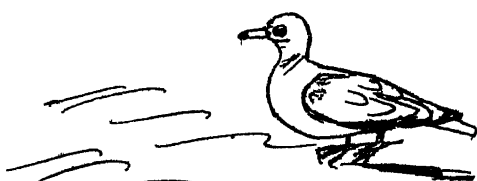
یہہ قد میں ٹوٹرو کے برابر ہوتی ہے رنگ نر کا سرخ اور مادہ کا خاکی
ہوتا ہے اس کی آواز ان دونوں قسموں سے جدا ہی یہہ ہمیشہ پنجاب
میں نہیں رہتی بیساکھ کے مہینے میں جنوب کی طرف سے آتی ہے۔ اور
بھادوں میں چلی جاتی ہے مگر انڈے پنجاب میں دیتی ہے جس درخت
پر کاٹڑ کیچی کا گھونسلا ہوتا ہے اُس پر یہہ بھی اپنا گھونسلا بناتی ہی یہ بھی
بڑا غریب جانور ہے کوّا اس کے بچوں کا بڑا دشمن ہے دیکھہ پاتا ہے

توبہر نہیں چھوڑتا۔ مگر کالڑ کہچی کوے کو نہیں آنے دیتی۔ یہہ بھی صرف دو انڈے دیتی ہے اس کا گوشت اور فاختاؤں سے خراب ہوتا ہے

Fakhtah Koklan

۴۔ فاختہ کوکلاں پہاڑی
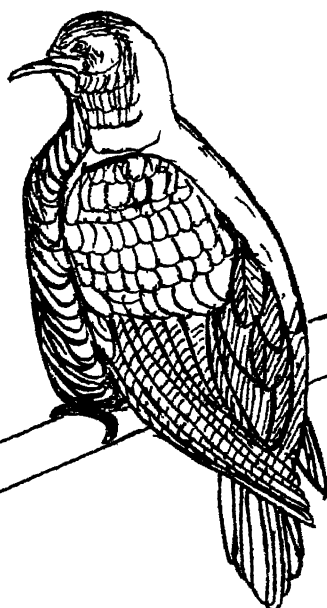
یہہ پنجاب اور ہندوستان کے پہاڑوں میں رہتی ہے قدمیں فاختہ قسم اول کے برابر ہوتی ہے اِسکی آواز بلند اور خوش الحان ہوتی ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کچھ پڑھ رہی ہی۔ اسکی آوازہی کے سبب اسکا نام فاختہ ہوگیا ہے۔ اکثر لوگ گھروں میں اس کی پیاری پیاری آواز سننے

کے واسطے پالا کرتے ہیں۔ پہاڑ کے دامن جہاں باغ یا درخت کثرت سے ہوتے ہیں وہاں یہہ اکثر رہا کرتی ہے اور فاختاؤں کی طرح یہہ بکثرت نہیں ہوتی۔ اسکی چونچ کبوتر کی طرح ہوتی ہے پاؤں اور پنجے مینا کے سے اسکا رنگ تمام سبز۔ چونچ سفید پاؤں سرخ ہوتے ہیں ہر قسم کا دانہ کھالیتی ہے۔ گوشت وغیرہ نہیں کھاتی اسکے بھی پتہ نہیں ہوتا۔ فاختہ کی طرح پکڑی جاتی ہے۔ اسکی نسبت یہ ایک غلط بات مشہور ہوگئی ہے کہ اسکا شکار کرنے کیوقت اگر اس کو درخت پر سے زمین پر نہ گرنے دیا جائے تو اس میں سے دوگنا گوشت نکلتا ہے۔ اور اگر زمین پر گر پڑے تو گوشت کم ہوجاتا ہے۔ اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ اسی کی ایک قسم کو ہریل کہتے ہیں۔ لوگ کوکلاں کا گیت بھی گایا کرتے ہیں۔

Huryul

۵۔ ہریل

یہہ ایک ہندوستان کا پرندہ ہے - پنجاب میں بہت کم آتا ہے - اس لئے اسکا پنجابی نام کچھہ نہیں یہہ درخت نشین جانور ہے زمین پر نہیں بیٹھتا - اسکا بھی گوشت اچھا ہوتا ہے ❊

Qumri

۶ - قُمری یا خُمرے دیسی خانگی
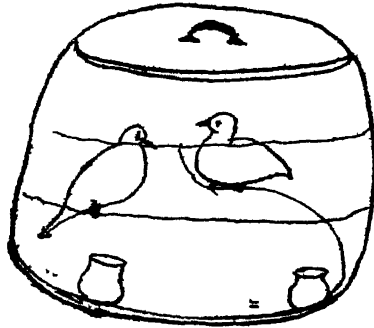
یہہ جانور کبھی جنگل میں نہیں دیکھا گیا - لوگوں کے پاس پنجروں میں پلے ہوئے ہی ہوتے ہیں - اس کی آواز میں "حق سرہ" نکلتا ہے - اس لئے فقیر لوگ تکیوں اور خانقاہوں میں اکثر پالتے ہیں - اسکا قد ٹوٹرو کے برابر ہوتا ہے - مگر رنگ بعض کا بالکل سفید اور بعض کا صندلی - اور بعض بالکل فاختہ کے رنگ کی ہوتی ہے - خچر کی طرح پرندوں میں یہہ

دو غلی قسم ہے کبوتر اور فاختہ کے میل سے پیدا ہوئی پھر اسکی اپنی نسل بڑھ گئی سفید سب میں خوبصورت ہوتی ہے -

Chitrol Chitkubri

۲- چترول چتکبری دیسی پہاڑی
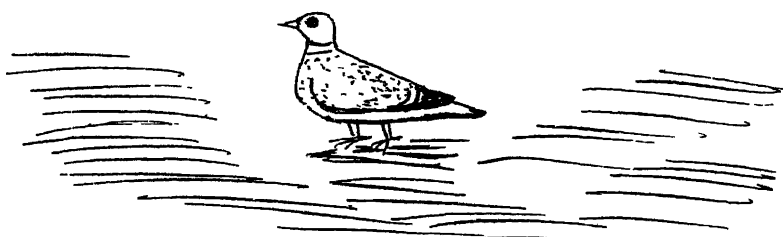
یہ چتکبری فاختہ ہے اسکے بدن پر داغ داغ ہیں عموماً پہاڑوں میں رہتی ہے سردی کے موسم میں پنجاب میں اتر آتی ہے مگر انڈے یہاں نہیں دیتی اس کی آواز بھی قمری کی طرح نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور مہنگر کے مہینے پنجاب میں آتی ہے اور ہاڑ جیٹھ میں یہاں سے واپس چلی جاتی ہے گیرڑی فاختہ کی نسبت یہہ قسم زیادہ پائی جاتی ہے - یہہ قسم اول سے چھوٹی ہوتی ہے - اور قسم دوم سے بڑی - انڈے بھی اُسی قدر اور اُنہی ایام میں دیتی ہے جن میں اقسام مذکور دیتی ہین باقی حالات بالکل اُنہیں دونوں قسموں کے مطابق ہیں ؂

Ghnuin

۸۔ گھُوئیں یا گھُوان دیسی پہاڑی
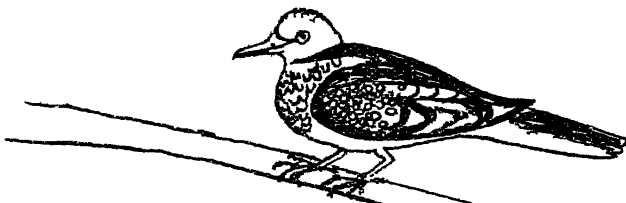
یہ بھی پہاڑوں میں رہتی ہے اسکا رنگ سیاہ کبوتر کا سا ہے۔
دُم ذرا لمبی ہوتی ہے۔ گوشت ساری قسم کی فاختاؤں سے عمدہ ہوتا
ہے یہہ میدانی ملکوں میں بہت نہیں آتی۔ پنجاب کے پہاڑوں میں
بیساکھہ اور جیٹھہ میں آجاتی ہے۔ سردی کے موسم میں نظر آتی ہے۔
بندوق کے سوا اس کا شکار نہیں ہوسکتا۔ جالی وغیرہ سے نہیں
پکڑی جاتی۔ انڈے یہاں نہیں دیتی۔ صرف اناج کھاتی ہے عموماً
ہر قسم کی فاختہ رات کو درخت پر رہتی ہے۔ اسکے پروں پر سفید سفید
چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں اور ناخن اسکے زرد رنگ کے
ہوتے ہیں دُم زیادہ لمبی ہوتی ہے۔

Kunjishk khangi

کنجشک خانگی یا چڑا چڑیا دیسی

یہہ سترہ قسم کی ہوتی ہیں۔
(۱) کنجشک خانگی (۲) کنجشک وطنی (۳) کنجشک ساوی (۴) کنجشک سورنگا (۵) کنجشک جبتی (۶) کنجشک تاقا (۷) کنجشک چڑک (۸) کنجشک مہاستی (۹) کنجشک ردی (۱۰) شکر چڑی (۱۱) چنڈر (۱۲) اگن (۱۳) کستورا (۱۴) سھڑی (۱۵) سھڑی خورد (۱۶) سھڑی کیر (۱۷) سلا یا گلا گھٹنی ؛

Kunjishk khangi

۱۔ کنجشک خانگی یا گھریلو چڑیا

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۵۵
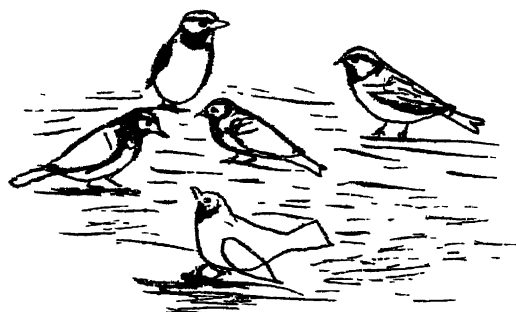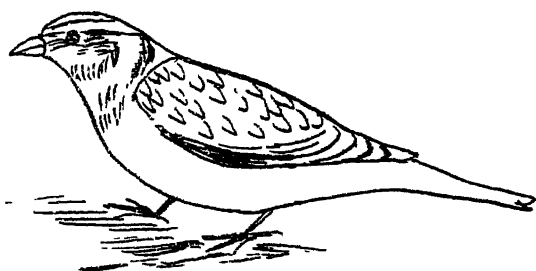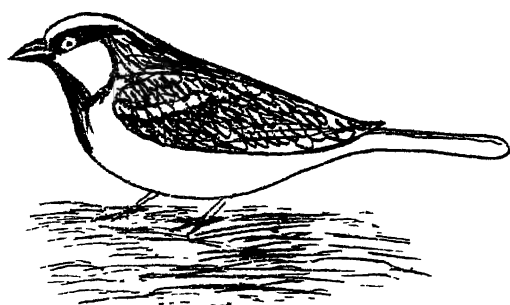
یہہ وہی چڑیاں ہیں جو یہاں گھروں کی چھتوں۔ چھجوں سائبانوں اور چھپروں میں گھونسلے بنا کر رہتی ہیں۔ اور چیت بیساکھ سے انڈے دینے شروع کرتی ہیں۔ اور ساون تک دیتی ہیں اور بچے نکالتی ہیں عموماً ہر قسم کی چڑیا چار چار انڈے ہر جھول میں دیتی ہے۔ آباد گھروں میں آدمیوں کے ساتہہ رہتی سہتی ہے ویران گھر میں نہیں رہتی کھانے کے واسطے ہر قسم کی چڑیا بہت اچھی ہوتی ہے اس کی خوراک کنگنی باجرا جوار وغیرہ چھوٹی قسم کا اناج کھاتی ہے۔ مکئی کے کچے دانہ بھی نوچ نوچ کر کھا لیتی ہے۔ مگر جب دانے پک جاتے ہیں تو نہیں کھاتی۔ ہر ایک پرندا اسکو مار لیتا ہے اُسکو کوا بھی مار کھاتا ہے جالی میں ان کے جھلڑ کے جھلڑ پکڑے جاتے ہیں۔ اسکو عربی میں عصفور کہتے ہیں اسکا گوشت کمزور اور بیماروں کے واسطے فایدہ بخش ہے۔

اسکو ترکی میں بارچہ کہتے ہیں۔ صفوک بھی کہتے ہیں۔ اس کا کباب سنگ مثانہ کو مفید ہے۔ دماغ اسکا شہد کے ساتہہ ہر روز کھانا بواسیر کو مفید ہے۔

Kunjshk

۲۔ کنجشک وطنی دیسی

یہہ عام باغوں اور جنگلوں میں رہتی ہیں۔ صورت شکل قد و قامت
رنگ روپ اور اور سارے حالات میں کنجشک خانگی کی مانند ہیں
صرف فرق اتنا ہے کہ وہ ہمارے گھروں میں رہتی اور گھونسلے بنا
کر انڈے دیتی ہیں اور یہہ باغوں کھیتوں اور جنگلوں میں رہتی اور
وہیں انڈے بچے دیتی ہیں۔ ان کا گوشت کھانے میں کنجشک خانگی
سے اچھا ہوتا ہے اور یہہ اُس سے موٹی اور چرب بھی ہوتی ہے اسکو
بشین اور شکرا مارتا ہے جالی میں بھی پکڑی جاتی ہیں۔ اسکا گوشت
بیماروں کو بہت فایدہ بخشتا ہے ‡

Kunjishk Sawi

۳۔ کنجشک ساوی مسافر فصل ربیعہ
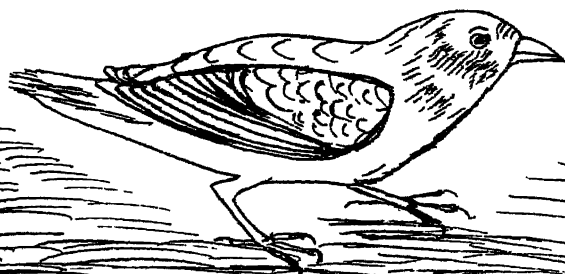
یہہ پنجاب میں مسافرانہ آتی ہیں۔ ان کی آمد بھادوں کے مہینے سے
شروع ہوجاتی ہے اور اسوج کے مہینے تک آتی رہتی ہیں ہزار دو دو ہزار
کا جھلڑ اکٹھا آتا ہے اور بٹیروں کے ساتھ آگے کو مشرق کی طرف چلا جاتا
ہے پھر اسی طرح بیساکھ سے واپس آنی شروع ہوجاتی ہیں اور نصف
جیٹھ تک واپس آتی رہتی ہیں۔ اور کابل تک پہنچتی ہیں۔ انڈے پنجاب
میں نہیں دیتیں۔ اسکا قد سہڑی کے برابر ہے رنگ گہرا زرد۔ مادہ خاکی
مائل ہوتی ہے اسکا گوشت بھی بہت اچھا ہوتا ہے جالی میں پکڑی جاتی
ہے رات کو جنگل اور باغوں میں درختوں پر بیٹھی رہتی ہے پچھلی رات سے
کوچ کردیتی ہے اور ٹھنڈے ٹھنڈے منزل طے کرکے باقی سارا دن
کھانے پینے کے دھندے میں لگی رہتی ہے یہہ مغربی پہاڑوں سے
سفر شروع کرکے مشرق میں دور تک چلی جاتی ہے پھر مشرق سے
واپس چلکر مغربی پہاڑوں میں آجاتی ہے۔ اور یہی قاعدہ فصل خریف اور
ربیعہ کے طیار ہونے کا ہے فصل خریف پہلے مغرب کی طرف سے پکنی شروع
ہوتی ہے اور بتدریج مشرق کی اطراف میں پکتی جاتی ہے اس کی برخلاف
فصل ربیعہ پہلے اطراف مشرق میں پکتی ہے۔ پھر مغرب کی طرف پس
جہاں فصل طیار ہوتے جاتے ہیں ان چڑیوں کے قافلے وہاں پہنچتے
جاتے ہیں۔ اور اپنی دعوت خوب کھاتی ہیں۔ یوں تو یہہ ہر قسم کا غلہ
کھالیتی ہے لیکن گیہوں اور سوانک اس کا من بھاتا کھاجا ہے اسکا
سفر اور بٹیر کا سفر ساتہہ ہوتا ہے۔ یہہ چڑیاں زیادہ تر ان کھیتوں میں

جمع ہو جاتی ہیں جنمیں موٹے موٹے دعوت خانے گیہوں جنکو پنجابی
میں وڈانک کہتے ہیں ہوتے ہیں ان کو یہہ گیہوں بہت بھاتی ہیں
چونچ سے چھیل کر اندر کی گری یعنے شیرہ کھا لیتی ہیں۔ اور چھلکا پہینک
دیتی ہیں جس کو بٹیر بڑے مزے سے کھاتی ہے۔ اسی سبب سے
ان دونوں کا ساتھ ہوتا ہے ان کھیتوں پر پٹی جالی لگا کر ان کو پکڑا
کرتے ہیں بٹیریں اور یہہ ساتھ ہی پھنس جاتی ہیں۔ بیساکھ کے مہینے
میں ان کا گوشت کھانے کے حق میں بہت عمدہ ہوتا ہے۔

Kunjishk Sorunga

۴۔ کنجشک سورنگا مسافر فصل ربیع
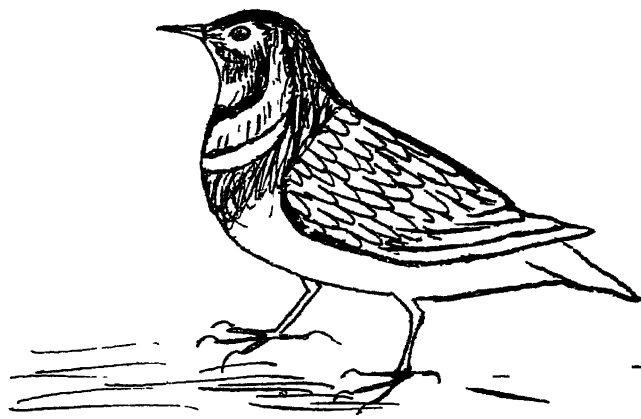
یہہ کاتک کے مہینے میں یہاں آتی ہے اور چیت میں چلی جاتی ہے

یہہ بھی کنجشک سوم کی طرح مغرب کے پہاڑوں سے آکر مشرق
کی طرف چلی جاتی ہے سردی کے دنوں میں یہاں ٹھیر لی ہے اسکا
قد تلیر کے برابر ہوتا ہے رنگ خاکی - درخت پر کبھی نہیں بیٹھتی صاف
میدانوں میں جھلڑ کا جھلڑ رات بسر کرتا ہے دوپہر کو بھی ان کا قافلہ چرنے
چگنے سے ٹھیر جاتا ہے اور صبح و شام سفر کرتا ہے اسکی خوراک گیہوں
دہان اور سوانک ہے -
کابل میں اسکو جل کہتے ہیں اور خوش الحان ہونیکے سبب پنجروں میں
ڈال کر پالتے ہیں ایک سال کے بعد جو اچھا بکل پڑتا ہے وہ درجہ بدرجہ
بڑا قیمتی ہو جاتا ہے - یعنے ایک پیسہ سے لیکر سو سو روپیہ تک بکتا
ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قیمت پاتا ہے
اس کو جنگل میں شکاری پرندے بہت مار کھاتے ہیں اسکا گوشت
کھانے میں چنڈول اور چڑک کی مانند ہوتا ہے ٹٹی میں پکڑی جاتی ہے
جہاں یہہ رات کو رہتی ہے یا جہاں دن کے وقت چرتی ہے وہاں
ٹٹی پہلے سے لگا رکھتے ہیں چونکہ ان کے بڑے بڑے جھلڑ بگولوں
کی طرح چکر کھاتے پھرتے ہیں اور زمین سے لگے لگے ہی پھرتے ہیں
اس لئے جھلڑ ٹٹی کے نیچے کھیت میں آبیٹھتا ہے اور سب کا سب
پکڑا جاتا ہے - یہہ بھی پنجاب میں انڈے نہیں دیتیں مغربی ملکوں اور
پہاڑوں میں دیتی ہیں یہہ مشہور بات ہے کہ جب سب کی سب مسافر
کنجشک پنجاب میں نہیں ہوتیں تو اُن دنوں میں کابل و خراسان میں

ہوتیں ہیں کابل میں ان کا گوشت کھا لیتے ہیں اور پرتکیوں میں بھرتے ہیں سردی کے دنوں میں شہر کابل میں ان چڑیوں کو گھوڑوں پر لاد تے ہیں اور بازاروں میں بیچتے پھرتے ہیں۔ یہہ قوم بڑی ہی کثرت سی ہوتی ہے ہزارہا کے گروہ اڑا کرتے ہیں۔ اسکی بولی کو لوگ کشمیری بولی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہہ ہے کہ یہہ بہت کثرت سے ایک جگہ جمع ہوجاتی ہیں اور سب اکٹھی ہی بولتی ہیں سب کی آوازیں ملکر ایک شور مچ جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشمیری چیخ چیخ کر رہے ہیں۔ پھر جب کسی شکاری پرندے کا دمہ ہوا اور یہہ سب خاموش ہوئیں اور پھر خطرہ دور ہوتے ہی اسی طرح غل مچانے لگیں غرض ان کے قافلوں میں ہر وقت ہی گہما گہمی رہتی ہے ؞

Kunjishk jisti

۵ کنجشک جستی مسافر فصل ربیعہ
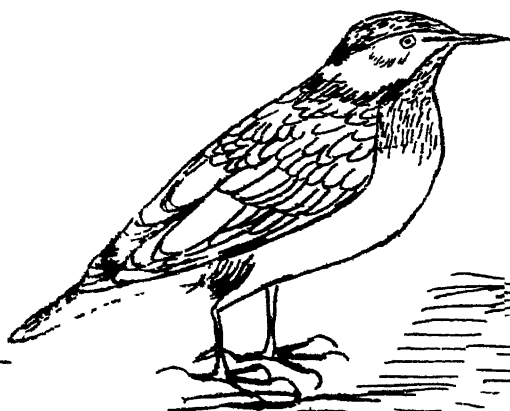
اس کو کابل میں یا مچی کہتے ہیں اور کابل میں ان کا ہزار دو دو ہزار کا
جھلڑ ہوتا ہے جیسا کہ چڑک کو کابل میں لا دلا دکر گھوڑوں پر لاتے ہیں ویسے
ان کے پروں کو تکیوں میں بھرتے ہیں اور گوشت اسکا ہاون دستہ
میں کوٹ کر کوفتے بنا کر کھاتے ہیں۔ گوشت کو ہڈی سمیت کوٹ لیتے ہیں
یہہ قد میں کنجشک خانگی کے برابر ہوتی ہے۔ اور اسکا رنگ خاکی ہوتا
ہے ان کا بھی بڑا جھلڑ پنجاب میں ہوتا ہے یہہ بھی کنجشک ساوی
کے ساتھہ سفر کرتی ہیں اور انہیں کے ساتھ آتی ہیں۔ اور واپس بھی
انہیں کے ساتھہ جاتی ہیں۔ یہہ بھی دہان اور سوانک اور جو بہت کھاتی
ہیں اس کا گوشت بہت عمدہ اور ہڈیاں نرم ہوتی ہیں حتی کہ اس کا گوشت
ہڈیوں سمیت کھالیا جاتا ہے یہہ بھی درخت پر کبھی نہیں بیٹھتی۔ رات زمین
ہی پر بیٹھ کر گذارتی ہے۔ ان کا ایک قاعدہ مشہور ہے کہ جب شام کو
سب اکٹھی بسیرے کو بیٹھتی ہیں تو آپس میں ایک دوسری کے پوٹے
کو دیکھتی ہیں کہ کون زیادہ کھا کر آئی ہے پھر جس کا پوٹا سب سے بھاری
پاتی ہیں اسی کے پیچھے صبح کو سب ہو لیتی ہیں وہ سب کو وہیں لے
جاتی ہے جہاں سے کل آپ خوب پوٹا تان کر گئی تھی۔ اور سب کو اپنے
ساتھہ خوب کھلاتی ہے۔ ورنہ ادہر ادہر خوراک کے ذخیرہ کی تلاش میں
پھرتی رہتی۔ جہاں ایک کو کثرت سی خوراک ملی اور شام کو سب اکٹھی ہو
کر بیٹھیں۔ اور بس اسکا بھرا ہوا پوٹا دیکھ کر سب کو معلوم ہو گیا کہ ہماری
یہہ بہن خوراک کے ذخیرے کا پتا لگا لائی ہے صبح کو اس کے پیچھے

چلیں گی۔ اور خوب پیٹ بھر کر کھائیں گی خوراک کی جستجو میں ان کا دستور بعینہٖ چیونٹیوں کا سا ہے یہہ بھی جالی سے پکڑی جاتی ہیں اس کے باقی حالات کنجشک ساوی سورنگا کے سے ہیں*

Kunjishk Taqa

۲۔ کنجشک تاقا مسافر ربیع
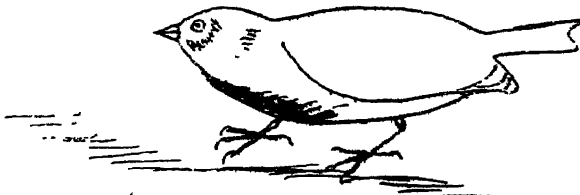
یہہ وطنی کنجشک سے قد میں بڑی ہوتی ہے اور رنگ خاکی نر کا سینہ تھوڑا سا کالا ہوتا ہے چیت کے مہینے میں یہاں آتی ہے لیکن ساری گرمی یہاں نہیں رہتی ہاڑ میں واپس چلی جاتی ہے انڈے پنجاب ہی میں دیتی ہے گھونسلا چیل یا گدھ کے گھونسلے کے نیچے بناتی ہے کہ شکاری پرندوں اور کوّوں وغیرہ سے محفوظ رہے اور یہہ درخت پر بیٹھتی ہے اور رہتی بھی درخت ہی پر ہے یہہ کھیتوں میں سے ہرے دہان۔ جو۔ گیہوں اور سوانک کھاتی ہے۔ سو سو دو دو سو کا جھلڑا اکٹھا رہتا ہے۔ دن کو سفر کرتی ہیں۔ ان کا گوشت سورنگا اور چنڈور سے

اچھا ہوتا ہے ؛

Kunjishk Chirk

۷۔ کنجشک چڑک مسافر ربیعہ
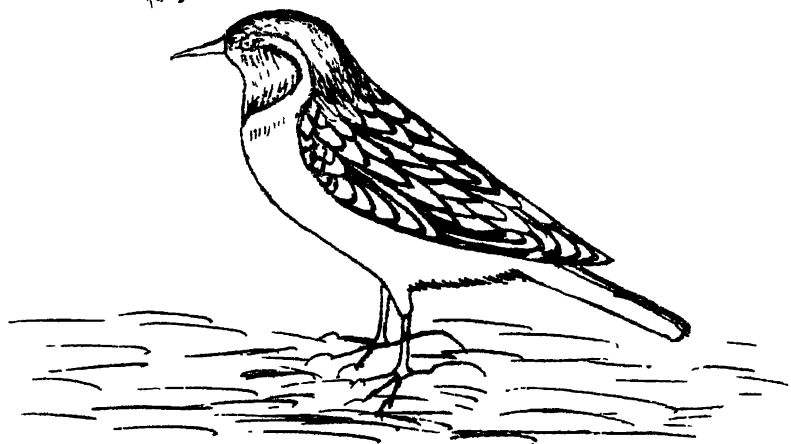
اس کا قد چنڈور کے برابر اور رنگ خاکی ہوتا ہے ان کے بھی جھلڑ کے جھلڑ اکٹھے رہتے ہیں یہہ سورنگا کے ساتھہ آتی اور اسی کے ساتھ واپس جاتی ہے پنجاب میں انڈے نہیں دیتی درختوں پر نہیں بیٹھتی سورنگا اور حبتی کی طرح خالی میدان میں اکٹھی بیٹھہ کر رات گذارتی ہیں جہاں کسی قسم کے درخت وغیرہ کی آڑ نہ ہو دشمن دور سے آتا نظر آجائے۔ چاروں طرف پہرے والیاں بھی مقرر ہوتی ہیں یہہ پٹی اور جال سے پکڑی جاتی ہے اسکا گوشت بھی بہت اچھا ہوتا ہے جیساکہ حبتی کا

ہے۔ خوراک بھی اسکی وہی ہے جو سورنگا اور جستی کی ہے ۔ اسکو کابل میں
قزلک کہتے ہیں اور پشتو میں حرالڑی۔ کابل میں جو گھوڑے بہا کنجشک کو نشان وغیرہ کرتی ہیں وہ یہی
یہ چرک سب سے زیادہ پکڑی جاتی ہے۔ اور کچھ انہیں مثل جستی کے ایسے ہیں کہ بڑی ہیبت چھپائی جاتی ہے
کابل میں اسی کے پروں سے توشک اور تکیے بھرے جاتے ہیں ۔ وروہاں جستی سرنگا اور یہ کثرت
سے پکڑی آتی ہیں لیکن سرنگا کم آتا ہے جستی اور چرک گھوڑوں پر لادی ہوئی آتی ہیں ۔

Kunjishk Mahasti

۸۔ کنجشک مہاستی مسافر فصل ربیع
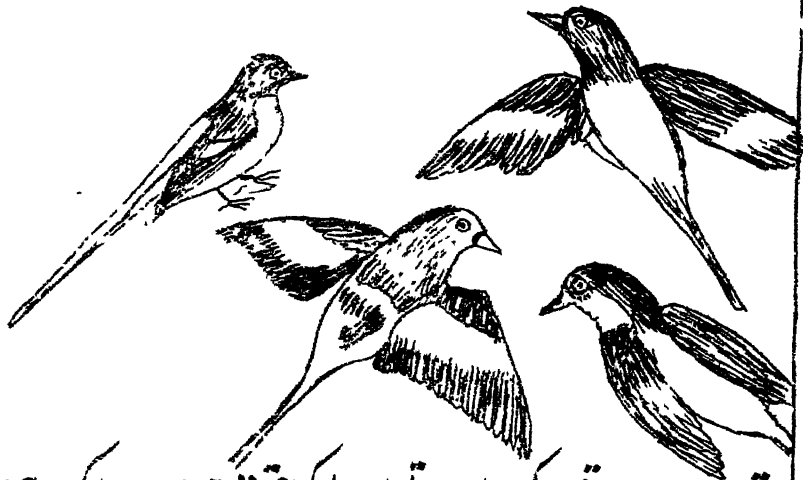
تصویریں یہہ دو قسم کی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہہ ایک ہی
قسم کی ہیں صرف نر اور مادہ کا فرق ہے جسکا سینہ آدھے پیٹ اور
پروں کے بیچ میں تحریر سرخ ہے۔ وہ نر ہے اور جسکی بسنتی ہے وہ
مادہ ہے۔ اسکا قد سہڑی کے برابر ہوتا ہے۔ یہہ درخت پر کبھی

ایک جگہ نہیں ٹھہرتیں اِدھر اُدھر پھدکتی پھرتی ہیں آٹھ آٹھ سات سات
اکٹھی رہتی ہیں پنجاب میں صرف ماگھ اور پھاگن کے مہینے میں آجاتی
ہیں انڈے بچے یہاں نہیں دیتیں اور یہاں آتی بھی بہت کم ہیں اسلئے
یہاں کے لوگ انہیں نہیں جانتے ان کو کوئی پرندہ نہیں مارتا۔ نہ
کوئی آدمی پکڑتا ہے گنجشک خانگی کی نسبت ان کا گوشت اچھا ہوتا ہے
شریر لڑکے غلیل سے کوئی کوئی مار لیتا ہے گیہوں کے کھیتوں پر اڑا کرتی
ہیں ہوا میں عرصہ تک ایک ہی جگہ اُڑتی رہتی ہیں۔ اُسوقت ان کی
رنگین پر بڑی بہار دیتے ہیں خوراک اسکی دانہ ہی ہے کرم بھی کھاتی
ہے درختوں میں بہت رہتی ہے ؏

Kunjishk Ruddi

۹۔ کنجشک رڈی دیسی
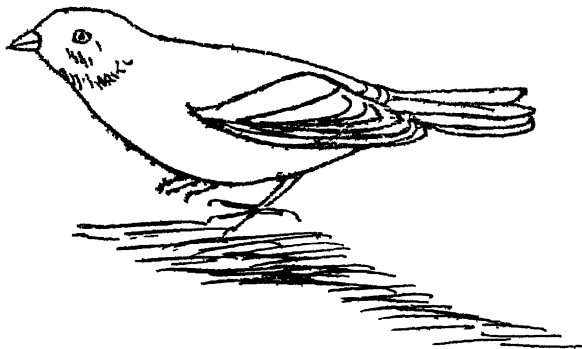
یہ پنجاب میں ہر جگہ ہوتی ہے خصوصاً انبجے کے علاقہ میں جہاں
سکھوں کی قوم آباد ہے بہت ہوتی ہے اسکا قد و شکل بالکل کنجشک
وطنی کے مطابق ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اسکے نر کی ٹھوڑی سی
پیشانی زرد ہوتی ہے ان کا جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ درختوں کی سوراخوں
میں انڈے دیتی ہے۔ اس کی آواز میں چرچراہٹ زیادہ ہوتی ہے
ہر قسم کا اناج چر چگ لیتی ہے۔ اناج کے سوا اور کچھ نہیں کھاتی۔ انبجے
کی طرف اسے دانہ ڈال کر جالی میں پکڑتے ہیں چونکہ کنجشک وطنی میں
اور اسمیں کچھ ایسا فرق نہیں اسلئے زیادہ حالات لکھنے کی ضرورت
نہیں +

Shakir Chiri

۱۰ شکرچڑی مسافر فصل خریف
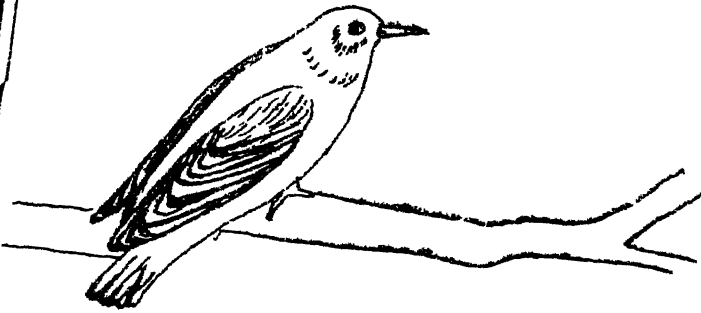
یہہ پنجاب میں بیساکہہ کے مہینے میں آتی ہے اور یہیں مکڑی کے جالے سے گھونسلا بناکر چار انڈے دیتی ہے ان کا بھی جوڑہ جوڑہ رہتا ہے۔ ان کے بچے جب اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو ساون بھادوں میں یہاں سے چلے جاتے ہیں پس یہہ سمجھنا چاہئے کہ صرف بچے دینے کے واسطے پنجاب میں آتی ہیں۔ زمین پر نہیں بیٹھتیں خوراک بھی درختوں ہی پر کیڑے وغیرہ کھاتی ہیں۔ ان کا رنگ بالکل زرد ہوتا ہے قد لالڑی کے برابر یہہ بھی کاٹرکریچی کی طرح بڑی دلیر اور تند مزاج ہوتی ہے۔ اپنے گھونسلے کے پاس کسی مارخور شکاری پرندے کو نہیں آنے دیتی اسلئے اسکی پناہ میں بلبل وغیرہ پرندے گھونسلے بناتے ہیں چونکہ بچے نکالنے کے موسم میں یہاں ہوا کرتی ہے اسواسطے اسکا گوشت ناقص ہوتا ہے۔ نر جوسے پکڑی جاتی ہے۔

نوٹ ۔ مذکورہ بالا چڑیوں کی نسبت مشہور ہے کہ جو شخص بیماری سے اُٹھے اور بہت دبلا اور ناطاقت ہوجائے تو چند روز ان چڑیوں کا گوشت کھانے سے اُس میں خوب طاقت آجاتی ہے اور جلدی اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے ٭ ان میں سے جستی اور چڑک سب سے کھانے میں عمدہ ہیں۔ ہڈی سمیت کھائی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی ہڈی بہت ہی نرم ہوتی ہے ٭

Chundol yá Chundoor

۱۱- چنڈول یا چنڈور دیسی
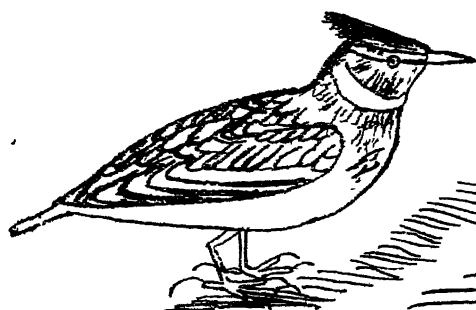
کابل میں اسکو ٹلاگگ کہتے ہیں یعنے چھوٹا ٹلا - اس لئے کہ یہہ بہت ہی
سویرے فجر کو اُٹھتا ہے - اور بولی بولتا ہے اور آسمان پر چڑھتا ہے اور
طلوع آفتاب کے وقت نیچے آجاتا ہے کابل میں مشہور ہے کہ یہہ مستی
کے وقت جب آسمان پر بہت بولتا ہے تو بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اسوقت
اگر اسکو سانپ کھا جاوے تو وہ بھی مست ہو کر مر جاتا ہے پھر اس سے
اژدہا پیدا ہوتا ہے اژدہا کی پیدائش اسی سے کہتے ہیں - کابل میں اسکو
نہیں کھاتے اگر پکڑا جاوے تو چھوڑ دیتے ہیں - اسکے کھانے کو اچھا
نہیں جانتے - کہتے ہیں کہ بہت کھانا اسکا خفقان پیدا کرتا ہے؀

یہہ پنجاب میں بہت ہوتا ہے - اور ہمیشہ پنجاب ہی میں رہتا ہے

گنجشک وطنی کے برابر ہوتا ہے رنگ خاکی سر پر چوٹی دار ٹوپی خاکی
رنگ کی - یہہ زمین پر گھاس کے پودوں میں گھونسلا بنا کر چار انڈے
دیتا ہے اس کا گھونسلا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چوہے کا بل -
اسکو اسطرح پکڑتے ہیں کہ ایک لکڑی میں گھوڑے کے بالوں کے
پھندے باندھ کر ایک لال سری ترمتی ساتھہ لے جاتے ہیں
جہاں اسکو دیکھا اور ترمتی کو ہاتھہ پر پھڑ پھڑایا یہ اسکو دیکھتے ہی دبک
جاتا ہے شکاری جھٹ بالوں کا پھندا اس کے گلے میں ڈال کر پکڑ
لیتے ہیں اس کا جوڑا جوڑا رہتا ہے - کبھی کبھی چھوٹی سی پتلی شاخ پر بھی بیٹھہ
جاتا ہے - بڑے درختوں پر نہیں بیٹھتا - زمین پر بہت بیٹھتا ہے اس
کی خوراک تو اناج ہے - مگر برسات میں ٹڈی اور کیڑے بھی کھایا کرتا ہے
پنجاب میں اسکا گیت گاتے ہیں اسکی آواز بھی مشہور ہے جیسے اگن
کی ہے - کبھی کبھی یہہ بولتا ہے تو زمین پر ہی بیٹھہ کر بولتا ہے اور اگن
اس کے برخلاف آسمان میں بہت بلندی پر چڑھکر اپنا راگ سناتا
ہے - اسکو ہندی میں جل کہتے ہیں اور فارسی میں چکاوک اور عربی میں
قوبرہ - اسکا گوشت قولنج کے مریض کو کھلاتے ہیں -

Agun

۱۲- اگن دیسی قسم خشکی
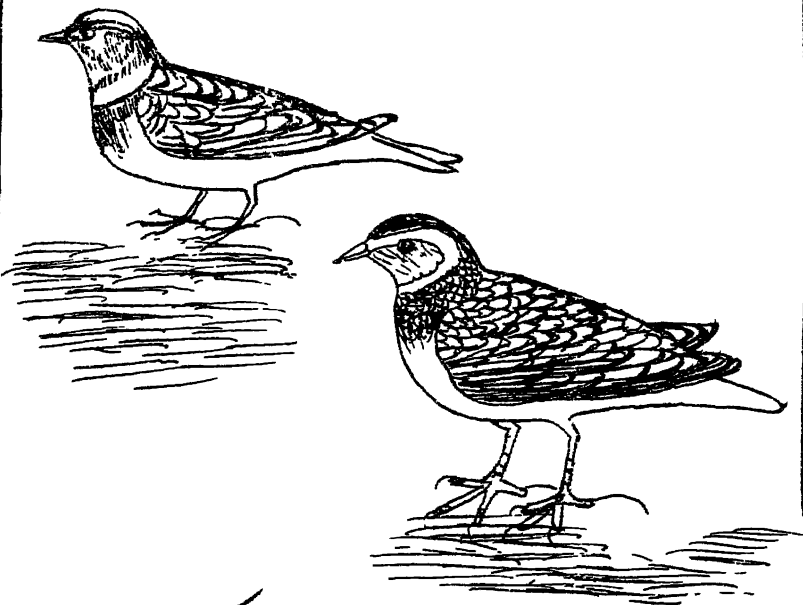
یہہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اسکا قد چنڈول سے کچہہ چھوٹا ہوتا ہے اور
رنگ خاکی مگر اسکے سر پر ٹوپی نہیں ہوتی - درختوں پر یہہ بھی کم بیٹھتا
ہے اکثر زمین ہی پر رہتا ہے - گھونسلا یہہ بھی چوہے کے سوراخ کی
طرح کا چھوٹا سا زمین میں بناتا ہے یہہ چنڈول اور پرندوں کی طرح تنکے
یا شاخیں وغیرہ جمع کرکے گھونسلا نہیں بناتا - بلکہ اندر مکڑی کا جالا لگاتا ہے
اور اوپر نرم نرم گھاس - یہہ بولنے میں نہایت خوش الحان ہے - بلکہ

ہزار داستان ہی۔ پھاگن یا چیت کے مہینے میں جب یہ مستی پر آتا ہی۔ تو اُڑ
کر سو دو سو گز بلندی پر چڑھ جاتا ہے اور ہوا میں ایک جگہ ٹھیر رہتا ہے اور
ہزار ہا قسم کی بولیاں بولا کرتا ہے پھر کبھی بولتا ہوا نیچے کو اُتر آتا ہے کبھی
اوپر چڑھ جاتا ہے اور برابر بولے جاتا ہے بہت دیر کے بعد جب تھک
جاتا ہے تو زمین پر اُتر آتا ہے مگر یہ پرندہ یہاں کثرت سے نہیں ہوتا۔
کمیاب ہے اسکا گوشت بھی چنڈور کا سا ہوتا ہے یہہ اسمیں عادت ہی
کہ اپنے گھونسلے کا رُخ قطب شمالی کی طرف رکھتا ہے اور جوڑا جوڑا رہتا
ہے۔ اسکی بولیاں سننے کیواسطے لوگ پنجروں میں پالتے ہیں اور تنیاں
چڑھاتے ہیں ؛

Kustoórá

۱۳۔ کُستورا مسافر خریف
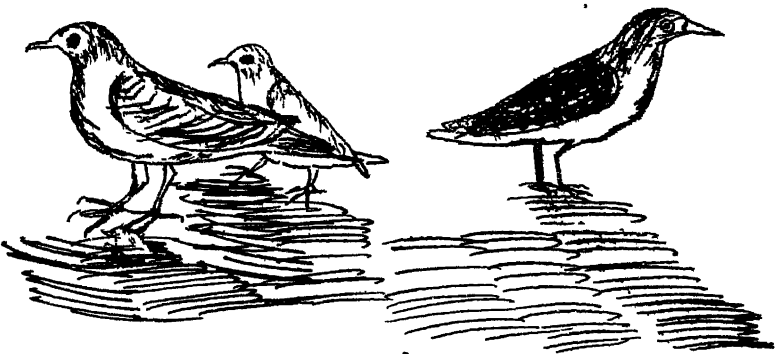
یہہ جانور بھی خوش الحان ہے اس کی آواز سننے کیواسطے بھی اکثر لوگ پنجروں میں پالتے ہیں عمدہ عمدہ کپڑوں کی بستنیاں پنجروں پر چڑہاتے ہیں - مگر پنجاب میں سوائے کوہستان کے اور کہیں نہیں ملتا - اس کی بود و باش بھی اُسی طرف ہے جسطرف مینا رہتی ہے - یہہ صرف چیت کے مہینے کبھی کبھی پنجاب کے میدانوں میں اُتر آتا ہے - اور تھوڑی مدت رہکر واپس چلاجاتا ہے اسکا رنگ سیاہ چونچ سرخ ہوتی ہے - مینا کا اور اسکا اس سبب سے ساتھہ ہے کہ اسکی خوراک اور اُسکی خوراک ایک ہی ہے - دونو کرم زیادہ کھاتے ہیں - اور اناج کم ؛

Sehri

۱۴ - سہڑی دیسی قسم خشکی

یہ تین قسم کی ہوتی ہے

(قسم اول سہڑی کلاں - قسم دوم سہڑی خورد - قسم سوم سہڑی کیر -
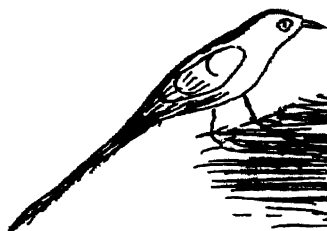
(قسم اول) یہ گنجشک سے بڑی ہوتی ہے رنگ خاکی شتری دُم لمبی -
جھلڑ کے جھلڑ اُڑتے پھرتے ہیں - ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہیں - ہر قسم
کا اناج اور کیڑے کھاتی ہیں برس میں دو دفعہ انڈے دیتی ہیں ایک دفعہ
ساون اور ایک دفعہ بیساکھ میں - جھاڑ دار درختوں میں جہاں کوئی اور
پرندہ نہ پہونچ سکے گھونسلا بنا کر چار انڈے دیتی ہیں - کوئل کی طرح بنبیا
اس کے گھونسلے میں چالاکی سے انڈے دیجاتا ہے - یہہ بچاری اپنے
سجھہ کر اُن کو سیتی اور بچوں کو پرورش کرتی ہے بچے بڑے ہو کر اپنی
قوم میں جا ملتے ہیں - یہہ وال پنجبری میں پکڑی جاتی ہے اگر وال پنجری
کے نیچے ایک سہڑی اور ایک لٹورا باندھ دیں تو سہڑیاں کثرت
سے گرتی ہیں اور پھنس جاتی ہیں - بندوق سے بھی مار لیتے ہیں اسکی
آواز دور سے سنائی دیتی ہے یہ بھی شکاری پرندوں کا دمہ کرتی ہے

Sehri Khurd

۱۵ - سہڑی خورد یا بُدسہڑی
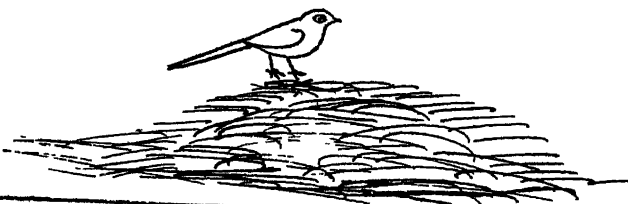
(قسم دوم) یہہ قسم اول سے چھوٹی ہوتی ہے گھریلو چڑیوں سے بھی چھوٹی ہے
البتہ شکل اور رنگ سہڑی قسم اول کا سا ہے اور تمام حالات اُسی کے سے
ہیں لیکن اس کے ہاں بہنیاہ انڈے نہیں دیتا ان کے جھاڑ نہیں
ہوتے۔ تہوڑی تہوڑی رہتی ہیں کنجشک کی طرح اسکی نسبت بھی مشہور ہے
کہ بیماری سے اُٹھہ کر اس کا گوشت کھانا شروع کیا جائے تو بہت جلد طاقت
آجاتی ہے ؛

Sehri Kair

۱۶۔ سہڑی کیر دیسی یا چن چالا
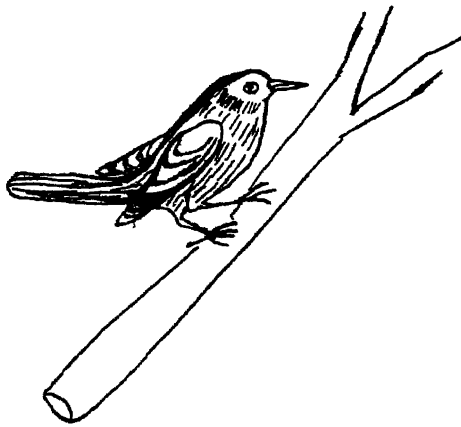
(قسم سوم) یہ سب سہڑیوں سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کا قد تلیر کے
برابر ہوتا ہے ان کے جھلڑ کے جھلڑ اکٹھے رہتے ہیں۔ یہہ بڑی دلیر اور

اور چالاک ہوتی ہیں ۔ یہہ جانور اپنے مکان باغ میں یا کوئی اور جگہ مقرر
کر لیتے ہیں اگر ایک گروہ کے باغ یا مکان میں دوسرے گروہ کے چند
یہی جانور آجاتے ہیں تو باہم بڑی لڑائی ہوتی ہے ۔ اور جب تک دوسرے
گروہ کے ایک ایک جانور کو نہیں نکال دیتیں ان کو چین نہیں آتا ۔
ان میں یہاں تک اتفاق ہے کہ اگر کوئی شکاری پرندہ ان کے گروہ
میں سے کسی کو پکڑ لیتا ہے تو یہہ سب اسکو چمٹ جاتی ہیں ۔ اور اپنے
بھائی کو چھوڑا لیتی ہیں ۔ یہہ وال پنجری سے پکڑی جاتی ہیں شکاری
لوگ باشے اور شکرے سے بھی اسکو نہیں پکڑتے کیونکہ جانتے ہیں کہ
وہ پکڑ تو لیگا لیکن اسکے ساتھی چھڑا لینگے ۔ باقی حالات سہڑی قسم اول
کے سے ہیں ؛

Sillá yá Gala Ghutni

۱۷ ۔ سلا یا گلا گھٹنی یا منڈی مروڑ
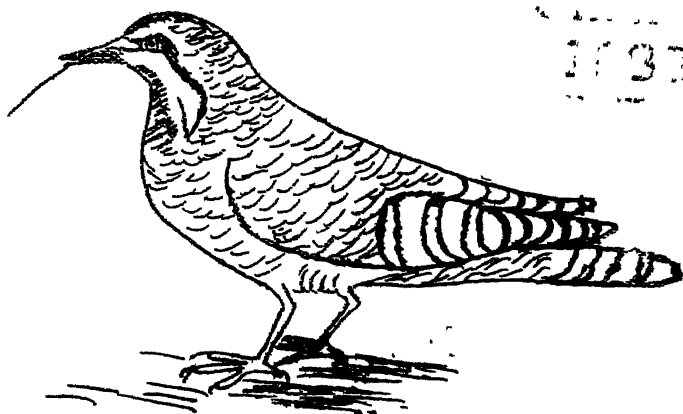
یہہ قد میں چنڈول کے برابر ہوتا ہے اسکی زبان سانپ کی طرح بہت لمبی
ہوتی ہے جب اس کو باشہ یا شکرا پکڑ لیتا ہے - تو یہ اپنے سر کو سانپ کی
طرح آہستہ آہستہ ہلاتا ہے اور زبان نکالتا ہے جس کو دیکھ کر شکاری جانور
ڈر جاتا ہے اور چھوڑ کر چل دیتا ہے آدمی بھی جب اس کو پکڑتا ہے تو یہ اسکے
ساتھ بھی یہی داؤ کرتا ہے جس کو دیکھ کر بڑی ہنسی آتی ہے اور یہ ایسا سخت
جانور ہے کہ اس کے گلے کو چٹکی میں دبا کر کتنے ہی زور سے کیوں نہ دبائیں
یہہ نہیں مرتا جب چٹکی سے چھوڑو فوراً پھر ویسے اڑ جاتا ہے اسی سبب سے
اس کا نام گلا گھٹنی ہو گیا ہے - جس کو پنجابی میں سنڈی مروڑ کہتے ہیں - یہہ
کیڑے کھاتا ہے - مگر چیونٹیاں بہت بہاتی ہیں - اپنی لمبی زبان کو چیونٹیوں
کے سوراخوں میں رکھہ دیتا ہے چیونٹیاں گوشت پر عاشق ہیں بہت
سی اسکی زبان میں لپٹ جاتی ہیں یہہ اپنی زبان جھٹ اندر گھسیٹ لیتا ہے
اور اس طرح ایک دفعہ ہی بہت سی چیونٹیوں کا ناشتا کر جاتا ہے یہ ہمیشہ
پنجاب میں رہتا ہے اور درختوں کے سوراخوں میں بسیرا کرتا اور جیٹھ کے
مہینے میں چار انڈے دیتا ہے - اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے - وال بچیری
سے پکڑا جاتا ہے - کابل میں اسکو مورچہ خورک کہتے ہیں +

Maina ya Shárik

مینا یا شارک

یہہ اصلی مینا جسکو ہندوستان میں بنگلے کی مینا کہتے ہیں پنجاب

میں نہیں ہوتی۔ اور نہ مسافر انہ یہاں آتی ہے اطراف الہ آباد و کلکتہ و اودہ میں ہوتی ہے وہاں اکثر لوگ اسکو پالتے ہیں۔ پنجاب میں بیچنے کے واسطے لے آتے ہیں۔ پانچ روپے سے دس روپے تک قیمت پاتی ہے جو کچھ سکھا دو خوب صاف بولتی ہے ؛

Maina

مینا دیسی قسم خشکی مسافر

یہہ چار قسم کی ہوتی ہے

(۱) دیسی مینا یا ڈھاڈو یا گرسل (۲) لالڑی مینا دیسی (۳) پہپی مینا مسافر ربیع (۴) کوری مینا مسافر ربیع ؛

Dhádoo yá Gursul Maina

۱۔ ڈھاڈو یا گرسل مینا دیسی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۷۹
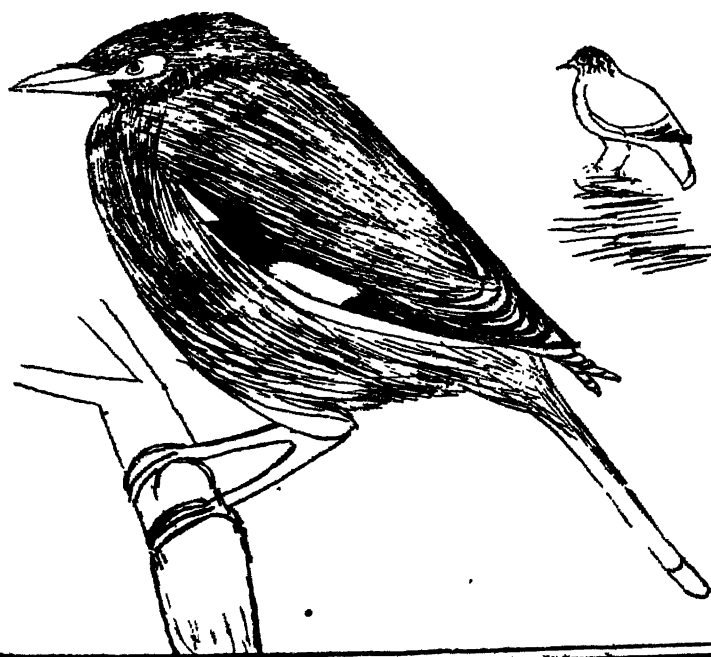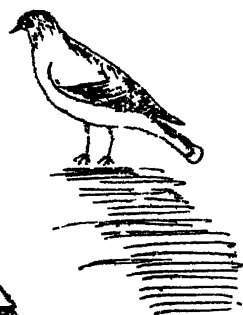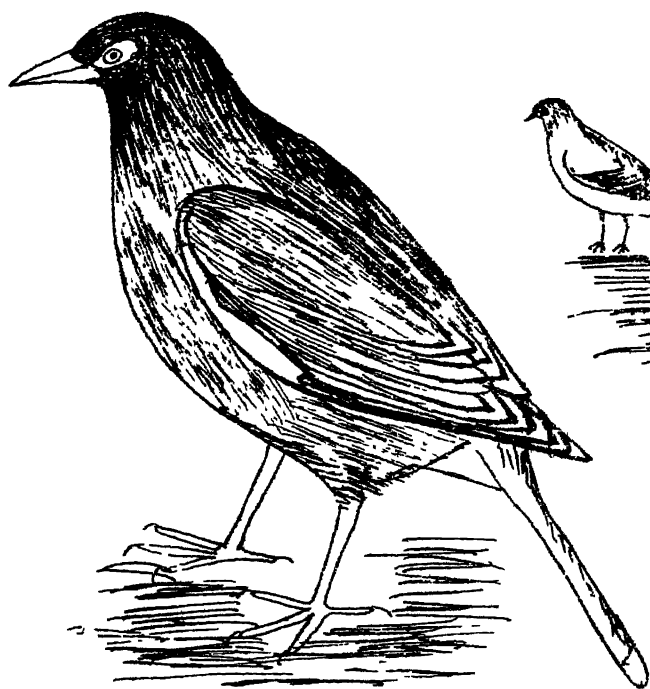
یہہ سب سے بڑی قسم کی مینا ہے بنگالے کی مینا کے برابر ہوتی ہے ہر ایک پرندے کی بولی اور جو کلمے انسان اس کو بچہ سا پال کر سکھا دے وہ خوب صاف بولتی ہے۔ اس کے کئی نام ہیں۔ شارک۔ ڈہاڈو۔ گرسل۔ گوٹار دیسی مینا۔ بنگالے کی مینا بھی اسی قسم سے ہوتی ہے۔ صرف رنگ کا فرق ہے۔ وہ یک رنگ سیاہ چونچ اور پنجے زرد۔ اس کا بھورا سا رنگ ہوتا ہے اور سیاہ چونچ اور پنجے ویسے زرد۔ مگر بولنے میں ویسی تیز وطرار نہیں اور نہ ویسی خوبصورت ہے۔ اس لئے اسکو لوگ کم پالتے ہیں یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے درختوں کی سوراخوں اور دیواروں کی موکھوں میں ساون اور ہاڑ کے مہینے میں چار انڈے دیتی ہے ہر قسم کا دانہ اور کیڑے اس کی خوراک ہیں۔ اس کے نر مادہ میں کچھ تمیز نہیں ہوتی۔ دونوں کی شکل یکساں ہے اسکو مو ہلو کے واسطے پکڑتے ہیں جو ہر ایک گلاب چشم و سیاہ چشم پرندے کے پکڑنے کے کام آتا ہے اس کو باشہ اور شکرا بھی مار لیتا ہے جالی اور وال پنجیری سے بھی پکڑتے ہیں۔ یہہ بھی شکاری پرندے کا دمہ کرتی ہے اور جب یہہ پروں پر روغنی کرتی ہے تو اس وقت بہت قسم کی بولیاں بولتی ہے اور جب کرچ جھاڑتی ہے تو سکے پر سارے ایک دفعہ ہی جھاڑ دیتی ہے۔ اسکا گوشت کھانے میں نکما ہوتا ہے۔ یہہ ہر ایک جانور کی بولی بولا کرتی ہے +

Lalri Maina

۲- لالڑی مینا دیسی
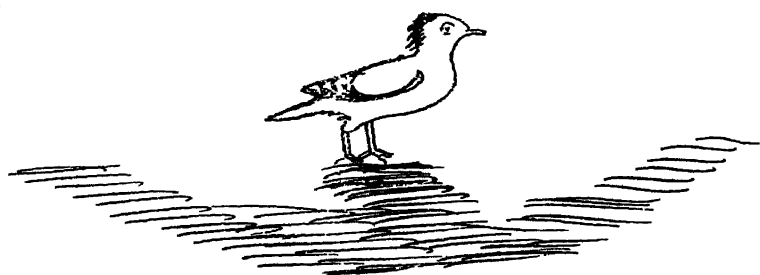
یہہ ڈہاہڑ وسے چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر رنگ سارا اسی کا سا ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اُسکی آنکھوں کے گرد حلقے زرد ہوتے ہیں۔ اور اس کے سرخ۔ ان کے جھلاڑے جھلڑا اکیٹھے رہتے ہیں۔ نر مادہ میں کچھہ تمیز نہیں یہہ جیٹھہ ہاڑ اور ساون کے مہینے میں بہت نظر آتی ہے۔ اور یوں پنجاب میں رہتی تو ہمیشہ ہی ہے۔ یہہ کیڑے بہت کھاتی ہے اور دانے کم۔ دانے لید اور گوبر میں سے نکال کر کھاتی ہے۔ مویشیوں کی بڑی خدمتگذار ہے اُن کی ساری چچڑیاں چُنکر کھا جاتی ہے انڈے پُرانی دیواروں اور کھوؤں میں ویران جگہ دیتی ہے۔ اس کو بھی موہلو کے واسطے جالی یا وال پنجری میں پکڑتے ہیں باغنہ و شکرا بھی مار لیتا ہے۔ یہ نہ کچھہ خوش الحان مشہور ہے اور نہ ہی سکھائے سکھتی ہے؛

Pubai

پپئی مسافر ربیع
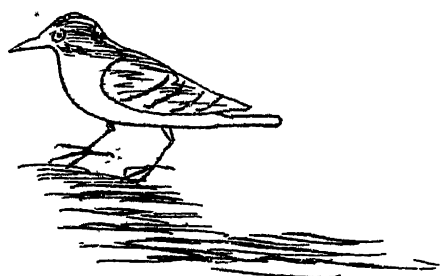
یہہ بھی میناہی کی قسم سے ہی۔ دونوں قسموں سے چھوٹی ہوتی ہے اور
کیر سیہڑی کے برابر۔ رنگ خاکی۔ گردن زرد و سرخ سیاہ۔ چونچ سفید
جوڑہ جوڑہ رہتا ہے۔ عموماً پہاڑوں میں رہتی ہے سردی کے دنوں میں
یہاں اکثر رہتی ہے اُن دونوں قسموں سے یہہ خوبصورت ہوتی ہے اور
بڑی خوش الحان ہے اور بولنے والی ہے۔ اسکو اکثر لوگ پنجروں میں
پالتے ہیں۔ اور شکاری پرندوں کے موہلو کے واسطے بادام اور دوگرے
میں خوب پکڑی جاتی ہے وال پنجری میں بھی پکڑی جاتی ہے۔ باشہ
اور شکرا بھی مار لیتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی پنجاب میں ہمیشہ رہتی ہیں۔
اس کا گوشت تمام قسم کی میناؤں سے اچھا ہوتا ہے۔

Kori Maina

۴۔کوری مینا مسافر فصل ربیعہ
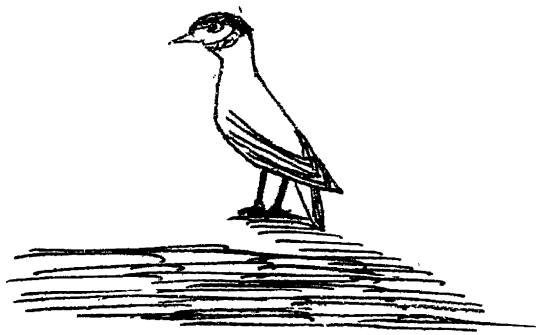
اس کا رنگ سیاہ ہے چونچ پاؤں اور آنکھوں کے حلقے زرد آنکھیں بلی کی سی۔ پہاڑوں میں رہتی ہے سردی کے دنوں میں یہاں آجاتی ہے اور یہیں انڈے دیکر بچے نکالتی ہے۔ جب بچے اچھی طرح اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو ساتھہ لیکر چلی جاتی ہے قد اس کا لالڑی کے برابر ہوتا ہے دُم نیچے سے سفید یہ میلا یعنے گوہ کھاتی ہے اسلئے اسکو کوئی نہیں کھاتا گوشت بھی خراب ہوتا ہے موہلے کے لئے اسکو بھی پکڑتے ہیں جالی اور باشے اور شکرے سے پکڑتے ہیں۔ ہر قسم کی مینا درختوں پر بیٹھا کرتی ہے؛

Pidda Pidli

پدّا پدّی قسم خشکی

انکی سات قسمیں ہیں جنکے یہ نام ہیں۔

۱- دھوڑک پدّا - ۲ - وہجبڑ پدّا - ۳ - اک پدّا - ۴ - راول پدّی - ۵ - کالی پدّی - ۶ - مچھر پدّا - ۷ - خورد پدّا۔

D-hurk Pidda

۱- دھوڑک پدّا مسافر فصل ربیع
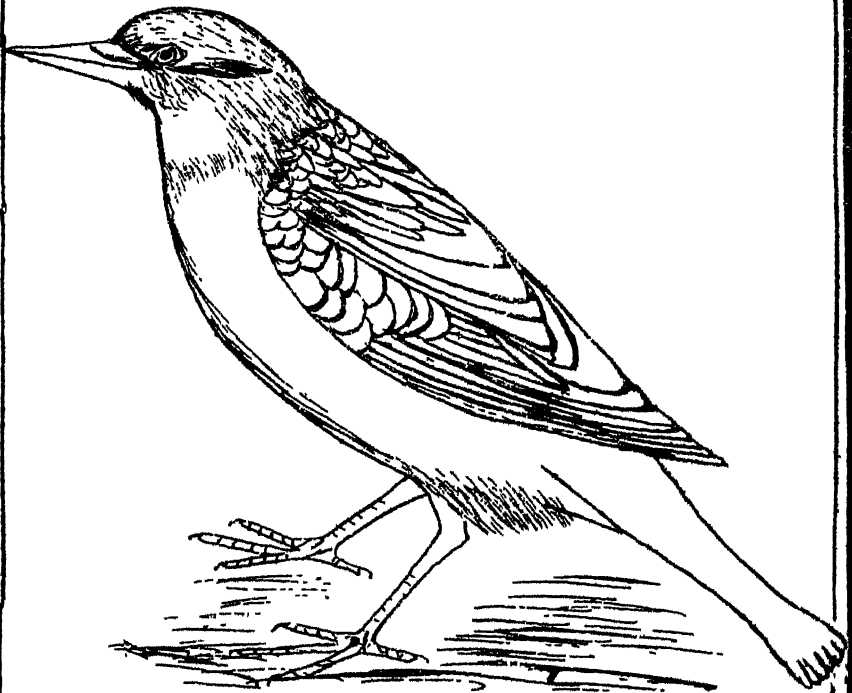
یہ لالڑی کے قد کے برابر ہوتا ہے رنگ خاکی ڈکون خور پرندوں کے ساتھ پنجاب میں آتا ہے پانچ پانچ چھ چھ اکٹھے رہتے ہیں کھیتوں میں سے کیڑے مکوڑے کھاتے پھرتے ہیں۔ اور انہیں پرندوں کے ساتھ پنجاب سے چلے جاتے ہیں جنگل میں ان کو شکاری پرندے مار لیتے ہیں وال نخچیری سے پکڑتے ہیں زمین پر بہت پھرتے ہیں ان کا گوشت خراب ہوتا ہے ایک اسی قسم اور اسی رنگ ڈھنگ کا دہوڑک پدا خورد فصل خریف میں آیا کرتا ہے اس لئے آٹھ قسمیں ہیں ؛ (تصویر دہوڑک پدا خورد)

Piddi Dhajur

۲۔ پدّی دہجر مسافر ربیع

یہ بلبل کے برابر ہوتی ہے سر اور گردن سیاہ پیٹھ خاکی سیاہی مائل سینہ سیاہ و سفید ملا جُلا۔ چونچ اور ٹانگیں بہت باریک ہوتی ہیں۔ ممولے کی طرح کمیاب ہونے کی وجہ سے اسکو کوئی کھاتا نہیں شکاری پرندے بھی نہیں مارتے زیادہ نہ ہونے کے سبب جوڑہ جوڑہ ہی نظر آجاتا ہے۔

بلکہ اسکو جوڑے کی بھی پرواہ نہیں اکثر تنہا ہی رہتی ہے ۔جب انڈے دینے کے دن آتے ہیں تو نر اور مادہ ایک جگہ رہنے لگتے ہیں فصل ربیعہ میں یہاں آتی ہے اور ہاڑ اور ساون میں انڈے دینے کے لئے پہاڑوں میں چلی جاتی ہے جو پنجاب میں واقع ہیں وہاں سال میں ایک دفعہ چار انڈے دیتی ہے ۔ وال ہنجبری میں پکڑی جاتی ہے ۔کیڑے کھاتی ہے ۔بجہری ۔باشے اور شکرے کے پکڑنے کیواسطے اس کا سوہلو عمدہ سمجھتے ہیں ؛

Ak Piddá

۳۔اک پدّا مسافر ربیع
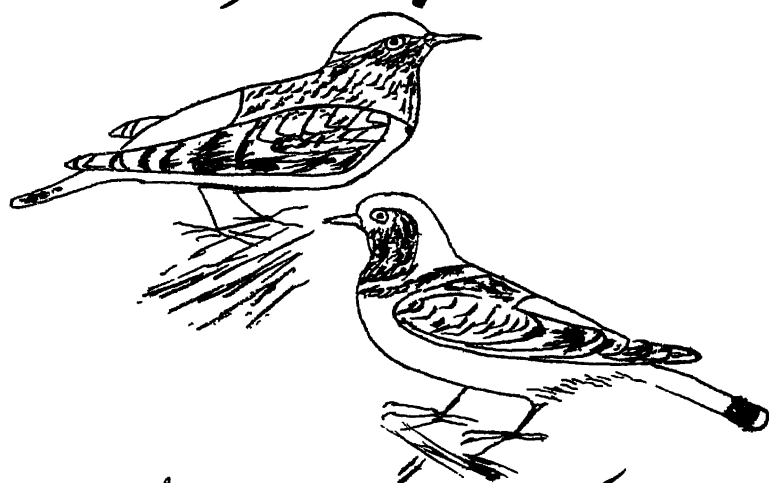
یہ قد میں چڑیا کے برابر ہوتا ہے رنگ سیاہ وسفید ملا جلا ۔جیسا دہجڑ پدے میں ہے ۔ مگر قد میں یہ اُس سے چھوٹا ہے ۔پنجاب میں یہ چرغوں کے ساتھ آتا ہے اور انہیں کے ساتھ یہاں سے چلا جاتا ہے یہاں

انڈے نہیں دیتی چونچ اور ٹانگیں اسکی بھی باریک ہوتی ہیں۔ شور زمین پر رہتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بوٹیوں پر بیٹھتی ہے کیڑے کھاتی ہے جب کوئی شکاری پرندہ اسکو پکڑنے آتا ہے تو یہ جھٹ چوہے کے بل میں چھپ جاتی ہے وال پنجیری میں پکڑتے ہیں مگر یہاں کم ہوتی ہیں۔ اسلئے مشکل سے ہاتھہ آتی ہیں۔ ان کا گوشت اچھا نہیں ہوتا

Rawal Piddi

۴۔ راول پدی مسافر فصل ربیعہ
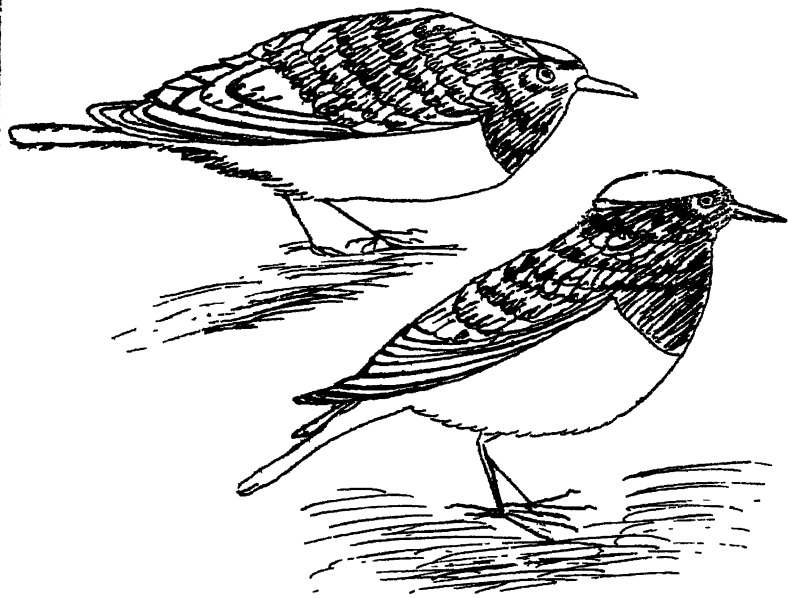
یہ قد میں گھر کی چڑیوں کے برابر ہے۔ پیٹھہ خاکی۔ پیٹ سرخ۔ سر اور پاؤں سیاہ اور باریک چونچ سیاہ اور لمبی۔ یہہ چرغوں کے ساتھہ پنجاب میں

آتی ہے اور اُن کے ساتھ ہی چلی جاتی ہے - یہاں یہ بھی انڈے نہیں دیتی اکثر تنہا اور کبھی جوڑے کے ساتھ درختوں پر رہتی ہے - خوراک اس کی بھی کیڑے ہیں پہاڑیوں کے پاس رہا کرتی ہے - وال پنچبری سے پکڑی جاتی ہے مگر کمیاب ہے کبھی کبھی آبادیوں میں بھی چکر لگا جاتی ہے اسکا گوشت بھی اچھا نہیں ہوتا ؁

Kali Piddi

۵ - کالی پدّی دیسی

یہہ کالی پدی ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے ان کا جوڑہ جوڑہ الگ الگ رہتا ہے - نر سیاہ ہوتا ہے اور مادہ خاکی سیاہی مایل سال میں ایک دفعہ جیٹھ اور ہاڑ میں انڈے دیتی ہے گھروں کی دیواروں کی سوراخوں میں اور جہاں کہیں کوئی چھید پاتی ہے وہیں انڈے دیدیتی ہے - حتیٰ کہ مردہ بیل گائے وغیرہ کے سوراخ چشم کی ہڈیوں میں بھی گھونسلا بنالیتی ہے اس کی ٹانگیں اور چونچ بھی بہت پتلی ہوتی ہے - کیڑے کھاتی ہے

اسکی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ مگر ان میں کچھ بہت فرق نہیں اسکو نہ کوئی پکڑتا ہے اور نہ کھاتا ہے کیونکہ اسکا گوشت خراب ہوتا ہے۔ اور قد میں بھی چڑیا کے برابر ہے ؂

Muchhur Pidda

٦۔ مچھر پدّی

یہ شکرے کے برابر ہوتا ہے اور ایسا اُس کا ہم شکل ہے۔ کہ شکاری بھی بعض وقت دہوکا کھاجاتے ہیں یہہ ہمیشہ پنجاب میں ملتا ہے اسکی غذا ایک قسم کا کیڑا ہے جو سونڈی کی طرح کا ہوتا ہے اور پنجاب میں اسکو بھنگو کُتا کہتے ہیں اس پر باریک باریک بال ہوتے ہیں اس کیڑے کے سوا اور کچھ نہیں کھاتا۔ پہاڑوں میں اکثر رہتا ہے یہہ کسی کام کا نہیں اس لئے اس کے زیادہ حالات لکھنے کی ضرورت نہیں ؂

Chotá Piddá

۷۔ چھوٹا پدّا

یہہ پدّا ساری قسموں کے پدّوں سے چھوٹا ہوتا ہے ۔ نر کا رنگ سیاہ مادہ کا خاکی ان کا بھی جوڑہ جوڑہ رہتا ہے ۔ نالوں اور نہروں کے کناروں پر رہتے ہیں ۔ اور کوئی ان کی خاص بات نہیں جو لکھی جائے ۔ چمونا کے برابر چھوٹا ہوتا ہے درخت پر بھی بیٹھ جاتا ہے خوراک اسکی کرم ہے ۔ نالہ نہر کے کناروں میں دو انڈے دیتا ہے ؛

Chamooná

چمونا دیسی قسم خشکی

یہہ تین چار قسم کا ہوتا ہے ؛

۱۔ جوگی چمونا ۔ ۲۔ دیسی چمونا ۔ ۳۔ سُرخ چمونا ۔ ۴۔ خورد چمونا ؛

Jogi Chmúná

۱ - جوگی چمونا دیسی
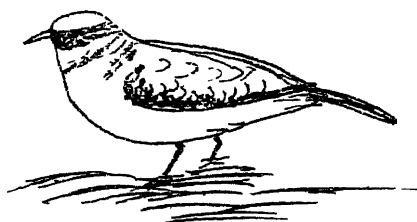
چمونے بہت قسم کے ہوتے ہیں - مگر پنجاب میں صرف تین چار قسم کے ہیں اسلئے اسکی باقی قسموں کا حال بیان کرنے کی ضرورت نہیں یہ چمونا بہت ہی چھوٹا سا ہوتا ہے مگر یہہ باقی چمونوں سے بڑا ہے - تاہم کنجشک خانگی سے بہت چھوٹا ہے اسلئے اسکو کوئی نہیں کھاتا - یہہ ہمیشہ پنجاب کے باغوں اور جنگلوں میں رہتا ہے خوراک اسکی کرم ہے سر اسکا سیاہ اور پشت خاکی سینہ سُرخ ہے - اسکو جوگی بھی کہتے ہیں ؛

Chmooná

۲ - چمونا دیسی

دیکھو تصویر کیلئے صفحہ ۳۹۲
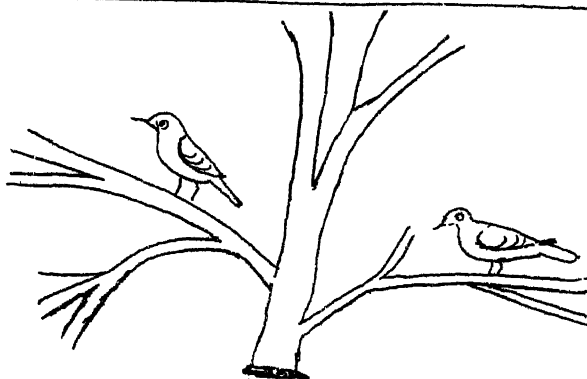
یہہ اول قسم کے چمونے کے قد و قامت کے قریب قریب ہوتا ہے رنگ
اس کا خاکی مایل سفید ہوتا ہے جوڑا جوڑا رہتا ہے بلکہ ان کے جوڑے
آپسمیں بڑے اتفاق سے رہتے ہیں - ایک دوسرے کو نظر سے غائب
نہیں ہونے دیتے - درختوں پر زیادہ رہتے ہیں خوراک ان کی کرم اور دانہ
بھی ہے - جو چھوٹی چھوٹی جنس سے ہوتا ہے حتیٰ کہ گھاس کا بیج یعنے تخم
بھی کھاتا ہے

ایک چمونا پنجاب کے کل پرندوں سے چھوٹا ہوتا ہے ٹڈی سی
زیادہ نہیں ہوتا بلکہ لمبائی میں ٹڈی سے چھوٹا ہوتا ہے درختوں پر رہتا ہے
مگر بہت ہی چھوٹا ہونیکے سبب درخت پر بیٹھا ہوا نظر نہیں آتا البتہ اُڑتا ہوا نظر آجاتا
ہے - خاکی رنگ ہوتا ہے کرم کھاتا ہے سردی میں دکھائی دیتا ہے ؛

Chmooná Khurd

۳ چمونا خورد رنگین یعنے سرخ

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۳۹۳
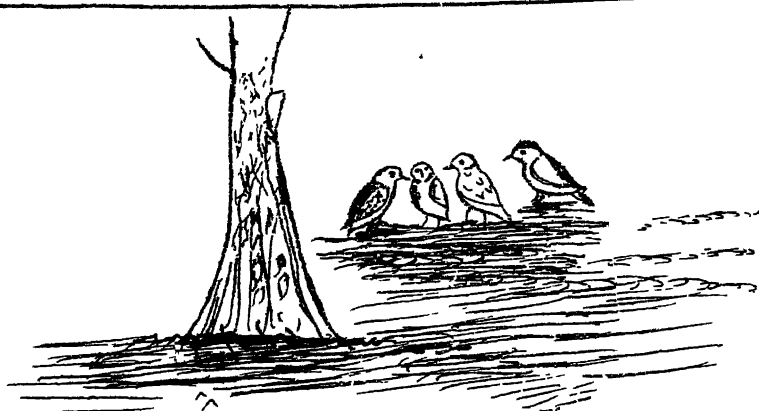
یہہ رنگین چمونے کئی قسم کے بہت خوبصورت ہوتے ہیں انکی آوازیں
بہت خوبصورت ہوتی ہیں بڑی خوشی سے چہچہاتے ہیں انکے راگ سننے
کے واسطے اکثر لوگ ان کو پنجروں میں پالتے ہیں۔ بہت قسم کی بولیاں
بولتے ہیں۔ بڑے سے بڑا چمونا بھی گھریلو چڑی سے چھوٹا ہوتا ہے یہ
ہمیشہ پنجاب میں رہتے ہیں ؛

Shekh Chmoona

۴۔ شیخ چمونا خورد دیسی
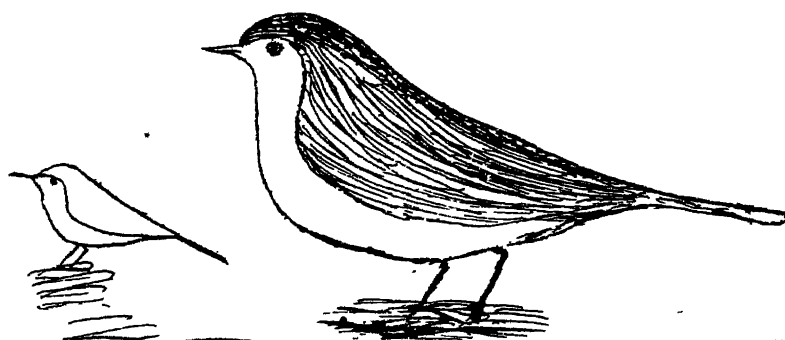
یہ چھونا ایسا چھوٹا سا ہوتا ہے کہ نر اور مادہ دونوں کماد کے ایک پتے پر
گھونسلا بنا کر انڈے دیدیا کرتے ہیں ہر قسم کا چھونا چار انڈے دیتا ہے اور
سال بھر میں دو دفعہ دیتا ہے ایک دفعہ بیساکھ میں اور دوسری دفعہ اسوج
میں جھاڑ دار جنگل یا کپاس اور جوار کے کھیت میں گھونسلا بناتا ہے چھوٹے
چھوٹے کیڑے اور گھاس کا دانہ کھاتا ہے گھر میں پالتے ہیں تو بھی دانہ
ہی کھاتا ہے کماد کے کھیت میں اکثر رہتا ہے ؛

Prind Mmolá

پرند ممولا مسافر قسم خشکی

یہ تین قسم کا ہوتا ہے -

۱- ممولا سفید و سیاہ مسافر فصل ربیع - ۲- ممولا زرد مسافر فصل خریف
۳- ممولا یا پلوک دیسی ؛

Mumolá Sfaid

۱- ممولا سفید و سیاہ مسافر ربیعہ

اسکے شہپر دُم اور چونچ ۔ پاؤں اور سر کی کھوپری تو سیاہ ہوتی ہے ۔ باقی مُونہہ اور سینہ سفید ٹانگیں اور چونچ نہائیت باریک ۔ قد چڑیا کے برابر ۔ دُم لمبی ۔ یہ کیڑے اور تل اور دہان کھاتا ہے پانی کے کنارے اور آبادیوں میں چرتا چگتا پھرتا ہے ۔ رات چھوٹنے کی طرح گنّے کے کھیت میں رہتا ہے اور درختوں پر نہیں رہتا ۔ یہ بھادوں کے مہینے میں یہاں آجاتا ہے اور جیبٹھ اور ہاڑ میں یہاں سے چلا جاتا ہے ۔ پھر مغربی ملکوں میں جاکر چار انڈے دیتا ہے پنجاب میں انڈے نہیں دیتا اور پنجاب میں اس کے آنیکے وقت لوگ کہتے ہیں کہ ممولا آیا ۔ اب برسات گئی جاڑا آیا ۔ دریاؤں کے پانی اُتر گئے ۔ وال بخبری میں اسکو پکڑتے ہیں کہتے ہیں کہ اسکا گوشت سنگ مثانہ تسلسل بول کے لئے مفید ہے اس کو عربی میں صعوہ اور فارسی میں سرپچہ ولنگانہ بھی کہتے ہیں ٭

Mmolá zurd

۲ ۔ ممولا زرد مسافر خریف

اسکا رنگ زرد ہوتا ہے مگر چونچ اور پنجے خاکی اور ناوک۔ قد میں اول
ممولے کے برابر ہوتا ہے۔ تصویر میں دیکھو اسکی پچھلی انگلی کا ناخن کتنا بڑا
ہے چیت کے مہینے میں ان کے گروہ کے گروہ مغربی کوہستان اور
میدانوں سے پنجاب میں آتے ہیں اور جیٹھ کے مہینے میں یہاں سے
چلے جاتے ہیں اور وہیں جا کر چار انڈے دیتے ہیں پنجاب میں انڈے
نہیں دیتے یہ کرم خور پرندہ ہے سوہنڈی قسم کا کیڑا بہت کھاتا ہے اسکو
چنے کے کھیت کی سوہنڈی بہت پسند ہے ان کا چالیس چالیس اور
پچاس پچاس کا گروہ ہوتا ہے۔ جالی میں اکٹھے جھلڑ کے جھلڑ پکڑے جاتے
ہیں ان کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔ یہ دن کو بھی درختوں ہی
پر بیٹھتے ہیں اور رات کو بھی درختوں ہی پر بسیرا لیتے ہیں۔

Mumolá yá Plok

۳۔ ممولا یا پلوک دیسی
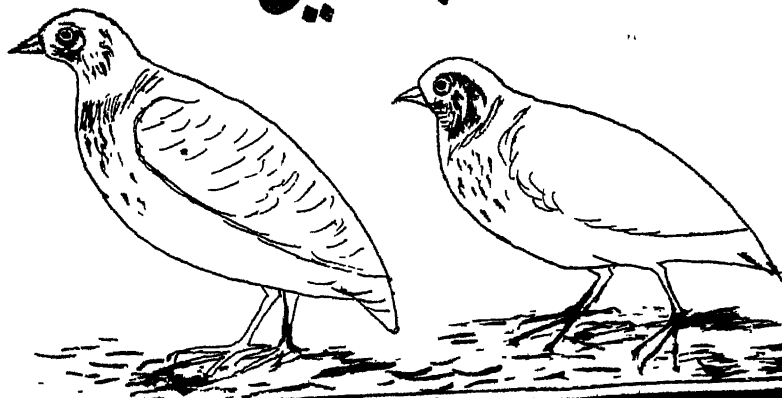
اس کا رنگ بٹیر کا سا ہوتا ہے۔قد موٹے قسم دوم کے برابر۔رنگ سلے سی تو بہت ہی تتا چلتا ہے۔یہ بیٹروں کے ساتھ اکثر رہتا ہے یہ آتا بھی اُنہیں کے ساتھ ہے اور جاتا بھی اُنہیں کے ساتھ ہے۔رات کو درخت پر نہیں بیٹھتا زمین پر ہی بسیرا لیتا ہے۔دن کو گیہوں اور چنوں کے کھیتوں میں چگتا پھرتا ہے۔کیڑے سو ہنڈی بہت کھاتا ہے رات کو جال میں بٹیروں کے ساتھ ہی پکڑا جاتا ہے۔یہ پنجاب میں انڈے نہیں دیتا۔پنجاب کے پہاڑوں میں جاکر انڈے دیتا ہے۔اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

Toka ya Khut Brhai

ٹوکا یا کھٹ برھئی

یہ تین قسم کے ہوتے ہیں اور تینوں دیسی ہیں ؛

۱-ٹوکا کلاں بسنتی-۲-کٹھ پھوڑا کلاں-۳-کٹھ پھوڑا خورد ؛

ان تینوں میں بڑا فرق تو قد کا ہے۔قسم اول کے سر کا تاج بھی بڑا شوخ سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور تاج کی طرح سر پر صاف کھڑا بھی رہتا ہے۔باقی دونوں قسموں کا تاج ایسا نہیں ہوتا ؛

Toká yá Khut Bihai

۱۔ ٹوکا یا کھٹ بڑھئی

اس کو پنجابی میں ٹوکا یعنے ترکھان کہتے ہیں اور ہندوستان میں
کھٹ بڑھئی۔ کیونکہ یہہ درخت کے ہٹنے پر بیٹھا ہوا کھٹ کھٹ کرکے
اسکو کھودا کرتا ہے۔ کہ اُس میں سے کیڑے نکال کر کھائے اس کے

پروں کے بہت سے مختلف رنگ باہم ملے جلے بڑی بہار دیتے ہیں سر
پر سرخ شعلہ رنگ تاج ایسا رکھا ہوا ہے کہ ہر ایک کی آنکھ اسی پر پڑتی
ہے۔ اسکے بازوؤں کے رنگوں میں زیادہ تر رنگ بسنتی ہوتا ہے اسکا
قد تلیر کے برابر ہے اسکی آواز قد کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہے۔ دور دور
تک جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑا بول رہا ہے۔ یہ درختوں
کی چھال کے اندر کے کیڑے کھاتا ہے۔ ان کیڑوں ہی کی تلاش
میں جابجا درختوں کے ٹہنوں پر چونچیں مارا کرتا ہے۔ یہہ کبھی پتلی شاخ
پر نہیں بیٹھتا۔ جانتا ہے کہ یہہ نئی ٹہنی ہے اس میں کیڑے کہاں ہونگے
ہمیشہ موٹے موٹے پرانے درختوں کے موٹے ٹہنوں پر بیٹھتا ہے اور
ٹہنے کے نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف پنجوں سے پکڑ پکڑ کر چڑھتا ہے
اور چڑھنے میں چونچ برابر ٹہنے پر مارتا رہتا ہے اور اپنے سینے کو ٹہنے سے
رگڑتا جاتا ہے اور سینے کے ذریعے سے محسوس کر لیتا ہے کہ چھال کے
اندر کس جگہ کیڑے ہیں۔ وہیں اپنے ننھے سے چونچ کے کدال سے ٹہنے کو
کھودنے لگتا ہے۔ اس کام کے لئے خدا تعالے نے اس کا سینہ بھی اور
جانوروں کی طرح اُٹھا ہوا دھار دار ہڈی کا نہیں بنایا ہے بلکہ چپٹا پیدا کیا ہے
ہر وقت اسکو بڑھئی کی طرح لکڑی کاٹنے ہی کا کام رہتا ہے۔ اسکی زبان
سرے پر سے ایسی سخت اور باریک ہوتی ہے کہ یہہ اوس سے کیڑوں
کی چھال اور ٹہنی کے اندر سے کھینچ لاتا ہے۔ جب یہ اُڑتا ہے۔ تو بڑی
بلند آواز دیکر اُڑتا ہے۔ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے۔ درختوں میں سوراخ

کرکے ہاڑ اور ساون میں چار انڈے دیتا ہے کبھی بنے بنائے سوراخ
میں انڈے نہیں دیتا - اس کا گوشت خراب ہوتا ہے اس لئے اسکو
کوئی نہیں کھاتا - عربی میں اسکو قراع کہتے ہیں ؀

Kuth Phorá

۲ - کٹھ پھوڑا قسم دویم

یہ چھوٹی سہڑی کے برابر ہوتا ہے رنگ خاکی اوپر سے کالے تیتر کا سا
قسم اول میں اور اسمیں فرق صرف قد کا ہے کہ وہ بڑا ہوتا ہے اور یہ چھوٹا
اور کسی قدر تاج کے رنگوں میں بھی فرق ہے باقی حالات وعادات یکساں
ہیں ٭

Kuth Phorá Khurd

۳۔ کٹھ پھوڑا خورد قسم سوئم

یہہ کٹھ پھوڑا یا ٹوکا بھی خاکی رنگ سرخی اور سبزی لئے ہوئے ہوتا ہے
قد میں قسم دوئم سے بھی چھوٹا۔ چڑیا کے برابر۔ اسکی عادتیں بھی ساری ویسی
ہیں جیسی اور قسم کے کھٹ بڑھیوں کی ہیں انہیں کی طرح درختوں کی
چھال اکھیڑ کر اور چونچ سے کیڑے نکال نکال کر کھاتا ہے اسی طرح پتلی
شاخوں پر نہیں بیٹھتا۔ موٹے ٹہنوں پر بیٹھتا ہے اور نیچے سے اوپر
کی طرف چڑھتا چلا جاتا ہے اور جہاں کیڑے معلوم کرتا ہے۔ وہیں سے

چھال توڑ کر کھانے لگتا ہے زمین پر یا ہوا میں اُڑتے ہوئے کیڑے نہیں
کھاتا۔ ہمیشہ پنجاب میں جوڑا جوڑا ہو کر رہتا ہے یہیں چار انڈے دیتا ہے
اِس کو غلیل سے مارتے ہیں +

Tilyur

تلیر پرند مسافر قسم خشکی

یہہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔
ا۔ تلیر سیاہ مسافر فصل ربیع۔ ۲۔ تلیر چتکبرا فصل خریف +

Tilyur Siyah

ا۔ تلیر سیاہ مسافر فصل ربیعہ
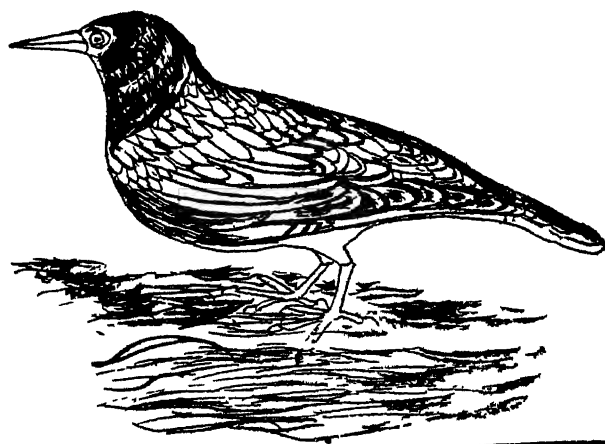
یہہ ایسے رنگ کا ہوتا ہے جیسے کالی زمین کی چھینٹ پر سفید چتّیاں ہوتی
ہیں۔ قد مینا لالڑی کے برابر ہوتا ہے ان کے بڑے بڑے جھلڑ
کاتک کے مہینے پنجاب میں آتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں واپس چلے
جاتے ہیں انڈے پہاڑوں کے سوراخوں میں دیتے ہیں ان کی خوراک
تِل۔ گیہوں کے کھیتوں کے دلنے اور انگور اور وسمے کے دلنے ٹڈی اور
کیڑے ہیں۔ ٹڈیوں کا بڑا دشمن ہے ایک کھاتا ہے اور سو مارتا ہے اس لئے
یہ زراعت کے حق میں بہت مفید ثابت ہوا ہے اور سرکار ان کی نسل بڑہانی
چاہتی ہے حکم نہیں کہ اسکا کوئی شکار کر سکے۔ اسکا گوشت بھی سخت اور
کڑوا ہوتا ہے۔ ہاں اگر اسکے پیٹ میں سے سب کچھ نکال کر پھینکدیا جاوے
تو پھر کڑوا نہیں رہتا۔ جالی سے پکڑا جاتا ہے پنجری سے بھی پکڑ لیتے ہیں۔
ان کے ہمیشہ بڑے بڑے گروہ ہی ہوتے ہیں۔ اور اکٹھے ایک بڑے سے
درخت پر بیٹھتے ہیں۔ جب بندوق میں چھرّے بھر کر درخت پر ان کے
جھلڑّ میں مارتے ہیں۔ تو بہت بہت سے ایک دفعہ ہی گر پڑتے ہیں سارے
ذبح کرنے پھر مشکل ہو جاتے ہیں رات کو بھی بڑے بڑے جھلڑ باغ یا جنگل
میں کسی درخت پر بسیرا لیتے ہیں۔ ہٹی سے بھی پکڑے جاتے ہیں اس کو
موہلو کے واسطے بھی پکڑتے ہیں۔ جب کسی گلاب چشم یا سیاہ چشم پرندے
کو پکڑنا ہوتا ہے تو اس کو پا دام یا دوگڑے میں باندھ دیتے ہیں۔ شکاری
پرند اس کو دیکھتے ہی گرتا ہے اور فوراً پھنس جاتا ہے۔ جنگل میں باشہ شکرا
اور ترمتی بھی اسکو مار لیتی ہے۔ اسکو مینھو بھی کہتے ہیں۔ اور کابل میں

قراقوش کہتے ہیں +

Tilyur Chit Kubra

۲ تلیر چتکبرا فصل خریف

اسکا رنگ سفید و سیاہ ہوتا ہے - جس میں کچھ سرخی بھی جھلکتی ہے - نر کے سر پر سیاہ چوٹی ہوتی ہے - ان کے دس دس ہزار کے گروہ جنوب و مغرب سے جیٹ کے مہینے پنجاب میں آتے ہیں اور کاتک اور مگھر میں واپس چلے جاتے ہیں - یہ گرم ملک کا پرندہ سردی کے موسم میں یہاں نہیں ٹھہرتا - شہتوت بیدانہ اور پیلیاں بہت کھاتا ہے - اور میٹھے پھل بھی نہیں چھوڑتا - دن کو الگ الگ کھاتے پھرتے ہیں - صبح اور شام بڑے جھلڑ بن بنکر اڑتے پھرتے ہیں - رات کو بھی بہت بڑے بڑے جھلڑ اکٹھے درختوں پر بسیرا لیتے ہیں انڈے پنجاب میں نہیں دیتے - پہاڑوں میں جا کر ان کی سوراخوں میں پوہ اور مگھر میں دیتا ہے - ٹڈی کا یہہ بھی دشمن

ہے ان کے نیچے ٹڈیاں بڑے شوق سے کھاتے ہیں اور بار بار گر پھنکتے
بھی جاتے ہیں جہاں کہیں ٹڈی دل کھیتوں میں پڑا ہوا اور ان تلیروں کا
گذر اُدھر سے ہو جائے تو یہہ دیکھتے ہی اُس ٹڈی دل پر گر پڑتے ہیں اور
تھوڑی دیر میں سارے ٹڈی دل کو مار ڈالتے ہیں اور زراعت کا نقصان
نہیں ہونے دیتے اور جب ایک تلیر اٹھاراں بیس ٹڈیوں کو مار لیتا ہے
تو اس کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں۔ تب پانی میں چونچ کو صاف کر کے
پھر مارنے کو تیار رہوتا ہے اگر پانی نزدیک ہو تو بہتر ورنہ یہہ مجبور ہو جاتا ہی
حتّٰی کہ بہت سی ٹڈیاں ملکر اُسکو مار ڈالتی ہیں۔ گورنمنٹ ان کی بڑی حفاظت
کر رہی ہے۔ ان پر بندوق چلانے کی ممانعت کر دی ہے۔ مولو کیو اسطے
اس کو بھی پکڑتے ہیں ممانعت سے پہلے جالی سے بھی بہت پکڑے جایا کرتے
تھے مگر اب کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ واقعی ایسے جانور کی حفاظت ہی کرنی
چاہیے۔ ان کو باشے اور شکرے بھی مار لیتے ہیں۔ ان کا گوشت اچھا
ہوتا ہے۔

Turkirá

تورکرڑا مسافر فصل خریف

یہہ خشکی کا جانور ہے اور دو قسم کا ہوتا ہے

۱ - تورکرڑا کلاں ۔ ۲ - تورکرڑا خورد۔

Turkra Klan

۱۔ تورکڑا کلاں
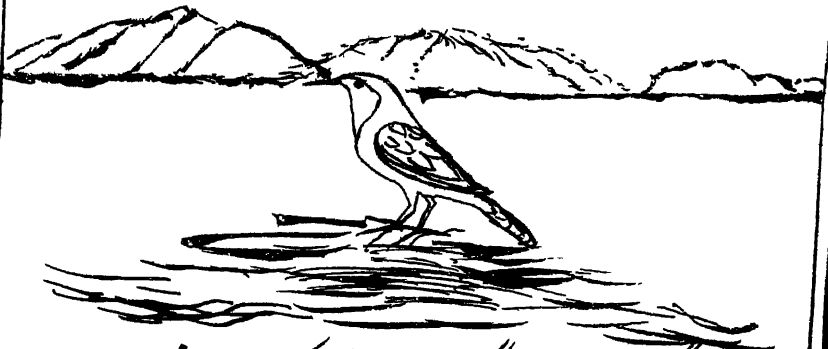
اس کا رنگ سبز ہوتا ہے گلا سفید۔ قد بٹیر کے برابر۔ یہ پنجاب میں چیت بیساکھ کے مہینے میں جب گرمی کا موسم شروع ہوتا ہی تو آجاتا ہے کاتک کی مہینے میں جنوب کی طرف چلاجاتا ہے۔ انڈے یہیں ساون اور ہاڑ کے مہینے میں دیتا ہے۔ پرانے کھنڈروں میں گھونسلا بناتا ہی۔ یہ بڑا چالاک جانور ہے کسی شکاری پرندے کے قابو میں نہیں آتا۔ ہوا میں اڑتے اڑتے ہی کیڑے پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے۔ زمین پر نہیں بیٹھتا۔ نہ زمین سی کچھ اٹھا کر کھاتا ہے حتیٰ کہ پانی بھی زمین پر بیٹھ کر نہیں پیتا۔ اڑتے اڑتے ہی جھپٹے مارتا ہے۔ اور ہر جھپٹے میں چونچ بھر کر پانی لے جاتا ہی۔ پانچ پانچ سات سات اکٹھے رہتے ہیں۔ اسکو سارا دن اڑنے ہی سے کام ہے۔ دریا پر بھی بہت رہتا ہے درختوں کے برابر اڑتا پھرتا ہے۔ کبھی پل کے پل درخت پر بھی بیٹھ جاتا ہے کیڑے مکوڑوں کے ساتھ مکھیاں بھی مار کھاتا ہے۔ اڑتے اڑتے

ہی کو قادر انداز بندوق سے مار لیتے ہیں کبھی کھنڈروں کے سوراخوں میں
انڈوں پر بیٹھے ہوئے کو ہاتھ ڈال کر بھی پکڑ لیتے ہیں تورکڑے اور کیکڑی اور
زاغ سیاہ کو بےخبری میں کوئی شکاری جانور آکر دبوچ لے تو دبوچ لے ۔
مقابلے کی حالت میں تو کوئی شکاری جانور ان کو نہیں مار سکتا ؛

Turkria Khurd

۲- تورکڑا خود

اس کی صورت شکل تو بڑے تورکڑے کی سی ہے مگر قد اوس سے آدھا
ہوتا ہے ۔ خانگی چڑیا کے برابر ۔ رنگ دھانی ۔ گلا گہرا سبز ۔ چونچ اور پنجے سیاہ
دُم خاکی ۔ دُم کے دو پر بہت لمبے ہوتے ہیں ۔ پنجاب میں بڑے تورکڑے
کے ساتھ ہی آتا ہے اور چیت بیساکھ میں کھیتوں کے کنارے چار انڈے
دیتا ہے اس کو بہت چھوٹا جانور ہونیکے سبب کوئی نہیں پکڑتا ۔ اور نہ یہ کسی
کام آتا ہے ۔ اسکی خوراک بھی کرم مکھی ہے ؛

Biyá Bai yá Bijrá

بیا بئی یا بجڑا مسافر قسم خشکی

یہہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں
۱- بیا یا بجڑا زرد مسافر خریف - ۲- کہٹر بجڑا خاکی مسافر ربیع -

Biyá Bai yá zurd Bijrá

۱- بیا بئی یا زرد بجڑا مسافر خریف
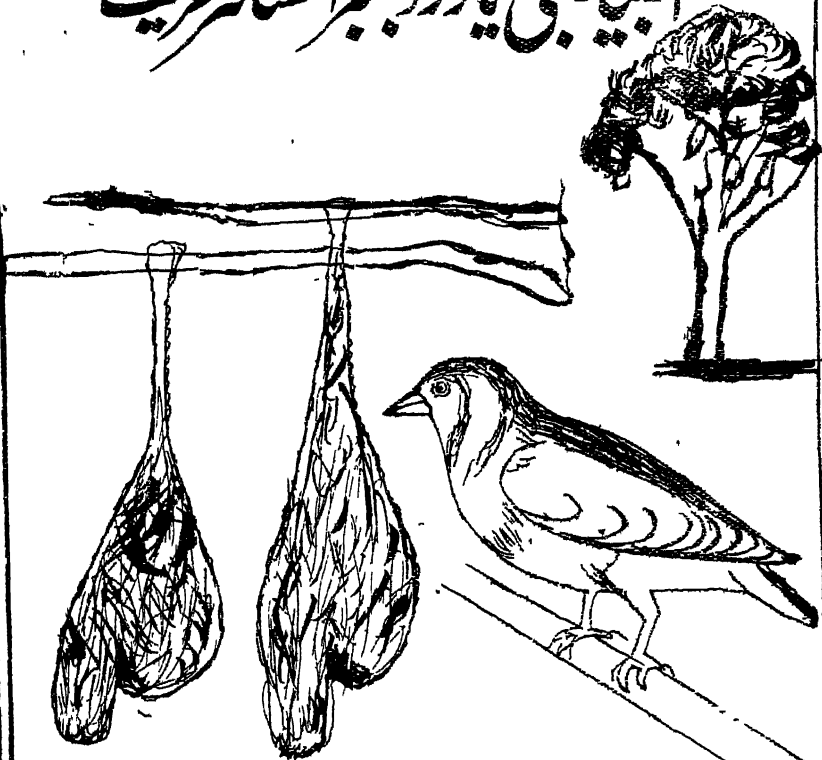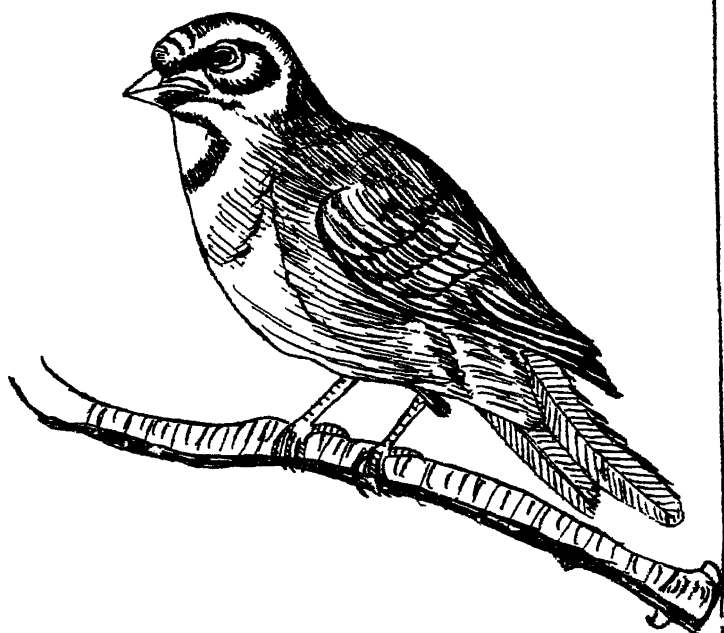
یہہ چڑیا کے برابر ہوتا ہے رنگ زرد بڑا سمجھدار اور ہوشیار پنجاب کے
پرندوں میں بہت تعریف کے قابل ہی فصل خریف میں یہاں آتا ہے اور
سردی کے موسم میں واپس چلا جاتا ہے یہ پنجاب کے پہاڑوں اور جنوبی
گرم ملکوں میں رہتا ہے انڈے پنجاب ہی میں دیتا ہی سب سے عجیب اور
تعریف کے قابل اس کا گھونسلا ہی۔ ایسا عجیب وغریب گھونسلا کسی
پرندے کا نہیں ہوتا۔ اور کھجور یا کیکر جیسے بلند درختوں پر گھونسلا بناتا ہے
اس کے گھونسلے کی تصویر دیکھو۔ گھونسلے کیا ہیں ترکستان کے فقیروں

کی ٹوپیاں ہیں۔ صنعت مضبوطی اور حفاظت کے لحاظ سے اس کا گھونسلا
بے نظیر ہے۔ خواہ کیسی ہی آندھی آئے اسکو صدمہ نہیں پہونچتا۔ خواہ کیسا ہی
مینہہ برسے۔ اس میں ایک بوند نہیں جاتی۔ بناوٹ کو دیکھو تو عقل حیران
ہوتی ہے۔ یہ گھونسلا نرم گھاس یا مونج یا گنّے یا کسی اور درخت کے پتوں کے
ریشوں کا بناتا ہے۔ خواہ ان میں سے کسی چیز کا بنائے۔ پہلے اُس ایک
مضبوط درخت کی شاخ میں خوب لپیٹا ہے اور گرہیں دیتا جاتا ہے۔ کہ
آندھی اور مینہہ کے صدمہ سے کھلنے نہ پائے۔ اور شروع کرتے وقت
نر مادہ دونوں ملکر خوب گاتے ہیں پھر تنکے یا ریشے لاتے جاتے ہیں اور
گھونسلا بناتے جاتے ہیں اس کام میں بُمی بھی بئے کا ہاتھ بٹاتی ہے
باہر سے بیا بناتا جاتا ہے اندر سے بئی۔ اور جب تک گھونسلا بناتے رہتے
ہیں دل بہلانے کو گیت بھی گاتے رہتے ہیں۔ بناتے بناتے جب تھک
جاتے ہیں تو دم لینے کو کسی پاس ہی کی شاخ پر بیٹھ کر دونوں خوب گاتے
ہین اور پھر اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ جب گھونسلا بالکل طیار
ہو جاتا ہے۔ تو جوہڑ یا تالاب وغیرہ پانی کے کنارے سے گیلی مٹی کی
ڈلیاں لا کر گھونسلے کے چاروں طرف لٹکاتے ہیں کہ گھونسلے کا بوجھ
تُلا رہے پھر اُس میں دونوں آرام سے بیٹھ کر خوب چہچہاتے ہیں اور
خوشیاں مناتے ہیں کہتے ہیں کہ رات کو جگنو کو چمکتا ہوا دیکھکر ایک دو
پکڑے جاتے ہیں اور اپنے گھونسلے میں مٹی کی ڈلیوں پر رکھہ دیتے ہیں
اور مزے سے بیٹھے اُن کے چمکنے کا تماشا دیکھا کرتے ہیں۔ قمقما ساگھر

جگنوں کے چمکنے سے روشن ہوجاتا ہے یہ تو اس کی اس صنعت کا حال تھا اب اسکے وہ کام سنو جو یہ انسان کے سکھانے سے سیکھ لیتا ہے یہ زمین پر اکٹھے بیٹھ کر دانہ چگتے اور اسوقت بولتے بھی جاتے ہیں اس لیئے جالی میں ایک دفعہ ہی بہت سے پھنس جاتے ہیں۔ اور بچارے ٹکے ٹکے بازار میں آکر بک جاتے ہیں بئے کو لوگ شوق سے خریدتے ہیں کیونکہ یہ سب کچھ سیکھ لیتا ہے۔ بئی کو کوئی نہیں خریدتا کہ وہ کچھ نہیں سیکھتی اسکو بھوکا رکھ کر جو کام سکھانا ہوتا ہے۔ اسکی مشق کرلتے ہیں اور ذرا ذرا سی کنگنی اسکو کھلاتے جاتے ہیں۔ یہ کھانے کے لالچ سے کام جلدی جلدی کرتا ہے۔ آدھے نیبوں کے چھلکے کو اندر سے صاف کرکے اور اس میں ڈوری باندھ کر ڈول بناتے ہیں اسمیں کنگنی بھرتے ہیں اور لمبا ڈورا باندھ کر ہاتھ کے نیچے زمین تک لٹکا دیتے ہیں اور ہاتھ پر چھوٹے سے بہشتی بئے کو بٹھا کر وہ ڈول اوس سے کھنچواتے ہیں وہ ڈول کے ڈورے کو چونچ سے گھسیٹتا جاتا ہے اور جلدی جلدی پنجے کے نیچے دباتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ڈول اوپر اسکے پاس آجاتا ہے اور یہ اپنی محنت کی مزدوری میں دو چار چونچیں کنگنی کی کھا لیتا ہے۔ پھر مالک ڈول کو نیچے لٹکا دیتا ہے اور اسی طرح بار بار اوس سے کھنچوا کر خوب مشق کراتا ہے۔ اور ہر دفعہ ڈورے کو لمبا کرتا جاتا ہے آخر وہی ڈول کنوئیں میں ڈال دیتا ہے اور سچ مچ اس ننھے سے سقّے سے پانی نکلواتا ہے۔ اسی درخت کا پتا توڑلانے اور چھوٹی سی پان کی گلوری اسکی چونچ میں دیکر کسی کے مونھہ ڈلوانے وغیرہ وغیرہ بہت

سے کام اسکو سکھاتے ہیں جیسے کہ ننھی سی بتی دونوں طرف سے روشن کرکے
اسکی چونچ میں دیدیتے ہیں یہ بڑی صفائی سے اُسکو پھراتا ہے اور آگ کا
ایک چکر باندھ دیتا ہے اِس سے جو ایک اور حیرت ناک کام کرتا ہے وہ
یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی توپ بھر کر اور پیالے میں رنجک ڈال کر جلتا ہوا
فلیتہ اسکی چونچ میں دیدیتے ہیں۔ یہ ننھا سا گولہ انداز فلیتہ سے خاصی طرح
توپ کو چھوڑ دیتا ہے جسکی آواز سے اور پرندے تو ڈر کر اُڑ جاتے ہیں۔ مگر
یہ سورما گولہ انداز خاصی طرح سے اُسی توپ پر بیٹھا رہتا ہے ذرا نہیں ڈرتا
غرض یہ یہاں کے پرندوں میں سب سے عجیب پرندہ ہی +

Ktehr Bijrá

۲۔ کٹھر بجڑا مسافر ربیع
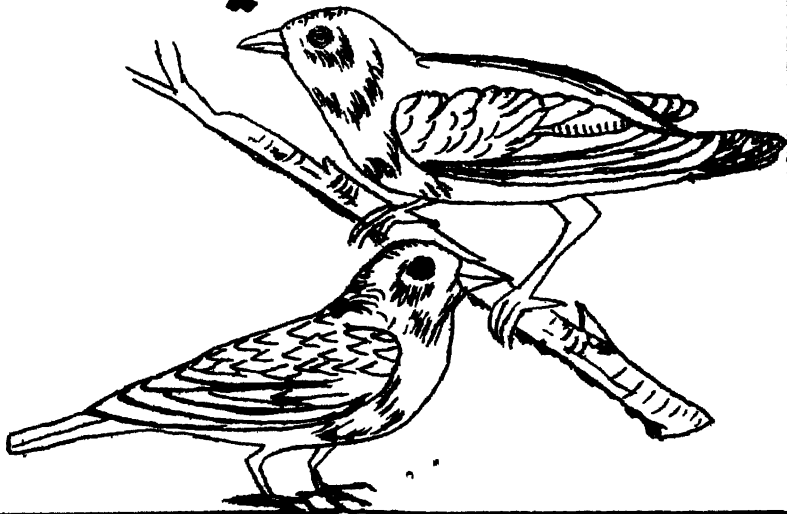
اسکا رنگ خاکی ہے۔ چڑیا کے برابر ہوتا ہے اکثر دہان کھاتا ہے رات کو گنے کے کھیت میں رہتا ہے دن کو باغوں اور جھاڑیوں میں ان کے جھلڑ دلنے چگتے پھرتے ہیں۔ ان کے جھلڑ کے جھلڑ فصل ربیع میں آتے ہیں اور فصل خریف میں پنجاب سے چلے جاتے ہیں۔ انڈے یہاں نہیں دیتے۔ پٹی سے پکڑے جاتے ہیں لوگ ان کو بھی کھاتے ہیں مگر ان کا گوشت اچھا نہیں ہوتا۔ جہاں ان کو خوراک ملتی ہے سب اکٹھے بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ اور جہاں دن کو سب ملکر بیٹھتے ہیں وہاں بہت قسم کی بولیاں بولتے ہیں بندر کی طرح شور کرتے ہیں ان کے کھانے کا وقت صبح اور شام ہے ؛

Aba Bil

ابابیل دیسی قسم خشکی

یہہ تین قسم کی ہوتی ہے

۱۔ ابابیل دیسی خانگی۔ ۲۔ ابابیل کوچی مسافر۔ ۳۔ ابابیل جنگلی۔

۱۔ ابابیل دیسی خانگی۔

تصویر کے لیئے دیکھو صفحہ ۴۱۴
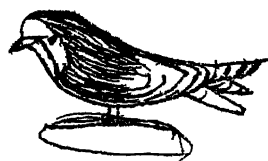
اس کو پنجاب اور ہندوستان میں ابابیل کہتے ہیں مگر فارس اور اور وسط
ایشیا کے ملکوں میں اسکے مختلف نام ہیں بعض فرشتک یا فرشتوک یا
فرشترک کہتے ہیں بعض پرستوک یا فرستوک۔ پنجاب میں اکثر اسکو سلار بھی
کہتے ہیں یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتی ہے اور ملکوں میں بھی ہوتی ہے یہ زمین
یا مکان پر بہت ہی کم بیٹھتی ہی۔ دن بھر اڑتی پھرتی ہے اڑتے اڑتے
ہی ہوائی کیڑے کھاتی ہے۔ حتیٰ کہ پانی بھی اڑتے اڑتے ہی دریا یا نالے
یا تالاب میں سے پی لیتی ہے۔ پرانی عمارتوں اور کھنڈروں میں گھونسلا بناتی
ہے پہلے گارا لاکر دیوار میں لگاتی ہے۔ اور پیالے کی طرح کا سا بناتی ہے
جس طرح دیہات میں لوگ چراغ رکھنے کے لئے گھروں میں بناتے ہیں
پھر اسکو نرم نرم پروں یا روئی وغیرہ چیزوں سے سجاتی ہی۔ جب دیر تک
اڑتے اڑتے تھک جاتی ہی تو اس نرم گھونسلے میں آبیٹھتی ہے صبح شام
ٹھنڈے وقت صحت کے موسم میں ان کے جھلڑ آسمان میں ایک جگہ
اکٹھے ہوکر خوب اڑتے اور بولتے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
یہہ ملکر کھیل رہے ہیں اور دل بہلا رہے ہیں۔ اسوقت اگر ان کے جھلڑ پر
کوئی ترمتی آپڑے تو بیشک ان میں سے کسی نہ کسی کو مارلے ورنہ اور
کسی وقت کوئی شکاری پرندہ اسکو نہیں مار سکتا۔ یہ جالی میں پکڑی جاتی
ہے کہتے ہیں کہ اسکا پتہ وسمے کے کام آتا ہے اس کا مغز آنکھ میں ڈالتے
ہیں۔ بعض جگہ اسکو اخطاف بھی کہتے ہیں اسکا دماغ سرمہ میں ملاکر ڈالیں تو
آنکھ پیش کرتا ہے۔ یہہ زمین پر گرا ہوا مشکل سے اڑتا ہے۔ اسلئے یا اُڑتا رہتا ہے

یا بیٹھتا ہے تو اپنے گھونسلے پر بیٹھتا ہے۔

Kochi Abá Bil

۲۔ کوچی ابابیل مسافر ریچ
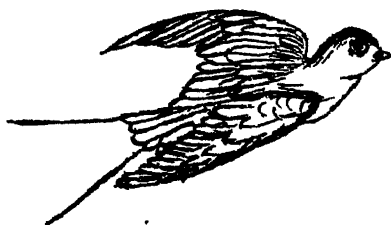
یہ شکل و صورت میں ابابیل قسم اول کی مانند ہوتی ہے اور اُڑتی ہوئی بھی بالکل ویسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن قد میں ذرا اس سے چھوٹی ہوتی ہے اور ایک فرق یہ بھی ہے کہ کوچی کی دُم کے دونوں طرف کے دو پر بہت لمبے ہوتے ہیں یہ سردی کے موسم میں یہاں آتی ہے اور گرمی کے شروع ہوتے ہی یہاں سے واپس چلی جاتی ہے اور خراسان و کابل کے سرد ملکوں میں جا کر انڈے دیتی ہے۔ وہاں عام رواج ہے کہ گرمی کے موسم میں جب یہ جانور پنجاب سے جاتے ہیں تو وہ لوگ ان کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اب سردی کا موسم گیا۔ کوچیاں آ گئیں جس طرح ترکستان میں قترقرے کو دیکھ کر کہتے ہیں اور پنجاب میں بنبیا بولتا ہو تو کہتے ہیں۔

کہ اب مینہہ برسیگا - اسی طرح جھنگلے کو بھی بارش کی آمد خیال کرتے ہیں -
اور ممولے کے آنے کو برسات کا ختم ہونا - یہہ گھروں میں نہیں رہتا
جنگل میں یا دریا پر اڑتا پھرتا ہے - بندوق کے سوا شکار نہیں کیا جاسکتا

Abá Bil

۳ - ابابیل دیسی جنگلی

تیسری قسم ابابیل مثل کوچی کے ہوتا ہے لیکن ہمیشہ پنجاب میں رہتا
ہے اور جوڑہ جوڑہ جنگل میں رہتا ہے - اکثر آجکل سڑک کے پلوں میں
آشیانہ بناکر نر مادہ اکٹھے رہتے ہیں - اور سب شکل و شباہت کوچی
کی ہے - فرق صرف اس قدر ہے کہ کوچی کی گردن سرخ ہوتی ہے
اور اسکا سر سرخ ہے -

Bul Bul

بلبل دیسی قسم خشکی

یہہ ۳ قسم کی ہوتی ہے -
۱- بلبل - ۲- خرسو کلاں - ۳ - خرسو خورد +

Bul Bul

۱- بلبل دیسی قسم خشکی

اسکی پیٹھ خاکی اور سر گردن سیاہ - دم کے نیچے سرخی اسی سرخی کے سبب لوگ اسے گلدم کہتے ہیں یہ ہمیشہ پنجاب میں رہتا ہے اسکے گیت اور فارسی غزلیں پنجاب میں بہت گائی جاتی ہیں درختوں پر جہاں مکڑی کا گھندار جالا تنا ہوتا ہے اسکا گھونسلا بناکر چار انڈے بیبیا کہا اور جنبھیں دیتا ہے - سال میں صرف ایک ہی دفعہ بچے نکالتا ہے ان کا جوڑہ جوڑہ رہتا ہے یہ یہاں کثرت سے نہیں ہوتے کم ہوتے ہیں یہ بڑا خوبصورت جانور ہے سر کی سیاہ چوٹی سے اور بھی بانکا معلوم ہوتا ہے درخت کی شاخوں پر پھدکتا پھرتا ہے بولتا بھی رہتا ہے قد میں سہڑی کے برابر ہوتا ہے لوگ اسے پالتے ہیں کمر میں یا پاؤں میں پٹی سونت کی باندھ کے ہاتھ کی انگلی پر بٹھاتے ہیں - اور بھوکا کرکے دوسرے کے بلبل سے لڑاتے ہیں - خوراک اسکی میوہ اور پھل اور کرم ہے - پھولوں کا دوست بلکہ عاشق ہے ؛

Khursoo

۲ - خرسو دیسی -

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۴۲۰
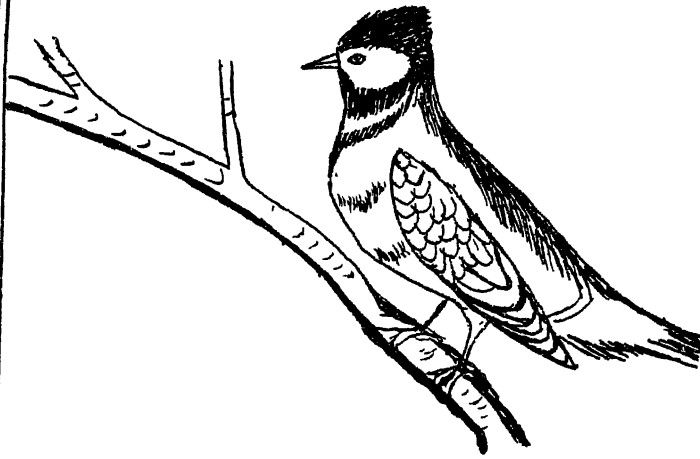
یہ بھی بلبل کے برابر ہوتا ہے سیاہ ۔ رخسار سفید گلے میں ایک حلقہ سا نمودار ۔ دُم کے نیچے سُرخی پائل سبتی پر ۔ یہ پر ایسے سرخ نہیں ہوتے جیسے بلبل کے ہوتے ہیں باقی جسم کا رنگ خاکی ہوتا ہے یہ پنجاب میں ہمیشہ نہیں رہتا ۔ نہ یہاں انڈے دیتا ہے پہاڑی ملکوں میں جاکر دیتا ہے اسے کوئی نہیں پالتا ۔ کیونکہ یہ کسی کام کا نہیں ۔ بعضے اسکو بھی پالتے ہیں خوراک اسکی بھی وہی ہے جو بلبل کی ہے ۔

Khursoo khurd

۳ ۔ خرسو خورد دیسی قسم خشکی

یہہ بڑے خرسو کی شکل کا ہوتا ہے - مگر یہ بہت چھوٹا مثل چمونے کے ہوتا ہے یہہ تصویر اصل قد کے نصف کے مساوی ہے آواز اسکی تیز اور بڑی دور تک سنائی دیتی ہے * خوراک اسکی بھی گرم ہے -

Huqqa

حقا دیسی قسم خشکی
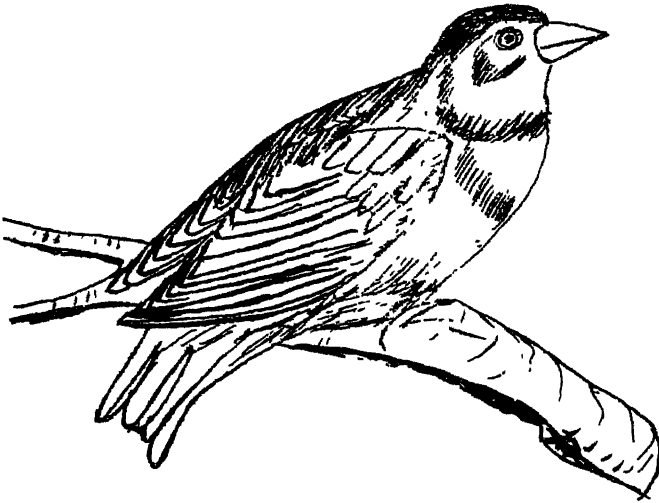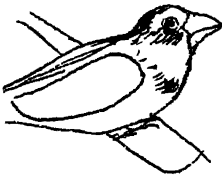
یہہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اسکا رنگ طوطے کی طرح سارا سبزا ور سر و
سینہ سرخ ہے۔ قد بلبل کے برابر۔ اسکی آواز قد کے لحاظ سے بہت
بڑی ہے اور دور دور جاتی ہے اور آواز میں سے حق حق کی صدا آتی
ہے۔ اسی سبب سے اسکا نام حقا ہو گیا ہے بعض لوگ اسکی آواز سے
بڑا حظ اٹھاتے ہیں اور اسکی آواز کے گیت گاتے ہیں یہہ ہمیشہ پنجاب
میں رہتا ہے۔ بیساکھ اور جیٹھ میں چار انڈے دیتا ہے باغوں میں
رہا کرتا ہے۔ سبز پوش ہونے کے سبب ہرے درختوں پر بیٹھا ہوا نظر
نہیں آتا آواز سے معلوم ہوتا ہے اور اسکا پتا لگتا ہے۔ میوے اور
درختوں کے کیڑے کھاتا ہے۔ ہمیشہ درختوں پر ہی رہتا ہے۔ زمین
پر نہیں بیٹھتا۔ اسکو تڑجو سے پکڑا کرتے ہیں۔ مگر اسکا گوشت طوطے کی
گوشت کی طرح خراب ہوتا ہے۔ اسکے پنجے اور انگلیوں کی بناوٹ
ویسی ہے جیسی ہنبیاہ اور کوئل کے پنجے کی۔ جو خاص درخت نشین
پرند کی ہوتی ہے ؂

Mbanhgla

مہنگلا اسا فر فصل خریف قسم آبی

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۴۲۳
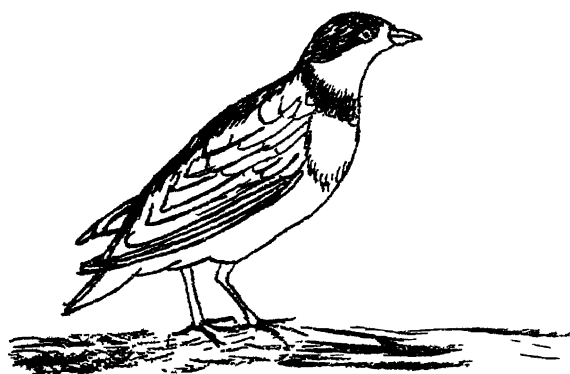
اس کا رنگ خاکی سیاہی مائل۔ قد فاختہ کے برابر ہوتا ہے ہاڑ کے
مہینے میں جب پہلی ہی بارش ہوتی ہے تو ان کے سو سو دو دو سو کے گروہ
پنجاب میں آجاتے ہیں اور اسوج کے شروع میں یہاں سے چلے جاتے
ہیں۔ یہاں انڈے نہیں دیتے۔ پانی میں کوئی خشک جگہ دیکھکر ان کا
جھلڑ کا جھلڑ بیٹھ جاتا ہے۔ اور قریب قریب ہی ادہر اُدہر چل پھر کر وہاں
برساتی کیڑے جو زمین میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ چُنکر کھاتے ہیں۔ پانی کے
کیڑے نہیں کھاتے۔ اسی واسطے ان کا دستور ہے کہ جہاں تازی تازی
بارش دیکھتے ہیں۔ وہیں چلے جاتے ہیں کیونکہ خاصکر ان کو کیڑے
وہی پسند ہیں جو مینہہ برسنے سے تازے تازے پیدا ہوتے ہیں۔
رات کو کسی ریت کے ٹیلے پر بیٹھ رہتے ہیں۔ درختوں پر کبھی نہیں بیٹھتے۔
انکی ٹانگیں لالڑی کی سی ہوتی ہیں۔ اسکا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ پنجاب
میں اسکے آنے کو بارش کی علامت خیال کرتے ہیں۔ جہاں نیا سیلاب
آتا ہے بہہ ضرور سیلاب کے آگے آگے پھرتے رہتے ہیں۔ تاکہ نئے نئے

کرم جو پانی کے زور سے نکلتے جاتے ہیں تو یہہ آگے انہیں کھاتے جاتے ہیں - اسوج کو چلے جاتے ہیں - چنانچہ ان کی ایک کہاوت بھی ہے کہ (اسون بھالے ہنگا بھُلّی پھرے گوار) اسوج کے مہینے میں نہ بارش ہوتی ہے نہ ہنگا پنجاب میں رہتا ہے - اسلئے یہ مصرع دونوں کے متعلق ہے ٭

Dhaun Khōr

ڈکون خور مسافر خریف
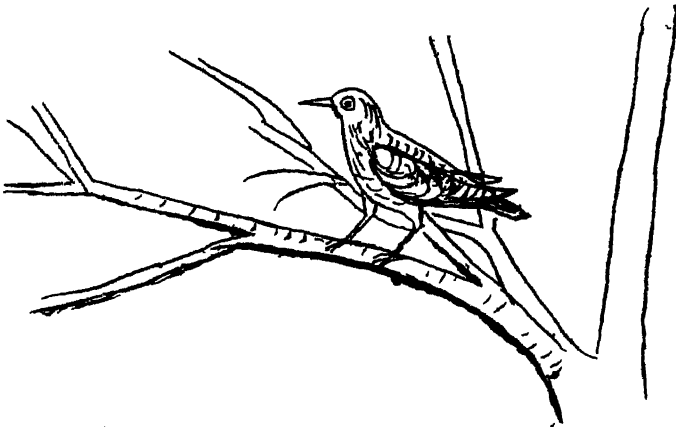
پنجاب میں ڈکون خور مشہور ہے اسم بامسمی ہے کیونکہ نیم اور بکائن و دھریک کا ثمر کھاتا ہے - جسکو پنجاب میں ڈکونہ کہتے ہیں - اس لئی ڈکون خور مشہور ہے - اور یہہ خشکی کا پرندہ ہے رنگ اسکا بالکل خاکی سیاہی مائل - اور چونچ سرخ - پاؤں سیاہ - قد تلیر کے برابر - یہہ بیساکھ کے مہینے پنجاب میں آتا ہے اور ہاڑ میں چلا جاتا ہے انڈے

یہاں نہیں دیتا۔ یہ بکائین کے پہل کھاتا ہے سالم کے سالم نگل جاتاہے اور کھاکر جلدی سے اس کے اوپر پانی پی لیتا ہے جب پیٹ میں ان کے چھلکے گل جاتے ہیں تو ان کی گولیاں مُونہہ کے رستے نکال دیتا ہے اس کے سوا پنجاب میں اور کچھ خوراک اسکی نہیں ان کا دس میں بارہ بارہ کا جھلڑ ہوتا ہے۔ اس کا گوشت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوئی نہیں کھاتا۔ اگر اسے پکڑنا چاہیں تو جہاں یہ پانی پیتا ہے وہاں جالی لگاکر پکڑتے ہیں۔ اسکی صورت کالے تلیر سے بہت ملتی ہے صرف فرق اتنا ہے کہ اس کے بدن پر سفید سفید چتیاں نہیں ہوتیں۔

Pooni

پونی دیسی پہاڑی قسم خشکی
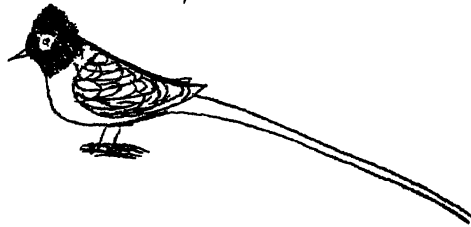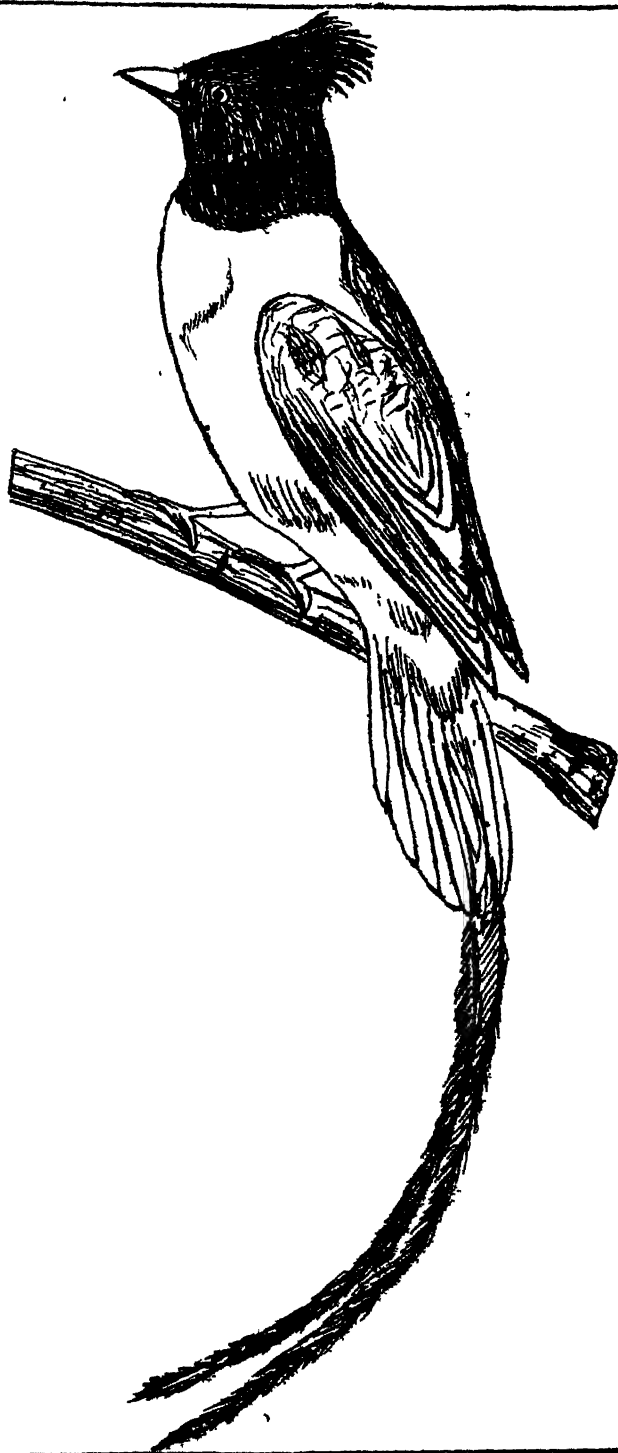
یہہ دو قسم کی ہوتی ہے ؛

یہہ دو ہی قسم کی ہوتی ہے ان کا نر بالکل سفید اور دُم کے پر آدھ آدھ گز کے لمبے اور وہ بھی سفید اور سر پر سیاہ چوٹی اور قد لٹورے کے برابر۔ مادہ کا رنگ بسنتی ہوتا ہے۔ اور اس کی دم اتنی لمبی نہیں ہوتی۔ ان کا جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ پنجاب میں انڈے نہیں دیتے۔ ہاڑ ساون اور بھادوں پنجاب میں رہتے ہیں درختوں پر ہی کیڑے وغیرہ کھاتے ہیں انہیں کمیاب ہونے کے سبب کھاتا کوئی نہیں۔ نر چو یا غلیل سے ان کا شکار ہوتا ہے۔

دوسری قسم میں صرف فرق یہہ ہے کہ اسکی پشت سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ مادہ کی بھی ویسی ہے۔ جیسی کہ دونو قسم کی تصویروں سے ظاہر ہے۔

Bun Biyah

بنبیاہ مسافر فصل خریف

تصویر کے لئے دیکھو صفحہ ۴۲۸

یہ بھی خشکی کا جانور ہے ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم
میں یہاں آتا ہے۔ پیٹھ سیاہ رنگ اور پیٹ اور سینہ سفید۔ سر
پر سیاہ چوٹی۔ ان کے پنجوں کی بناوٹ خدا تعالے نے ایسی بنائی

ہے کہ زمین پر چل پھر نہیں سکتے ہمیشہ درختوں پر ہی بیٹھتے ہیں۔ ان کا
جوڑا جوڑا رہتا ہے۔ یہہ جانور بھی کوئل کی طرح انڈے تو دیتا ہے۔ مگر
خود سیتا نہیں۔ چار انڈے سہڑی کے انڈوں میں دے آتا ہے
وہ بیچاری سیتی اور بچے پالتی ہے۔ جب یہ یہاں بولتا ہے تو لوگ
اس کی آواز کو سنکر بارش کے ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔ یہہ
سردی کے موسم میں یہاں نہیں رہتا۔ صرف انڈے دینے اور سہڑی
دائی سے اپنے بچے پلوانے آتا ہے۔ جب بچے اڑنے لگتے ہیں
تو ساتھ لیکر چلا جاتا ہے پنجری میں پکڑا جاتا ہے۔ پنجاب کی عورتیں
اسکا ایک گیت بھی گاتی ہیں۔ اسکو بھی مرغ سحر کہتے ہیں خوراک
اسکی کرم ہے۔ اور درختوں سے کیڑے بہت کھاتا ہے۔

Hud Hud

ہدہد یا چکی راہا

یہ بڑی صفت کا پرندہ ہے اسکی نسبت مشہور ہے کہ ہر ایک قسم مدفونہ کو جان لیتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس یہہ کام یہی دیتا تھا۔ یہہ دبی ہوئی عمارتیں اور دبے ہوئے کنوئیں بھی خوب جانتا ہے اسلئے پنجاب میں اسکو سہنیگا بھی کہتے ہیں اور سہنیگا پنجاب میں اسکو کہتے ہیں کہ جو زمین میں پوشیدہ دبا ہوا کنواں نکلواتا ہی۔

یہہ خشکی کا جانور ہے پنجاب میں ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اور ہمیشہ یہاں ہی رہتا ہے۔ اسکا رنگ سفید اور سیاہ گنڈیدار ہوتا ہے سر۔ سونہہ اور چونچ رنگین۔ سر پر بڑا خوشنما تاج۔ اس کے سر کا تاج اور چونچ ملکر چکی راہے کے اوزار کی شکل بن جاتی ہے اور یہ کھانے اور بولنے کیوقت اسی طرح سر کو ہلاتا بھی ہے جسطرح چکی راہا اپنا اوزار چکی پر مارتا ہے۔ اسلئے اسکو چکی راہا کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام اور شہر سبا کی ملکہ بلقیس کے قصے کے خیال سے کہ اسی نے حضرت کو آکر اس کی خبر دی تھی اور ان کے درمیان سلام اور پیغام کئے تھے۔ اس جانور کو حضرت سلیمان کا بیٹا اور وزیر اور قاصد کہتے ہیں۔ بعض شکاریوں کا خیال ہے کہ اس کا گوشت چند روز کھانے سے انسان کی عقل اور فہم تیز ہو جاتے ہیں۔ یہ کیڑوں کے سوا اور کچھ نہیں کھاتا۔ اور جو کیڑے ہوا میں اڑتے ہیں۔ وہ اکثر کھاتا ہے۔ یا تو گھاس کی جڑھوں کو کھودکر اس میں سے سونڈی کیڑے نکال نکال کر کھاتا ہے۔ یوں زمین پر پڑے ہوئے کیڑے نہیں کھاتا۔ اونچی

اور اپنے بچوں کو بھی یہی کیڑے کھلاتا ہے۔ کبھی بہت بھوکا ہوتا ہے تو چلتا
ہوا زمین پر کا کیڑا بھی کھا لیتا ہے۔ جیٹھ اور ہاڑ میں محلوں۔ قلعوں اور
پرانی عمارتوں کے سوراخوں میں گھونسلا بنا کر چار انڈے دیتا ہے ترمتی
جب اسکا شکار کرتی ہے تو بڑا تماشا ہوتا ہے یہ بڑی پھرتی سے نہایت
بلندی پر چڑھ جاتا ہے اور ادہر اُدہر چکر کھا کر اس سے بچنا چاہتا ہے ہی
یا جالی سے پکڑا جاتا ہے۔ وال پنجری سے بھی پکڑتے ہیں ان کا جوڑا
جوڑا رہتا ہے کہتے ہیں کہ اسکا پتہ آنکھ کی سفیدی دور کرتا ہے اس کی
ہڈی چوتھیہ بخار والے کے گلے میں ڈالتے ہیں بعض اسکو مار کر اپنے گھر
میں لٹکاتے ہیں اسکو پوپک بھی کہتے ہیں ۔ اسکا پتہ تین روز فالج اور
لقوہ پر ملنے سے فایدہ ہوتا ہے۔ اور ملنا اندھیرے میں چاہئے۔ اور گوشت
بھی اسکا قولنج کو صحت بخش ہے ۔

Nirhgul

نرہگل

اس کا رنگ خاکی دودیہ چونچ چتوڑے کی طرح موٹی اور مضبوط اور اسکی
جڑہ میں اوپر کی طرف ایک اور چھوٹی سی چونچ سی اوپر کو اٹھی ہوی -
ایسی چونچ کسی اور جانور کی نہیں ہوتی - دم بہت لمبی - اور بھاری پنجے
بھی موٹے - قد کبوتر کے برابر - یہ جانور پنجاب میں بہت کم
ہوتا ہے - پہاڑوں میں ملتا ہے - کبھی کبھی میدان میں بھی اوترآتا ہے
بلند درختوں پر بیٹھتا ہے اس لئے کم نظر آتا ہے طوطے کی طرح درختوں
کے پھل کتر کتر کر کھاتا ہے - پنجاب میں پیلپیاں اور بڑھ کے گولر کھاتا ہے
پہاڑوں ہی میں انڈے بھی دیتا ہے اس کا گوشت خراب ہوتا ہے

Shakir Chiri

شکر خورہ یا سوتن چڑی
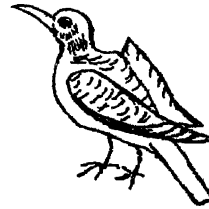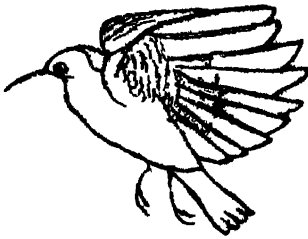
اس جانور کا رنگ کبوتر کی گردن کی طرح چمکدار نیلگوں ہوتا ہے بظاہر سارا سیاہ معلوم ہوتا ہے مگر جب اڑتا ہے تو اس کی دونوں بغلوں میں سرخ اور زرد پروں کے گچھے دکھائی دیتے ہیں اس لئے اس کو سون چڑی بھی کہتے ہیں۔ اسکی مادہ کا رنگ خاکی ہوتا ہے تصویر میں اسکی نشست اور پرواز دونوں طرح کی حالت دکھا دی گئی ہے۔ یہ قدیمن سارے پرندوں سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا قد چھونے کے لگ بھگ ہے شکل اور وضع بھی کچھ اس سے ملتی جلتی ہے اس سے چھوٹا کوئی پرندہ نہیں ہوتا۔ ہاں وہ چھوٹا جو گنے کے پیڑ کے چھوٹے سے پتے پر اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے اس کے برابر ہوتا ہے یہ جانور ان کیڑوں کو کھاتا ہے جو پھولوں پر ہوتے ہیں۔ اور پھولوں کے اندر کا میٹھا میٹھا رس اپنی پتلی لمبی چونچ پھول کے اندر ڈال کر پیا کرتا ہے اسی سبب سے اسنے شکر خورے کا خطاب پایا ہے بعض شوقین اسکو بھی پکڑ کر پال لیتے ہیں۔ اور کلبیا میں مصری کا شربت رکھدیتے ہیں۔ وہی یہ پیا کرتا ہے۔

اس کتاب کی صفحہ ۳۶۲ سے لیکر صفحہ ۴۳۴ تک جسقدر پرندے اسموار درج ہیں وہ سب مسلمان اہل سنت جماعت کے نزدیک کھانے کے واسطے جائز ہیں +

شکاری پرندوں میں عموماً ایک کا گھونسلا جس درخت پر ہوتا ہے وہ اُسی کی مالکیت ہوتا ہے کوئی دوسرا پرند وہاں نہیں آسکتا بعض شکاری پرند بنا بنایا گھونسلا دوسرے پرند چیل کوّے وغیرہ کا چھین لیتے ہیں جیسے لگڑ۔ ترمتی اور شکرا۔

درخت نشین پرند کا گھونسلا۔ بعض پرند محض انڈا دینے اور سینے کی خاطر درختوں پر گھونسلا بنا لیتے ہیں یونہی بچہ پرواز کے لائق ہوا وہ گھونسلا چھوڑ چل دیتے ہیں۔ جیسے دیسی کوا اور فاختہ وغیرہ عام پرند۔

بعض پرند درختوں پر گھونسلا بنا کر سال بھر اُسی میں رہتے سہتے ہیں جیسے کرّل چیل ولائی وغیرہ

بعض پرند حالانکہ وہ درخت نشین ہوتے ہیں۔ درخت پر گھونسلا نہیں

بناتے۔ بلکہ درختوں کی سوراخوں میں بناتے ہیں بعض مکانوں کی سوراخوں
یا پرانے کنوؤں کی سوراخوں اور کھنڈرات کے مورچوں میں رہتے سہتے
ہیں جیسے طوطا۔ لوکا۔ ڈھاڈو۔ ہدہد۔ بل تبوری اور روشاک وغیرہ

بعض دریاؤں اور نالوں کے کناروں اور پہاڑوں کی دراڑوں
میں رہتے سہتے ہیں جیسے کلکا ہر قسم کا اور کالا تلیر اور سہلیا کبوتر وغیرہ

آبی پرند۔ بعض آبی پرند درختوں پر کچھ عرصہ کے لئے گھونسلا بناتے
اور انڈا سئی کر بچہ پالتے ہیں۔ جب بچہ پرواز کے لائق ہوا فوراً گھونسلا
چھوڑ دیتے ہیں مثلاً بگلا ہر قسم بہت ملکر ایک درخت پر گھونسلا بنایا
کرتے ہیں۔

بعض پرند آبی اُس گھاس میں گھونسلا بناکر انڈا دیتے ہیں جو پانی کے
اندر ہوتا ہے جیسے سارس کویل ٹٹھوا کلاں وغیرہ
بعض اُس گھاس میں جو پانی کے کنارہ پر خشکی میں ہوتا ہے جیسے مگھہ مرغابی
بعض خشک ریگستان میں جو دریا ہی کے کنارہ پر ہو۔ مثل کیتی کویل ٹٹھوا خورد وغیرہ

زمین پر رہنے والے پرند۔ بعض میدان زمین میں گڑہا بناکر
انڈا دیتے ہیں جیسے تگدری۔ تیتر۔ بھٹیتر وغیرہ۔

بعض زمین ہی پر گھاس میں گھونسلا بناکر انڈا دیتے ہیں۔ جیسے چنڈول
اگن سونگا۔ وغیرہ۔

بعض گھروں کی چھتوں میں رہتے ہیں۔ جیسے ابابیل۔ گھریلو چڑیا
چام چڑک وغیرہ

اُن پرندوں کا ذکر جو اپنی رہائش کے لئے ایک حد مقرر رکھتے ہیں

اگرچہ انڈا سیتتے وقت تو ہر ایک پرند اپنے گھونسلا کے پاس کسی پرند کو بھٹکنے نہیں دیتا۔ لیکن بعض پرند ایسے بھی ہیں۔ جو اپنی رہایش کے لئے ایک حد ایسی مقرر کر لیتے ہیں جہاں کسی دوسرے پرند کو مداخلت کی طاقت نہیں ہوتی۔ اسجگہ کو گویا وہ لپنے باپ دادا کی جاگیر سمجھتا ہے کیا مجال کہ اسکی حد مقررہ کے اندر کوئی دوسرا پرند رہایش اختیار کر سکے۔ بلکہ ایک دم کے لئے بھی ٹھیر نہیں سکتے جیسے کرل لگڑ ترمتی۔ سنگرا زاغ سیاہ۔ بل تبوری کالی لاٹ۔ تیتر سیاہ کلکا اور سایرس وغیرہ اگر زاغ سیاہ کے گھونسلے پر کوئی شامت کا مارا دیسی کوا چلا جائے تو وہ اوس کو جان سے مار ڈالتا ہے یہہ زاغ سیاہ ایسی بلا کا زبردست پرند ہے کہ تمام مار خور پرند اوس سے ڈرتے ہیں۔ کوئی اسکو نہیں مار سکتا

پرندوں کی آوازکے اوقات

اور

خوش الحانی

عام قاعدہ ہے کہ مستی کی حالت میں یعنے انڈا دینے کے دنوں میں ہر قسم کے پرندے اکثر بولتے رہتے ہیں بلکہ جو پرند کبھی نہیں بولتے وہ بھی ان دنوں میں ضرور بولا کرتے ہیں۔ لیکن بعض پرند ہر حالت میں چہچہاتے اور قسم قسم کی سریلی آوازوں سے گاتے اور اپنی بوقلموں اور دلربا بولی کے سبب خوش الحان و ہزار داستان کہلاتے ہیں۔ جیسے سورنگا چنڈور اگن کستورا ڈماہڈو لٹورا۔ چھوٹا سرخ۔ طوطا۔ کوکلاں بلبل اور پدّی وغیرہ کابل میں سورنگا اچھا بولنے والا سو دو سو روپیہ قیمت پاتا ہے بعض پرند صرف ایک خاص مقررہ بولی بولا کرتے ہیں جسکو سنکر شناخت کیا جا سکتا ہے کہ فلاں پرند چہچہا رہا ہے۔ جیسے تیتر بٹیر فاختہ ٹوکا کلکا کبوتر۔ کوئل کونج۔ کرل۔ کینی زاغ ہر قسم۔ چکور۔ مور۔ چیل حقا ہدہد بل تبوری وغیرہ

بعض پرند ہمیشہ خاموش رہتی ہیں ایسے پرندوں کو طیر ساکت کہتے ہیں

نیز جیسے لم ڈھینگ - چیوڑا - طول ڈھینگنان - پاپین گھگر تگدری - کل
مرغ - گدھ - سوری باز - اور باڑ زنگی وغیرہ یہ پرند مستی کیوقت بھی نہیں بولتے
بعض پرند صبح وشام کو گھڑی کی طرح بولنے کے بڑے عادی ہیں بادل
اور مینہہ سے کیسا ہی اندھیرا چھا رہا ہو وہ غلطی نہیں کرتے طلوع غروب
کی بڑی سچی خبر دیتے ہیں جیسے ڈھانڈو بل تیوری لالڑی - مرغ خانگی
زاغ دیسی - چنڈور اگن کنجشک خانگی - اور کالی لاٹ وغیرہ چنبیا کبھہ
عیبٹھہ ہیں کالی لاٹ اور مرغ ہمیشہ طلوع کی خبر دینے میں نامزد ہیں اور غروب
کی خبر دینے میں بلتوری سفید تیتر اور کنجشک مشہور ہیں

پرندوں کا باہمی انس اور پیار

عموماً انڈا دینے کیوقت ہر ایک قسم کے پرند جوڑا جوڑا ہو کر اکٹھے رہتے ہیں بلکہ
ہمیشہ تنہا رہنے والا پرند شکاری بھی جوڑا جوڑا ہو جاتے ہیں بعض پرندوں
میں ایسی محبت ہوتی ہے کہ تمام عمر اپنے جوڑے سے ایک دم کے لئے جدا
رہنا پسند نہیں کرتے - جیسے سایرس سرخاب یعنی چکوا چکوی طوطا
ڈھانڈو - لوٹرو - لالڑی - مرغ خانگی - کونج - کیر یعنی چین چالا - بلتوری -
ہیٹری وغیرہ - ڈھانڈو اور کیر میں تو ایسے غضب کی محبت ہے کہ اگر یا شہ یا

یا شکرا ایک کوان میں سے شکار کرتا ہے تو باقی سب ملکر حملہ کرکے اپنے رفیق کو چھوڑا لیتے ہیں کونج کا بھی یہی دستور ہے۔

پرندوں کا مشق کرنا

مارخور پرندوں کا عام قاعدہ ہے کہ ہر روز آسمان پر چڑھکر اڑنے کی پریکٹس کیا کرتے ہیں تاکہ اُڑنے میں تھکان سے عاجز نہوں اور اپنے شکار کو باآسانی پکڑ سکیں اگر مشق نہ کریں تو دوسرے پرند کو اچھی طرح نہ پکڑ سکیں نہ دوسرے شکاری پرندے سے اسکا مارا ہوا شکار چھین سکیں نہ چھیننے والے پرندے سے بچ سکیں مشق کرنے سے ان کا دم ایسا پک جاتا ہے کہ خواہ کیسا ہی تیز پرواز پرند کیوں نہ ہو دسوں سے نکال کر شکار کر لیتے ہیں مشق کرنا بڑا ضروری ہے تم نے چیل کو دیکھا ہوگا کہ علے الصباح طلوع سے پہلے آسمان پر چڑھکر ادھر اُدھر خوب کاوی دیتی اور فرلاٹے بھرتی ہے جیسکہ کسی سخت کام میں لگی ہوئی وہ مشق ہی کیا کرتی ہے۔

اعلی قسم کے پرندوں کا انتخاب جو

کھانے کے لئے عمدہ ہوتے ہیں

کون کونسا پرند کس مہینے میں کھانے کے لائق ہوتا ہے۔ اسکا تفصیلی

بیان ایک فہرست میں درج کرتے ہیں جسکا نام فہرست ماہوار رکھا جاتا ہی تاکہ لوگوں کو پرندوں کی خاصیت اور روزمرہ کے استعمال کا حال معلوم ہو جائے اور اس فہرست ماہوار کے بموجب ان جانوروں سے حظ اُٹھائیں۔ استعمال کے لئے صرف دو باتوں کا لحاظ ضروری ہے ایک تو پرند لاغر نہ ہو۔ دویم تری ناک نہ ہو بلکہ چوز ہو۔ اس فہرست میں اُس پرند کے نام کے ساتھہ چوز کا لفظ لکھدیا گیا ہی جس کا چوز ہونا ضروری ہی باقی کے واسطے یہہ قید نہیں ہی۔ خواہ چوز ہوں یا تریناک ہوں۔ چوزا ور ترینا کے معنے دیکھو فہرست اصطلاحات میں +

فہرست ماہوار

نام مہینہ	نام پرند فصلبعہ انتخاب شدہ پرند	کیفیت
اکتوبر مطابق اسوج۔ کاتک	کنجشک خانگی۔ سبزی۔ کروانک بھٹیٹر خورد۔ مرغ خانگی چوز چتوڑا چوز	اس مہینے میں فصلبعہ شروع ہوا گرمیوں کے پرندے چلے گئے اور سردی کے پرندوں کی آمدآمد شروع ہوئی کڑی مرغابی سب سے پہلے بھادوں میں آگئی اسکی پیچھے اور مرغابی آئینگی کاتک کے آخیر تک سب

نام مہینہ	نام پرند فصلیہ انتخاب شدہ پرند	کیفیت
		آجاوینگی اور شکاری پرند باز - جرّا بحری اور چرغ بھی آ گئے -
نومبر مطابق کاتک مگھر	سب پرند اکتوبر کے تگدری - تیتر ہر قسم مرغابی کرڑی	اس مہینہ میں بھٹتر کلاں اور کالا تلیر بھی آ گیا - اب اس مگھر کے مہینہ میں کوئی پرند سردی کا باقی نہیں رہا - سب کے پیچھے یہی دونوں پرند مذکور آیا کرتے ہیں -
دسمبر مطابق مگھر پوہ	سب پرند نومبر کے کونج چوز - بوزا چوز سرخ - ڈھینگتاں چوز - سرخاب بھٹتیر کلاں - بیٹر ہر قسم - گلی نقرپا - کبوتر ہر قسم فاختہ پہاڑی چنڈور - اگن - سوزنگا - چڑک	اس مہینہ میں عین شکار کا وقت ہے دریا اور جھیلوں پر کثرت سے آبی پرند اور کونج ملتی ہے - الاکھا نیکے واسطے چوزا اور موٹا پرند خانہ نمبر ۲ کا ہی استعمال کرنا چاہیے -
جنوری مطابق	سب پرندے دسمبر کے مرغ جنگلی - قرقرا - مرغابی ہر قسم	بشرح صدر " " "

نام مہینہ	نام پرند فصل ربیعہ انتخاب شدہ پرند	کیفیت
پوہ۔ ماگہ	نگہہ گونگا۔ فاختہ ہر قسم سنال۔ چورانا۔ کولسہ چکور چھینکلہ۔ کنجشک ہر قسم۔ ہریل کوکلاں	بشرح صدر
فروری مطابق مانگھ پھاگن	سب پرند جنوری کے نگہہ ہر قسم۔ تلیر کالا جو خور	بشرح صدر
مارچ مطابق پھاگن چیت	سوائے فاختہ اور کنجشک خانگی کے اور سب پرند فروری کے اور کنجشک جبتی	یہ آخری مہینہ فصل ربیعہ کا ہے اس مہینہ کے آخر مہینہ میں اکثر پرندے سردی کے چلے جاوینگے اور جو پرند ربیعہ کا اس مہینہ میں ملتا ہی بڑا موٹا تازہ ہوتا ہی جیسا کہ جیٹھہ کے مہینہ میں بٹیر۔ اسیہ مہینہ میں خصوصاً مسافر پرند بڑی غنیمت ہیں انکا شکار کیواسطی سال بہر میں یہی مہینہ منتخب ہی۔ کہتے ہیں کہ اب

نام مہینہ	نام انتخاب شدہ پرند فصل ربیعہ	کیفیت
		پنجاب سی شکار گیا۔ پہر اکتوبر کو شکار ملے گا۔

فصل خریف شروع ہوا

نام مہینہ	نام پرند فصل خریف انتخاب شدہ	کیفیت
اپریل مطابق چیت بیساکھ	کنجشک جنتی۔ وچڑک قرقرا کرڑی مرغابی	سردی کے پرندوں سی یہہ پرند اگر ملجاویں تو غنیمت ہیں اور اس مہینہ میں انہی کو بڑا غنیمت سمجھنا چاہیے یہی سب کے پیچھے جاتے ہیں اس مہینہ میں گرمی کے مسافر پرندوں کے پنجاب میں آمد آمد شروع ہوئی۔ بلکہ اس مہینہ میں گرمی کے پرندوان کے بین ڈوری پنجاب میں پہنچگئے اور سردی کے پرندوں کے ریر گارد پنجاب سی چلی گئی۔ یہہ مہینہ

نام مہینہ	نام پرند فصلی لغایت انتخاب شدہ پرند	کیفیت
		شکار کا خاتمہ ہے۔ شکاری اسکو بڑی حسرت سے دیکھتے ہیں
مئی مطابق بیساکھ جیٹھ	اب پرندوں کا انتخاب نئے سرے سے شروع ہوا۔ ڈباتلیر۔ کنجشک ساوی۔ سہڑی۔ بٹیرا ہر قسم چنڈور۔ فاختہ ٹوٹرو۔	اس مہینہ کے شروع میں اگر قرقرا اور کرکڑی مرغابی اور حبشی ملجاوے تو بس غنیمت ہے۔ یہہ شکار کا آخیری مہینہ ہے۔
جون مطابق جیٹھ ہاڑ	سوائے سہڑی اور فاختہ کی اور سب پرند مئی کے اور چتوڑا چوز	اس مہینہ میں چتوڑا اور پاپئن اور ہر قسم کا بگلا اور بوزا سب قسم کے پنجاب میں پہنچ گئے ہیں۔
جولائی مطابق ہاڑ ساون	اگرچہ سب پرند گرمی کے آگئے مگر ہم صرف چتوڑا کو انتخاب کرینگے بشرطیکہ چوز ہو مگر لاغر نہو۔	سوائے چوز چتوڑا کے اور سب پرند ناقص ہیں البتہ کلنیر ابوزا اور کروانک کا مضایقہ نہیں سوا ان تینوں پرندوں کے اور کوئی پرندا اچھا نہیں ہے۔

نام مہینہ	نام پرند فصل خریف انتخاب شدہ پرند	الکیفیت
اگست مطابق ساون بہادوں	چتوڑا چوز مگر لاغر نہو بشرح صدر	سب پرندے سوائے چتوڑا کے ناقص ہیں حتے کہ بٹیرا جو سب سے اچھا ہوتا ہے ان مہینوں میں وہ بھی مضر ہے۔
ستمبر مطابق بہادوں اسوج	چتوڑا چوز بشرح صدر	بشرح صدر

یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فصل خریف کے آخیر تین ماہ میں سوائے چتوڑا کے اور کوئی پرند کھانے کے واسطے اچھا نہیں۔ اسکے قدرتی وجوہات ہیں جو عام کیفیت میں آگے بیان کی جاوینگی۔ اس موقعہ پر ہم ایک اور فہرست شامل کرتے ہیں جس میں ہم پنجاب کے کل منتخب پرندوں کا نام درج کر دیتے ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ پنجاب کے تمام پرندوں سے کون کون پرند کہانے میں سب سے افضل ہیں۔ جیساکہ چوپایوں میں پشاور کا برّا اور پنجاب کا حلوان اور جنگلوں میں خرگوش نرم اور لطیف ہیں اسی

طرح پرندوں میں یہہ ہیں +

خاص فہرست جسمین اُن پرندوں کے نام ہیں جو کھانیمین سب پرندونسے نرم اور لطیف ہین

نمبر	نام پرند	نمبر	نام پرند
۱	چاہ اصلی	۱۰	چھنکلہ
۲	چاہ کھیوا	۱۱	لیڑا
۳	چاہ جو خور	۱۲	کنجشک جستی
۴	چاہ مہینڈا	۱۳	کنجشک چڑک
۵	بٹیرا	۱۴	کنجشک ساوی
۶	مرغ چوز خانگی جنگلی	۱۵	چینڈور
۷	تگدری ہر قسم	۱۶	سورنگا
۸	تیتر ہر قسم	۱۷	کنجشک خانگی
۹	چکور	۱۸	ہریل

نمبر	نام پرند	نمبر	نام پرند
۱۹	کوکلاں	۳۱	کونج چوزیا موٹا
۲۰	فاختہ گھنوان	۳۲	چیتوڑا چوز
۲۱	گلئی	۳۳	کنجشک مہاستی
۲۲	نقرہ پا	۳۴	بھٹیتر کلاں سیاہ سینہ چوز ورنہ موٹا
۲۳	کروانک		
۲۴	ہدہد	۳۵	سہڑی خورد قسم اول
۲۵	کرڑہی مرغابی	۳۶	بھٹیتر سفید سفید سینہ
۲۶	سریا مرغابی	۳۷	بھٹیتر خورد دیسی
۲۷	بوزا چوز سرخ سریا موٹا	۳۸	سہلیا کبوتر۔
۲۸	دہر کہوج مرغابی		〃 〃 〃
۲۹	مگہہ گونگا		〃 〃 〃 〃 〃
۳۰	کونج کا پوٹا		〃 〃 〃 〃 〃

اس فہرست کے پرند چوز ترنیاک دونوں نرم اور لطیف ہوتے ہیں بشرطیکہ لاغر نہ ہوں البتہ ان میں جو چوز ہونا چاہیئے اس کے نام کے ساتھہ چوز کا لفظ لکھہ دیا گیا ہے مگر ان پرند کا استعمال بہی فہرست ناہوار کے مطابق ہونا چاہیے ۔ ورنہ دوسری صورت میں خوب موٹا تازہ ہوں ۔ لاغر نہ ہونا

نہ ہونا چاہیئے۔
اب ہم عام کیفیت میں وہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ جو ماہ جون جولائی اگست وستمبر میں سوائے چتوڑا کے اور پرندکیوں کھانے کے لایق نہیں ہوتے۔

عام کیفیت

یہ ایک ضروری فایدہ ہے

(فایدہ) دو سبب ہیں جن سے پرندوں کا گوشت ہرگز کھانے کے لایق نہیں رہتا بلکہ مضر صحت ہوجاتا ہے۔ اس کا تجربہ ہم کئی دفعہ کرچکے ہیں۔

(اوّل) لاغر ہوجانے کے سبب سے خواہ بٹیر ہی کیوں نہو۔

(دوم) انڈے دینے اور بچے نکالنے کے سبب سے عموماً انڈوں بچوں کے دن سال بھر میں چار مہینے ہوتے ہیں ہاڑ یعنے جون سے لیکر اسوج یعنے ستمبر تک اصل میں وجہ اسکی بھی وہی لاغری ہے کہ ان دنوں میں پرند عموماً لاغر ہوجاتے ہیں اسکے علاوہ ان دنوں میں ایک قدرتی امر یہ بھی واقعہ ہوتا ہے کہ ان کی خوراک بہت ناقص ہوا کرتی ہے کیونکہ ان مہینوں میں کسی قسم کا پکا ہوا دانہ جنگل میں نہیں ہوتا جو ہوتا ہے وہ کچا ہوتا ہے اور وہ بھی کم۔ اس لئے کیڑے مکوڑے ہی کھاکر

گذارہ کرتے ہیں اور کیڑے ان مہینوں میں افراط سے ہوتے ہیں مجبوراً بہی کثرت سے کھاتے ہیں۔ اسلئے دُبلے ہوجاتے ہیں اور دُبلا پرند ناقص ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا ہو۔ ساون اور بہادوں میں عموماً پرند دبلے ہوجاتے ہیں۔ اور بٹیریں خصوصاً۔ جس کا جی چاہے ان مہینوں میں ہفتے باعشرے برابر بٹیریں کھاکر امتحان کرلے۔ خود بخود تجربہ ہوجائیگا۔ کہ صحت کو کیسا نقصان پہونچتا ہے۔ البتہ گھر میں پلی ہوئی دانہ خور بٹیریں ان مہینوں میں بھی مضر نہیں ہوتیں۔ اسی طرح خانگی مرغی بھی اس باعث سے کہ دانہ کھاتی ہے خراب نہیں ہوتی ورنہ ان دنوں میں ایک چتوڑے کے سوا کوئی جنگلی پرندہ کھانے کے لایق نہیں ہوتا۔ مگر چتوڑا چوزہ ہو لاغر نہ ہو اور بعضے پرندے بہت جلدی بچے نکال کر جولائی اور اگست میں فارغ ہوجاتے ہیں مگر وہ بھی خود تو لاغر ہوتے ہیں اور ان کے بچے ہنوز ناقص اسلیئے وہ بھی کھانے کے لایق نہیں ہوتے بہرحال ان مہینوں میں چتوڑے کے سوا کوئی پرندہ نہیں کھانا چاہیئے ہاں جو جانور پلے ہوئے ہوں اور ان کو دانہ کھلایا جاتا ہو وہ ہر وقت کھانے کے لایق ہوتے ہیں

چونکہ پرندوں کے کھانے میں موٹاپن اور دبلاپن کا لحاظ ضروری ہے اس لیئے ان کا ذکر مختصر طور پر صفحہ چارسو پچاس پر کیا جاتا ہے ؛

موٹے اور دُبلے پرند کی شناخت

موٹا پرند وہ ہوتا ہے جس کا سینہ اور پشت گوشت سے چھپے اور چربی سے سفید ہو۔ اور انتڑیوں اور پوٹ پر بھی چربی ہو۔ دُبلا وہ ہے جس کے سینہ کی ہڈی بلا گوشت ننگی نظر آتی ہو سیپ کی طرح گوشت برائے نام اور پشت کی ہڈی جدا جدا بغیر گوشت کے دکھائی دیتی ہو چربی کا نشان نہ ہو۔ دُبلا پرند بدمزہ ہونے کے علاوہ مضر صحت ہوتا ہے دبلے پرند کے کھانے سے بجائے فایدہ کے صحت کو بڑا صدمہ پہونچتا ہے۔ برخلاف اس کے موٹا پرند کمزور آدمی کو طاقت اور بیمار کو صحت دیتا ہے اور ضعف معدہ اور بدہضمی کو دور کرتا اور خون صالح کو بڑھاتا اور اشتہا کو چمکاتا ہے

اہل تجربہ پرندوں کو کھانے کے لیے چار قسم پر منقسم کرتے ہیں ؏

درخت نشین پرند) عموماً ان کی ران چھوٹی اور سینہ بھاری ہوتا ہے دیکھو فاختہ۔ ہر قسم کا کبوتر

زمین پر دوڑنے والے پرند) ان کی ران بھاری موٹی سینہ بھی اس کے موافق ہو۔ دیکھو مرغ اور تیتر بٹیر کونج تگدری وغیرہ

محض پانی کے پرند) ان کا سینہ خوب بھاری اور ران چھوٹی ہوتی ہے۔ دیکھو ہر قسم بگہہ مرغابی وغیرہ۔

دریائی بگلے اور درختوں پر اور زمین پر دوڑنے والے پرند) ان کی ران اور سینہ

برابر مثل مرغ کے ہوتے ہیں مثلاً ہر قسم چیتوڑا ہر قسم بوزا ہر قسم بغلا وغیرہ۔
مگر منجملہ ان کے کھانے کے واسطے زمین پر دوڑنے والوں کو انتخاب کر کے
فوقیت دیتے ہیں۔

ایک انتخاب پرندوں کا انکی خوراک پر مشہور ہے۔ یہ بھی پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

۱ — سبزی خور
۲ — دانہ خور
۳ — کرم خور
۴ — ہمہ خور
۵ — ماہی خور

ان میں دانہ خور کو سب پر فوقیت دیتے ہیں
اسکے بعد سبزی خور کو بھی دوئم درجہ سمجھتے ہیں۔

پرندوں کے کھانے میں ایک حکیم صاحب کی رائے کی تردید

طب شہابی کے مصنف نے اپنی کتاب میں چند بیت بہ نسبت پرندوں کے
لکھے ہیں۔

تدرو و دگر کبک دراج داں — ہمہ گرم خشک اند با ماکیاں
قوی دیر ہضم اند مرغان آب — مخور لحم ایشاں مگر با شراب
کلنگ و دگر چرز با سنگ خوار — ہمہ گرم خشک اند ہم یاددار

حکیم صاحب نے جو آبی پرندوں کو شراب کے ساتھ کھانے کا حکم دیا

ہے۔ بالکل غلط ہے۔ وہ دیر ہضم نہیں ہوتے بلکہ زود ہضم ہوتے ہیں اگر آبی پرند کو بریانی کباب یا کوئلہ پر خشک کباب بنایا جائے تو بھیڑ بکری کے گوشت سے بھی آدھے عرصہ میں ہضم ہو جاتا ہے ہاں اگر آبی پرند کو چربی اور کھال سمیت پانی میں پکایا جاوے تو وہ البتہ دیر ہضم ہوتا ہے تجربہ ہو چکا ہے کہ بہت کمزور آدمی یا وہ شخص جسکے ضعف معدہ کے سبب اشتہا گھٹ گئی ہو یا جسے بدہضمی رہتی ہو ایسے وقت میں وہ خاص فہرست متذکرہ بالا کے پرندوں میں سے خواہ آبی ہو یا خشکی کا فہرست ماہوار مشمولہ کے مطابق بریانی کباب یا خشک کباب کا ایک ہفتہ تک استعمال کرے اوس شخص کا معدہ ایسا قوی ہو جاتا ہے جیسے مضبوط بچوں کا ہوتا ہے۔ خصوصاً بعض کنجشک کا کباب ضعف معدہ کے واسطے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہی شکاری پرند باز جرّا وغیرہ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو وہ بھی دو تین روز کنجشک کا طعمہ کھا کر تندرست ہو جاتے ہیں۔ گھر میں پالا ہوا شکاری پرند بیمار رہتا ہے تو کنجشک ہی کا طعمہ اوسکو دیا جاتا ہے۔

غلط خیالات کی تردید بعض اور کتابوں میں لکھا ہے کہ عقاب ہر سال غلیواز ہو جاتا ہے اور غلیواز عقاب بن جاتا ہے اور گدھ چار سو میل سے دیکھ لیتی ہے اور مشرق سے مغرب کو ایک روز میں پہنچ جاتی ہے اور چیل ایک سال نر اور ایک سال مادہ ہو جاتا ہے۔ تُرمتی وغیرہ کی نسبت بھی ایسے ہی غلط خیالات مروی ہیں جو محض

سماعی باتیں ہیں اور افواہی باتیں اکثر غلط ہوا کرتی ہیں۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ، مثل مشہور ہے۔ ایسی من گھڑت باتیں جوڑنے والے اشخاص فی زمانہ بھی موجود ہیں۔ جو ایک قسم کے پرند کو تین قسم کا پرند بیان کرتے ہیں حالانکہ وہ ایک ہی پرند ہوتا ہے کیونکہ بعضے پرند کے نر کا رنگ جدا اور مادہ کا رنگ اور ہوتا ہے۔ اور چوزہ کا رنگ اور نر بیناک کا رنگ اور ہوتا ہے جیسے مثلاً مہاستی پونی اور اوانک وغیرہ۔ لوگ ایسی باتوں کی تحقیق تو کرتے نہیں اور گپیوڑے اڑایا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی وہی مثال ہے جو چار اندھوں نے ہاتھی کو چار مختلف مقاموں پر سے ٹٹول کر دیکھا تھا اور اوسکو ہر ایک نے دریافت کرنے پر مختلف شکل کا بیان کیا تھا۔ البتہ بعض پرند ایسے مستقل شکل کے ہوتے ہیں۔ جو چوزہ و نر بیناک نر اور مادہ ایک ہی رنگ و روپ کے ہوتے ہیں مثلاً فاختہ ٹوٹرو ڈماہڈ واور کوا دیسی وغیرہ او نہیں کتابوں میں لکھا ہے کہ شتر مرغ کے کان نہیں ہوتے اور نہ سنتا ہے نہ پانی پیتا ہے۔ اور ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ حسن اتفاق سے آجکل پنجاب میں لاہور کے سرکاری چڑیاخانہ میں دو شتر مرغ زندہ موجود ہیں اون کے کان بھی ہیں سنتے بھی ہیں۔ پانی بھی پیتے ہیں ٹانگیں بھی لمبی لمبی ہیں یہ پرند پنجاب کے پرندوں سے نہیں بلکہ ممالک افریقہ وغیرہ کے جسیم اور عظیم الشان پرندوں میں سے ہے۔ اسکا انڈا بہت بڑا ہوتا ہے جو پنجاب میں چند خانقاہوں کی چھتوں سے لٹکا ہوا دیکھا گیا ہے اوس کا چھلکا بڑا سخت ہوتا ہے۔ بہر حال اکثر سماعی باتیں محض گپ
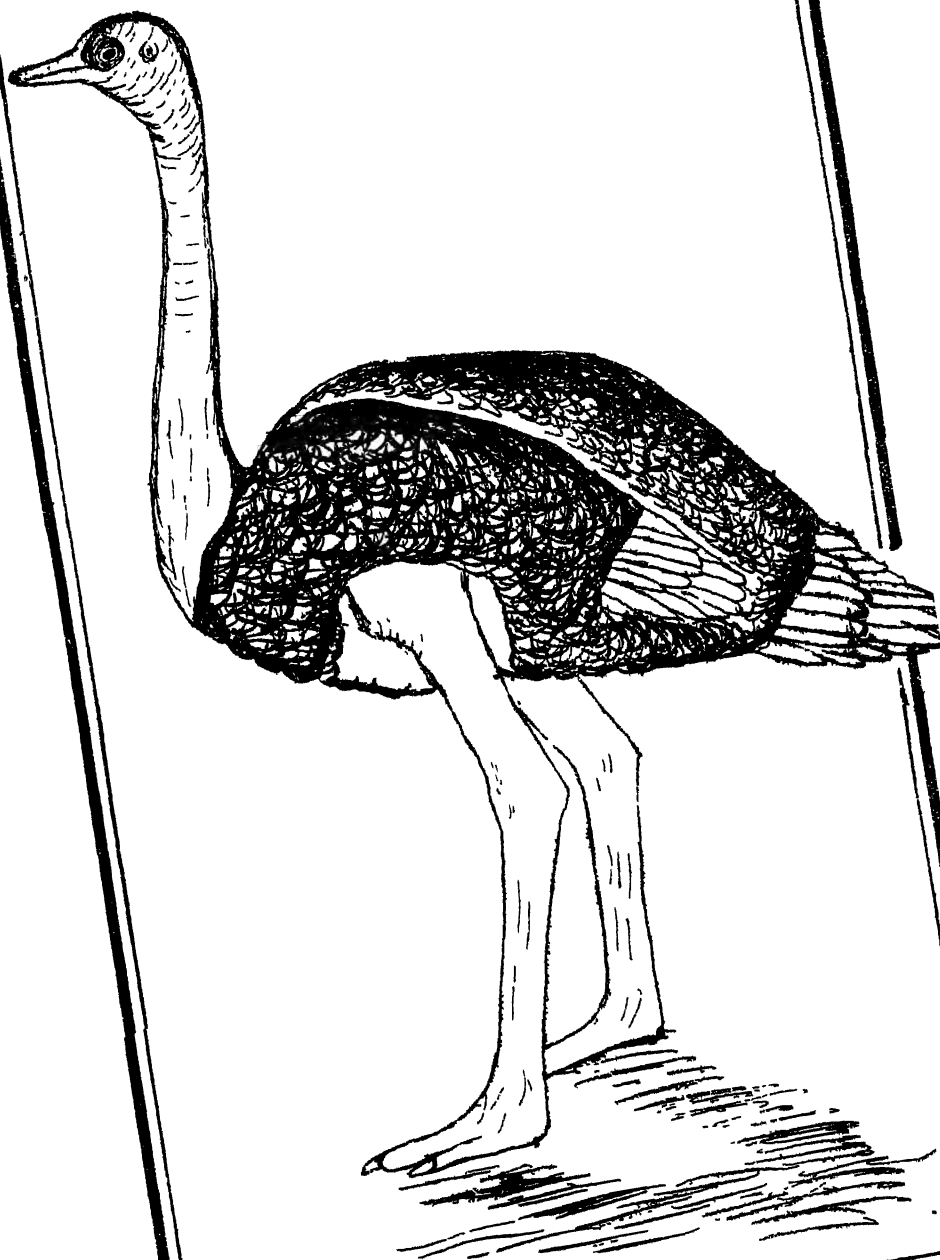
چوں شتر مرغ شناس این نفس را
نے کشد بار و نہ پرد در ہوا
گر بہ پر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم
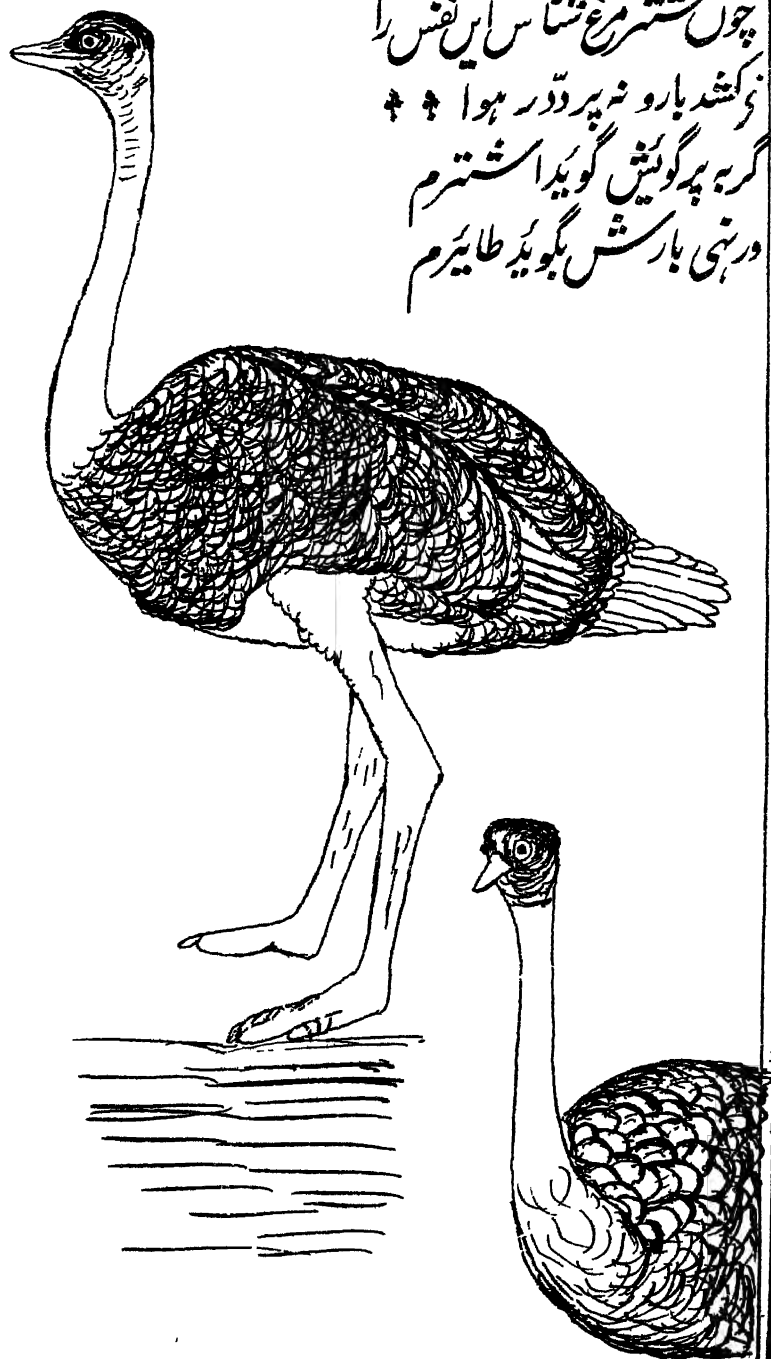
ہوتی ہیں اور چشم دید کے مقابلہ میں کچھہ وزن نہیں رکھتیں اس امر کی صداقت
کے واسطے ایک تصویر شتر مرغ موجودہ چڑیاخانہ کی پیچھے درج کی گئی ہے
دیکھو شکل اسکی بالکل پرند کی ہے۔ مگر اڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ
اڑنے کے پر اسکے نہیں ہوتے بلکہ پاؤں سے ایسا دوڑتا ہے کہ معمولی
گھوڑا اسکو ہرگز نہیں پہونچ سکتا۔ عرب میں بڑے زبردست عربی گھوڑے
اسکا شکار کرتے ہیں۔

باب دہم

شکار کرنے کے مختصر حالات اور خاتمہ کتاب

غدر ۱۸۵۷ء میں میں سرکاری فوج کے رسالہ نمبر ۵ میں جمعدار تھا
اور ملک اودہ بیسواڑے علاقہ لکھنؤ میں چودہ لڑائیوں میں شامل رہا۔
مجھہ کو اپنے تجربے سے یہ خیال ہوتا ہے کہ لڑائی اور شکار کے داؤپیچ
بہت ملتے جلتے ہیں۔ فوجی ملازموں کو بجائے شطرنج بازی وغیرہ کے
شکار کا شوق رکھنا چاہیئے۔ اس میں ان کے لئے دوہری فائدے ہیں
اول یہہ کہ ورزش جسمانی ہوتی ہے۔ بندوقیں چھوڑنے کے سبب

حکم انداز ہوجاتا ہے اور بندوق کے توڑ اور زد کا حساب اُس کو بخوبی معلوم ہوجاتا ہے کیونکہ شکاریوں کی بندوق بغیر دیدبان کے ہوتی ہے اوس کا حساب یونہی زبانی یاد رکھنے سے گولی لگانیکا حساب بھی خوب آجاتا ہے

دوئم بندوق کندہے پر رکھہ کر پیدل چلنے سے صحت اور طاقت جسمانی کو ترقی ہوتی ہے اور قواعد کے منشا کا بہی ایک عملی جزو ہے ۔ مگر میں شکار کرنے سے پہلے بندوق چلانے کے باب میں چند فقرے لکھتا ہوں عموماً دیسی شکاری لوگ بندوق کی شکایت کیا کرتے ہیں کہ دُور نہیں مارتی اور شکار کے نزدیک جاکر بندوق چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور زمین پر پڑے پڑے سینہ زمین پر رگڑتے ہوئے شکار کے قریب جاتے ہیں وہ بیس پچیس کرد سے زیادہ فاصلے پر سے نہیں مارتے حالانکہ یہ سارا غلطی اور نافہمی کا سبب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ کبھی شکار کے بہت قریب جانیکی خواہش نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ کسی بندوق کی مار تھوڑی نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ بارود انداز ے کے موافق ہو۔ کم نہ ہو۔ پھر تو ۷۰ ۔ ۸۰ بلکہ ۱۰۰ اکر و تک بھی مار سکتی ہے۔ مگر یہہ بھی شرط ہے کہ ہر ایک شکاری اپنی بندوق کے توڑ کا یعنے زد کا حساب اندازہ اچھی طرح سے جانتا ہو۔ شکاری اور حکم انداز بندوقچی وہی ہوتا ہے جو اپنی بندوق کے توڑ کا حساب خوب جانتا ہو۔ بندوق کا حساب جاننا اس کے لئے لازمی امر ہے۔ جو بندوق چھرے والی ہوتی ہے۔ اُس کا کوئی

دیدواں نہیں ہوتا اور گولی والی رئفل بندوق کے دیدوان ہوتے ہیں
ان کا حساب دیدوانوں پر ہوتا ہے۔ اگر گولی والی بندوق کا حساب بھی
چھرے والی بندوق کی طرح صرف زبانی یاد پر ہوتا تو فوجی ملازموں کو
اس کا حساب رکھنا بہت مشکل ہوتا۔ مگر جس طرح گولی والی فوجی رئفلوں
کا حساب دیدوانوں پر ہوتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنی چھرے والی بندوقوں
کا حساب زبانی یاد رکھو۔ تو کبھی نشانہ خطا نہ کرے۔ یہ حساب کثرت کے
ساتھ مشق کرنے سے آجاتا ہے۔ جب حساب آجاوے پھر تو سو کرو کی
اندر جہاں چاہیں چھرے سے ہر شے کو مار سکتے ہیں۔ اب میں شکار
کرنے کی چند ترکیبیں مختصر فائدوں میں شایقینوں کی نذر کرتا ہوں۔

فائدہ اوّل

شکاری بندوق لیکر جب شکار کی طرف جاسے تو چاہیئے۔ کہ پہلے
ہوا کا رُخ ضرور دیکھ لیا کرے۔ کیونکہ شکاری پرندہ ہوا سے بو پاکر دور ہی
سے اُڑ جاتا ہے بلکہ گولی کے ٹپے پر سے ہی فوراً رفوچکر ہو جاتا ہے
اور اگر ہوا کے رخ کا خیال رکھا جائے تو اکثر ایسا ہوا ہے کہ چھ نمبر کے
چھرے سے ہرن اور بھیڑیا تک مار لیا گیا ہے ؛

فائدہ دوئم

شکاری جب شکار مارنے کو اُس کی طرف بڑھے تو اُس وقت بندوق کندھے پر نہ رکھے۔ ورنہ دمہ اور چمک کرنے والے پرندے مثلاً کوّے وغیرہ بندوق دیکھ کر تمام آس پاس کے پرندوں کو خبردار کردینگے اور وہ فوراً ہوا ہوجائیں گے ؛

فائدہ سوئم

شکار کی طرف شکاری کو بہت تیز قدم نہ چلنا چاہیئے اور نہ بہت سست قدم بلکہ اوسط درجہ کی چال سے چلنا چاہیئے جیسے کوئی مسافر اپنے رستے رستے چلا جاتا ہے تاکہ شکار اُس کو مسافر سمجھے۔ اور ڈرے نہیں ؛

فائدہ چہارم

شکاری کو سیدھا شکار کی طرف نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ ریٹ ہاف یا لفٹ ہاف یعنی دائیں بائیں طرف ہوکر چلنا چاہیئے ؛

فائدہ پنجم

شکاری کو شکار کی طرف جانے کے وقت بار بار شکار کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے ؛

فائدہ ششم

بندوق چھاتی پر رکھتے ہی چلا دو - دیر تک چھاتی پر نہ رکھے رہو - کیونکہ ایک تو پہلی ہی شست بہت ٹھیک ہوتی ہے - دوسرے دیر کرنے سے جانور بھی اُڑ جاتے ہیں اور شست بھی ٹھیک نہیں رہتی ؛

فائدہ ہفتم

شکاری کے پاس سرخ یا سفید یا سیاہ لباس نہ ہونا چاہیئے - ایسے شوخ رنگ لباسوں پر جنگل میں خواہ مخواہ جانور کی نظر پڑتی ہے - اور وہ غور سے دیکھتے ہیں - خواہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو - ایسے لباس والا شخص نزدیک ہی معلوم ہوتا ہے اور خاکی لباس والا اگر نزدیک بھی ہو تو بھی اسپر خود بخود نظر نہیں پڑتی - اور جانور کو دور ہی دکھائی دیتا ہے

اور اگر وہاں سے کسی درخت کی شاخ توڑ کر سر پر رکھ لے تو پرندوں کو اوبھی دور نظر آئیگا۔

فایدہ ہشتم

خشکی کے پرندوں کا شکار

یہ دو قسم ہے اوّل درختوں اور جنگلوں میں رہنے والے۔ دوسرے صاف میدانوں میں رہنے والے۔ اور صاف میدان خشک میں عموماً کونجیں ہر قسم۔ بھٹیٹر۔ بوزے۔ تگدریاں کنجشک ہر قسم۔ ہنگ چیناں اور سرخاب وغیرہ ملا کرتے ہیں۔ ان پرندوں کو یا تو یا دام سے پکڑتے ہیں یا بندوق کے چھرے یا گولی سے مارتے ہیں۔ پس اگر شکاری اپنی بندوق کے توڑ کا حساب جانتا ہے۔ تو سو کرو تک کے فاصلے سے بڑے چھرّے سے ہی مار سکتا ہے۔ اور ڈیرہ جات میں بیل یا اونٹ یا گھوڑے کی آڑ میں قریب جا کر مارتے ہیں۔ بعضے گڑھے میں تیجہ کر مارتے ہیں بعضے گھیر کر مارتے ہیں۔ مگر جب گولی سے مارنا ہو تو رئفل وغیرہ سے بہت دور ہی سے مار سکتے ہیں۔ پھر کسی ذریعے کی ضرورت نہیں ہوتی ؛

دوسرے درختوں کے جنگلوں میں رہنے والے پرند۔ تیتر ہر قسم۔ مور چکور بٹیریں۔ چھینکا وغیرہ۔ ان کے شکار کرنے کے واسطے تو بھگوا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے درختوں میں بڑا بھگوا اور بڑی بڑی

درختوں میں چھوٹے بھگوے سی شکار کرتے ہیں اور جنگلی درختوں میں پیادہ پا
پھرنے والے شکاری اپنا لباس سبز رکھتے ہیں۔ اگر کسی جنگل یا کھیت میں
شکار ہو۔ تو شکاری اُسی جنگل یا کھیت کے پیڑ توڑ کر اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں

آبی پرندوں کا شکار

آبی پرندے سردی گرمی کے موسم یعنے فصل ربیعہ و
خریف میں پنجاب میں تین موقعوں پر مل سکتے ہیں۔ دریا۔ جھیل اور دہان
کے کھیتوں کی زمین۔ نالے یا جہاں کھیتوں میں پانی ہوتا ہے وہاں
بھی علے الصباح اور شام کے وقت جمع ہوتے ہیں اور دوپہر کیوقت
دریاؤں پر مگھ مرغابی و بغلا۔ چتوڑا وطول ہر قسم چاہ وغیرہ فقط۔

پنجاب شکار کے اعتبار سے دو حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ شمالی دوسرا حصہ جنوبی

شمالی حصہ پنجاب

اس حصہ کے اضلاع یہ ہیں۔ کانگڑہ۔ جالندھر انبالہ۔ شملہ۔ ہوشیارپور

پٹھان کوٹ۔سیالکوٹ۔گجرات۔کشمیر۔جہلم۔شاہپور۔راولپنڈی۔ہزارہ پشاور۔ڈیرہ جات۔ اس حصے میں چکور۔رام چکور۔منال۔چیچو رانا۔کولسہ مرغ۔تیتر ہر قسم۔مگھ۔مرغابی۔بٹیر۔لیٹرا۔وغیرہ اپنے اپنے موسم پر شکار ملتا ہے ضلع کانگڑہ کے علاقہ کلو۔لاہل۔اسپتی۔پلاج اور علاقہ کشمیر میں گھوڑا جنگلی اور جنگلی بیل۔مشک نافہ کے ہرن۔بڑے بڑے سر والے بھیڈے اور لمبے سینگ والے بکرے ہوتے ہیں۔

جنوبی حصہ پنجاب

اس حصہ میں لاہور امرتسر گوجرانوالہ منٹگمری۔جھنگ۔ملتان۔مظفر گڈھ اور فیروزپور حصار وغیرہ ہیں اور ان اضلاع میں پہاڑ کا پرند نہیں ملتا مگر عموماً بٹیر۔کنجشک ہر قسم۔تیتر وغیرہ۔مسافر فصل خریف و ربیع کے پرند اور سردی کے دنوں میں علاوہ مندرجہ بالا شکار کے کونج اور مگھ بھی دریا کے کنارے ملتے ہیں خصوصاً سیاہ تیتر مظفر گڈھ میں بڑی کثرت سے ہوتے ہیں اور تگدری اور تگدار بھی ملتے ہیں۔تگدار عموماً ڈیرہ جات ملتان اور حصار میں ملتا ہے لاہور امرتسر میں شکار کا کوئی موقعہ مشہور نہیں سوائے سرکاری رکھوں اور بار کے اس حصے کے جو ضلع لاہور میں واقع ہے ؛

تمت